فہرست اسمائے کتب مندرجۂ فہرست مشرح کتب نفیسہ قلمیہ مخزونہ کتبخانۂ آصفیہ سرکار عالی (حصۂ دوم)

نمبر سلسلہ	نام کتاب	زبان	نمبر کتابخانہ
۱	۲	۳	۴
۱	آثار محمدی	فارسی	۲۵
۲	الآداب الشرعیۃ والمصالح المرعیہ	عربی	۵۲۲
۳	اتحاف الاریب بجواز استنابۃ الخطیب	〃	۱۴۳
۴	اتمام النعمۃ علی العالم	〃	۷
۵	اثناعشریۂ صومیہ	〃	۲۳۶
۶	اجلۃ التائید شرح ادلۃ التوحید	〃	۲۹۹
۷	احکام الوقف	〃	۱۴۴
۸	اختیار شرح المختار	〃	۱۲۱
۹	اساس الطب جالینوس	〃	۴۷
۱۰	الاسباب والعلامات	〃	۵۰
۱۱	اشارات المرام	〃	۳۰۰
۱۲	اصلاح المنطق	〃	۳۷۶
۱۳	اضواء البہجہ فی ابراز دقائق المنفرجہ	〃	۳۰۲
۱۴	اعلام النبوۃ	〃	۳۰۴
۱۵	اعلام الوری باعلام الہدی	〃	۹
۱۶	الاغراض الطبیۃ والمباحث العلیہ	〃	۹۸
۱۷	التماس السعد فی الوفاء بالوعد	〃	۲۰۴
۱۸	الفیہ	〃	۵۵۰
۱۹	انیس العاشقین	فارسی	۲۶
۲۰	بحر النفائس	عربی	۴۸۳
۲۱	البدر المنیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر	عربی	۱۴۵
۲۲	ایضاً	〃	۲۰۵
۲۳	بوستان	فارسی	۴۰۷
۲۴	بہجۃ المحافل وبغیۃ الاماثل	عربی	۱۱
۲۵	بہجۃ المنہاج	〃	۱۲
۲۶	التجنیس والمزید	〃	۱۲۲
۲۷	التحریر شرح جامع الکبیر	〃	۱۴۷
۲۸	تحفۃ الاحباب وطرفۃ الاصحاب	〃	۵۵۱
۲۹	التحفۃ السنیہ	〃	۳۰۶
۳۰	تحفۃ الملوک	فارسی	۵۹۹
۳۱	تحفۃ الودود فی معرفۃ المقصور والممدود	عربی	۳۹
۳۲	تذکرۂ اولی الالباب (تذکرۂ انطاکی)	〃	۵۲
۳۳	ترجمہ زواجر	اردو	۵۴۸
۳۴	ترجمۃ المناقب	فارسی	۵۰۸
۳۵	تسہیل الہدایہ وتحصیل الکفایہ	عربی	۲۰۷
۳۶	تصریح شرح توضیح	〃	۵۵۳
۳۷	تفسیر الرویا	〃	۵۸۹
۳۸	تکملہ ہندی	فارسی	۱۰۰
۳۹	تکملہ یونانی	〃	۱۰۱
۴۰	تنبیہ المغترین فی القرن العاشر	عربی	۵۲۴

نمبر سلسلہ	نام کتاب	زبان	نمبر کتاب
۱	۲	۳	۴
۴۱	تنویر البصائر علی الاشباہ والنظائر	عربی	۱۴۹
۴۲	توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل	فارسی	۵۱۰
۴۳	جاربردی حاشیہ بر شافیہ	عربی	۴۰
۴۴	جامع الاطباء	فارسی	۱۰۲
۴۵	جامع الرموز	عربی	۱۵۰
۴۶	جامع اللطائف	"	۵۴
۴۷	جلاء الفہوم فی تحقیق النبوۃ ورویۃ المخدوم	"	۳۰۷
۴۸	جمہرۃ اللغۃ	"	۳۷۷
۴۹	جنگ عزیزان	فارسی	۱۹۹
۵۰	جوامع الکالبین	عربی	۵۵
۵۱	جواہر خمسہ	فارسی	۶۰۵
۵۲	الجواہر الیتیمہ	عربی	۲۰۹
۵۳	حاشیہ اتحاف المرید شرح جوہرۃ التوحید	"	۳۱۰
۵۴	حاشیہ حامدیہ علی حاشیہ خیالی	"	۳۱۲
۵۵	حاشیہ بر حاشیہ عبد الغفور بر شرح ملا جامی از عبد الحکیم	عربی	۵۵۵
۵۶	حاشیہ علی رسالہ اثبات واجب	"	۳۱۱
۵۷	حاشیہ علی شرح التجرید	"	۳۱۳
۵۸	الحاشیۃ القدیمۃ علی شرح التجرید	"	۳۱۴
۵۹	حاشیہ میرزا جان علی الحاشیۃ القدیمہ	"	۳۱۸
۶۰	حاشیہ خیالی علی شرح عقاید نسفی	"	۳۱۵
۶۱	حاشیہ شرح مطالع	"	۵۱۷
۶۲	حاشیہ مولانا مسعود شروانی علی اوائل شرح مواقف	"	۳۱۶
۶۳	حاشیہ شرح وقایہ	عربی	۱۵۱
۶۴	حاشیہ شرح وقایہ از ملا عصمت اللہ	"	۱۵۵
۶۵	حاشیہ علی القصۃ المعراج	"	۱۳
۶۶	حاشیہ ملا حاجی محمود تبریزی	"	۵۱۹
۶۷	حاشیہ ہدایہ	"	۱۵۲
۶۸	حاشیہ ہدایہ	"	۱۵۳
۶۹	حاشیہ ہدایہ	"	۱۵۴
۷۰	حسب المفتی	"	۱۲۴
۷۱	الحقایق فی احیاء اسرار علوم الدین	"	۵۲۶
۷۲	حل الموجز	"	۵۹
۷۳	حیوۃ الحیوان	"	۳۸۰
۷۴	خزانۃ الروایات	"	۱۵۶
۷۵	خصائص ابن جنی	"	۵۵۸
۷۶	خف علائی	"	۱۰۳
۷۷	خلاصہ خمسہ نظامی رح	فارسی	۴۱۱
۷۸	خلاصہ سیر سید البشر	عربی	۱۴
۷۹	خلاصۃ الفتاوی	"	۱۲۵
۸۰	خلاصہ کیمیائے سعادت	فارسی	۵۳۹
۸۱	خمسہ امیر خسرو رح	"	۴۰۸
۸۲	خمسہ نظامی رح	"	۴۰۹
۸۳	الخمسۃ الوتریۃ فی مدح خیر البریہ	عربی	۲۸۴
۸۴	خواص الادویۃ المفردہ	"	۵۸

نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر	نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۸۵	خواص الحیوان	فارسی	۱۰۳	۱۰۷	رشتہ ترجمہ درر وغرر	فارسی	۵۴۱
۸۶	الدرة المنتخبة فی الادویة المجربة	عربی	۵۹۱	۱۰۸	روضة الاحباب	"	۲۸
۸۷	درر الحکام شرح غرر الاحکام	"	۱۵۷	۱۰۹	الروضة البہیة فی شرح اللمعة الدمشقیة	عربی	۲۳۹
۸۸	دیوان عبد الرحیم البرعی	"	۲۸۲	۱۱۰	روضة المشتاق الی الکریم الخلاق	"	۵۳۰
۸۹	ذخیرة الاسکندر الملک بن فیلقیس	"	۵۹	۱۱۱	ریاض النضرة فی فضائل عشرة	"	۵۰۶
۹۰	الذہب الابریز	"	۲۱۱	۱۱۲	زبدة الامثال	"	۳۸۲
۹۱	ربیع الابرار وفصوص الاخیار	"	۴۸۶	۱۱۳	الزہرات الرویة فی الروضة البہیة	"	۲۴۱
۹۲	رسالہ آتشک	فارسی	۱۰۶	۱۱۴	سدیدی	"	۶۴
۹۳	رسالہ اخوان الصفا وخلان الوفا	عربی	۲۷۳	۱۱۵	سراج الوہاج شرح قدوری	"	۱۶۲
۹۴	رسالہ توریث اراضی	"	۱۶۱	۱۱۶	سراج الوہاج علی قصة الاسراء والمعراج	"	۱۵
۹۵	رسالہ جواب سوالات بعض ملاحدہ	"	۳۶۸	۱۱۷	سر الاسرار وروح الارواح	"	۵۹۳
۹۶	رسالہ خاقانیہ	"	۳۱۹	۱۱۸	سفرنامہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت	فارسی	۱
۹۷	رسالہ در خواص ادویہ مفردہ ومرکبہ	فارسی	۱۰۷	۱۱۹	سکندر نامہ بری	"	۴۱۳
۹۸	رسالہ در رمل	"	۶۰۱	۱۲۰	سلم النحو	"	۵۸۶
۹۹	رسالہ در صفت جواہر	"	۶۱۲	۱۲۱	السیاسة المدنیة	عربی	۲۶۷
۱۰۰	رسالہ فیضیہ	"	۱۰۸	۱۲۲	سیرة ابن ہشام	"	۱۶
۱۰۱	رسالہ مختار الحکماء	عربی	۲۵۶	۱۲۳	سیرة شیخ الرئیس	"	۲
۱۰۲	رسالہ موسیقی	"	۲۵۸	۱۲۴	سیر خواجہ معین ہادی	فارسی	۳۱
۱۰۳	رسالہ علم موسیقی	"	۲۵۹	۱۲۵	سیر نبوی	"	۳۳
۱۰۴	رسالہ نور ظہور	فارسی	۳۷۲	۱۲۶	شرح الاثنا عشریة	عربی	۲۴۳
۱۰۵	رسائل شرنبلالی	عربی	۱۵۹	۱۲۷	شرح ارشاد	"	۱۶۳
۱۰۶	رسائل شیخ ابو علی سینا	"	۶۲	۱۲۸	شرح الارشاد	"	۲۴۳

نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر	نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۲۹	شرح اسباب وعلامات	عربی	۶۵	۱۵۱	شرح الفقہ الاکبر	عربی	۳۳۱
۱۳۰	شرح اسمار اہل بدر	〃	۱۸	۱۵۲	ایضاً	〃	۳۳۲
۱۳۱	شرح الفیتہ الیسر	〃	۱۹	۱۵۳	شرح قانونچہ	〃	۷۱
۱۳۲	شرح تجرید	〃	۳۲۳	۱۵۴	ایضاً	〃	۷۲
۱۳۳	شرح تجرید فارسی	فارسی	۳۷۳	۱۵۵	شرح کافیہ	〃	۵۶۴
۱۳۴	شرح تسہیل الفوایدو تکمیل المقاصد	عربی	۵۶۰	۱۵۶	ایضاً	〃	۵۸۸
۱۳۵	شرح تصریف العزی یعنے شرح زنجانی	〃	۴۱	۱۵۷	شرح لامیۃ العجم	〃	۲۸۷
۱۳۶	شرح تصریف المفتاح	〃	۴۴	۱۵۸	شرح لباب المناسک	〃	۱۶۵
۱۳۷	شرح جعفریہ المسمیٰ بہ مطالب مظفریہ	عربی	۲۴۵	۱۵۹	شرح مجمع البحرین	〃	۱۶۶
۱۳۸	شرح الحاوی الصغیر	〃	۲۱۴	۱۶۰	شرح مختصر الوقایہ	〃	۱۶۷
۱۳۹	شرح رسالہ اصول دین شیعہ	〃	۳۲۲	۱۶۱	شرح مختصر وقایہ	〃	۱۶۸
۱۴۰	شرح سراجیہ	〃	۱۶۴	۱۶۲	شرح مختصر وقایہ	〃	۱۶۹
۱۴۱	شرح شرح تصریف العزیٰ	〃	۴۲	۱۶۳	شرح مخزن الاسرار	فارسی	۴۱۵
۱۴۲	شرح شواہد قطر الندیٰ	〃	۵۱۲	۱۶۴	شرح مقامات حریری	عربی	۴۸۸
۱۴۳	شرح طوالع الانوار	〃	۳۲۶	۱۶۵	ایضاً	〃	۴۹۰
۱۴۴	شرح عقاید عضدیہ	〃	۳۲۷	۱۶۶	شرح منظومہ عمریطیہ	〃	۵۶۶
۱۴۵	شرح عقاید نسفی	〃	۳۲۸	۱۶۷	شرح منہاج الطالبین	〃	۲۱۷
۱۴۶	شرح عمدۃ السالک و عدۃ الناسک	〃	۲۱۵	۱۶۸	شرح المواقف	〃	۳۳۳
۱۴۷	شرح عمدۃ العقاید	〃	۳۲۹	۱۶۹	شرح الوجیز	〃	۲۱۶
۱۴۸	شرح الفرائض النصیریہ	〃	۲۴۷	۱۷۰	شرعۃ الاسلام	〃	۱۷۰
۱۴۹	شرح فصول بقراط	〃	۶۷	۱۷۱	شرف العیون	〃	۳۴۹
۱۵۰	شرح فصول بقراط	〃	۶۹	۱۷۲	شرفنامہ احمد منیری	فارسی	۳۸۷

نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان مصنف	نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان مصنف
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۷۳	شرح قانون شیخ الرئیس	عربی	۴۳	۱۹۵	عقد النظام لعقائد الکلام	عربی	۴۹۲
۱۷۴	شکار نامہ	فارسی	۲۵۴	۱۹۶	العلق المضنون بہ علی غیر اہلہ	،،	۳۴۰
۱۷۵	شمس البیان	،، و اُردو	۳۸۹	۱۹۷	عمدۃ المرید فی شرح جوہرۃ التوحید	،،	۳۴۲
۱۷۶	شمس النصائح	اُردو	۲۹۸	۱۹۸	غایہ شرح ہدایہ	،،	۱۷۱
۱۷۷	شیریں خسرو	فارسی	۴۱۶	۱۹۹	عین الحیات	،،	۷۸
۱۷۸	صد پند لقمان	،،	۵۴۳	۲۰۰	عینی شرح ہدایہ	،،	۱۷۲
۱۷۹	صراح	عربی	۳۸۲	۲۰۱	غایۃ التحقیق شرح کافیہ	،،	۵۶۸
۱۸۰	الصراط المستقیم الی مستحق التقدیم	،،	۳۴۴	۲۰۲	الغرۃ المخفیہ فی شرح الدرۃ الالفیہ	،،	۵۵۹
۱۸۱	صفات العاشقین	فارسی	۴۱۷	۲۰۳	الغرر البہیہ فی شرح البہجۃ الوردیہ	،،	۳۱۸
۱۸۲	صنوان القضا و عنوان الافتاء	عربی	۱۲۶	۲۰۴	غنیۃ المنی	،،	۷۹
۱۸۳	طب ابراہیمی	،،	۷۶	۲۰۵	فتاویٰ ابراہیم شاہی	فارسی	۱۳۹
۱۸۴	طب خانی	فارسی	۱۰۹	۲۰۶	ایضاً عربی	عربی	۱۳۰
۱۸۵	طب محمود شاہی	،،	۱۱۱	۲۰۷	فتاویٰ اکبر شاہی	،،	۱۳۲
۱۸۶	طب ناصری	،،	۱۱۳	۲۰۸	فتاویٰ امینیہ	فارسی	۱۴۰
۱۸۷	طرب المجالس	عربی	۵۰۲	۲۰۹	فتاویٰ حمادیہ	عربی	۱۳۳
۱۸۸	الطریقۃ المحمدیہ	،،	۵۳۱	۲۱۰	فتاویٰ ظہیریہ	،،	۱۳۵
۱۸۹	عافیہ شرح شافیہ	،،	۴۵	۲۱۱	فتاویٰ قراخانی	فارسی	۱۴۱
۱۹۰	عباب شرح لباب الاعراب	،،	۵۶۷	۲۱۲	فتاویٰ ماوراء النہر	عربی	۳۷
۱۹۱	عجائب الدنیا	فارسی	۴۱۹	۲۱۳	فتاویٰ علامہ نودہی	،،	۱۳۸
۱۹۲	عجائب المخلوقات	،،	۲۸۱	۲۱۴	فتاویٰ الولوالجی	،،	۱۳۱
۱۹۳	العضب الہندی	عربی	۳۳۷	۲۱۵	الفتح الربانی	،،	۱۲۸
۱۹۴	عقد اللآلی لبدء الامالی	،،	۳۳۸	۲۱۶	فتح الرحمان بشرح زید ابن ارسلان	،،	۲۱۹

نمبر سلسلہ	نام کتاب	زبان	نمبر مضمون	نمبر سلسلہ	نام کتاب	زبان	نمبر مضمون
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲۱۷	فتح المتعال فی مدح النعال	عربی	۲۰	۲۳۹	کافی فی فروع الحنفیہ	عربی	۱۷۸
۲۱۸	فتح الوہاب لشرح الآداب	،،	۳۳۶	۲۴۰	الکافی فی صناعۃ الطب	،،	۸۳
۲۱۹	فخر الحسن	،،	۳۴۹	۲۴۱	کامل التعبیر	فارسی	۶۰۲
۲۲۰	الفرائض	،،	۱۷۵	۲۴۲	کامل الصناعۃ	عربی	۸۴۰
۲۲۱	فرہنگ ترکی	ترکی	۳۹۱	۲۴۳	کتاب باری ارمیناس	،،	۵۲۰
۲۲۲	فرہنگ جعفری	فارسی	۳۹۳	۲۴۴	کتاب القوانین	،،	۵۳۶
۲۲۳	فصول العادی	عربی	۱۷۶	۲۴۵	کتاب الرحیمیہ	،،	۲۲۱
۲۲۴	فوائد الانسان منظوم	فارسی	۱۱۴	۲۴۶	کتاب الرد علی المنطقیین	،،	۳۵۴
۲۲۵	الفوائد الضیائیہ علی الکافیہ	عربی	۵۷۰	۲۴۷	کتاب السیاسۃ فی تدبیر الریاسۃ	،،	۲۶۵
۲۲۶	قاموس اللغات	،،	۳۰۵	۲۴۸	کتاب الغانی فی شرح اللباب	،،	۵۷۱
۲۲۷	قانون شیخ الرئیس	،،	۸۱	۲۴۹	کتاب الفلاحۃ القبطیہ	،،	۲۶۱
۲۲۸	قدح الزند و قدح الرمد	،،	۳۵۰	۲۵۰	کتاب قسطا ابن لوقا الیونانی	،،	۸۶
۲۲۹	قرابادین ممتازیہ	فارسی	۱۱۵	۲۵۱	کتاب القیاس جوامع اثولوطیقا	،،	۲۶۸
۲۳۰	قرابادین ہندی	،،	۱۱۶	۲۵۲	کتاب المخترع فی فنون من الصنع	،،	۶۰۸
۲۳۱	قرۃ عیون ذوی الافہام شرح عقد شیخ الاسلام	عربی	۳۵۲	۲۵۳	کتاب المستجاد من فعلات الاجواد	،،	۲۹۴
۲۳۲	قصائد ملک قمی	فارسی	۲۹۲	۲۵۴	کتاب المصباح	فارسی	۴۲۴
۲۳۳	تقصیر السبیل الی توحید الحق الوکیل	عربی	۳۵۳	۲۵۵	کتاب المعادن	عربی	۶۱۰
۲۳۴	قصص الانبیاء	،،	۲۱	۲۵۶	کتاب المفصل	،،	۵۷۴
۲۳۵	قصہ گل و نوروز	فارسی	۴۲۱	۲۵۷	کتاب المقامات	،،	۵۰۱
۲۳۶	قمع النفوس رقیۃ المانوس	عربی	۲۲	۲۵۸	کتاب النصاب فی حساب الوصیتہ	،،	۱۹۱
۲۳۷	قمع النفوس و رقیۃ المایوس	،،	۵۳۴	۲۵۹	کتاب النقش	،،	۲۷۰
۲۳۸	قواعد الفرس	فارسی	۳۹۴	۲۶۰	کشف الشوارد والموانع	،،	۱۸۰

نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر	نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲۶۱	کشف النقاب	عربی	۴۷د	۲۸۳	مثنوی دستورنامہ	فارسی	۴۳۵
۲۶۲	کشکول	"	۲۹۴	۲۸۴	مثنوی روح الامین	"	۴۳۶
۲۶۳	کشکول	"	۲۰۶	۲۸۵	مثنوی سحرالبیان	"	۴۳۷
۲۶۴	کشکول	"	۲۱۰	۲۸۶	مثنوی عشقیہ	"	۴۲۶
۲۶۵	کشکول	"	۵۰۴	۲۸۷	مثنوی عماد	"	۴۲۷
۲۶۶	کفایہ فی علم الاعراب	"	۵۷۵	۲۸۸	مثنوی ملا محمد خاں قدسی	"	۴۲۹
۲۶۷	گفتار ہندوستانی	اردو	۳۰۹	۲۸۹	مثنوی گوی وچوگاں	"	۴۲۸
۲۶۸	گلشن راز	فارسی	۳۱۲	۲۹۰	مجالس مستنصریہ	عربی	۵۳۷
۲۶۹	کناش (معالجات یقراطیہ)	عربی	۸۰	۲۹۱	مجرب الشفا	فارسی	۱۱۷
۲۷۰	کنز الدقائق	"	۱۸۱	۲۹۲	مجمع الامثال	"	۲۹۶
۲۷۱	کنز الرموز	فارسی	۴۴۳	۲۹۳	مجمع البحرین	عربی	۲۲۷
۲۷۲	الکنوز فی علم التصریف	عربی	۳۶	۲۹۴	مجمع البیان البدنیہ	"	۸۹
۲۷۳	کیمیائے سعادت	فارسی	۴۴۵	۲۹۵	مجموعہ حکیم الممالک	فارسی	۱۱۸
۲۷۴	لباب المناسک و عباب المسالک	عربی	۱۰۴	۲۹۶	مجموعہ رسائل طبیہ	عربی	۹۰
۲۷۵	لسان الحکام فی معرفۃ الاحکام	"	۱۸۵	۲۹۷	مجموعہ رسائل فلسفہ	"	۲۷۵
۲۷۶	لغات نعمت اللہ	فارسی	۳۹۱	۲۹۸	مجموعہ رسائل	"	۴۴۱
۲۷۷	اللفظ المکرم بخصائص النبی المحترم	عربی	۲۳	۲۹۹	مجموعہ تسع رسائل	"	۴۴۴
۲۷۸	لمحۃ الاعراب فی شرح لمحۃ الاعراب	"	۵۸۰	۳۰۰	مجموعہ رسائل	"	۴۴۹
۲۷۹	لمعۃ الشمس منظوم	فارسی	۴	۳۰۱	مجموعہ رسائل	"	۴۴۰
۲۸۰	لیلیٰ مجنوں	"	۴۲۵	۳۰۲	مجموعہ رسائل ذیہا شان رسائل	"	۴۵۲
۲۸۱	المباحث المشرقیہ	عربی	۲۷۱	۳۰۳	مجموعہ رسائل	"	۴۵۴
۲۸۲	التتمۃ السلسلۃ المہمۃ متعلق باقوال مجدد الف ثانی	"	۲۵۶	۳۰۴	مجموعہ رسائل عربیہ	"	۴۵۹

نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان نمبر
۱	۲	۳	۴
۳۰۵	مجموعۂ چہل و شش رسائل	عربی	۴۶۱
۳۰۶	مجموعۂ رسائل	"	۴۶۲
۳۰۷	مجموعۂ رسائل	"	۴۶۴
۳۰۸	مجموعۂ رسائل	"	۴۶۵
۳۰۹	مجموعۂ رسائل	فارسی	۴۶۷
۳۱۰	مجموعۂ رسائل	"	۴۶۸
۳۱۱	مجموعۂ رسائل	"	۴۷۲
۳۱۲	مجموعۂ رسائل	"	۴۸۰
۳۱۳	مجموعۂ رسائل	"	۴۸۱
۳۱۴	مجموعۂ قصاید	عربی	۴۵۳
۳۱۵	مجیب الندی شرح قطر الندی	"	۵۷۷
۳۱۶	المختار فی کشف الاسرار	"	۵۹۵
۳۱۷	مختصر القانون	"	۹۱
۳۱۸	مختصر المزنی	"	۲۲۹
۳۱۹	مختصر الوقایہ	"	۱۸۷
۳۲۰	مخزن الاسرار	اُردو	۴۰۱
۳۲۱	مخزن معنی	فارسی	۴۳۱
۳۲۲	مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام	عربی	۲۵۱
۳۲۳	مرأۃ مداری	فارسی	۵
۳۲۴	مرقع نسخ	عربی	۶۱۷
۳۲۵	مرقع عربی	"	۶۱۸
۳۲۶	مرقع	.	۶۱۹
۳۲۷	مرقع مفردات		۶۲۰
۳۲۸	مرقع		۶۲۱
۳۲۹	مرقع نسخ قلم جلی		۶۲۲
۳۳۰	ایضاً		۶۲۳
۳۳۱	مسائل متفرقہ	عربی	۲۳۰
۳۳۲	مستطرف من کل فن مستطرف	"	۴۹۹
۳۳۳	المسلک المختار	"	۲۵۸
۳۳۴	مصابیح القلوب	فارسی	۴۲۶ھ
۳۳۵	مصطلحات ٹھگی	اُردو	۴۰۲
۳۳۶	المصفّٰی	عربی	۱۸۸
۳۳۷	مطالب مظفریہ شرح جعفریہ	"	۲۴۵
۳۳۸	مطلع الانوار	فارسی	۴۳۲
۳۳۹	معارج النبوۃ	"	۳۵
۳۴۰	معتمد الادویہ	عربی	۹۲
۳۴۱	معدن الفقہ و الفتویٰ	"	۲۳۱
۳۴۲	معنی	"	۹۳
۳۴۳	مغنی الراغبین	"	۲۳۲
۳۴۴	مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب	"	۵۸۸
۳۴۵	مفاتیح المغالیق	فارسی	۶۰۴
۳۴۶	المفاخر العلیۃ فی المآثر الشاذلیہ	عربی	۳
۳۴۷	مقالات ابن حنبل	"	۹۵
۳۴۸	مقالہ اولیٰ من کتاب ارسطو طالیس	"	۲۸۱

نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان مخزن	نشان سلسلہ	نام کتاب	زبان	نشان مخزن
١	٢	٣	۴	١	٢	٣	۴
٣۴٩	مقالہ اسکندر فردوسی در بیان عقل	عربی	٢٧٩	٣٦٦	نصیحۃ الاخوان باجتناب الدخان	عربی	١٩۵
٣۵٠	مناظرہ یوسف علی با شہید ثالث	فارسی	٣٧۴	٣٦٧	نظام الانساب	فارسی	٦١۵
٣۵١	المنتقیٰ فی سیرۃ المصطفیٰ (دیتہ گازرونی)	"	٣٧	٣٦٨	نظم الدرر والمرجان	عربی	٢۴
٣۵٢	منحۃ الملک الوہاب	عربی	۵٠٢	٣٦٩	نظم اللآلی	فارسی	٦١٣
٣۵٣	منصوری	"	٩٧	٣٧٠	نفیس اللغات	اردو	۵٠۴
٣۵۴	منقبت مہدی اقبال حیدرآبادی	فارسی	٢٩٣	٣٧١	نکات الاحتیاط	فارسی	٦٢۴
٣۵۵	منہاج الرضا	عربی	٣٦٠	٣٧٢	نور العین	عربی	۵٨۵
٣۵٦	النہج المکیہ شرح الہمزیہ	"	٢٩١	٣٧٣	نہایۃ الاحکام	"	٢۵٣
٣۵٧	منہج النجاۃ	"	٣٦١	٣٧۴	نہایۃ العقول	"	٣٦۵
٣۵٨	مواہب الرحمان فی مذہب النعمان	"	١٨٩	٣٧۵	نہایۃ المرام فی درایۃ الکلام	"	٣٦٦
٣۵٩	الموشح	"	۵٨۴	٣٧٦	نقایۃ الرادیہ فی مسائل الہدایہ	"	١٩٦
٣٦٠	موید الفضلا	فارسی	٣٩٧	٣٧٧	ہدایہ	"	١٩٧
٣٦١	المہمات الفاسدہ فی الاحکام (تصنیف)	عربی	٢٢٣	٣٧٨	ہدایۃ المرید شرح قصیدہ جوہرۃ التوحید	"	٣٦٧
٣٦٢	الناشرۃ الناجرہ للفرقۃ الفاجرہ	"	٣٦٣	٣٧٩	یادگار رضائی	فارسی	١١٩
٣٦٣	نجم الوہاج فی شرح المنہاج	"	٢٣۴	٣٨٠	یوسف زلیخا ناظم ہروی	"	۴٣۴
٣٦۴	نصاب الاحتساب	"	١٩٢	٣٨١	یوسف زلیخا از دولت رضا بیگ جنگی	"	۴٣۴
٣٦۵	نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ	"	١٩٣				

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفرنامہ

مخدوم جہانیان جہان گشت

حالات سفر قطب الاقطاب زبدة العلما افضل الاولیا بدر المتقین شمس العارفین سید جلال الدین محمد المخاطب بہ سید مخدوم جہانیان جہان گشت قدس سرہ العزیز را بزرگے در سلک تحریر کشیدہ و سفر عرب و عجم درین رسالہ بیان نمودہ و ہم عجائب و غرائب و خرق عادات و کرامات انچہ درین سفر دیدہ و واقع شدہ بہ تفصیل تمام ذکر نمودہ۔ اول کتاب این است:۔

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علی محمد و آلہ اجمعین الخ

شیخ جلال الدین محمد یکے از مشہور ترین اولیائے ہندوستان بودہ اسم والدش سید احمد کبیر بودہ و اسم جد بزرگوار سید جلال الدین بخاری بتاریخ ۱۴ شعبان ۷۰۷ھ تولد گشت و بتاریخ ۱۰ ذی الحجہ ۷۸۵ھ وفات ـ مزارش بمقام ملتان مظہر انوار است۔ چونکہ شیخ مذکور سیاحت زمین نمودہ او را جہانیان جہان گشت خواندہ شود او برادر شیخ راجو قتال بودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶ فن سفرنامہ مرتب است بخط شکستہ و شفیعہ آمیز معمولی نوشتہ ۱۱۸۸ یکہزار و یکصد و ہشتاد و ہشت ہجری بخط شیخ غلام علی ولد شیخ عبد القادر بن شیخ احمد بن ابو محمد بن محمد حسین در بلدہ بیرنگر عرف ترچناپلی در باغ سعدی خان در حکومت نواب والا جاہ امیر الہند سپہ سالار عرف محمد علیخان بہادر تحریر شد۔

جملہ صفحات سی و ہشت ۳۸ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

سیرۃ الشیخ الرئیس

ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن سینا متوفی ۴۲۸ھ چہار صد و بست و ہشت ہجری۔ شیخ ابوعبید عبدالواحد جوزجانی تلمیذ الشیخ الرئیس ابی علی بن سینا حالات شیخ الرئیس ابن سینا کہ از خود شیخ موصوف شنیدہ و دیدہ و اسامی مصنفات شیخ درین رسالہ جمع نمودہ۔

نسخۂ کتبخانۂ آصفیہ بخط نسخ نسخۂ قدیمہ مکتوبۂ سال یکہزار و بست و دو ہجری شامل نمبر ۱۷۳ فن فلسفہ ست۔

جملہ اوراق ۸ سطور فی صفحہ ۲۳ شروع رسالہ از ۱۲۹ ورق مجموعہ مذکورہ۔

المفاخر العلیّہ فی المآثر الشاذلیہ

تصنیف احمد بن محمد بن عباد موجود تا سنہ ۱۱۲۵ھ یکہزار و یکصد و بست و پنج ہجری ۔ در بیان حالات و واقعات و کرامات و اوراد شیخ عارف محقق قطب زمانہ غوث یگانہ سید ابو الحسن شاذلی المتوفی

اول کتاب این است :۔

الحمد للہ الذی من اعتصم بہ نجاہ و من الملمہ بفضلہ کافاہ الخ۔

کتاب مرتب است بر پنج باب :۔

باب اول در ولادت و مقام ولادت و نسب شریف و سلسلہ بیعت شاذلیہ ۔

باب دوم در ذکر بعض فضائل و مناقب و کرامات شان ۔

باب سوم در وفات و تاریخ ہا و مدت عمر شریف و مقام دفن ۔

باب چہارم در ذکر طریقۂ شان ۔

باب پنجم در بیان احزاب و دعوات و اوراد و ذکر دائرہ کہ مسماۃ است بہ دائرہ شاذلیہ و اسرار این دائرہ ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۲ فن سوانح بخط مصنف علامہ مکتوبہ سنہ ۱۱۲۵ھ یکہزار و یکصد و بست و پنج ہجری ۔

جملہ اوراق دو صد و ہفتاد و دو و سطور فی صفحہ ہفدہ ۔

لمعۃ الشمس منظوم

شاہ محمد تقی ہمدم متوفی سنہ ۱۲۱۵ یکہزار و دو صد و پانزدہ ہجری یک مثنوی در فارسی نظم نمودہ دران
حالات شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی و شمس الدین و سید محمود ذکر کردہ و حالات بشرح خود بہ تفصیل تمام
در نظم کشیدہ و در آخر کتاب حال استاد خود کہ اسم گرامی شان سید محمد والہ ابن میر باقر بود و جملہ تصانیف
شان کہ اساس ایمان در حالات ائمہ اثناء عشر علیہم السلام و نجم الہدیٰ در تصوف و این ہر دو کتاب
منظوم است در بحر مثنوی مولانا روم رح۔ و شرح کلام گیسو دراز رحمہ اللہ و دیوان غزلیات و قصائد و
نسخہ گلستان خیال و قانونچہ انشا کہ بطرز میر خسرو رح گفتہ و معمیا و اچنبہا و مرغ نامہ و کبوتر نامہ ہمہ را ذکر نمودہ
اول کتاب این است۔ شعر

حمد محمود است سر لوح کتاب ؎ حرف حرفش می نماید آفتاب

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۰۔ فن سوانح مخزون است بخط معمولی۔ در آخر سنہ کتابت و
نام کاتب نیست۔
جملہ صفحات چہار صد و چہل و ہشت (۴۴۸)۔ و سطور فی صفحہ ہفدہ (۱۷)۔
پس باین حساب جملہ ابیات مثنوی چہار ہزار و ششصد و شانزدہ (۴۶۱۶) می شود۔ اما بعد حذف عنوانات
تخمیناً چہار ہزار چند صد باقی می ماند۔
اما حالات شاہ محمد تقی متخلص بہ ہمدم پس مولوی محمد عبد الجبار خان در جلد تذکرہ شعراء دکن
کہ موسوم است بہ "محبوب الزمن تذکرہ شعراء دکن" مفصل و مشرح ذکر نمودہ خلاصہ آن بزبان فارسی این است۔
ہمدم شاہ محمد تقی برہانپوری خلف میرزا محمد خانی خان حداعلیٰ شان دیوان مغفرت مآب آصفجاہ
بودہ ولادت ہمدم در برہانپور واقع شدہ در عمر بست سالگی از تحصیل علوم فارغ گشتہ در فارسی و اردو
بہر دو شعر گفت و در شعر گوئی شاگرد میر سید محمد والہ حیدرآبادی بود۔ و ہمدم تمام عمر خود در حیدرآباد
اقامت داشت و در سال یکہزار و دو صد و پانزدہ سنہ ۱۲۱۵ ہجری بجوار رحمت رفت۔

مرأة مداری

تصنیف عبدالرحمن چشتی۔ دربیان حالات قطب الاقطاب شیخ بدیع الدین الملقب بہ شاہ مدار قدس سرہٗ۔ المتوفی ۸۳۸ھ۔

مصنف موصوف کتاب خود را از کتب معتبرہ مثل رسالہ ایمان محمودی تصنیف قاضی محمود کنتوری و لطائف اشرفی سید اشرف جہانگیر سمنانی و کتاب بحرالمعانی و مقصد اقصی شیخ نسفی و کتاب تصنیف شیخ سعدالدین حموی خلیفہ شیخ نجم الدین کبری در باب حضرت مہدی علیہ السلام و وجود وطول عمر شریف آنحضرت و تصانیف علاؤالدین سمنانی و دیگر کتب مصنفات حضرات صوفیہ و کتب تاریخ جمع نمودہ و بہ کمال شرح و بسط حالات شاہ مدار و ولادت و وفات و حصول درجات و سفر شان بہ شہر جونپور حسب درخواست سلطان ابراہیم شرقی و ورود مسعود شان درین سفر بہ قصبۂ کنتور من مضافات لکھنؤ و مرید شان قاضی محمود کنتوری و جملہ واقعات تحریر نمودہ۔

و نیز مصنف ممدوح کتاب را حسب اصرار و تاکید شیخ امان اللہ ساکن قصبہ سندیلہ من مضافات لکھنؤ و ہم بہ ارشاد شاہ مدار در عالم رویا بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۴ھ یکہزار و شصت و چہار ہجری تصنیف فرمودہ۔

گمان غالب این است کہ مصنف عبدالرحمن چشتی ہمان عالم است کہ کتابے در حالات سید سالار مسعود غازی تصنیف نمودہ و مرأۃ مسعودی نام نہادہ ترجمہ این کتاب بزبان اردو در ۱۲۸۷ھ بمقام کانپور بنام عزانامہ مسعود طبع گشتہ۔ و این عالم در عہد اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ ہندوستان در ۱۰۹۴ھ وفات یافت۔

اول کتاب این است:۔

الحمد للہ الذی خلق الاشیاء وھو عینھا الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۹۸۹ فن سوانح بخط نستعلیق صاف۔ بخط کاتب بے سواد

تحریر شدہ با توجہ اغلاط کثیرہ دارد۔ سنہ تحریر و نام کاتب در آخر مذکور نیست۔

اتمام النعمة علی العالم

تصنیف علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر الہیتمی المکی المتوفی سنہ ۹۷۴ھ نہصد و ہفتاد و چہار ہجری۔
مصنف علامہ از مشہور علماء اسلام است در محلہ الہیثم از اقالیم غربیہ مصر تولد شد و پدر شخص او را
در ایام طفلی گذاشتہ برحمت حق پیوست تعلیم و تربیت در کفالت و ہدایت امام شمس الدین بن
ابی الحمائل و شمس الدین شناوی یافت در سنہ ۹۳۳ھ بمکہ مکرمہ آمد در سنہ ۹۳۷ھ و سنہ ۹۴۰ھ مجاورت خانہ
کعبہ ہم نمودہ و از آن تا وفاتش کہ در سنہ ۹۷۴ھ واقع شد در مکہ مکرمہ قیام نمود بعد وفات در مقبرہ
جنة المعلی جا یافت۔ صاحب تصانیف کثیرہ و کتب نفیسہ ہست ذکرش در کتب تراجم مثل النور السافر
و قاموس الاعلام بتفصیل موجود است۔

در بیان مولد حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیات۔ اول کتاب بعد تسمیہ
الحمد للہ اتم الحمد واکملہ واشکرہ افضل الشکر واشملہ الخ۔

سال تصنیف کتاب شہر ربیع الاول سنہ ۹۶۴ھ نہصد و شصت و چہار ہجری است چنانچہ
مصنف در خطبہ ہم ذکر فرمودہ۔

و ترتیب کتاب بر دو باب و یک خاتمہ است۔

باب اول در مقدمات و دران چند فصول است۔

فصل اول در ذکر عمل مجالس مولود کہ آیا جائز است یا نہ۔

فصل دوم در ذکر قبائح کہ مردم در مولود شامل کردہ اند۔

فصل سوم در ذکر اختلافات علماء اعلام در تفضیل شب مولود شریف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر شب قدر۔

باب دوم در مقاصد و دران ہم چند فصول است۔

فصل اول در ذکر نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فصل دوم در ذکر اخلاق و معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فصل سوم در ذکر شرف نسب مبارک۔
فصل چہارم در ذکر تزویج حضرت عبداللہ با حضرت آمنہ۔
فصل پنجم در ذکر حمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
فصل ششم در ذکر ولادت باسعادت۔
فصل ہفتم بیان حالات زمانہ رضاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
خاتمہ در تلخیص مضامین سابقہ کہ ہر دو باب مذکور شدہ۔

نسخہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۶ فن سیر مرتب است بخط عرب مکتوبہ ۱۱۶۹ھ یکہزار و یکصد و شصت و نہ ہجری بقلم محمد بن محمد بن المرحوم الحاج ابراہیم کرم الواعظ الغمزی۔ جملہ صفحات ہفتاد و یک۔ وسطور فی صفحہ بست و سہ۔

اعلام الوری باعلام الهدیٰ

تصنیف شیخ امین الدین ابوعلی الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسی صاحب تفسیر مجمع البیان المتوفی سنہ ۵۴۸ھ ثمان واربعین وخمسمائۃ ہجری۔
کتاب در بیان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحالات حضرات ائمہ اثناعشر علیہم السلام است۔
در زمانہ علاؤالدولہ ملک مازندران تصنیف شدہ۔
اول کتاب۔ الحمد للہ الواحد الاحد الفرد الصمد الذی لم یلد ولم یولد الخ
کتاب مرتب است بر چہار رکن۔
رکن اول در حالات حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
رکن دوم در ذکر حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام۔
رکن سوم در بیان حضرت امام حسن تا حضرت امام حسن عسکری علیہم السلام۔
رکن چہارم در ذکر امامت ائمہ اثناعشر وحالات حضرت ثانی عشر۔
و در ہر رکن چند ابواب وفصول نوشتہ کہ دران تواریخ میلاد ومدت اعمار حضرت ائمہ علیہم السلام وحالات منقبت ومحاسن وآثار شریفہ واحادیث دالہ برامامت ہر یکے از ایشان می نویسد ودر آخر کتاب دفع شبہات طول عمر وغیبت حضرت ثانی عشر می فرماید۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بہ نمبرہ ۵۔ فن سیر مخزون است بخط نسخ صاف مکتوبہ سنہ ۱۲۲۸ یکہزار و دو صد و بست وہشت ہجری بقلم مہدی یاورخان بن میرزا محمد مہدی المخاطب علی یاورخان مخلص اقبال تعزیہ دار حضرت امام حسین علیہ السلام در مقام حیدرآباد دکن۔

مخفی نماند کہ مکان این بزرگوار تا حال حیدرآباد محلہ ایرانی گلی موجود۔ و دران ہر سال در عشرہ محرم و بستم ماہ صفر یوم اربعین مجلس عزائے حضرت خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثناء بر پا می شود و مردم جوق جوق جمع می شوند۔

و در ماہ صیام ہم مجالس تعزیت حضرت سید الوصیین امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بنا می شود۔ و در آخر کتاب این عبارت نوشتہ است۔

بافضال خداوندی قیوم و بتائید حضرات چہاردہ معصوم صلوٰۃ علیہم و اولادہم فی الساعۃ الی یوم المعلوم فراغت حاصل شد از تحریر و تسطیر این کتاب شریف و نسخہ لطیف نامش اعلام الوری واعلام الہدیٰ است بتاریخ یازدہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۲۸ھ یکہزار و دوصد و بست و ہشت ہجری وقت صبح روز ولادت باسعادت جناب امام عرش مقام لا مکان خرام جناب امام ضامن ثامن حضرت علی بن موسیٰ الرضا صلوٰۃ علیہ و اجدادہ و آبائہ و امہاتہ و بناتہ و اولادہ اجمعین کاتبہ مہدی یاور خان ذاکر حضرت شاہ شہیدان علیہ السلام سبحان اللہ الرحمن میرزا محمد مہدی الملقب بہ علی یاور خان اقبال متخلص تعزیہ دار امام علیہ السلام۔

اعتبار و وثوق و اعتماد کتاب مذکور از کتاب کشف الحجب والاستار عن اسامی الکتب والاسفار تصنیف مولانا و خالنا العلامہ سید اعجاز حسین الکنتوری ظاہر است کما قال اعلام الورےٰ باعلام الہدیٰ للفخر المفسرین عمدۃ المحدثین الشیخ امین الدین ابن علی الفضل بن الحسن الطبرسی المتوفی سنہ ثمان واربعین وخمسمائۃ ہجری وھو مشتمل باربعۃ ارکان۔

جملہ اوراق کتاب ۵۵۶ و سطور فی صفحہ ۱۵۔

بهجة المحافل و بغیة الاماثل
فی تلخیص السیر و المعجزات و الشمائل

تالیف ابو زکریا شرف الدین یحیی ابی بکر بن محمد یحیی العامری الیمنی الشافعی متوفی ۸۹۳ھ ثلث و تسعین و ثمانمائة ہجریہ۔

در بیان حالات و خصائص و شمائل و معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

اول کتاب۔ الحمد للہ الواحد الاحد الفاطر الصمد الخ۔

کتاب مرتب است بر سہ قسم۔

قسم اول در خلاصہ سیرت نبوی و دران شش باب است۔

قسم دوم در اسماء شریفہ و خلقت و سیرہ و خصائص و معجزات ظاہرہ و آیات باہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دران چہار باب است۔

قسم سوم در شمائل و فضائل و اقوال و افعال۔

۸۵۵ھ تصنیف کتاب خمس و خمسین و ثمانمائة کما ہو مرقوم فی آخر الکتاب۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۸۔ فن سیر نسخہ قدیمہ مکتوبہ ۸۹۳ھ ہشتصد و نود و سہ ہجری۔

بخط نسخ۔ نام کاتب مرقوم نیست۔

جملہ اوراق دو صد و ہفت و سطور فی صفحہ بست و پنج۔

بهجة المنهاج

این کتاب شرح کتاب بهجة المحافل وبغیة الاماثل فی تلخیص السیر والمعجزات والشمائل است که علامه شیخ محمد بن ابی بکر الاشخر و تلمیذ او محمد المساوی بن الطاهر الموذن الحضرمی در ۹۷۵ه نهصد و هفتاد و پنج ہجری تصنیف نموده۔

اولاً علامه شیخ محمد بن ابی بکر الاشخر شروع در تصنیف مذکور کرده بود و شرح تمام نه شده بود که علامه موصوف بجوار رحمت خرامید بہر قدر که کتاب باقی بود تلمیذ علامه ممدوح مسمی به محمد المساوی آن را تمام نموده۔ چنانچه از عبارتے که در ختم کتاب تحریر است ظاہر می شود۔ وہی ہذه۔

"وجدت فی الام المنسوخ منها ان الشیخ محمد بن ابی بکر الاشخر لم یتم الشراح وانه مات قبل تمامه واعتنی بتمامه تلمیذه الفقیه محمد المساوی بن الطاهر الموذن الحضرمی الخ۔

نسخه کتب خانهٔ آصفیه که به نمبر ۹۔ فن سیر مرتب است از اول یک ورق ناقص۔ بخط نسخ صاف متن بسرخی نوشته و شرح به سیاہی۔ مکتوبه ۱۳۸۳ه یکہزار و ہشتاد و سه ہجری است۔ مو صفحات ہفت صد و سی و سطور فی صفحه بست و پنج۔

حاجی خلیفه در کشف الظنون محض ذکر بهجة المحافل نموده و برائے آں شرحے ذکر نموده غالباً این شرح بنظر او نیامده۔

حاشیة علی قصة المعراج

قصهٔ معراج تصنیف شیخ نجم الدین ابوالمواہب محمد بن احمد اسکندری الغیطی است الغیطی هم خوانده شود و این نسبتے است به قریه در اقلیم قلیوب بمصر و تاریخ وفاتش اختلاف است می گویند که تاریخ وفاتش از مادهٔ تاریخ

امام الحدیث مع اهل النعیم

بر می آید و این به حساب حروف ابجد ۹۸۲ھ می شود ولیکن عبدالحی بن العماد العکری در کتاب شذرات الذہب تاریخ وفاتش ۹۸۵ھ قرار داده و دیگر اہل تذکره تاریخ وفاتش ۹۸۱ھ می گویند واللہ اعلم

و این کتاب از مصر طبع شده شایع است۔

و علامہ شیخ حسین الشباسی القضاعی المالکی بران در سال ۱۲۰۶ھ یکہزار و دو صد و شش ہجری حاشیہ نوشتہ۔

اولش۔ الحمد للہ الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الخ

نسخهٔ کتب خانهٔ آصفیه که بر نمبر ۱۳۷۔ فن سیر مخزون است بخط عربی بخط خود مصنف است۔ چنانچه از عبارت خاتمه ظاہر است۔ و عبارت خاتمه این است۔

تم با جمعہ لعبد الفقیر المضطر لرحمة ربه القدیر حسین القضاعی الشباسی المالکی غفر اللہ له و لوالدیه و لجمیع المسلمین و لمن دعا له بالنصر و الغفران و لمن نظر هذه المجموع بعین الرضی و القبول و قد کتبه سنة ۱۲۰۶ الف و مائتین و ستة هجریه و نعوذ باللہ فی منشرها و الصلوٰة علی سیدنا محمد و علی اله و صحبه و سلم تسلیماً کثیراً و علی جمیع الانبیاء و المرسلین و الحمد للہ رب العالمین۔

جملہ اوراق یکصد و ہفتاد و سه سطور فی صفحہ بست و پنج۔ و حاجی خلیفه در کشف الظنون اسم این قصهٔ معراج وا ذکر نموده ظاہر اندیده باشد

خلاصہ سیر سید البشر

تالیف الامام الکبیر والعالم الشہیر ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ
در بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اوّلش۔ الحمد للہ علی نوالہ والشکر علی واسع افضالہ الخ۔

مصنّف علامہ درین کتاب مختصراً جملہ حالات آنحضرت صلعم تحریر نمودہ و شروع از نسب آنحضرت نمودہ بعد آن حالات ولادت و مغازی و حج و عمرہ و اسامی شریفہ و صفات حمیدہ و اخلاق و عادات و معجزات و ذکر ازواج و اولاد و اعمام و عمات و غلامان و خدام و نعمات و سلاح وغیرہ و وفات ذکر نمودہ۔ و برائے ہر یک فصل جداگانہ قرار دادہ کتاب را بر بست و چہار فصول مرتب کردہ۔

نسخۂ موجودۂ کتب خانہ آصفیہ کہ ہمراہ نمبر ۱۵ فن تصوف مجلد است بخط نسخ معمولی۔
در آخر سنہ کتابت و نام کاتب مرقوم نشدہ۔
جملہ اوراق نود و شش و سطور در ہر صفحہ دوازدہ است۔

سراج الوهاج
علی قصة الاسراء والمعراج

تصنیف علامہ احمد بن حسن تاج الدین الغزالی الشافعی ۔
اصل قصہ معراج تصنیف علامہ نجم الدین غیطی است و استاذ احمد بن حسن تاج الدین الغزالی الشافعی کہ نام او علامہ المدابغی است مختصر کردہ بود و تلمیذش احمد بن حسن شرح آں نمودہ ۔
اولش ۔ الحمد للہ الذی اسری بافضل خلقہ من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی الہ ما عزۃ القرب علی الادراک واستقصی الخ ۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۔ ۷ فن سیر خط نسخ عالمانہ بخط خود مولف مکتوبہ ۱۱۹۱ سنہ یکہزار و یکصد نود و یک ہجری است چنانچہ در خاتمہ مرقوم است :۔
ھذہ آخر ما قصدنا ہ نسأل اللہ العظیم ان یجعلہ وسیلۃ للفوز بجنان النعیم وھدایۃ الی الصراط المستقیم حررہ الحقیر الجانی احمد تاج الدین الغزالی وکان آخر رقمہ یوم السبت ثالث یوم شعبان سنہ ۱۱۹۱ الف ومائۃ واحد وتسعین من الھجرۃ النبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والسلام ۔
جملہ اوراق چہل وسہ ورق سطور فی صفحہ ہفدہ وبیست

سیرۃ ابن ہشام

تصنیف ابو محمد عبد الملک بن ہشام الحمیری المتوفی سنہ ۲۱۸ھ ثمانیہ عشرہ ومائتین ہجری ۔
در بیان حالات وغزوات اسلامیہ کتابے است مشہور ومعروف و درین فن سیر اول کتابے
کہ تصنیف شدہ سیرۃ ابن اسحاق رئیس المغازی است و بعد آن ابن ہشام تصنیف نمودہ ۔
در کتب خانہ آصفیہ یک نسخہ قلمیہ ناقصہ در سہ پارہ بر نمبر ۱ ۔ ۷ ۔ ۱۸ ۔ و یک نسخہ کاملہ مطبوعہ
مصر بر نمبر ۴۰ المخزون است ۔
اما اجزاء قلمیہ پس نمبر ۱ تقطیع خورد کاغذ کہنہ خوشخط بخط عرب ۔ مکتوبہ سنہ ۷۹۹ھ تسع وتسعین وسبعمائۃ ہجری ۔
بقلم محمد بن علی بن حسن بن محمود بن ہاشم بن عبادہ بن عوسجہ بن ابراہیم ۔
اول این جزو ازین عبارت شروع است ۔ بقیۃ الشعر المقول فی یوم حنین ۔
و در آخر این عبارت است ۔ ھو اخر الجزء السادس ۔
پارۂ دوم کہ بر نمبر (۷) مرتب است آن ہم بخط عرب است ۔ و شروع آن این است ۔
قال الشیخ الامام الحافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام النحوی رحمہ اللہ تعالی وعفا عنہ
بمنہ وکرمہ یتلوہ فی ہذا الجزء الثانی من سیرۃ رسول اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما
اختلف من امرہم الخ
و در آخر این عبارت تحریر است ۔ نجز الجزء الثانی من سیرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وبہ تم جمیع السیرۃ لابن ہشام رضی اللہ عنہ علی ید افقر الخلق واحوجہم الی
رحمۃ الحق والی شفاعۃ سید المرسلین وافضل الانبیاء اجمعین احمد بن موسی بن سالم
بن عبد المنعم بن عبد الخالق الشہیر بابن الخولی الشافعی غفر اللہ لہ کل الذنوب وستر علیہ
العیوب فی تاریخ نصف اللیل فی لیلۃ مستقبلۃ لیوم السبت الرابع عشر من شہر جمادی
الاولی من شہور سنہ ۸۷۱ھ احدی وسبعین وثمانمائۃ ہجری ۔

جملہ اوراق یکصد و شصت و چہار ۱۶۴ وسطور فی صفحہ بست و سہ ۲۳۔

جزو سوم ۸ بخط عرب معمولی۔ این جزو شروع از اشعاریکہ در خندق مجاہدین نظم فرمودند۔
و در خاتمہ این عبارت نوشتہ است:۔

اخر الجزء الخامس والعشرین من سیرۃ ابن هشام من اجزاء الوزیر ابی القاسم بن المنوبی بحمد اللہ وعونہ وحسن توفیقہ (الی ان قال) علی ید محمد بن احمد بن ابراهیم القلنقلی الکنانی۔

سال کتابت در آخر غالباً در ورق دوم بود و آن ضایع شدہ مگر بظاہر این جزو ہم نوشتہ آخر صدہ ۷ خواہد بود۔

جملہ اوراق یکصد و سی ۱۳۰ وسطور فی صفحہ بست و چہار ۲۴۔

شرح اسماء اهل بدر

(الثمرة البهیة فی اسماء الصحابة البدریة)

تصنیف شمس الدین شیخ محمد بن سالم بن احمد الحنفی المتوفی ۱۱۸۱ھ در بیان فضائل و مناقب اسماء شریفہ اصحاب کرام کہ در غزوہ بدر شریک بودند۔ و بہ سلامت ماندند۔ اول کتاب این است:-

حمداً لمن اوضح سبیل الرشاد الخ۔

مصنف علامہ در شروع گفتہ کہ در تعداد شرکاء بدر اختلاف است و متفق علیہ اینکہ جملہ آن سہ صد و بست و سہ نفوس شریفہ بودند و در باقی اختلاف است۔ و مراد از بدریین آن صحابہ کرام ہستند کہ در غزوہ بدر حاضر بودند و مراد از شہداء بدر نیست چراکہ در بدر فقط چہاردہ بزرگوار صحابہ کرام شہید شدند و نیز در شروع گفتہ کہ شیخ احمد حنفی دمشقی در نظم خود و شرح آن گفتہ کہ تعداد اہل بدر سہ صد و پنجاہ و دو بود و ایشان سہ قسم بودند۔

قسم اول مہاجرین پس از ایشان نود و چہار شخص بودند۔

قسم دوم قبیلہ اوس و ایشان ہفتاد و چہار بودند۔

قسم سوم از قبیلہ خزرج و ایشان یکصد و ہشتاد و چہار بزرگ بودند۔

بعد آن مصنف شروع کردہ در بیان حالات و اسماء و صفات ہر آنہا۔ اول ذکر مہاجرین نمودہ و بعد از آن ذکر قبیلہ اوس و بعد آن قبیلہ خزرج۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۶۴ فن سیر بخط عرب معمولی است۔ سال کتابت و نام کاتب و لان مرقوم نیست۔ جملہ اوراق ہجدہ۔ و سطور فی صفحہ بست و یک۔

یک نسخہ ازین کتاب در کتب خانہ مصر ہم موجود است۔

شرح الفیۃ السیر

علامہ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن الشیخ الامام حسین بدرالدین بن عبدالرحمن الرازنانی ثم المصری
الشافعی المعروف بالعراقی متوفی ۸۰۶ھ ست وثمانمائۃ یک قصیدہ در سیرت حضرت رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در یک ہزار بیت نظم کردہ بود بزرگے از اسباط شان شرح آن نمودہ و
خود در شرح نوشتہ۔
بعد حمد وصلوۃ در خطبہ گفتہ۔

فہذہ العجالۃ السنیۃ علی الفیۃ السیرۃ النبویہ الحاویۃ مع ذلک للمعجزات والخصائص
المصطفویۃ نظم جدنا الاعلیٰ من الام شیخ الاسلام حافظ مصر والشام عبدالرحیم
العراقی الشافعی رحمہ اللہ یبین مرادہ ویتم مفادہ رحمہ اللہ مع الاختصار والاقتصار
واللہ اسال ان ینعم بقبولہ ویحشرنا فی زمرۃ رسولہ آمین۔

ازین عبارت ظاہر کہ شارح سبط ناظم است ونیز شارح در اول کتاب وتحت شرح ابیات
شروع قصیدہ ترجمہ مبسوط برائے ناظم قصیدہ رقم کردہ کہ ازان فضائل ومناقب ومدائح ومحامد
وعلوشان ورفعت مکان ناظم در قصیدہ در علم وکمال ظاہر می شود وہم مصنفاتش دران ترجمہ
نام بنام ہریک را بیان فرمودہ۔ اول کتاب این است :۔

الحمد للہ الذی شرح الصدر وبنظم شمل الاسلام الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ برنمبرہ فن سیر مخزون است بخط نسخ عادی۔ مکتوبہ ۱۱۳۴ھ یکہزار ویکصد
سی وچہار بقلم ملا محمد الملا علاء الدین است۔
جملہ صفحات دوصدوہشتاد (۲۸۰)۔ وسطور فی صفحہ بست وسہ (۲۳)۔

فتح المتعال فی مدح النعال

تصنیف عالم علامه و بحر الفهامه شیخ احمد بن شیخ المقری المغربی المالکی المتوفی بعد ۱۰۴۳ھ
در بیان تمثال نعلین مبارک حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فضائل و مناقب آن۔
مصنف علامه بکمال شرح و بسط و شکل نعلین را مع سلسله راویان حالات و فضائل
نعلین مبارک بیان نموده و متعلق بنعلین مبارک هر قدر اشعار و قصاید که شعرا در هر زمانه
نظم کرده بودند آن هم درین کتاب جمع نموده و تمثال نعلین مبارک باختلاف در چهار
صورت وارد کرده و برائے هر تمثال سلسله روایت آن بیان فرموده۔

اول کتاب در مصر تصنیف کرده بود و بعد آن مصنف علامه در مدینه منوره زادها الله
تعظیماً و تشریفاً حاضر شده آنجا در میان قبر مطهر و منبر شریف نشسته دیگر مضامین متعلق
بنعلین مبارک بدست آمده بود افزوده۔ و بعد فراغ از زیارت و اضافه کتاب
مذکور را در حجره مبارکه داخل نموده دو روز و یک شب زیر پرده که بر صندوقیکه
در آن نعلین مبارک بطور علامت موجود است گذاشته تا کتاب مذکور از برکات قبر مطهر
مشرف و مفتخر گردد۔

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه نمبری ۹۶ ۔ فن سیر خوشخط بخط نسخ منقول است از
نسخه مصنف که در حرم نبوی در میان قبر مطهر و منبر شریف در سال یکهزار [۱۰۳۳] و سی و سه هجری
تحریر شده بود۔ سال کتابت این نسخه ۱۰۷۰ھ یکهزار و هفتاد هجری است۔ نام کاتب
عبد الفتاح الاشمونی۔
جمله اوراق یکصد و هشت [۱۰۸]۔ و سطور فی صفحه سی و یک [۳۱]۔

قصص الانبیاء

این کتاب قصص الانبیاء غیر آن کتاب مشہور است کہ بنام قصص الانبیاء در شرق و غرب شایع است و چندین بار بطبع ہم رسیدہ است۔

نام مصنف این کتاب معلوم نشدہ درین کتاب حالات و قصص جمیع انبیاء علیہم السلام مذکور نیست فقط بعض انبیاء را ذکر نمودہ۔

اول کتاب این است:- عن انس بن مالك رضي الله عنه الخ۔

قصۂ مناجات حضرت موسیٰ و قصۂ موسیٰ و ہارون مع فرعون و بنی اسرائیل و قصۂ حضرت صالح و ثمود و قصۂ نمرود و حضرت ابراہیم و قصۂ حضرت لوط با قومش و قصۂ حضرت زکریا و حضرت مریم و عیسیٰ و قصہ رفع حضرت عیسیٰ بہ آسمان و نزول اوشان در آخر زمان و قصۂ حضرت الیاس و الیسع درین کتاب مذکور است۔ علاوہ ازین دیگر قصص درین کتاب مذکور نیست۔

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶ فن سیر مخزون است بخط نسخ عادی مکتوبہ ۱۲۴۳ھ یکہزار و دو صد و چہل و سہ ہجری بخط عرب عبد اللہ بن علی بن عمر بن ناصر العویفی است۔ جملہ اوراق یکصد و بست و شش۔ وسطور فی صفحہ ۱۵ شانزدہ۔

قمع النفوس
زینة المانوس

تصنیف الشیخ الزاہد السید الاوحد النسیب الحسیب ابی بکر الشہیر بالحصنی الحسینی الشافعی۔
در بیان معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اول کتاب این است:۔ الحمد للہ الذی خلق الموجود من ظلمۃ العدم بنور الایجاد الخ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۴ فن سیر مکتوبہ سنہ ۱۲۴۲ھ یکہزار و دو صد و چہل و دو ہجری۔
بخط نسخ عادی نام کاتب مرقوم نیست۔
جملہ اوراق یکصد و نود و یک۔ وسطور فی صفحہ ہژدہ۔

اللفظ المکرم بخصائص النبی المحترم

تصنیف قاضی قطب الدین محمد بن محمد الخیضری الشافعی المتوفی سنہ ۸۹۴ھ ہشتصد نود و چہار ہجری۔ در بیان فضائل و مناقب و محاسن و مکارم و خصائص ماثورہ کہ برائے حضرت ختمی رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مختص بودہ و برائے دیگرے سوائے ذات بابرکات آنحضرت[ؐ] حاصل نشدہ۔ کتاب مرتب است بر چہار اقسام و در شروع چند مقدمات ہم ذکر نمودہ۔

اول کتاب:۔ الحمد للہ الذی اختص نبیہ محمدا صلی علیہ وسلم باشرف الخصائص الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۹۵ فن سیر مرتب است جدید الخط است بخط نستعلیق معمولی۔ سال تحریر و نام کاتب در آخر مرقوم نیست و آنچہ سال کتابت یکہزار و نود و شش ہجری در آخر تحریر است۔ ظاہراً [۱۰۹۶ھ] آن سال تحریر نسخہ منقول عنہا است۔

جملہ اوراق چہار صد و پنجاہ و چہار و سطور فی صفحہ [۱۳] سیزدہ۔

نظم الدرر والمرجان
فی تلخیص سیرۃ سید الانس والجان

تصنیف اوحد الدین میرزا جان البرکی ثم الجالندھری۔
در بیان سیرۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
اول کتاب:۔ الحمد للہ الذی انزل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون الخ۔
نسخہ کتب خانۂ آصفیہ نمبری ام بخط عادی و چند اوراق اول و بعد آن تا آخر بخط نسخ معمولی۔
سال کتابت و نام کاتب مذکور نیست۔
جملہ اوراق یکصد و پانزدہ۔ وسطور فی صفحہ پانزدہ۔

آثار محمدی

ھو

در بیان حالات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحالات ائمہ اثنا عشر بزبان فارسی تصنیف احمد بن تاج الدین حسن سیف الدین استرآبادی است۔

شروع این است:-

خدایا ز شکرت زبان کام یافت ؛ ز نام تو ہر نامہ نام یافت
دہان درج دُر از عطائے تو شد ؛ زبان سرخ رو از ثنائے تو شد
شود نعمت از شکر نعمت پدید ؛ زبان شد در نعمت را کلید
قلم بہر حمد تو رفتار یافت ؛ زبان بہر شکر تو گفتار یافت

مصنف علامہ بعد خطبہ گفتہ کہ کتاب او ماخوذ است از روضۃ الاحباب علامہ جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ شیرازی متوفی سنہ ۹۳۲ نہصد و سی و دو ہجری۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۹ فن سیر مخزون است بخط نستعلیق خوشخط مکتوبہ نہم رجب سنہ ۱۰۷۶ یک ہزار و ہفتاد و شش ہجری است۔ سید محمد علی موسوی بن سید مہدی برائے رضا قلی میرزا نوشتہ۔

جملہ صفحات ۳۷۳ سہ صد و ہفتاد و سہ۔ وسطور فی صفحہ ۱۷ ہفدہ۔

انیس العاشقین

بزبان فارسی درحالات وفات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔
تصنیف شبیر محمد بن سید شاہ علی بن سید حسین الحسنی الرضوی المشہدی است کہ در سنہ یکہزار و ہفتاد وشش ہجری از کتب معتبرہ سیر مثل معارج النبوۃ تصنیف ملا معین الدین واعظ و روضۃ الاحباب سید جمال الدین محدث و شمائل ترمذی وجواہر جلالی وشواہد النبوۃ و روضۃ الشہداء ملا حسین کاشفی و مبکیات وغیرہ جمع نمودہ۔ اولش این ست:۔
حمد بسیار و ثنائے بیشمار مر خالق اللیل والنہار راکہ خلق الموت والحیوۃ اثر قدرت کمال اوست و آیۃ لکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ امر عظمت لایزال او وتحف تحیات وصلوۃ بر سید کائنات مفخر موجودات برگزیدہ آل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و برآن پسندیدۂ و اصحاب برگزیدۂ آن سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام الی یوم القیامت و ساعۃ القیام باد۔
اما بعد می گوید اضعف عباد اللہ القوی شبیر محمد بن سید شاہ محمد بن سید حسین الرضوی المشہدی کہ اگرچہ این فقیر باوجود کم استطاعتی از خدمت فقرا و مساکین فراغی نداشت بہر حال حین استفراغ از ان بمطالعہ کتب سیر حضرت نبوی و تکرار احوالات جناب مصطفوی علیہ الصلوۃ والسلام رجوع می نمود چون اخبار و آثار انتقال سید الابرار ازین دار فانی بسرائے جاودانی و ارتحال ازین منزل خاکدانی واتصال بجوار قرب رحمانی اعظم شانہ وجل برہانہ در کتب متنوعہ بطرق متفرقہ راچون غورشۂ پروین برشتۂ منتظم نمودہ در یک رسالہ مندرج سازد۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۷ فن سیر مخزون بخط عادی مکتوبۂ بقلم خود مصنف است۔

درسنه یکہزار وہفتاد وہشت ہجری تحریر نمودہ ودر آخر مہر بیضاوی مصنف ثبت است۔
دران خادم الفقرا شیر محمد کندہ است ۔
جملہ اوراق ۲۰۷ سطور فی صفحہ ۱۱ ۔

روضۃ الاحباب
فی سیر النبی و الآل و الاصحاب

بزبان فارسی کتابیست مشہور و معروف در بیان حالات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم از ابتدائے ولادت تا وفات و حالات آل اطہار و اصحاب کبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

تصنیف امیر جمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ الشیرازی النیشاپوری متوفی سال نہصد وسی ہجری یا نہصد و بست و ہفت ہجری سنہ ۹۳۰ یا ۹۲۷ علی اختلاف الاقوال۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کہ میر جمال الدین موصوف کتاب راحسب فرمایش وزیر میر علی شیر بہ مشورہ اوستاد و برادر عم زادہ خود سید اصیل الدین تصنیف نمودہ۔

حاجی خلیفہ سال وفاتش سنہ ۱۰۰۰ نوشتہ لکن غالب این است کہ این از تصحیف کاتب است سال وفاتش صحیح آن است کہ نوشتہ شد۔

کتاب مرتب است بر سہ مقاصد۔

مقصد اول در حالات آنحضرت از ابتدائے ولادت تا وفات حسب آیات مع ذکر نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نیز ذکر اولاد و ازواج مطہرات۔

مقصد دوم در بیان حالات اصحاب کرام۔

مقصد سوم در ذکر تابعین و تبع تابعین و مشاہیر ائمہ حدیث۔

اولش این است:-

"الحمد للہ الذی من علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ واوضح لھم مناہج الصدق والصواب بلوامع سننہ وجوامع کلماتہ وحلاہ بحلیۃ الکرم

والافضال ونور بانوار مصابیح سیره مشکوة صدور واهل الکمال الخ"

ومخفی نماند که صاحب حبیب السیر در کتاب روضة الالباب علی ما نقل عنه مولوی خدابخش خان فی محبوب الالباب گفته که روضة الاحباب در امصار آفاق اشتهار عام دارد وبے شائبه شبه عقل وادراک نظیر آن کتاب افادت مآب را در آئینه خیال امر محال می نماید و در فارسی کتابے بهتر از روضة الاحباب هنوز بوجود نیامده۔

و فاضل جلیل مولوی فقیر محمد جہلمی لاہوری در حدائق الحنفیه در ترجمه جمال الدین محدث موصوف در باب همین روضة الاحباب نقلا از جناب شاه عبدالعزیز دہلوی گفته ترجمه عبارت حدائق الحنفیه که بزبان اردو است این است :-

"کتاب روضة الاحباب فی سیرة النبی والآل والاصحاب چنین کتابے عمده و معتبر ومشهور آفاق است که نظیر وعدیل خود ندارد تا اینکه مولانا شاه عبدالعزیز دہلوی در عجاله نافعه می فرماید که اگر نسخهٔ صحیحه روضة الاحباب میر جمال الدین محدث که خالی از تحریف والحاق باشد درین زبان بدست آید بهتر از جمله مصنفات فن سیر خواهد بود"

حقیر مولف این فهرست می گوید که چون این نسخهٔ کتب خانه آصفیه مکتوبه نهصد و نود هجری است که بعد شصت سال هجری از وفات مصنف نوشته شد۔ پس غالباً احتمال تحریف والحاق که جناب شاه عبدالعزیز صاحب دہلوی بابت کتاب مذکور فرموده درین نسخه غالباً نخواهد شد و بهتر ازین نسخه که خالی از تحریف والحاق حسب ارشاد جناب شاه صاحب باشد دستیاب نخواهد شد۔

اما جلالت ونبالت وعلو شان وسمو مکان مصنف مذکور در علم وفضل وکمال وپس کتب تاریخ ورجال از جواهر زواهر آن مملو ومشحون است۔ مولوی خدابخش خان در محبوب الالباب فی اسامی الکتب والکتاب تحت روضة الاحباب مختصرا ترجمه مصنف موصوف ومدح کتابش چنین نوشته :-

"امیر جمال الدین عطاء الله ملاذ طوائف اکابر واشراف انام بود در علم حدیث وسائر اقسام علوم دینیه بے نظیر آفاق گشته چند سال در مدرسه سلطانیه بدرس وافادهٔ اشتغال داشتند

و در ہفتہ یکبار در مسجد جامع ہرات لب بوعظ می کشودند بنا بر حب عُزلت بامور دنیوی توجہ نفرمودہ تمامی اوقات خود صرف عبادت و طاعت ساختند۔ صاحب حبیب السیر کہ معاصر امیر مشار الیہ است گوید کہ روضۃ الاحباب در اعصار آفاق اشتہار عام دارد و بے شائبہ شبہ عقل دراک نظیر آن کتاب افادت مآب را در آئینہ خیال امر محال می شمارد۔ در سیر بزبان فارسی کتابے بہتر از روضۃ الاحباب بحق ہنوز بوجود نیامدہ مولانا مرحوم در ۹۲۷ھ ہم دنیائے دون را گذاشتہ بساحت عالیہ روضۂ رضوان شتافتند۔"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۶ فن سیر مخزون ست بخط معمولی عادی می باشد۔ نام کاتب مذکور نیست سال کتابت ۹۹۰ھ نہصد و نود نوشتہ است۔

جملہ اوراق چہار صد و نود (۴۹۰) و سطور فی صفحہ بست و یک (۲۱) بر ورق دوم و ورق آخر کتاب مہر امداد علی ثبت است کہ بر و غالباً ۱۱۱۳ھ کندہ است۔

سیر خواجہ معین ہادی

تصنیف خواجہ معین الدین بن خواجہ خاوند محمود بن خواجہ میر سید شریف بن خواجہ ضیا بن خواجہ میر محمد بن خواجہ تاج الدین حسین بن خواجہ علاء الدین عطار بن خواجہ بہاء الدین نقشبندی۔

در فن سیر کتاب نہایت کمیاب و نادر تا حال بچاپ نرسیدہ نہ ہر جا بدست می آید۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۵۶ فن سیر یک ورق از اول و آخر ناقص است بایں وجہ شروع کتاب و تاریخ تحریر وغیرہ معلوم نشدہ جملہ اوراق سہ صد و پنج وسطور فی صفحہ نوزدہ۔

کتاب مرتب است بر چہاردہ اصل و یک خاتمہ و ہر اصل مشتمل بر چندین مقصد است۔

اصل اول در آفرینش نور محمدی صلعم۔

اصل دوم در ذکر تولد آنحضرت صلعم۔

اصل سوم بشارت ہائے انبیائے سابقین قبل وجود آنحضرت صلعم۔

اصل چہارم در ذکر رضاعت۔

اصل پنجم در ذکر شمائل و صورت۔

اصل ششم وقائع کہ تا چہل سال عمر شریف و از ابتداء وحی تا ہجرت واقع شدہ۔

اصل ہفتم در ذکر معراج

اصل ہشتم در ذکر عجائبات سدرۃ المنتہیٰ۔

اصل نہم در ذکر ہجرت و غزوات و سریات۔

اصل دہم در بیان معجزات۔

اصل یازدہم در ذکر خصائص۔

اصل دوازدہم در ذکر زندگانی۔

اصل سیزدھم ذکر اعداد ازواج۔
اصل چہاردھم در ذکر اہل بیتؑ و صحابہؓ و خلفاؓ۔
خاتمہ در مدح سلطان وقت۔

سیرِ نبوی

تصنیف سید عبدالاول بن علی الدین بن الحسن الحسینی متوفی سال نهصد و شصت و هشت هجری سنہ ۹۶۸ھ است حالات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از ولادت تا وفات و اسامی اولاد و ازواج مطہرات و لباس و اسلحہ وغیرہ بیان نمودہ و سال اتمام تصنیف این کتاب سنہ ۹۴۱ھ نہصد و چہل و یک ہجری است

فقیر محمد جیلی در کتاب حدائق الحنفیہ بذکر سید عبدالاول پرداختہ و بہ کمال تفصیل احوال او نوشتہ است۔

شروع کتاب ازین عبارت است:-

"حدیثی صحیح کہ سلسلۂ اسناد آن بعقل و نقل متصل گشتہ و مرفوع و عنعنہ روایت آن مبرا از تہمت وصحت مفتری و موضوع حمد خداوندیست کہ جواہر زواہر اخبار و آثار زیب و زینت دین و دنیا ساخت و لآلی متلالی صحاح و حسان را پیرایہ گوش و گردن اولی و اخری پرداخت و صلوۃ نامیات و تحیات زاکیات حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً و بعد می گوید اضعف العباد القوی الغنی سید عبدالاول بن علی الدین بن الحسن الحسینی عافاہ فی الدنیا والآخرہ کہ چون در اواخر سنہ ۹۴۱ احدی و اربعین و تسعمایہ لشکر خراسان از ولایت ولی متوجہ ممالک گجرات شدہ جہت حفظ امن و عافیت و دفع مرض فتنہ اشتغال بعلم حدیث واجب دید الخ"

و کتاب مرتب است بر دہ باب:-

باب اوّل در بیان احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ قبل ولادت و قبل بعثت ثابت شدہ۔

باب دوم در بیان بعثت۔

باب سوم در بیان نماز کردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔
باب چہارم در بیان صدقات و زکوٰۃ ۔
باب پنجم در بیان صوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔
باب ششم در بیان حج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔
باب ہفتم در عموم احوال و معاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔
باب ہشتم در طب یعنی علاج و معالجہ ۔
باب نہم در ادعیہ و اوراد ۔
باب دہم در احوال مختلفہ ۔ و درین باب غزوات و ازواج و اولاد و اعمام و عمات و موالی و حواری و خدام و حارسان نگہبان و فرستادگان و کاتبان و دواب و سلاح و لباس وغیرہ ہمہ را مختصراً ذکر کردہ و نام ہر یک نوشتہ۔

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ آن در فن سیر بر نمبر ۵، و ۷۰۱ موجود است ۔
نسخۂ نمبری ۵، نسخہ معمولی بخط عادی، نام کاتب و سال تحریر ہیچ کدام مرقوم نیست ۔ جملہ اوراق ہفتاد و ہفت و سطور فی صفحہ شانزدہ ۔
و نسخہ نمبری ۷۰۱ خط نستعلیق بر کاغذ حنائی با جدول سرخی مکتوبہ سال یکہزار و ہشتاد و چہار ہجری ست جملہ اوراق ۱۲۹ و سطور فی صفحہ سیزدہ ۔
و مخفی نماند کہ مصنف موصوف برائے کتاب خود کدامی نام در خطبہ ذکر نمودہ ۔ و در فہرست کتب خانہ آصفیہ نام نسخہ اولی سیر نبوی و نام نسخہ ثانیہ السیر والسلوک بظاہر این ہر دو نام از بانیان کتب می باشد ۔

معارج النبوة

در بیان سیرت نبوی بزبان فارسی تصنیف ملا معین الدین الہروی متوفی بعد از ۹۰۰ھ نہصد ہجری۔ سال وفاتش بصحت معلوم نشدہ ولیکن مصنف موصوف کتاب خود روضات الجنات را در ۹۰۰ھ تصنیف نمودہ بود و بنام سلطان حسین ابوالغازی معنون کردہ بود۔

مقدمہ محتوی است بر محامد و مناجات الٰہی و نعوت و صفات و خصائص ذات و فضائل صلوات بر حضرت نبوت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

رکن اول ذکر نور شمائل السرور آنحضرتؐ و انتقال او از اصلاب طیبہ بارحام طاہرہ تا وصول آن درۂ کامنہ بصدف رحم حضرت آمنہ۔ و درین رکن حالات آن انبیاء کرام کہ در سلسلہ حضرت نبوی بودند ہم بشرح و بسط تمام ذکر نمودہ۔

رکن دوم متضمن وقایع ایام ولادت تا ہنگام بعثت و ذکر اسماء شریف آن عنصر لطیف و وقایع چہل سال۔

رکن سوم مشتمل بر نزول وحی و کیفیت ابلاغ امر و نہی و وقایع کہ از روز بعثت تا شب ہجرت بظہور آمدہ و ذکر معراج بکمال شرح و بسط درین رکن مذکور است۔

رکن چہارم در وقایع کہ از یوم ہجرت تا وقت وفات ظاہر گردیدہ۔

خاتمہ در معجزات مشہورہ کہ در کتب معتبرہ مذکور و مسطور است۔

درین کتب خانۂ آصفیہ دو نسخہ کاملہ قلمیہ و دو نسخہ ناقصہ موجود است۔

امّا نسخہ کاملہ اولیٰ کہ بر نمبر (۱۰) المخزون است نہایت خوشخط نستعلیق تمام اوراق باجدول طلائی در صفحۂ اول لوح طلائی۔

رکن اول مکتوبہ ۱۰۸۶ھ یکہزار و ہشتاد و شش ہجری۔ و بعد آن آخر کتاب مکتوبہ ۱۰۸۷ھ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری۔

نام کاتب تحریر نیست - جملہ اوراق پانصد و بست و ہفت ۵۲۷ - و سطور فی صفحہ بست و ہفت ۲۷
و نسخہ کاملہ دیگر در سہ جلد است کہ بر نمبر ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ فن سیر مخزون است - نمبر ۳۸ و
۳۹ - یک تقطیع و خط یک کاتب است - خط صاف ما یقرا و نمبر (۴۰) بہ نسبت ہر دو
نمبر تقطیع کلان خط ما یقرا شفیعہ آمیز مکتوبہ ۱۰۹۵ھ یکہزار و نود و پنج ہجری بخط ملا یوسف در مقام
اٹک نوشتہ شد - جملہ اوراق نمبر ۳۸ پانصد و سی و یک ۵۳۱ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵ - و اوراق نمبر
۳۹ - یکصد و ہفتاد و پنج و سطور ہمان پانزدہ ۱۵ -
و اوراق حصہ سوم پانصد و پنجاہ و یک ۵۵۱ - و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵ -
و نسخہ ناقصہ از اول محض رکن چہارم نمبری ۲ - خوشخط خط ایرانی مکتوبہ ۱۰۲۶ھ یکہزار و
بست و شش ہجری بقلم عبد الغفور بن فقیر محمد عبد اللطیف عباسی است - جملہ اوراق یکصد و ہفتاد
و ہفت ۱۷۷ - و سطور فی صفحہ بست و یک ۲۱ - بر ورق ہندسہ (۴۵۷) چہار صد و پنجاہ و ہفت
تحریر است و بر ورق آخر ہفتصد و سی و سہ ۷۳۳ - پس بعد حساب معلوم شد کہ جملہ اوراق یکصد
ہفتاد و ہفت است -
دیگر نسخہ ناقصہ کہ بر نمبر (۷) فن سیر مخزون ست رکن سوم و چہارم و خاتمہ است خوشخط
نستعلیق کاغذ خان بالغ جدول طلائی مکتوبہ ۱۱۰۰ھ یکہزار و یکصد ہجری - نام کاتب مرقوم
نیست - یک مہر در اول و آخر اسمی فقیر محمد ثبت شدہ در مہر این الفاظ کندہ است -
"سرمہ چشم فقیر محمد خاک نعلین محمد"
و بر ورق اول نوشتہ است کہ این نسخہ ہفت بار مقابلہ شدہ است و بقیمت پنجاہ روپیہ
خریدہ شدہ -
جملہ اوراق دو صد و پنجاہ و ہشت ۲۵۸ - و سطور فی صفحہ بست و پنج -
کتاب مذکور بہ قالب طبع ہم در آمد چنانچہ بر نمبر (۱۰۳) نسخہ مطبوعہ سال یکہزار و دو صد و
نود و دو ۱۲۹۲ ہجری مقام لاہور موجود است -

المنتقیٰ فی سیرة المصطفیٰ

مشہور بسیرت گازرونی

تصنیف علامہ سعید بن مسعود بن محمد بن مسعود گازرونی متوفی ۸۵۸ھ ہشتصد و پنجاہ و ہشت ہجری در سیرت آنحضرت است کتاب مرتب است بر چہار قسم و یک خاتمہ و در ہر قسم چند ابواب قرار دادہ۔

قسم اول در بیان حالات اول خلقت نور محمدی تا ولادت آن سرور دو ران ہشت باب است۔

قسم دوم آنچہ از ابتدائے ولادت تا زمان نبوت واقع شدہ و دریں قسم نہ باب است۔

قسم سوم آنچہ در زمان نبوت و مدت اقامت کہ واقع شدہ و دریں ہم نہ باب است۔

قسم چہارم آنچہ در سالہائے ہجرت واقع شدہ و دریں یازدہ باب است خاتمہ در بیان صلوات وغیرہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۳۵- نسخہ قدیمہ است بخط نسخ صاف کہ در سال ۸۶۸ھ ہشتصد و شصت و ہشت ہجری بعد دہ سال از وفات مصنف نوشتہ شدہ نام کاتب عبدالحی بن عبدالملک بن ابی یزید الواعظ است۔

جملہ اوراق دو صد و ہفت و سطور فی صفحہ بست و دو۔[۲۲]

و نسخہ مذکورہ مولوی حاج سید محمد کاظم حسین شیفتہ کنتوری مرحوم ہدیۃً دریں کتبخانہ بتاریخ ۹ ماہ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ داخل نمودند و در رجسٹر داخلہ بر نمبر (۶۰/۷) [illegible]

۱۳۰۵ فن سیر درین کتب خانه داخل کردہ شد۔
در آخر کتاب بر ورق جدید چند سطور نوشتۂ مرحوم موجود است۔

تحفة المورود
فی معرفة المقصور والممدود

تصنیف ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن مالک الجیانی المتوفی ۶۷۲ھ۔
موضوع کتاب بیان الفاظ کہ بہ قصر خواندہ می شود و بہ مد و معنی ہر یک بوجہ قصر و مد متغیر می شود۔

اول کتاب :- بدأت بحمد اللہ فھو سنا وللنطق منہ بھجة وبھا الخ۔

اما مصنف رحمہ اللہ پس یکے از مشہورین ائمہ علم صرف است ذکرش در فوات الوفیات و طبقات السبکی و بغیة الوعاة وغیرہ بہ کمال تفصیل موجود است۔
نام کاتب و سنہ کتابت در آخر مذکور نیست۔
اما بظاہر نسخہ مذکورہ مکتوبہ کم از پانصد سال نخواہد بود۔
جملہ اوراق ہفدہ ۱۷۔ وسطور فی صفحہ بست و سہ ۲۳۔
این کتاب در ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۸۹۸ء بہ تصحیح فاضل ابراہیم الیازجی از مطبع البیان طبع گشتہ شایع شدہ بود۔

جاربردی حاشیہ برشافیہ

تصنیف علامہ احمد بن الحسن الجاربردی متوفی ۷۴۶ھ ہفتصد و چہل و شش ہجری۔
اولش این است:۔

"الحمد لک امن بیدک الخیر والجود ولیس فی الحقیقۃ غیرک بموجود و
نصلی رسولک محمد طیب العرق والعود والموعد بالبعث فی مقام محمود وعلی
آلہ وصحبہ الذی اطاعوک فی القیام والقعود والرکوع والسجود الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۵ فن صرف مربوط است نسخہ صحیحہ محشی بقلم فاضل جلیل
محمد میرک یحیی الحسینی ابن سید السادات میر محمد قاسم الہاشم الحسینی ست کہ در سال ۱۰۹۸ھ
یکہزار و نود و ہشت ہجری در اورنگ آباد ملک دکن نوشتہ شد۔

نسخہ مذکورہ از کتب خانہ شاہان دہلی ست چنانچہ یک مہر جہادت خان فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی داروغہ کتب خانہ شاہی ثبت است۔ در مہر مذکور ۱۱۲۱ھ ہجری کندہ
است و یک مہر محمد یحیی داروغہ کتب خانہ شاہی زمانہ عالمگیر ثبت است دران
نوشتہ است محمد یحیی فدوی خانہ زاد بادشاہ عالمگیر۔ و یک مہر خورد محمد یحیی ثبت ست
دران ۱۱۲۳ھ کندہ شد۔ و یک مہر محمد حسن ست۔ دران ۱۱۷۰ھ کندہ است۔ و یک
مہر فضل محمد است دران ۱۰۳۲ھ سال کندہ است۔

جملہ اوراق این نسخہ یکصد و سی و چہار و سطور فی صفحہ بست[۲۰]۔
و یک نسخہ مطبوعہ ۱۲۷۱ھ ہجری مطبوعہ لکھنؤ بر نمبر ۸ ہمین فن موجود است۔

شرح تصریف العزی
یعنی شرح زنجانی

علامہ سعدالدین مسعود بن عمر والتفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ ہفتصد و نود و دو ہجری بر کتاب التصریف للعلامۃ عزالدین ابی المعالی ابراہیم بن عبدالوہاب بن علی الشافعی المتوفی ۶۵۵ھ در ۷۳۸ھ ہفتصد وسی وہشت ہجری شرح نوشتہ۔ این ہمان شرح است۔

اول کتاب :- اروی زھر یخرج فی ریاض الکلام الخ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۹ - فن صرف بخط عرب خوشخط بر کاغذ گندہ خان بالغ است و نہایت محشی و پیش انظار علما کبار بودہ۔ و در آخر نوشتہ است کہ ہشت طلبہ علوم درین نسخہ قرأت فرمودند۔

سال کتابت خمس وسبعین وثمانمائۃ (۸۷۵ھ) ہجری است۔ نام کاتب محمد بن قاسم بن الغزالی است۔

جملہ اوراق چہل و نہ۔ وسطور فی صفحہ ہفدہ۔ در خاتمہ این عبارت نوشتہ است :-

کان الفراغ من ھذا الشرح المبارک یوم الاربعاء من ایام شھور سنۃ خمس وسبعین وثمان مائۃ (۸۷۵ھ) الھجری علی یدا العبد الفقیر الحقیر الذلیل المعترف بالذنب والتقصیر الراجی عفو ربہ اللطیف الخبیر محمد قاسم بن الغزالی غفر اللہ لہ ولوالدیہ وجمیع المسلمین۔

شرح شرح تصریف الغزی

۱

اصل متن تصریف زنجانی تصنیف علامہ عز الدین ابو المعالی ابراہیم بن عبد الوہاب علی الشافعی متوفی ۶۵۵ھ خمس و خمسین و ستمائۃ ہجری است۔ علمای اعلام یکے بعد دیگرے بر متن مذکور شروح نوشتند منجملہ آن علامہ سراج الدین محمد بن عمر الحلبی متوفی ۸۵۰ھ ہشتصد و پنجاہ ہجری بر آن شرح نوشتہ۔ و علامہ سعد الدین طبلاوی بر شرح سراج الدین شرح نوشتہ و برین شرح محمد بن قاسم الغزی متوفی حاشیہ نوشتہ۔ ذکرش در کتاب الضوء اللامع للسخاوی موجود است و لے تاریخ وفات غزی دران مذکور نیست زیرا کہ غزی بعد از وفات سخاوی یعنی ۹۰۲ھ چندین سال بقید حیات بودہ۔ این ہمان حاشیہ است اول :۔

"اللّٰہم صلّ علی سیّدنا محمد و علیٰ آلہ و صحبہ و سلم یقول الفقیر المعترف بالعجز و التقصیر محمد بن قاسم الغزی الشافعی لطف اللہ بہ آمین الحمد للہ رب العالمین والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ سیّد المرسلین و خاتم النبیین و قائد الغر المحجلین و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین و بعد فہذا تعلیق لطیف علیٰ شرح التصریف الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر (۱۰) فن صرف خوشخط بخط نسخ است۔ ظاہراً این نسخہ نسخۂ مصنف و مکتوبہ خود مصنف است چرا کہ جابجا قلمزد کردہ و جابجا عبارات جدیدہ اضافہ نمودہ۔ در آخر عبارت نوشتہ است کہ مولف آن محمد بن قاسم الغزی در سال ہشتصد و ہشتاد و ہشت آن را تحریر نمودہ۔ و آن عبارت اینست :۔

"الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ و صلوٰتہ و سلامہ علی سید المرسلین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین حسبنا اللہ و نعم الوکیل فرغت من کتابۃ ھذہ النسخۃ المبارکۃ بعون اللہ فی صبیحۃ یوم الجمعۃ ثامن عشر ذی القعدۃ سنۃ ۸۸۸ھ کتبہ مولفہ"

و نیز بر حاشیہ خاتمہ بقلم مصنف نوشتہ است کہ این حاشیہ را در پنج مجلس کہ اول آن یوم یکشنبہ

ہفدہم شہر جمادی الاولیٰ از شہور سال ہشتصد وہشتاد وہشت ہجری بود شروع نمودم و در
روز پنجشنبہ نوزدہم شہر شوال سال مذکور ختم نمودم۔ و عبارت مذکور این است :۔

" الفت هذا التعليق المبارك فى خمسين مجلسا اولها يوم الاحد السابع من
شهر جمادى الاخرى من شهور سنة ۸۸۸ و اخرها صبيحة يوم الخميس التاسع عشر
من شهر شوال من السنة المذكور كتبه محمد بن قاسم الغزى "
و در خاتمہ کتاب اجازہ بقلم خود علامہ زکریا ابن محمد بن احمد بن زکریا الانصاری شافعی ست
کہ بعد ملاحظہ کتاب برائے مصنف نوشتہ۔ و اجازہ مذکور اینست :۔

" الحمد لله حق حمده والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد خير خلقه وبعد
فقد وقفت على هذا المؤلف البديع والانموذج الرفيع الذى لم ينسج على منواله ولم
تسمح جل القرائح بمثاله فوجدت مؤلفه ايده الله وشغله بمولاه قد حرر وحقق
ونقح ودقق وغاص فاجاد وهذب فافاد ووصل الى ما لا يوصل اليه الا بالفتوح
الربانى والالهام الصمدانى فلم يبق الا الثناء على فضائله المتصوعة وفواضله المتنوعة
ولقد حق له ان يقبل المحصلون عليه وان يجثو الافاضل بين يديه ليقتبسوا من
مشكاة فضله ويغترفوا من بحار علمه وقد اجزت له ان يدرس ويفتى ويؤلف فى
هذا الفن وغيره من الفنون التى اتقنها فقد لازمنى مدة مديدة امنحه الله توفيقه
وتسديده وجدته اهلا لذلك بعون القادر المالك واسأله ان لا يخليني
من بركة دعواته فى خلواته وجلواته والله اسال ان يحقق لنا وله المامول انه اعظم
مجيب واكرم مسئول قال ذلك وكتبه زكريا بن محمد بن احمد بن زكريا الانصارى
الشافعى حامدا مصليا مسلما "
جملہ صفحات یکصد و سی و ہفت۔ و سطور فی صفحہ ہفدہ۔

شرح تصریف المفتاح

اصل مفتاح العلوم تصنیف علامہ سراج الدین ابو یعقوب یوسف بن ابی محمد بن علی السکاکی متوفی ۶۲۶ھ ست وعشرین وستمائۃ ہجری ست۔ کتاب مذکور مشتمل است بر سہ علم فن علم صرف نحو علم معانی بیان۔

علمائے اعلام و فضلائے کرام حواشی و شروح بر کتاب مذکور نوشتہ اند۔ بعضے اوشان بر ہر سہ فن است۔ بعضے بر فن اول۔ واکثر آن بر فن ثالث می باشد۔

وحواشی و شروح فن اول وثانی وکمتر دستیاب می شود۔

این نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ فن صرف مخزون است شرح فن اول است کہ علامہ ابو العلامہ ابو المفاخر محمد بن دہقان در سال ہفتصد و دوازدہ ہجری در شہر ترمذ تصنیف نمودہ۔

ذکر شرح ابن علامہ بر ہر سہ اقسام ثلثہ مفتاح نمودہ و گفتہ کہ شرح قسم اول و دوم مکمل شد و شرح قسم ثالث ناتمام بود کہ علامہ محمد بن دہقان رہ گرائے عالم جاودانی شد پسرش علی بن محمد بن دہقان در جرجانیہ خوارزم در سال نہصد و ہیژدہ آن را تمام نمودہ و خدمت سلطان محمد اورنگ خان ہدیہ داد۔

نسخہ مذکورہ بخط علی بن محمد بن دہقان پسر شارح ست کہ در سال ہفتصد و ہجدہ ہجری در خوارزم تحریر نمودہ۔

جملہ صفحات یکصد و شصت ورنہ۔ وسطور فی صفحہ بست ایک۔

عافیہ شرح شافیہ

تصنیف علامہ شیخ رضی الدین محمد امین القرشی المتوفی سنہ ....
درعلم صرف بزبان عربی شرح شافیہ ابن حاجب ست - اول کتاب این است۔
"الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین و
بعد فہذا شرح الکتاب الشافیہ سمیتہ بالعافیہ وانا العبد الفقیر الضعیف
احوج خلق اللہ الی رحمۃ اللہ رضی الدین محمد امین الحسینی القرشی غفر اللہ
ذنوبہما الخ"
وشرح مذکور کمیاب است وعلاوہ شرح شافیہ تصنیف علامہ رضی الدین محمد بن الحسن
الاسترآبادی متوفی سنہ ۶۸۶ ششصد وہشتاد وشش ہجری ست کہ مشہور بہ شرح رضی می باشد۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳ فن صرف مخزون ست بخط نسخ صاف بر کاغذ حنائی
می باشد۔ نام کاتب وسنہ کتابت تحریر نشدہ۔ اما بر ورق اول تاریخ تملیک وخرید
سنہ ۱۱۵۴ یکہزار ویکصد وپنجاہ وچہار ہجری نوشتہ است۔ جملہ صفحات چہار صد وسی۔ وسطور
فی صفحہ یا نزدہ۔
وبنام عافیہ بزبان فارسی شرح شافیہ ہم ست آن تصنیف ملا محمد سعد ست
کہ آن را در سال یکہزار ونود وہفت ہجری تصنیف نمودہ۔ دو نسخہ این عافیہ فارسی یک
قلمی ویک مطبوعہ درین کتب خانہ بر نمبر ۵۶ و ۶۷ در ہمین فن صرف موجود است۔

الکنوز
فی علم التصریف

محمد بن صدقۃ الفالی متوفی سنہ .... کتاب پنج گنج کہ درمیان طلبہ علوم این دیار دایر و سایر و بزبان فارسی است بہ اصرار احباب در عربی ترجمہ نمودہ و کتاب را مثل اصل بر پنج باب مرتب کردہ نام آن "الکنوز فی علم الصراف" مقرر کرد۔

اولش:۔ الحمد للہ العلی العظیم والصلوٰۃ علی نبیہ محمد الکریم وعلی آلہ واصحابہ المتمکین بدینہ القویم الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ شامل نمبرہ فن صرف بخط نسخ صاف۔ مکتوبہ سنہ ۱۰۰۹ یکہزار و نہ ہجری نام کاتب تحریر نیست۔

جملہ اوراق چہل و سہ (۴۳)۔ و سطور فی صفحہ یازدہ (۱۱)۔

اساس الطب

تصنیف

جالینوس

حنین بن اسحاق المتوفی ۲۶۰ھ ترجمۂ آن در عربی نمودہ درین رسالۂ آن امور ذکر نمودہ کہ ہر کہ ارادہ و قصد عمل و تعلیم و تعلم فن طب نماید واجب ست کہ باین امور او واقف شود۔

اول این رسالہ۔ الحمد للہ کما یستحقہ الخ۔

و در اصل این رسالہ در شش ورق ست اما ہمراہ چند رسائل دیگر از مصنفات جالینوس و زکریا رازی و خجندی و مسیحی و اقوال حکماء قدیم جرسی و دو رسالہ درین مجموعہ می باشد ہمہ کمیاب و نایاب۔

حکیم سید محب حسین افسر الاطباء حیدرآباد دکن المخاطب فیلسوف جنگ بقلم خود بر ورق اول این مجموعہ نام آن رسالہ جامع الشفاء تحریر نمودہ و در فہرست کتبخانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۳۳ یکہزار و سہ صد و سی سہ ہجری از نام اساس الطب بر صفحہ ۹۱۴ جلد دوم فہرست طبع شدہ و نمبر این مجموعہ ۲۴۴ فن طب یونانی قرار یافتہ و باقی دیگر رسائل کہ درین مجموعہ موجود ہست باعتبار نام آن بجائے خود بحساب حروف ہجا در فہرست مطبوعہ مذکورہ درج شدہ باین احوال کہ این رسالہ شامل نمبر ۲۴۴ فن ہذا است۔

فہرست جملہ رسائل مجموعہ اینست

(۱) کتاب فی اساس الطب جالینوس۔ (۲) کتاب فی معرفۃ البول جالینوس۔

(۳) کتاب فی تحریم الدفن قبل اربعة ساعة جالینوس۔

(۴) کتاب المدخل فی الطب جالینوس۔

(۵) کتاب الطبائع وصفة خلق الانسان جالینوس۔

(۶) کتاب برد الساعة محمد بن زکریا الرازی۔

(۷) کتاب فی معرفة الفصد۔

(۸) کتاب ایضاح محجة العلاج طاہر بن ابراہیم السجزی۔

(۹) کتاب قرابادین ومحجة العلاج۔

(۱۰) رسالة فی شرح قول الشیخ الحرارة تفعل فی الرطب سواد وفی ضده بیاضاً للمحقق الطوسی۔

(۱۱) کتاب الفصول البقراط

(۱۲) کتاب فی صناعة الطب محمد الجندی۔

(۱۳) کتاب شفاء العاجل صدر الدین بن محمد

(۱۴) کتاب معالجة الاطفال فی حواشی شفاء العاجل۔

(۱۵) رسالہ فی معرفة مومیائی محمد زکریا

(۱۶) القول فی الادویة التی یکثر فی استعمالها محمد بن زکریا۔

(۱۷) القول فی مواد ادویة من کتاب مایة مسیحی

(۱۸) القول فی مواد اغذیہ من مایة مسیحی۔

(۱۹) القول فی اطعمہ من مایة مسیحی

(۲۰) القول فی الملابس من مایة اوراق

(۲۱) القول فی النوم والیقظہ من مایہ

(۲۲) القول فی معرفة قوی ادویہ من مایة۔

(۲۳) القول فی اعراض الحرکات واسبابها من مایة۔

(۲۴) القول فی اغراض القوی الطبیعة من مایة۔

(۲۵) القول فی الاشفاع بالادویة من مایة اوراق۔

(۲۶) القول فی ترکیب ادویہ مسہلہ من مایة اوراق۔

(۲۷) القول فی اغراض مایبرز من البدن او ما۔

(۲۸) القول فی استدلال من مایة۔

یحقق فیہ واسبابہا۔

(۲۹) القول فی حفظ الصحۃ من مایۃ۔ (۳۰) القول فی حفظ الصحۃ وتدبیرہا فی جمیع انسان من مایۃ۔

(۳۱) القول فی تعریف الصحۃ من مایۃ۔ (۳۲) القول فی المزاج من مایۃ مسیحی۔

مجموعۂ مذکورہ برنمبر (۲۴۳) فن طب مخزون است ومکتوبہ ۱۲۳۳ھ یکہزار و دو صد و سی و سہ ہجری است۔ جملہ اوراق ۳۶۹ سطور ۱۷۔

وآخر آن عبارتے نوشتہ ازاں معلوم می شود کہ این رسائل بسیار نایاب وکمیاب بود و طبیبے ہندی را در کابل از امیر کابل در ۱۰۰۲ھ یکہزار و دو ہجری دستیاب شد۔ وطبیب مذکور در ہندوستان آوردہ در حیات خود بہ کسے ندادہ بعد سہ سال کہ طبیب موصوف وفات یافت آن رسائل در ملک دکن رسید و نزدیک صراف آن بودہ و آن صراف بعوض معالجہ خود بہ یک طبیب حیدرآبادی برائے معالجہ دادہ و طبیب موصوف در ۱۲۳۳ھ یکہزار و دو صد و سی و سہ ہجری نقل آن گرفتہ واین ہمان نسخہ منقولہ ہست وعبارت کہ در خاتمہ تحریر است اینست۔

این رسالہ ہائے حکمائے اولین در کتب خانۂ بادشاہ بودند و بادشاہ را مرض مزمن لاحق گردید چنانچہ کسے از ہند بہ کابل رفتہ معالجۂ بادشاہ نمود صحت کلی حاصل شد آن طبیب را بادشاہ بسیار سرفرازی فرمودہ طبیب موصوف در تلاش این رسالہ ہا از مدت بود لاکن بدست نمی آمد طبیب را معلوم شد کہ در کتب خانہ بادشاہ رسالہ جامع الشفاء ہستند آخر الامر از بادشاہ سوال رسالہ ہائے مذکور نمود بادشاہ این رسالہ ہائے بآن طبیب بخشید ودر سال در ۱۰۰۲ھ یکہزار و دو ہجری نزد طبیب آمدند بعد سہ سال در ہند باز رسید و در زندگی خود بہ کسے نداد معلوم نیست کہ از ہند در دکن چہ طور رسید و بدست بندہ باین طور آمد کہ یک صراف بود معالجۂ او بدست احقر افتاد و از نقل شافی مطلق او شفا یافتہ واین کتاب برائے مطالعہ دادہ وچنانچہ این احقر نقل کنانید و پیش خود داشتہ وہر کسے را کہ بدست آید بجان خود بدارد سال ۱۲۳۳ھ نقل گردید در کتب داخل است۔ واین خط حکیم محب حسین فیلسوف جنگ ہست۔

الاسباب والعلامات

تصنیف نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی بن عمر السمرقندی که در شهر ہرات در قتل عام چنگیز خانی در سنہ ۶۱۹ مقتول شد و معاصر علامہ فخر رازی المتوفی سنہ ۶۰۶ بود۔

کتاب مذکور در اسباب و علامات جملہ امراض است کہ ہر آنچہ از تجربہ خود در اوقات مختلفہ بعلاج مریضان ظاہر شدہ آنہا برای یادداشت تحریر نمودہ و شروع از امراض سر نمودہ و بر آخر اعضاء جسم ختم کردہ۔

شروع کتاب این است۔

"الحمد للہ علی نعمائہ السابغة وایادیہ اللاحقة حمداً یجلب المزید من انعامہ والصلوٰة والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین قال الشیخ الامام محمد بن علی بن حمزة السمرقندی ادام اللہ برکة انفاسہ انی قد جمعت لاجلی فی ھٰذہ المجلدة ما کانت حاجتی الیہ اضطراریة عند مشاھدة المرضی ومعالجتھم لتکون دائما بین یدی انظر فیھا واستغنی بھا عن النظر فی کتب شتی"

ابن ابی اصیبعہ در کتاب عیون الانبا در باب مصنف موصوف و کتاب اسباب و علامات او چنین گفتہ۔

"نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی بن عمر السمرقندی طبیب فاضل بارع ولہ کتب جلیلة وتصانیف مشھورة وقتل مع جملة الناس الذین قتلوا بمدینة ھراة لما دخلھا التتر وکان معاصر الفخر الدین الرازی ولنجیب الدین السمرقندی من الکتب کتاب اغذیة المرضی وقسمہ علی حسب ما یحتاج الیہ فی التغذیة لکل واحد من سائر الامراض کتاب الاسباب والعلامات جمعہ لنفسہ ونقلہ من القانون لابی علی بن سینا ومن المعالجات البقراطیة وکامل الصناعة الاقراباذین الکبیر

وکتاب الاقرابادین الصغیر"

وحاجی خلیفہ درلغت اسباب وعلامات درکشف الظنون چنین گفتہ:-

"(اسباب وعلامات) للشیخ الامام نجیب الدین محمد بن علی بن عمر السمرقندی
جمع فیہ جمیع العلل والامراض الجزیۃ علی سبیل الاستقصاء حتی لایشذ منہا علۃ مع
اسبابہا وعلاماتہا واورد کل نوع بعلاج مجمل نقلا من کتب الطب اولہ الحمد للہ
علی نعمائہ السابغۃ الخ وقد اشتہر ہذا الکتاب بسبب شرح المحقق برہان الدین
نفیس ابن عوض بن حکیم المتطبب الکرمانی وہو شرح لطیف ممزوج حقق فیہ
فاجاد واوضح المطالب فوق مایراد وفرغ من تالیفہ بسمرقند فی اواخر صفر سنہ ۸۲۷
سبع وعشرین وثمانمائۃ واہداہ الی السلطان الوغ بیک"

نسخۂ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۳ فن طب مخزون است نسخۂ قدیمہ مخدومہ
در مطالعہ اطباء کاملین بودہ وبانسخۂ مصنف مقابلہ ہم شدہ بخط نسخ قلم عرب مکتوبہ سال یکہزار
دوازدہ ہجری است۔ نام کاتب حسین بن علی است ۱۰۱۲ھ
جملہ اوراق یکصد وہفتاد وہشت ۱۷۸۔ وسطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹۔
دراول وآخر عبارات تملیک ومطالعہ کتاب ودیگر فوائد ہم مرقوم است۔

تذکرۃ اولی الالباب الجامع للعجب العجاب

معروف

بتذکرۃ الانطاکی

کتاب مشہور و معروف و نہایت معتبر و مدار کار اطبار حذّاق و معالجین کاملین آفاق در بیان طب یونانی۔

تصنیف شیخ داؤد بن عمر الانطاکی العزیز المتوفی سنہ ۱۰۰۸ھ یکہزار و ہشت ہجری۔

اول کتاب۔ سبحانک یا مبدع مواد الکائنات بلا مثال سبق الخ کتاب مرتب است بر مقدمہ و چہار باب و خاتمہ۔

مقدمہ در تعداد علوم مذکورہ درین کتاب و تعلق فن طب بآن علوم۔

باب اول در بیان کلیات فن طب۔

باب دوم در بیان قواعد افراد و ترکیب۔

باب سوم در بیان ادویۂ مفردہ۔

باب چہارم در امراض و علاج آنہا۔

خاتمہ در نکات غریبہ و عجائب لطیفہ فن طب۔ سال تصنیف این کتاب سنہ ۹۷۶ نہصد و ہفتاد و شش ہجری است چنانچہ در کتب خانہ آصفیہ چہار نسخۂ قلمیہ و دو نسخۂ مطبوعہ مصر موجود است نسخ قلمیہ بر نمبر ہائے ۳۳ و ۸۷ و ۲۰۶ محزون و نسخۂ مطبوعہ بر نمبر ۲۴ و ۳۵ و ۵۷۳ مرتب است۔

(۱) اما نسخۂ اولی قلمیہ نمبر ۳۳ نسخۂ قدیمہ بخط عرب نسخ مکتوبہ یکہزار و نود و یک سنہ ۱۰۹۱ھ می باشد۔ نسخۂ مذکور در مطالعہ اکثر کاملین بودہ چنانچہ از عبارات مرقومہ ورق اول واضح

شود در جملہ اوراق ۴۸ ۲۔ دوصد و چہل و ہشت وسطور فی صفحہ سی و دو[۳۲] و در ورق آخر صفحۂ
دوم ترجمۂ مصنف مرقوم است از آن کمال عظمت و جلالت علمی مصنف بخوبی ظاہر است۔
۲) نسخۂ ثانیہ نمبری ۴۰۷ بخط عادی نستعلیق این ہم نسخۂ قدیمہ و محشی است بحواشی نعمت اللہ و
حواشی اخری ورق آخر ضائع شد بجائے آن ورق جدید موجود است۔ باین وجہ سال
کتابت معلوم نشدہ۔
جملہ اوراق چہار صد و سہ۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج۔
۳) نسخۂ ثالثہ کہ بر نمبر ۲۰۶ مخزون است خوش خط بخط نسخ نام کاتب و سنہ کتابت
بران مرقوم نیست۔ اما در ورق اول این عبارت نوشتہ است۔
من کتب الحقیر عبدالرحمن بن سید محمد اسلم الحنفی عفی عنہما کتبہ اواخر ذی الحجہ سنہ ۱۱۴۰ہجری یکہزار و یک
صد و چہل ہجری ازین عبارت ظاہر است کہ نسخۂ مکتوبہ قبل این سال خواہد بود۔ جملہ اوراق
چہار صد و سہ[۴۰۳] وسطور فی صفحہ بست و پنج و نسخہاے مطبوعہ پس یک نسخہ مجلد در جلد بر نمبر ۲۴۰
۳۰ و یک نسخہ مجلد در یک جلد نمبری (۵۷۳) است۔
ہر دو مطبوعہ سنہ ۱۳۰۸ یکہزار و سہ صد و ہشت ہجری است۔

جامع اللطافت

تصنیف حکیم عزیز الرحمن عرف حکیم خدا یار خان بن حکیم محمد مقیم الدین خان حیدر آبادی متوفی سنہ

در بیان امراض و علاج ہر یک مرض ترتیب کتاب بر فصول و ابواب وغیرہ نیست بلکہ مصنف علامہ اول نام ہر مرض مے نویسد بعد آن علامات و اسباب و اقسام آن مرض بیان می نماید بعد آن علاج ہر قسم علحدہ علحدہ تحریر می سازد۔

و شروع از مرض صداع نمودہ۔

اول کتاب الحمد للہ الذی یحیی و یمیت و ھو علی کل شی قدیر الخ۔

درین کتب خانہ دو نسخۂ قلمیہ بر نمبر ۱۰۴ و ۲۰۵ فن طب موجود است اما نسخۂ نمبری ۲۰۵ بخط نسخ معمولی مکتوبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۲۸۶ھ یکہزار و ہشتاد و شش ہجری مقام حیدر آباد دکن است و مصنف ممدوح تا آن زمان در قید حیات بود و عبارت خاتمہ اینست بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ ۱۲۸۶ھ مقدسہ در بلدۂ فاخرہ حیدر آباد کتاب جامع اللطافت تصنیف مخدومی و مولائی حکیم خدا یار خان سلمہ اللہ و ابقاہ بدستخط عاصی کبیر خاک راہ صوفیان محمد اشرف صوفی در ایام معدود با تمام رسید حق تعالی عاقبت او و جمیع مسلمانان بخیر گردان آمین آمین۔

و ازین علم عاصی را بہرہ یاب گردان آمین آمین تمت تمام شد۔

جملہ اوراق دو صد و سی و ہفت و سطور فی صفحہ سیزدہ۔

و نسخۂ نمبری ۱۰۴ بخط نسخ معمولی مکتوبہ ۱۱۹۸ھ یکہزار و یکصد و نود و ہشت ہجری است غالباً زیرا کہ رباعی سنہ مذکور خواندہ نشدہ بخط محمد وارث طبیب الغربا۔

جملہ صفحات سہ صد و پنجاہ و دو و سطور فی صفحہ یازدہ۔

جوامع الکحالین

در بیان امراض چشم نسخهٔ قدیمه بخط عرب مکتوبهٔ ۵۲۷ھ پانصد و بست و ہفت ہجری۔ بر نمبر ۶۰ فن طب مرتب است۔ از شروع کتاب یک ورق ناقص است۔ در شروع این عبارت است:۔

الباب الاول فی ابتداء الامراض الخفیة عن الحس الخ۔

کتاب مرتب است بر مقالات۔

در مقالهٔ اولی ہفتاد و چہار باب است و این مقاله ختم است بر صفحه ۲۱۹۔ و مقالهٔ ثانیه از صفحه ۲۲۱ شروع است مگر آنجا نوشته است "تم المقالة الثانیه من فصول البقراط نقل حنین بن اسحاق" ازین عبارت معلوم می شود که در اصل کل کتاب ترجمه فصول بقراط ست که جوامع الکحالین نوشته۔

و این فصول غیر فصول مشهوره است که شرح آن علامه قرشی و ابن الدوله نصرانی و عبد اللطیف بغدادی نموده اند۔ و این شروح درین کتب خانه آصفیه در فن طب یونانی بر نمبر ۱۵ و ۷۰ و ۲۰۴ موجود است۔

و مقالهٔ ثالثه ختم است بر صفحه ۳۴۹ و ہمانجا سال کتابت ۵۲۷ھ پانصد و بست و ہفت ہجری نوشته۔ و این عبارت نوشته است:۔

تمت المقالة الثالثه من جوامع الکحالین فی الامراض الخفیة عن الحس و بها تمام الکتاب و ذلک فی شهر شعبان من سنة سبع و عشرین و خمسمائة و الحمد لله حق حمده و صلوته علی سیدنا محمد و آله الطاهرین۔

جمله صفحات ۳۸۸ سه صد و ہشتاد و ہشت و سطور فی صفحه ۱۴ چہار ده۔

حل الموجز

بزبان عربی تصنیف جمال الدین محمد بن محمد الاقسرائی المتوفی قبیل ثمانمایہ سنہ ھ۔
شرح کتاب موجز است کہ علامہ ابوالحسن علاء الدین علی ابن الحزم القرشی المعروف
با بن نفیس المتوفی ۶۸۶ھ از قانون شیخ الرئیس المتوفی ۴۲۸ھ خلاصہ کردہ نامش موجز قرار دادہ۔
شرح مذکور درمیان طلبہ مشہور بنام اقسرائی شرح موجز است۔ نام اصلی آن اینقدر
زیادہ مشہور نیست۔
اولش این است۔

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی افضل انبیائہ محمد وآلہ اجمعین
وبعد فان علم الطب علم شریف لشرف موضوعہ ووثاقۃ دلائلہ وشدۃ
الحاجۃ الیہ وفی الاشتغال بہ من الثواب الجزیل ما لا یوصف لتضمنہ اظہار
اثار رحمۃ اللہ تعالیٰ علی عبادہ والتوسل بہ الی اراحۃ نفوسہم عن الاسقام
فلذلک صرفت بعض ازمنۃ تحصیلی الیہ وقرأت المختصرات المشہورۃ فیہ
علی والدی ثم طالعت اکثر ما بلغنی من المطولات وما اکتفیت بما اکتفی بہ القاصرون
من الاطباء وھو النقل الذی بہ یتعیشون بواسطتہ الی الملوک یتقربون بل
حقیقتہ وقواعدہ علی وجہ یوافق الاصول الحکمیۃ وکان من جملۃ ما قرأتہ موجز
القانون للحکیم المحقق ابی الحسن القرشی المعروف بابن النفیس فاردت ان اشرح
لما فیہ من المشکلات افادۃ للطلاب وطلبا للثواب فالفت ھذا الکتاب الخ"

دریں کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ قلمیہ آن در فن طب بر نمبر ۲۲ و ۲۳ موجود است۔
نمبر ۲۲ بخط نسخ مجدول با جدول شنجرفی مکتوبہ سال یکہزار و سہ ہجری بقلم حسین بن یحیی الحوری
البحرانی است۔ جملہ اوراق سہ صد و ہشتاد و نہ (۳۸۹)۔ وسطور فی صفحہ ہفدہ (۱۷)۔

نسخهٔ ثانیه نمبری ۱۲۳ بخط نسخ خوشخط نام کاتب وسال کتابت مرقوم نشده۔ بخیال حقیر مکتوبهٔ آخر صدی یازدہم می باشد۔

جملہ صفحات پانصد و ہفتاد و شش وسطور فی صفحہ بست۔

و این کتاب در ہندوستان یکبار بطبع ہم رسیده است ولیکن سنہ کتابت برو مرقوم نیست۔

خواص الادویة المفردة

کتاب از اول بقدر بست وشش ورق ناقص ست باین وجہ نام مصنف معلوم نشدہ۔
شاید کہ تصنیف ابوالصلت امیہ بن عبدالعزیز الاموی المتوفی ۵۲۹ھ باشد۔
نسخہ موجودہ شروع از خواص افیون است اسامی ادویہ بہ حروف ہجا مرتب است و
خاتمہ کتاب بر لفظ یاقوت و بیان خواص آن ست۔
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ مرتب بر نمبر ۶۶ فن طب است بخط عرب نسخہ قدیمہ
مکتوبہ سال پانصد و نود و سہ ہجری بخط حنظلہ بن عبداللہ عتیق الشیخ الامیر ولی الدین ابوالفضل
یحیی بن المقلد بن سلطان بن المقلد بن زلیخ می باشد۔
عبارت خاتمہ این است۔

"تم باب الیاء وهو تمام الکتاب ووافق الفراغ من نسخه یوم الاحد الحادی
عشرین من صفر سنة ثلاث وتسعین وخمس مائة والحمد لله وحده والصلوة
علی نبینا محمد وآله الطاهرین العبد الفقیر الی رحمة الله تعالی حنظلة بن
عبد الله عتیق الشیخ الامین ولی الدین ابوالفضل یحیی بن المقلد بن سلطان
بن المقلد بن زلیخ"

جملہ اوراق موجودہ چہل و پنج ورق ۴۵ و بر ورق آخر مہر سنہ ہفتاد و یک نوشتہ است۔
سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

ذخیرۃ الاسکندر الملک بن فیلقس ذی القرنین

محمد بن خالد مہندس بحکم خلیفہ عباسی معتصم باللہ در عربی یک خطبہ برائے کتاب مذکور نوشتہ کہ از ان اصل کتاب شروع می شود وھو ھذا:-

"باسم الواجب الوجود مبتدی والی سابق علہ ننتہی لہ عالم النور والتاثیر وعالم بالاستحالۃ والتعبیر الخ"

کتاب مرتب است بر دہ فنون:-

فن اول در بیان اصول و مقدمات۔
فن دوم در بیان اصول صنعت و ساختن اکسیر۔
فن سوم در تدبیر سمیات۔
فن چہارم در بیان ساختن تریاقات دافع سموم۔
فن پنجم در بیان صنعت احراز طلسمیہ کہ در امراض صعبہ و عسر البرء نافع شد۔
فن ششم انگشتریہائے کواکب سبعہ یعنی شمس۔ قمر۔ زحل۔ مریخ۔ مشتری۔ عطارد۔
فن ہفتم در ذکر فنون مختلفہ طلسمات۔
فن ہشتم در بخورات کہ موجب محبت و عداوت می شود۔
فن نہم در خواص نباتات۔
فن دہم در خواص حیوانات۔

ودر اول کتاب حالات حصول این کتاب کہ در اصل بعض کتاب بزبان رومی و بعض بزبان سریانی بود و ترجمہ شدن آن و دیگر امور بزبان عربی مذکور است۔

خلاصه ترجمه آن حقیر عرضه می دهد تا موجب انشراح خاطر ارباب ناظرین فهرست هذا گردد۔
پس باید دانست که معتصم بالله هرگاه شهر عموریه را که از جمله بلاد روم بود فتح نموده او را معلوم شد
که در عموریه یک دیر است که آن را ملک ابیطوقوس شاگرد رشید اسکندر ذوالقرنین بنا کرده بود
و آنرا دیر ابیطوقوس می گویند ملک موصوف آن را حصار محفوظ کرده و دران یک مکانی ساخته
که دران آثار انبیاء محفوظ نموده و قومی برائے حفاظت و نگهداشت آن مقرر نمود و برائے اوشان
معاش ها وقف و مقرر نموده سجلات و فرامین عطائے معاش به اوشان نوشته داد و حکم فرمود که
همیشه نسلاً بعد نسل حفاظت و نگهداشت این مکان نمایند۔
معتصم بالله باستماع این خبر عبدالملک بن یحییٰ صاحب برید و علی بن احمد منجم و محمد بن خالد
مهندس را حکم داد که در شهر عموریه رفته تفحص و تجسس نمایند که در دیر مذکور کدام اشیاء و آثار انبیاء
مخزون و محفوظ است۔ هر سه فرستادگان رفتند و دروازهٔ دیر کشوده داخل مکان مذکور گشتند
دیدند که مکان مذکور کاملاً خالی ست چیزی دران موجود نیست تا امکان تفحص نمودند چیزے
بدست نیامد و قصد مراجعت خدمت خلیفه نمودند محمد بن خالد مهندس گفت که این ممکن
نیست که ملک ابیطوقوس این مکان را باین اهتمام محض بے سود و بے فائده بنا کرده و اوقاف
برای آن مقرره نموده باشد ضرور ست که درین چیزے عجیب و غریب باشد و خلیفه هم این
امر هرگز باور نخواهد کرد که تعمیر مکان و تقرر اوقاف محض بلاوجه بود مهندس موصوف مساحت
صحن آن مکان نموده خدمت خلیفه معتصم بالله مراجعت نمودند و کیفیت را عرضه دادند و
خیال خود ظاهر نمودند که اگر دیوار هائے دیر مذکور کنده شود عجیب نیست که دران چیزے
مدفون و مخزون باشد خلیفه موصوف این رائے را پسند نفرموده و گفته که بعد هدم و کندیدگی
دیوار ها چیزے بر نیاید پس این امر نهایت بدنما خواهد بود که ما بنا کردهٔ عمارات سلاطین ماضیه
بلاوجه و بغیر عداوت کندیدیم و ضایع کردیم خصوصاً متعلق این دیر که موسوم است که دران
آثار انبیاء می باشد و خیال تفحص و تجسس آثار مدفونه آن دیر را ترک نمود۔
روزی مامون بالله را در خواب دیدکه اوشان می گویند که ای برادر دیوار هائے دیر را بکن واز
تحت آن ذخیره علم ذوالقرنین و علم ارسطاطالیس و هرمس کبیر برآر۔ این خواب دیده معتصم بالله

بیدار شد و ہمان وقت محمد بن خالد مہندس را طلب نمودہ حکم داد کہ برود وجدار ہا منہدم نماید۔ مہندس موصوف رفتہ دیوار را منہدم ساخت مگر چیزے بر نیامد مہندس موصوف کیفیت واقعہ خدمت خلیفہ معتصم باللہ نوشتہ خلیفہ در جواب حکم فرمود کہ بنا ہائے دیوار ہا بکند و چون بنا ہائے دیوار را کندہ شد صندوقی از مس بر آمد کہ آہن پوش بود چون قفل صندوق کشادند اندرون صندوق نحاس صندوقی از طلای خالص بر آمد چون آن را کشودند دران کتابے بر آمد کہ بر اوراق طلا از حروف طلا نوشتہ بود و ضخامت ہر ورق بقدر نصف انگشت و طول کتاب پنج ذراع و عرض سہ ذراع و مقدار ضخامت حروف طلا بقدر یک شعیرہ یعنی (جو) بود و جملہ اوراق کتاب سیصد و شصت و سطور فی صفحہ دوازدہ و بعض کتاب بزبان رومی و بعضی بزبان سُریانی نوشتہ بود۔ پس آن صندوق ہا مع کتاب خدمت معتصم باللہ بہ محمد بن خالد انعام و صلہ داد و امر کہ یک خطبہ بران کتاب نویسد و کتاب بنام او مشہور شود۔

نسخۂ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۷ فن طب یونانی مخزون ست بخط معمولی مکتوبہ ۱۰۶۱ سنہ یکہزار و شصت و سنہ ہجری بقلم محمد شفیع می باشد۔
جملہ اوراق چہل و شش۔ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

رسائل شیخ ابوعلی سینا

درکتب خانہ آصفیہ برنمبر ۱۴۵۹ ۔ یک مجموعہ رسائل شیخ الرئیس ابوعلی سینا المتوفی سنہ ۴۲۸ھ است کہ درآن بست وہفت رسائل شیخ موصوف بعضے درفن طب و بعضے در فلسفہ وغیرہ حسب تفصیل ذیل مجلد است ۔

رسائل طبیہ سیزدہ رسالہ و رسائل متفرقہ چہاردہ رسالہ ۔

(۱) رسالۃ الشیخ الرئیس فی حفظ الصحۃ
(۲) رسالۃ الشیخ الرئیس فی النبض
(۳) رسالۃ الشیخ الرئیس فی الفصد
(۴) رسالۃ کتبہا " فی جبر
(۵) " " فی النفس
(۶) " " فی تفسیر آیۃ الدخان
(۷) " " فی المنبعثۃ الجو ۔
(۸) " " فی بیان علۃ قیام الارض
(۹) " " فی القولنج
(۱۰) " " فی السکنجبین
(۱۱) " " فی الفرق بین الحرارۃ الغریزیۃ والغریبۃ
(۱۲) رسالۃ الشیخ الرئیس فی شطر الغب
(۱۳) " " فی المسائل المعدودۃ من طب ۔

(۱۴) رسالۃ الشیخ الرئیس فی معرفۃ النفس والنبض
(۱۵) " " المسماۃ بتدارک الخطاء فی تدبیر الابدان ۔
(۱۶) رسالۃ الشیخ الرئیس فی علم الکیمیاء ۔
(۱۷) " " فی الموسیقی
(۱۸) " " فی الحجج العشرۃ
(۱۹) " " مسماۃ خطبۃ تمجید وکلمہ الٰہیہ
(۲۰) " " فی الحث علی الذکر
(۲۱) " " فی العقل
(۲۲) " " فی تزکیۃ النفس ۔
(۲۳) " " فی حدود الاشیاء
(۲۴) " " المسماۃ بالرسالۃ العرشیہ
(۲۵) " " فی معنی قوال الصوفیہ من عرف سر القدر فقد سعد ۔
(۲۶) رسالۃ الشیخ الرئیس فی بیان اسباب الرعد وغیرہ

(۲۷) رسالۃ الشیخ الرئیس فی الفعل والانفعال واقسامہا۔
ودر آخر این مجموعہ رسالہ اغذیہ از حکیم سمرقندی ہم است مگر قدرے ناتمام است۔
نسخۂ کتبخانہ آصفیہ نمبری ۹۵۴ جدید الخط بخط طالب علمانہ مگر صحیح معلوم می شود صفحات ۵۵۶ سطور ۱۵ سال کتابت ونام کاتب مرقوم نیست۔

سدیدی

تصنیف سدید الدین کازرونی کہ یکے از علماء طب در قرن ہشتم ہجری بودہ است شارح دران اصل قانون شیخ و شرح آن را جمع نمودہ۔ اولش این است:-

"الحمد للہ الذی ابدع بقدرتہ جواہر عقلیۃ مجردیۃ الخ"

نسخۂ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۵ فن طب مخزون است بخط عادی مکتوبہ ۱۴ ماہ ذیقعدہ ۱۰۶۵ سنہ خمس و ستین و الف ہجری است۔

نسخۂ صحیحہ مجدولہ است و پیش اطبا بودہ چنانچہ آخر نوشتہ کہ از کتب خانۂ حکیم ہنے گرفتہ شد ۱۱۸۱ھ۔

جملہ صفحات ہفتصد و پنجاہ ۷۵۰۔ و سطور فی صفحہ بست و سہ ۲۳۔

و این کتاب اول بار در کلکتہ و بعدہٗ در چندین مقامات طبع شدہ است۔

شرح الاسباب والعلامات

شارح حکیم برہان الدین نفیس بن عوض بن حکیم الطبیب الکرمانی متوفی بعد ۸۵۲ھ ہشتصد و پنجاہ و دو ہجری نجیب الدین ابو حامد محمد بن علی السمرقندی کہ در فتنہ تاتار در ۶۱۹ھ شہید شد یک کتاب در طب بنام الاسباب والعلامات تصنیف نمودہ بود و حکیم نفیس بن عوض بر و شرحے حافل و کامل نوشتہ و در ۸۲۷ھ تکمیل تالیف نمودہ پیش شہزادہ الغ بیگ بن شاہرخ مرزا بن امیر تیمور تقدیم نمودہ۔ این شرح نہایت مقبول و متداول مدار کار اطبای زمان می باشد و در درس طلبا فن طب داخل است۔ وچندین بار در ہندوستان و دیگر ممالک طبع ہم شدہ اول کتاب الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی من یداوی الارواح بطب الحقیقۃ الخ۔

درین کتب خانہ آصفیہ نسخ قلمیہ آن چہار نسخہ بر نمبر ۲۴ و ۹۷ و ۱۷۸ و ۱۸۷ در فن طب موجود است۔

نسخہ اولی نمبری ۲۴ نہایت نفیس و عمدہ و قابل قدرے باشد۔ بخط نستعلیق عادی جا بجا محشی و مخدومہ الطیاد۔ سال کتابت و نام کاتب در آخر نیست جملہ اوراق دو صد و شصت و چہار و سطور فی صفحہ مختلف است بست و نہ و بست و ہفت و بست و شش۔

دوم نمبری ۹۷ بخط خوش خط نسخ کاغذ خان بالغ با جدول طلائی مکتوبہ ۸۹۳ھ ہشتصد و نود و سہ ہجری۔

و مقابلہ شدہ ۱۱۴۶ھ یکہزار و یکصد و چہل و شش ہجری۔ جملہ اوراق دو صد و پنجاہ و دو سطور فی صفحہ بست و ہفت و نسخہ مذکورہ در کتب خانہ علوی خان بودہ چنانچہ بر ورق اول نوشتہ است۔ من عواری الزمان محمد علوی خان غفرلہ۔

نمبر ۱۷۸۔ بخط نسخ خوشخط بر کاغذ خان بالغ با جدول طلائی مقروہ و مصححہ در سطالعہ

در بس اکثر اطبا بوده و در کتب خانه علوی خان مخزون بوده در آخر سه ورق ناقص بود شخصے آن سه ورق نوشته نسخه را کامل نموده سال تحریر این سه ورق ۱۰۲۷ھ یکهزار و بست و هفت هجریست پس ازان ظاهر است که اصل نسخه مکتوبه قبل این سنه است۔ نزد فقیر بظاهر این نسخه مکتوبه صدی نهم خواهد بود۔ جمله اوراق سه صد و بست و شش سطور فی صفحه بست و سه ۲۳۔ نسخه نمبر ۱۸۷ بخط مختلف در اول مائل به نستعلیق و بعد آن خط نسخ عادی۔ مکتوبه سنه ۹۰۷ھ هجری نهصد و هفت هجری و در کتابخانه هائے اطبا و امرا بوده چند مهر بر ورق اول ثبت است اما خوانده نمی شود جمله صفحات ششصد و هشت و سطور فی صفحه بست و پنج ۲۵ و مخفی نماند که شرح اسباب در کلکته و دهلی و در لکهنو وغیره هم بارها چاپ شده هست۔

نسخه مطبوعه کلکته در سنه ۱۲۵۱ھ درین کتبخانه بر نمبر ۸۰ مخزون است اما فضائل و مناقب۔ علامه نفیس بس کتب خانه تراجم ازان مملو است۔ مولوی خدابخش خان در محبوب الالباب میفرماید الشیخ الامام نفیس بن عوض الکرمانی افضل اطبائے زمان میرزا الغ بیگ گورگان بوده۔ در معالجات مرضی مسیحائی می کرد۔

شرح فصول بقراط

منیف علاء الدین علی بن الحزم القرشی ثم المصری مکنی بابن نفیس متوفی سال ششصد و ہفتاد و
ہشت ہجری ۶۸۷ھ۔
شروع کتاب این است۔
"قال الفقیر الی اللہ تعالیٰ علی بن ابی الحزم القرشی عفا اللہ عنہ ان ما سلف من
شروحنا لھذا الکتاب نسخۃ تختلف بحسب اختلاف اغراض الطالبین وھذہ النسخۃ
نما نتبع فیھا ما تراہ لائقاً بالشروح ورائعاً فی التصنیف الخ۔"
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۵ فن طب مخزون است نسخۂ قدیمہ بخط عرب است نام کاتب
سال کتابت اگرچہ در آخر مرقوم نشدہ اما بر صفحۂ اول ورق اول عبارت تملیک بقلم احمد بن
ابی الانصاری الطبیب نوشتہ دران سال تملیک ہفتصد و چہل و یک نوشتہ است پس ظاہر
است کہ تاریخ تحریر اصل کتاب قبل ازین خواہد بود۔ و این تاریخ تملیک بعد پنجاہ و چہار سال
وفات مصنف واقع شدہ۔
جملہ اوراق ہفتاد و نہ ۷۹۔ و سطور فی صفحہ بست و شش ۲۶۔
ترجمہ علامہ قرشی پس در محبوب الالباب مذکور است۔
"علامہ علاء الدین علی ابن الحزم القرشی الدمشقی ثم المصری کنیت وی ابن النفیس است
اصل وی از دمشق و ہمانجا نشو و نما یافتہ آلاخر بمصر رفت و ازین جہت جلال الدین سیوطی در حسن
المحاضرہ اورا مذکور کردہ۔ صاحب حبیب السیر گوید کہ در مصر بلکہ سائر امصار مثل او طبیبے
نبود امام یافعی در مرأۃ الجنان فرماید شیخ الطب بالدیار المصریۃ وانتہت علیہ معرفۃ الطب
مع الذکاء المفرط والذہن الحاذق والمشارکۃ فی الفقہ والاصول والعربیۃ والمنطق جلال الدین
سیوطی ہم ہمین عبارت صاحب مرأۃ الجنان در حسن المحاضرہ نقل کردہ از وی تصانیف

بسیار است و شرح قانون که او نوشته از عمده ترین شروح یافته شد و در سنه ششصد و
هشتاد و هفت هجری در مصر ازین جہان رفت۔

شرح فصول بقراط

تصنیف حکیم امین الدولہ ابو الفرج بن موفق الدین یعقوب بن اسحاق بن القف النصرانی متوفی ۶۸۵ھ ششصد و ہشتاد و پنج ہجری ۔ شروع کتاب این است :-

"الحمد للہ خالق الخلق ومبدیہ وباسط الرزق وصمتہ ومقدر العمر ومحضیہ وموجد المرض ومشفیہ وصلوتہ علی انبیائہ ورسلہ واولیائہ اجمعین ۔ قال الشیخ الامام العلامۃ قدوۃ الفضلاء ورئیس الاطباء امین الدولہ ابو الفرج بن یعقوب الشہیر بابن القف المسیحی المتطبب وبعد قد سالنی الامام الرازی وغیرہ واجبت عنہما وارتب لہ علی کلمۃ من کلمات الفصول بحثا خاصا فاجبتہ الی ذلک مستعینا باللہ تبارک اللہ تعالی وسمیتہ بکتاب الاصول فی شرح الفصول واللہ تعالی یوفقنا وایاہ المعرفۃ الصواب بمنہ کرمہ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۷ فن طب مرتب است بخط عرب معمولی است و نسخہ مقابلہ شدہ بانسخہ مقروۃ علی المصنف و این جلد محض جز اول ست ۔ چنانچہ در آخر مرقوم است :-

"ہذا الجزء الاول من شرح فصول بقراط لابن القف یتلوہ الجزء الثانی واولہ المقالۃ قوبل ہذا الکتاب من نسخہ مقروۃ علی المصنف حسب الطاقۃ والامکان والحمد للہ وحدہ"

نام کاتب و سنہ کتابت در آخر مرقوم نیست اما یک عبارت تملیک موجود است در آن سال تملیک ہفتصد و ہفت تحریر است و ہو ہذا :-

"انتقل ذلک الی ملک العبد الحقیر وہبۃ بن العفیف المتطبب بطریق (الی ان قال) سنۃ سبع وسبعمائۃ"

جملہ صفحات چہار صد و سہ ۴۰۳ - وسطور فی صفحہ بست و دو ۲۲ -
و ترجمہ ابن الدولہ بشرح و بسط تمام در صفحہ ۲۷۳ جلد دوم مطبوعہ مصر از کتاب عیون الانبا
ابن ابی اصیبعہ مذکور ست محصلش این کہ او در کرک سیزدہم ذیقعدہ سال ششصد و سی ہجری
متولد شدہ و از والد خود و از دیگر کاملین آن زمان تحصیل علوم نمودہ در ماہ جمادی الاولی سال
ششصد و ہشتاد و پنج ہجری ازین عالم بعالم جاودانی خرامید - از تصنیفات اوست شافی
در طب و شرح کلیات شیخ الرئیس یک مجلد و شرح فصول بقراط در دو مجلد و مقالہ در
حفظ صحت و کتاب العمدہ در عمل جراحی مشتمل بر بست مقالہ کہ دران جملہ ما یحتاج جراحی ذکر نمودہ
و کتاب جامع الغرض و حواشی جلد ثالث قانون کہ یافت نمی شود - و شرح اشارات مسودہ
مسودہ ناتمام و مباحث مغربیہ ناتمام -

شرح قانونچہ

۴

این شرح علاوہ شرح سید عبدالفتاح بن سید اسماعیل الحسینی اللاہوری است کہ بر نمبر ۲۰ فن طب مرتب است۔

اولش یک ورق ضائع شدہ از شروع معلوم می شود کہ این شرح در زمان سلیمان شاہ بن سلیم خان بن بایزید خان (۹۲۶ھ — ۹۷۴ھ) تصنیف نمودہ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۲۳۶ بخط نسخ معمولی ممزوج المتن است متن از سرخی نوشتہ۔ از اول و آخر ناقص است جملہ اوراق ۱۰۲ وسطور فی صفحہ بست و ہشت و در آخر چہار ورق بخط کاتب دیگر است در آخر سال تحریر ۹۴۵ھ نہصد و چہل و پنج ہجری و نام مصنف سید عبدالفتاح نوشتہ است مگر غلط است معلوم می شود کہ این چہار اوراق از نسخہ دیگر کہ تصنیف عبدالفتاح بود اینجا از غلط داخل شدہ۔

شرح قانونچه

اصل قانونچه تصنیف محمود بن محمد چغمنی است و سید عبد الفتاح بن سید اسماعیل الحسینی اللاهوری المتوفی سنه ۹۴۵ نهصد و چهل و پنج هجری شرح آن بزبان عربی نوشته۔

اوّلش:- اما بعد حمد الله مقدر الامزجة والاجزاء ومدبر القوی والاعضاء الخ

نسخه کتب خانهٔ آصفیه نمبری ۲۰- فن طب بخط عادی نستعلیق مکتوبه سنه ۱۰۸۸ یکهزار و هشتاد و هشت هجری نام کاتب مرقوم نیست۔

جمله اوراق ۳۱۷ سه صد و هفده و سطور در هر صفحه بست حاجی خلیفه تحت لغت قانونچه کدامی شرح بران ننوشته ظاهراً معلوم میشود که این شرح بنظر او نرسیده بود۔

شروح قانون شیخ الرئیس

بس اکثر اطباء کاملین شروح آن نوشتہ بعضے خلاصۂ آن کردہ منجملہ شروح آن چہار شرح درین کتب خانہ موجود است۔

(۱) شرح علامہ علاء الدین القرشی متوفی سنہ ۶۷۷ ہجری ششصد و ہفتاد و ہفت ہجریست۔

(۲) وشرح علی گیلانی۔

(۳) وشرح علامہ قطب الدین محمد شیرازی متوفی سنہ ۷۱۰ ہجری ہفتصد و دہ ہجری و مصنفہ بسنہ ۶۷۴ ہجری ششصد و ہفتاد و چہار ہجری۔

(۴) وشرح علامہ محمود بن محمود الآملی مصنفہ سنہ ۷۵۳ ہجری ہفتصد و پنجاہ و سہ ہجری اما شرح علاء الدین قرشی پس ازان چہار جلد در مضامین مختلفہ بر نمبر ۶۷ و ۱۲۰ و ۱۵۵ و ۳۸۹ مرتب است۔

نمبر ۶۷ شرح امراض مختصہ ہر یک عضو۔

اول آن۔ الفن الحادی عشر فی احوال القلب المقالۃ الاولی۔

خط نسخ صاف در آخر ناتمام است و نام کاتب و سال کتابت بہمین وجہ موجود نیست جملہ صفحات ۳۳۱ سطور ۲۹۔

خوش خط مطلا۔

اولش قال مولانا الامام العلامۃ علاء الدین ابو الحسن علی بن ابی الحزم المکی القرشی جملہ اوراق ۱۸۲ سطور ۳۲ نام کاتب و سنہ تحریر مرقوم نیست در آخر مہر کتب خانہ احمد علیشاہ واجد علیشاہ سلطان اودھ ثبت ہست نمبر ۱۵۵۔

نمبر ۳۸۹ شرح کتاب سوم در تشریح چند صفحات بخط نستعلیق صاف بعد آن شفیعہ نیز مکتوبہ سنہ ۱۲۸۹ ہجری نام کاتب ندارد۔ جملہ صفحات ۱۱۴ سطور ۲۲۔

شرح گیلانی پس آنہم در پنج جلد قلمیہ مگر مضامین مختلفہ و مکررہ بر نمبرہائے ۲۲۰ و ۲۲۱

۱۱۹ و ۱۳۲ و ۱۳۳ موجود۔
نمبر ۲۳۰ شرح امراض راس تا مرض مالنخولیا است و این کتاب ثالث قانون است۔
اولش الکتاب الثالث فی الامراض الجزئیۃ الواقعۃ فی اعضآء الانسان عضو عضو من الراس الی القدم جدید الخط جملہ صفحات ۵۶۰ سطور ۲۳ سنہ و نام کاتب ندارد
نمبر ۱۹۹ در بیان شرح حمیات و امراض متفرقہ و سمیات وغیرہ و این شرح کتاب رابع است۔
نمبر ۲۳۲ شرح کتاب ثالث است مگر شرح اول کتاب نیست از امراض چشم تا کتاب آخر است بخط نستعلیق عادی جملہ اوراق ۴۴ سطور ۲۳ سال کتابت و نام کاتب غیر موجود۔
نمبر ۲۳۳ شرح فن رابع است از کتاب ثالث فی احوال الاذن خط نستعلیق معمولی تا صفحہ ۸۹ جدید الخط بخط نسخ سال کتابت و نام کاتب ندارد جملہ صفحات ۴۰۶ سطور ۲۳۔
و این شرح گیلانی مکتوبہ سنہ ۱۲۶۵ یکہزار و دو صد و شصت و پنج ہجری بر حاشیہ شرح آملی ہم شدہ و آن بر نمبر ۱۱ و ۱۲ فن ہذا مخزون ست۔
شرح علامہ قطب الدین شیرازی پس آنہم بر چہار نمبر ۱۳ و ۲۲۰ و ۲۴۱ و ۲۴۴ مربوط است
نمبر ۱۳ بخط نستعلیق۔ کاغذ خان بالغ مجدول شروع از جملۂ اولی از تعلیم سوم از فن دوم۔ در بعض مکتوبہ سنہ ۹۸۵ ہجری بمقام بیجاپور۔
نمبر ۲۲۰ شرح بر کتاب اول۔
۲۴۱۔ نسخۂ نہایت قدیمہ بر ورق اول چند مہور آنہا ثابت ست کہ نسخۂ مذکورہ پیش شان بودہ۔ خط معمولی جملہ اوراق ۲۵۰ سطور ۲۱ سنہ کتابت و نام کاتب ندارد۔
نمبر ۲۴۴ بخط چند کاتب شروع از جملۂ اولی و تعلیم سوم از فن دوم بحث نبض جملہ

راق ۵۰۶ سطور ۲۲۔
شرح علامہ محمد بن محمود گیلانی پس یک نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۸ مخزون است۔ شرح کلیات
نون ست اولش۔ الحمد للہ الذی دقت حکمت فی خلقۃ الانسان الخ۔
خط معمولی مخلوط بہ شفیعہ وغیرہ نام کاتب و سنہ تحریر و آخر نیست جملہ اوراق ۲۶۴
سطور ۱۹ و یک نسخہ مطبوعۂ لکھنو بر نمبر ۱۱ و ۱۲ مخزون و بر حاشیہ این نسخہ مطبوعۂ لکھنو
شرح حکیم گیلانی ہم مطبوعہ شدہ۔

طب ابراهیمی

بزبان عربی نام مصنف معلوم نشده اما از خطبہ کتاب معلوم می شود کہ استاد مصنف در فن طب شیخ محمد بن ابی الغیث الفقیہ الکرمانی مصنف شفاء الاجسام در طب بوده کہ غالباً از اعیان اوائل صدی دہم ہجری خواہد بود و صاحب شفاء الاجسام در کتاب خود از کتاب الرحمۃ فی الطب مصنف شیخ مہدی بن علی بن ابراہیم المقری المتوفی سنہ ۸۱۵ ہشتصد و پانزده ہجری نقل می کند و شرح اقوال شیخ مہدی می نماید۔

ذکر این ہر دو کتاب یعنی شفاء الاجسام و الرحمۃ فی الطب در کشف الظنون موجود است و عبارت کشف الظنون این است:۔

"شفاء الاجسام فی الطب للشیخ محمد بن ابی الغیث اللفقیہ الکرمانی بسط فیہ القول واکثر فی الفوائد وکثیراً ما یذکر من الادویۃ ما لا یوجد بتعالمن قبلہ نیز در کشف الظنون است:۔

"الرحمۃ فی الطب والحکمۃ للشیخ مہدی بن علی بن ابراہیم الصبری الیمنی المہجی المقری المتوفی سنہ ۸۱۵ خمس عشر و ثمانمائۃ وہو مختصر لطیف مفید ذکرہ ابن الجزری فی طبقات القراء ورتبہ علی خمسۃ ابواب الخ"

مصنف طب ابراہیمی در اول کتاب بو خطبہ گفتہ کہ من خواستم کہ از کتاب شفاء الاجسام تصنیف شیخ خود محمد بن ابی الغیث الکرمانی کہ کتاب جامع و حاوی مسائل طبیہ است و کتاب الرحمہ تصنیف حکیم مقری کہ نہایت مختصر است و نیز از معلومات خود من کہ از دیگر کتب طبیہ بمن حاصل شده این کتاب را جمع نمایم۔

شروع کتاب این است:۔

"الحمد للہ المتعالی عن الازداد المقدس عن الاضداد المنزہ عن الاولاد

الی علی الاباد المطلع علی سر القلب وضمیر الفواد من علی العلماء الخ"
نہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۱۰ طب یونانی مرتب است نسخہ قدیمہ بخط نستعلیق معمولی
کتب خانہ حکیم مسیح الدولہ لکھنوی کہ طبیب شاہ اودھ بزمانہ واجد علی شاہ بود نذری باشد و
آن در میراث بہ حکیم مظفر حسین خان لکھنوی رسیدہ چنانچہ بر پیشانی صفحہ اول کتاب عبارت
محررۂ ۲۰ دسمبر ۱۸۶۹ء بخط مظفر حسین خان موجود است ۔
نسخۂ مذکورہ مکتوبہ سنہ یکہزار و پنجاہ و چہار ہجری (۱۰۵۴) بخط غیاث الدین محمود الحسینی است ۔
تعداد اوراق یکصد و سی و یک (۱۳۱) ۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج (۲۵) ۔

عین الحیات

حکیم محمد بن یوسف الہروی در سال نہصد و سی و نہ ہجری ۹۳۹ھ این کتاب را تصنیف نمودہ۔ شروع این است:۔

"ان اقوی غذاء یقوی الحرارة الغریزیة والبقاء من شئی فی صحة کتابه من کل داء واصفی دواء یتزاید به حفظ الصحة والالاء شکر من لا یضر مع اسمه شئی فی الارض ولا فی السماء والصلوٰة والسلام علی محمد اکرم الرسل وافضل انبیائه وعلی اله واصحابه الذین بهم الهدایة والاهتداء الخ"

کتاب مرتب است بر ۳ مقاصد و در ہر مقصد نکات بدیعه و فوائد نفیسه بیان می کند۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۶ فن طب مربوط است بظاہر منقول از نسخۂ مصنف است۔
عبارت خاتمہ این است:۔

"تم تصنیفه وتحریره علی ید العبد الضعیف المحتاج الی الله القوی محمد بن یوسف الطبیب الهروی فی سنة تسع وثلاثین وتسعمائة"

نام کاتب و تاریخ کتابت در آخر ننوشته۔ نسخه بخط نسخ صاف نوشته قدیم معلوم می شود۔
بظاہر مکتوبہ کم از دو صد سال نخواہد بود۔
جملہ صفحات ۱۶۹ و سطور فی صفحہ سیزدہ ۱۳۔

غنی منی

تصنیف ابو منصور الحسن بن نوح القمری (صدی پنجم ہجری)
نام کتاب را مصنف در خطبہ یا خاتمہ بیان نہ کردہ اما مشہور و معروف درمیان اطبا نامش غنی امنی است و حاجی خلیفہ در کشف الظنون نام آن غنا و منی الطب تحریر کردہ در فن طب کتاب مذکور نظیر خود نمی باشد۔
اول کتاب۔ الحمد للہ علی نعائمہ والصلوٰۃ علی سید انبیائہ محمد و علی آلہ واصحابہ الخ۔
کتاب مرتب است بر سہ مقالہ۔
مقالہ اول در امراضیکہ حادث می شود از سر تا قدم انسان و دران یکصد و بست باب [۱۲۰] و در ہر باب یک مرض و علامات و علاج و جملہ متعلقات آن بیان می کند۔
مقالہ ثانیہ در علل ظاہرہ و دران چہل و سہ باب است۔
مقالہ ثالثہ در حمیات و دران بست و ہفت باب است۔
درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۲۴۲ و ۶۰۴ فن طب موجود است نسخہ نمبری ۲۴۲ خوشخط نسخ مکتوبہ سنہ ۹۹۴ یکہزار و نود و چہار ہجریست۔ جملہ اوراق ۴۱۲ سطور فی صفحہ نوزدہ [۱۹]۔ کتاب مذکور تا حال غالباً لباس طبع نہ پوشیدہ۔
نسخہ ثانیہ نمبر ۶۰۴۔ بخط نستعلیق شفیعہ آمیز در اول ہشت ورق بخط کاتب دیگر شفیعہ و شکستہ تحریر است۔ و در آخر سنہ کتابت و نام کاتب تحریر نیست۔
جملہ اوراق دو صد و سی و سہ [۲۳۳] و سطور فی صفحہ بست و دو [۲۲]۔ ابن ابی اصیبعہ در عیون فی طبقات الاطبا و ترجمہ نوشتہ محصلش اینکہ ابو منصور الحسن بن نوح قمری سید وقت و

یگانۂ زمانہ خود بودہ در فن طب و اعمال آن محمود الطریقہ و واقف باصول و فروع آن بود و شیخ رئیس بزمانہ کہولت ابو منصور مذکور بخدمت او رسیدہ و در مجالس درس او حاضر شدہ و از کمال او منتفع شدہ و از تصانیف او غنی منی احسن کتب می باشد سال وفات مصنف را معلوم نشدہ ۔

قانون

تصنیف شیخ الرئیس ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن سینا المعروف بابن سینا متوفی سنہ ۴۲۸ھ بست وہشت و چہار صد ہجری۔

درفن طب کتابی است جامع و حاوی جمیع مسائل طبیہ۔

اول کتاب الحمد للہ حمداً یستحقہ بعلو شانہ وسبوغ احسانہ والصلوٰۃ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلامہ وبعد فقد التمس منی بعض خلص اخوانی الخ۔

شیخ الرئیس قانون را بر پنج کتب مرتب نمودہ۔

کتاب اول۔ در بیان امور کلیہ علم طب۔

کتاب دوم۔ در بیان ادویہ مفردہ۔

" سوم۔ در بیان امراض واقعہ با عضاء انسانی از سر تا قدم۔

" چہارم۔ در ذکر امراض جزئیہ کہ مختص بعضو خاص نمی باشد۔

" پنجم۔ ترکیب ادویہ و آن را کتاب قرابادین ہم می گویند۔

در کتب خانۂ آصفیہ نسخ قلمیہ کاملہ و ناقصہ و نسخ مطبوعہ ہر دو متعدد موجود است۔

نسخہ کاملہ قلمیہ پس نمبر ۴۲ و ۱۹۰ و ۲۱۳ مرتب است۔ نمبر ۴۲۔ نہایت خوشخط بخط نسخ مجدول بالوح طلائی نسخہ قدیمہ برکاغذ خان بالغ۔ تا ورق ۴۴ نہایت محشی در زمانہ حکیم ارزانی بدرس طلبہ ہم بودہ سنہ کتابت و نام کاتب مرقوم نیست۔

جملہ اوراق ۵۷۵ پانصد و ہفتاد و پنج وسطور فی صفحہ سی و یک دیگر نسخہ کاملہ بہ نمبر ۱۹۰ مخزون است آنہم نسخہ قدیمہ۔

مکتوبہ سنہ ۷۳۵ھ ہفتصد و سی و پنج ہجری ست نام کاتب بعض ضایع شدہ و بعض باقی است۔

وآن اینست ـ ابوالفتح بن عبداللہ بن الفتح المندری ـ
جملہ اوراق سہ صد و ہشتاد و نہ ۳۸۹ سطور فی صفحہ سی و شش ـ نسخہ کاملہ ثالثہ نمبری ۱۴۳ خوشخط
بخطوط جید کاتب محرہ سنہ ۱۰۸۵ یکہزار و ہشتاد و پنج ہجری ـ جملہ اوراق ششصد و چہل و شش
سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵ ـ نسخہائے ناقص پس بر نمبر ۱۰۲ و ۱۸۵ مخزون است نمبر ۱۰۲
از اول تا فن رابع بخط عرب قدیم ـ مکتوبہ جملہ صفحات دو صد و چہل ۲۴۰ و سطور فی صفحہ بست
و پنج نمبر ۱۸۵ خوشخط بخط ولایت مکتوبہ سنہ ۱۰۹۰ یکہزار و نود ہجری و مقروہ و نوشتہ
حکیم ابوالحسین بن محمد ابراہیم ـ محض فن ثالث و رابع و خامس جملہ اوراق سہ صد و ہشتاد و
پنج و سطور فی صفحہ ۲۷ بست و ہفت و در آخر مہر ثبت است دران کندہ است ـ
(حیات الدولہ) ـ
اما نسخ مطبوعہ پس مطبوعہ مصر کہ در سنہ ۱۲۹۱ یکہزار و دو صد و نود و یک ہجری در سہ
جلد مطبوعہ شدہ بر نمبر ۳ و ۴ و ۵ مرتب است و مطبوعہ طہران مطبوعہ سنہ ۱۲۹۵ یکہزار
و دو صد و نود و پنج ہجری در یک جلد بر نمبر ۷۶ مخزون است ـ و مطبوعہ لکھنؤ محض حمیات
مطبوعہ سنہ ۱۲۷۴ یکہزار و دو صد و ہفتاد و چہار بر نمبر ۷۶ منسلک است ـ و ترجمۂ قانون
شیخ بزبان اُردو والد ماجد حقیر مولانا و استادنا علامۂ کنتوری جناب سید غلام حسین المتوفی
سنہ ۱۳۳۷ سبع و ثلثین و ثلثمایۃ بعد الالف المدفون فی وطنہ الکنتور فی حسینیتہ طاب ثراہ فرمودہ ـ
و ترجمۂ مذکور در پنج جلد در لکھنؤ مطبع منشی نولکشور بہ تصحیح برادر خورد بندہ مولوی سید محمد کامل مرحوم
از سنہ ۱۲۹۶ تا سنہ ۱۳۰۳ چاپ شدہ و دو نسخہ ازین ترجمہ ہر نسخہ در پنج جلد درین کتب خانہ
بر نمبر ہائے ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و نسخۂ ثانیہ بر نمبر ۶۷۵ ـ ۶۷۶ ـ ۶۷۷ ـ ۶۷۸
ـ ۶۷۹ ـ مخزون و موجود ـ

الکافی

تصنیف شیخ موفق الدین ابونصر عدنان بن نصر بن منصور المعروف بابن العین زربی متوفی ۵۴۸ھ۔

اول کتاب الکافی صناعۃ الطب تصنیف الشیخ الموفق السدید ابی نصر عدنان المعروف بابن العین زربی قال مبدیا لما کان الطب ینقسم قسمان الخ۔

نسخہ کتب خانہ کہ بر نمبر ۱۹۱ - فن طب مخزون است نسخہ قدیمہ بخط عرب خوشخط کاغذ گندہ مکتوبہ ۹۵۷ھ نہصد و پنجاہ و ہفت ہجری است جملہ صفحات دو صد و ہشت و سطور فی صفحہ بست و شش۔

نام کاتب سید ابوبکر بن السید عمر بن السید القاضی الحاج یوسف الحنبلی مذہبا الرفاعی طریقۃ بن زین الدین عمر بن السید معاذ بن خلیفۃ اللہ جعفر ہارون الرشید بن الحبر المعظم عبد بن العباس۔ الخ

ابن ابی اصیبعہ در عیون الانباء ترجمہ بن العین زربی نوشتہ عظمت و جلالت و حذاقت او در فن طب دیگر فنون و مرتبہ او نزدیک امرا و سلاطین و شہرت علاج وغیرہ و ذکر مصنفاتش ہم بہ تفصیل تمام بیان کردہ من شاء فلیرجع الیہ۔

كامل الصناعة

تصنیف ابوالحسن علی بن عباس المجوسی متوفی ۳۸۴ھ سہ صد و ہشتاد و چہار ہجری۔
طبیب عضد الدولہ تلمیذ ابوطاہر موسی بن سیار کتابے است بہایت مشہور و معروف و معتبر در علم طب بزبان عربی کتاب مرتب است بر بست مقالہ دہ ازان متعلق بہ طب علمی و دہ متعلق بہ طب عملی۔

ترجمہ مصنف در کتاب اخبار الحکماء باید دید و ابوالفرج الملطی در تاریخ مختصر الدول ہم بذکرش پرداختہ و در کتاب عیون الانباء ہم ذکرش موجود ست۔

اول کتاب عونا یارب وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم۔

درین کتب خانہ دو نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۱۹۶ و ۲۷۳ مخزون است۔

نسخۂ نمبری ۱۹۶ اتمام و کمال بخط نستعلیق و شفیعہ آمیز تقطیع کلان مجدول با جدول شجرفی در آخر سنہ کتابت و نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ صفحات ۶۶۶ و سطور فی صفحہ بست و ہفت و این نسخہ از کتب خانہ حکیم مسیح الدولہ طبیب واجد علیشاہ بادشاہ اودھ است و در اول و آخر مہر مسیح الدولہ و فرزند الحکیم مظفر حسین خان ثبت است۔

و بر صفحۂ اول متصل بسم اللہ عبارت بخط مظفر حسین خان مرقوم است۔ قد دخل فی ملک والدی وانتقل فی الاخر الی وانا العبد الموعود مظفر حسین خان مسیح الدولہ ۲۷ دسمبر ۱۸۶۹ء

نسخۂ ثانیہ ۲۷۳ بخط نسخ معمولی و چند جز درمیان بخط شفیعا وغیرہ بدخط نام کاتب و سنہ کتابت در آخر مذکور نیست۔ ظاہر المکتوبہ یکصد سال کم و بیش خواہد بود۔
جملہ صفحات دو ہزار و یکصد و بست و سہ و سطور ہر صفحہ بست و یک ۲۱۔

نسخۂ ثالثہ مطبوعۂ مصر بر نمبر ۱ و ۲۔ فن طب مخزون ست و بر حاشیہ آن تذکرہ سویدی ہم طبع شدہ و سال طبع ۱۲۹۴ھ یکہزار و دو صد و نود و چہار ہجری است۔

وعلامہ کنتوری مولنا سید غلام حسین طاب ثراہ والد ماجد این بندۂ عاصی کثیر المعاصی بزبان اُردو کامل الصناعۃ را ترجمہ فرمودہ۔ و ترجمۂ مذکور در لکھنؤ در مطبع منشی نولکشور در سنہ ۱۸۹۳ء طبع ہم شدہ۔ و نسخۂ آن ہم بر نمبر ۶۸۲ فن طب موجود است۔

کتاب قسطا بن لوقا الیونانی فی تدبیر البدن فی السفر

رسالۂ مختصر بزبان عربی برای ابو محمد حسن بن مخلد تصنیف کردہ۔ دران طرق حفظ صحت و علاج امراض کہ انسان را بسفر عارض شود در طبیب موجود نباشد بیان کردہ۔ اول کتاب این است:-

"کتاب قسطا بن لوقا الیونانی الی ابی محمد الحسن بن مخلد فیما عمل فی تدبیر بدنہ فی سفرہ الی الحج قال الراھب اعزک اللہ لما لایومن حلول دو الاستعداد لکل مایحتاج الیہ من قبل وقت الحاجۃ الیہ من الحزم و قوۃ التفکر وصحۃ التمیز وقد اعتزمت اعزک اللہ من ھذہ السفر علی ما اسئل اللہ تعالی ذکرہ ان تعظم علیک برکتہ وان یرزقک فیہ السلامۃ ومحمود العاقبۃ ویجزل لک الثواب علیہ ویحسن فیہ صحابتک فیحتاج الی الاستظھار بکل مایحتاج الیہ فی مثلہ من آلۃ العلاج اذا کان مسیرک فی بلد لایحضرہ طبیب ولا یوجد فیہ کلما یحتاج الیہ من الادویۃ الخ"

سید رضی الدین ابو القاسم علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن احمد بن محمد بن طاؤس الحسینی المعروف بابن طاؤس متوفی ۵۸۹ھ تسع وثمانین وخمسمائۃ در کتاب خود کہ مسمی است بہ "الامان من اخطار الاسفار والازمان" لفظ بہ لفظ در باب ثالث عشر کتاب مذکور نقل نمودہ چنانچہ در خاتمہ ہمین رسالہ مذکور است۔

وقسطا بن لوقا از علمای مسیحیین طبیب حاذق فیلسوف منجم مہندس محاسب در زمانہ مقتدر

بودہ ودر ارلینہ مقیم شد وہمان جا فوت شد وبر قبرش قبہ بلند ساختہ اند واکرام وتعظیم
قبرش مثل اکرام قبور ملوک مردم می نمایند وقسطا مصنفات کثیرہ مفیدہ در فن طب وغیرہ
وغیرہ تصنیف نمودہ ترجمہ مفصل او واسامی مصنفاتش در جلد اول کتاب عیون الانباء در صفحہ
۲۴۴ مطبوعہ مصر موجود است۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۲ فن طب مربوط است بخط نسخ جدید الخط است۔
نام کاتب وسنہ کتابت مرقوم نشدہ۔ جملہ صفحات سی صفحہ۔ وسطور فی صفحہ ہفدہ۔

کناش

اصل نام آن معالجات بقراطیہ است۔

تصنیف ابوالحسن احمد بن محمد طبری طبیب رکن الدولہ دیلمی المتوفی ۳۸۰ھ تقریبًا است۔

کتاب محتوی است بر دہ مقالہ معالجات جمیع امراض از سر تا قدم نوشتہ۔

اول کتاب الحمد للہ المتفرد بالوحدانیۃ والقدرۃ والرحمۃ والافاضۃ والجود الخ۔

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ ازاں موجود است و بر نمبر ۱۶۳ فن و ۲۱۴ مخزون است۔

نسخہ اولی نمبر ۱۶۳ خوش خط بخط نسخ کاغذ خان بالغ با جدول شنجرفی سال کتابت و نام کاتب مذکور نیست۔ جملہ صفحات ششصد و ہفتاد و سہ و سطور فی صفحہ بست و نہ۔

نسخہ ثانیہ نمبری ۲۱۴ بخط نستعلیق عادی در آخر اوراق جابجا وصلہ کردہ مکتوبہ عہد بہادر شاہ بادشاہ دہلی بقلم سید مصطفیٰ۔ جملہ صفحات ششصد و ہفتاد و دو و سطور در ہر صفحہ بست و نہ۔ اما مصنف موصوف پس از مشاہیر فلاسفہ و معاریف اطبا بودہ و در محبوب الالباب مذکور است بقراط دہر جالینوس عصر ابوالحسن احمد بن محمد طبری از اجل شاگردان ابو ماہر موسی بن سیار است و طبیب ملک رکن الدولہ دیلمی و برادرش ملک معز الدولہ بودہ صاحب عیون الانبیا فی طبقات الاطبا گوید وہو من اہل طبرستان فاضل عالم الصناعۃ الطب وکان طبیبا الامیر رکن الدولہ من الکتب الکناش المعروف با معالجات البقراطیہ وہو من الکتب وانفعہا وقد استقصر فیہ ذکر الامراض ومداواتہا علی اتم ما یکون قاضی نور اللہ شوستری در مجالس المومنین ذکر طبیب مزبور فرمودہ می گوید وے فیلسوف شاہیر و طبیب ماہر است الخ۔

مجمع البیان البدنیه

تصنیف شیخ داؤد بن عمر انطاکی متوفی سنہ ۱۰۰۸ یکہزار و ہشت ہجری مصنف تذکرۂ طبیہ و دیگر کتب طبیہ۔

شروع کتاب این است:۔

"الحمد للہ الضاد النافع الذی جعل لکل داء غیر السام اعظم مصلح و دافع الخ"

مصنف بعد خطبہ می فرماید کہ کتاب را از مفردات ابن بیطار کہ نام آن مالا یسع الطبیب جہلہ است جمع کردم۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۰ فن طب مرتب است نسخۂ جدید الخط است۔ جملہ صفحات سی ودو ۳۲ است۔ وسطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔ سنہ تحریر و نام کاتب ندارد۔ اما حقیر بخط این کاتب مالوس ہستم نام شان میر فضل اللہ شاہ بودہ، ز اہالیان کشمیر بودند و پیشہ کتابت می کردند و در سنہ عشرۂ اولی مائۃ ثالثۃ عشر ہجری در لکھنؤ بجوار رحمت الٰہی رفتند۔

مجموعۂ رسائل طبیّہ

درین مجموعہ چند رسائل در فن طب از چند اطبائے کاملین بزبان عربی مجلد است ۔
رسالہ اولی تصنیف شیخ الرئیس ابوعلی سینا المتوفی ۴۲۸ھ در بیان دفع مضرہا کہ در بدن انسانی پیدا می شود و تدابیر اصلاح آن ۔
رسالۂ ثانیہ تحفظ از نزلہ از محمد زکریا ۔
رسالہ حفظ و غسل و احراق ادویہ ۔
رسالہ ادویہ مرکبہ ۔
حقایق اسرار الطب تصنیف مسعود بن محمد سنجری کہ برائے ابوالمفاخر قاسم بن اعراف بن جعفر ملک ماوراء النہر والعرب نوشتہ ۔
رسالہ قبریہ از بقراط ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۴ فن طب مخزون است بخط عادی نسخہ قدیمہ مکتوبہ ۱۰۲۵ھ یکہزار و بست و پنج ہجری است نام کاتب مرقوم نیست ۔
جملہ صفحات دو صد و پانزدہ ۲۱۵ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵ ۔

مختصر القانون

نام مختصر کنندہ معلوم نشدہ غالب ظن این است کہ این مختصر ابی عبداللہ محمد بن یوسف بن شرف الدین ایلاقی ہست و شرف الدین تلمیذ شیخ الرئیس بودہ۔

شروع این است۔

"ان الطب علم یعرف منه احوال بدن الانسان من جهة ما یصح ویزول عن الصحة لیحفظ حاصله ویسترد زائله والطب قسمان قسم نظری وهو الذی لا یتعرض فیه لبیان کیفیة عمل مثل ان یعلم ان الامزجه تسعه والقسم الاخیر عملی وهو الذی یتعرض کیفیة عمل مثل ان یعلم الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ شامل نمبرہ ۱ فن طب است بخط نسخ معمولی۔ نام کاتب وسال کتابت تحریر نیست اما تملیک در آخر نوشتہ است۔ دران سنہ ۹۴۲ تحریر است۔

عبارت خاتمہ کہ ازان سال اختصار معلوم می شود این است۔

"تم الاختصار من الجزء العلمی من القانون فی النصف الاول من شهر ربیع الاخر الذی من شهور سنة ثمانی عشرة وسبعمائة الحمد لله ومنه وتوفیقه وصلی الله علی خیرته من خلقه ورسوله سیدنا محمد واله الطاهرین وسلم وحسبنا الله تعالی" اگر این مختصر ایلاقی ہست این سال اختصار تصحیف کاتب خواہد بود۔

جملہ صفحات آن ہفتاد و یک۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج۔

معتمد الادویہ

تصنیف و تالیف سلطان اعظم ملک اشرف عمر بن یوسف بن عمر بن علی بن سفیان یکی از سلاطین یمن متوفی ۶۹۵ھ ششصد و نود و پنج ہجری است۔ شروع کتاب این است:۔

"الحمد للّٰه الذی تفرد بایجاد الاشیاء بحکمته و ابداع المخلوقات اظہار القدرته و فضل الانسان علی سائر الحیوانات برحمته وجعل له دواءً الخ"

کتاب مذکور ماخوذ است از کتاب ابن بیطار مغربی۔ و کتاب ابن جزلہ و کتاب ابو الفضل حبیش بن ابراہیم و کتاب ابدال زہراوی و کتاب ابدال احمد بن ابی خالد مشہور بابن الجزار۔ اسامی ادویہ را برائے تسہیل حصول مطالب بر حروف ہجا مرتب نمودہ۔ چنانچہ از نام اطریلال شروع کردہ بعد آن اطریفل بعد آن آبنوس و آملج ہذا۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بہ نمبر ۱۸ فن طب مرتب است نسخہ قدیمہ بخط عادی معمولی خط عالمانہ مکتوبہ سال نہصد و نود و سہ ہجری بقلم محمد بن احمد بن ابو جعدا است کہ برائے ذات خود نوشتہ۔

جملہ صفحات آن دو صد و نود ۲۹۰ و نہ است۔ و سطور فی صفحہ بست و ہشت ۲۸۔

مغنی

تصنیف ابوالحسن سعید بن ہبۃ اللہ بن الحسین المتوفی ۴۹۵ھ خمس وتسعین واربعمائۃ۔
مصنف موصوف کتاب را برائی خلیفہ عباسی المقتدی بامراللہ تصنیف نمودہ۔ اولش
این است :-

"الحمد للہ المدبر الازمان الذی اوجد المخلوقات بقدرتہ وفضل الانسان
علی جمیعہا بحکمتہ وجعلہ عالماً متوسط الازلی والکونی بمارأتہ وصورتہ والہمہ
دفع المضار عن ذاتہ بجہدہ وطاقتہ وجعل لہ الحواس الخمس منارۃ لہدایتہ وشرفہ
بالعقل الذی خصہ بہ عنایۃ ورحمۃ فسبحان الذی اختلف الحکما فی اسمائہ وصفتہ
واتفقت فی وجودہ وقدمہ وتنزیہہ عن مشابہۃ خلقہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد
والہ وبکلاء صحبتہ وعلماء امتہ وبعد فالرغبۃ الی اللہ تعالٰی فی ادامۃ ایام من
خصہ من خلقہ بتد بیرالامم ومحبۃ العلوم والحکم سیدنا مولانا الامام المقتدی
بامراللہ امیرالمومنین اطال اللہ فی عزالدائم بقائہ وادام علی الخلیقۃ ظل ونعماہ وکبت
بالذل حسادہ واعداہ الذی نشرالفضائل بعد طیہا واظہر العلوم بعد وتورہا وجلا
الحکمۃ لطالبہا بمحبتہ لاربابہا ولمارأی العبد الخادم ہذہ الایام الزاہرۃ والمناقب
الباہرۃ اثران یصنف لمولانا کتابا طبیا مختصرا مغنیا فی معرفۃ الامراض واسبابہا
وعلاماتہا ومداواتہا الخ"

کتاب مرتب بر امراض۔ وشروع از امراض سر نمودہ وختم بر امراض پاہا بر مرض صحیح
مفاصل نمودہ۔ وازنصف کتاب یک جدول امراض ساختہ کہ بر صفحہ راست آن چہار
حصہ اولی اسمار امراض می نویسد۔ ودر حصہ ثانیہ می نویسد کہ بہ کثرت این مرض در کدام زمان
می شود۔ ودر حصہ ثالثہ می نویسد کہ این مرض ہلاک است یا نجی۔ ودر حصہ رابعہ ادویہ

آن مرض بیان می کند۔ وبر صفحہ چپ تدابیر عام برائی آں مرض می گوید۔
حالات کمال وحذاقت مصنف موصوف بس در کتاب عیون الانبا طبقات الاطبا در جلد ثانی
مذکورست:۔

"(سعید بن هبة الله) هو ابو الحسن سعید بن هبة الله بن الحسین من
الاطباء المتمیزین فی صناعة الطب وکان ایضاً فاضلاً فی العلوم الحکمیة مشتغلا
بها وکان فی ایام المقتدی بامر الله وخدم بصناعة الطب وخدم ایضاً ولده
المستظهر بالله وقال ابو الخطاب محمد بن محمد بن ابی طالب فی کتاب الشامل فی الطب
ان الطب انتهی فی عصرنا الی ابی الحسن سعید بن هبة الله بن الحسن وولد فی لیلة
السبت الثالث والعشرین من جمادی الآخرة سنة ست وثلاثین واربعمائة و
قرأ علی ابی العلاء بن التلمیذ وعلی ابی الفضل وعلی عبدان المکاتب والف کتبا
کثیرة طبیة ومنطقیة وفلسفیة وغیر ذلک ومات لیلة الاحد سادس شهر
ربیع الاول سنة خمس وتسعین واربعمائة وعاش ستا وخمسین سنة وخلف من
التلامیذ جماعة موجودین (الی ان قال) (ولسعید) بن هبة الله من الکتب کتاب
المغنی فی الطب صنفه للمقتدی بامر الله مقالة فی صفات تراکیب الادویة
المحال علیها فی کتاب المغنی کتاب الاقناع کتاب التلخیص النظامی کتاب خلق الانسان
کتاب فی الیرقان مقالة فی ذکر الحدود والفروق مقالة فی تحدید مبادی الاقاویل
الملفوظ بها وتحدیدها جوابات عن مسائل طبیة سئل عنها"

نسخہ کتب خانہ کہ بر نمبر ۲۷۴ ، فن طب مخزون است بخط نسخ مغربی خوشخط مکتوبہ ۱۰۸۶ یکہزار و
ہشتاد وشش ہجری است۔
نام کاتب نقیب حسین علی است۔
جملہ اوراق آں یکصد و پنجاہ و پنج۔ وسطور فی صفحہ بست و ہشت۔

مقالات ابن ھبل

ف

اصل نام آن مختار ابن ہبل است محب الدین ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن ہبل البغدادی المتوفی ۶۱۰ھ سنہ ششصد و دہ ہجری تصنیف نمودہ کتاب نہایت مشہور و معروف و مدار کار اطباء حذاق است۔

اولش۔ الحمد للہ الواحد القہار الملک الجبار مدیر الفلک الدوار مرسل الشعاع من الاجرام ذوات الانوار الخ۔

درین کتب خانہ سہ نسخۂ قلمیہ ازان بر نمبر ۱۵۴-۱۹۷-۲۴۵-موجود است نمبر ۱۹۷- بنام مقالات ابن ہبل در فہرست مطبوعہ ۱۳۳۳ھ درج شدہ و نسخہ ۱۵۴ و ۲۴۵- بنام مختار الطب در فہرست مذکور چاپ شدہ۔ اما نسخہ اولی کہ بر نمبر ۱۵۴ مربوط است تقطیع خورد خط ولایت نسخ نہایت خوشخط کاغذ خان بالغ مکتوبہ ۹۹۵ سنہ نہصد و نود و پنج ہجری بقلم عبدالحی بن حبیب اللہ جملہ صفحات یکہزار و چہل و چہار (۱۰۴۴) و سطور فی صفحہ ۲۵ بست و پنج و نسخہ دوم نمبری ۱۹۷ فن طب مخزون است بخط نسخ نہایت خوش خط مکتوبہ ۱۲۷۶ سنہ یکہزار و دو صد و ہفتاد و شش ہجری و منقول است از نسخہ حکیم شافی خان کہ آن منقول شدہ بود از عواطف نواب اعظم جاہ بہادر رئیس مدراس برائے مولوی جمال الدین۔ نام کاتب میران محی الدین ولد محمد زمان۔ جملہ صفحات نسخۂ نمبری ۱۹۷- سہ صد و چہل و یک و سطور فی صفحہ سی و سہ ۳۳ و نسخۂ ثالثہ نمبری ۲۴۵-ہم بخط نسخ خوش خط نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست۔ جملہ صفحات ہشتصد و چہل و ہشت و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵-

مصنف در بغداد بتاریخ ۱۳ ذی الحجہ سنہ خمسۃ عشر و خمسمائۃ متولد شدہ و تحصیل علوم در بغداد کردہ بعد ازان در موصل اقامت گزین شد و مدتے چند بخدمت شاہ ارمن در خلاط بود ازین جہت نسبتش بخلاطی ہم مشہور شدہ۔ مصنف یکے از حکماء مشہورین و علماء متبحرین بود و

در جماعت فضلاء و علماء فرید عصر و وحید دہر بود حدیث از اسمعیل بن احمد السمرقندی در بغداد سماع نمود و در سال پنجاہ و ہفتم نابینا شد ولیکن مشغلۂ طب جاری داشت چند اشعار باو منسوبست کہ در آن بر احوال خود تاسف می نماید۔

یعیش تائہا فی الخلق اعمامشوہا　　بعید المرام الیق الخلق بالنکس

بتاریخ ۱۵ محرم الحرام سنہ ۶۱۰ ششصد و دہ ہجری وفات یافت و در شہر موصل در مقبرۂ معافی بن عمران نزد علامۂ قرطبی مدفون شد۔ مفصل ترجمۂ او در عیون الانبا وغیرہ مذکور است کتاب مقالات بر سہ فصول منقسم است۔ مبادی طب و معالجات و امراض علی الترتیب۔ یک نسخۂ آن در برٹش میوزیم بر نشان ۷۹۶ موجود است مگر آن محض نصف کتاب ست۔ چنانچہ در ذیل فہرست عربی جلد دوم برٹش میوزیم می گوید کہ یک ورق یا زاید از ابتدا کم ست۔ و اول فصل اولین کتاب مذکور ہم نشان دادہ چنانچہ گفتہ۔

فصل فی السکتة۔ السکتة اصعب من الصرع واخطر لان السدة الواقعة فی مبادی الاعصاب المانعة لشریان الروح الحساس۔

لیکن از نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ واضح میشود کہ در نسخۂ برٹش میوزیم چند تا اوراق کم است چراکہ فصل سکتہ مذکورۂ بالا از ورق ۱۷۱۔ شروع می شود و نسخہ برٹش میوزیم از ورق ۱۵۵ پس معلوم شد کہ در نسخۂ برٹش میوزیم شانزدہ (۱۶) ورق از اول ناقص است۔

در کتب خانہ محل الحکومۃ ہند در لندن ہم یک نسخۂ کاملہ موجود است ملاحظہ شود جلد ۲ صـ ۲۵۲ و در کتب خانۂ خدیو مصریہ ہم دو نسخہ مخزون است (جلد ۴ صـ ۳۸) از فہرست مذکور ملاحظہ شود۔

و نیز از مصنفات ابن ہبل یک کتاب طب جمالی ہم در طب است کہ برائے وزیر جمال الدین محمد مشہور بہ جواد۔ در سنہ ۵۶۰ پانصد و شصت ہجری بمقام موصل تصنیف کردہ بود۔

منصوری

نام این کتاب الطب المنصوری، والکناش الفاخره ہم مشہور است،
تصنیف محمد زکریا ابوبکر الامام الفیلسوف الرازی متوفی سنہ ۳۱۱ھ سہ صد و یازدہ ہجری
ست برائے ابوصالح منصور بن اسحاق تصنیف نمودہ۔ و کتاب را بر دہ مقالہ منقسم
نمودہ و در ہر مقالہ چند فصول قرار دادہ۔
اول کتاب۔ قال محمد بن زکریا الرازی انی جامع للامیر سیدی و ابن سیدی
ابوصالح منصور بن اطال اللہ بقاہ فی کتابی ہذا جملا الخ۔
نسخہ کتب خانہ نمبری ۲۰۴ بخط نسخ پاکیزہ برکا غذ خان بالغ است مکتوبہ سنہ ۲ جلوس فرخ شاہ
(یعنی سنہ ۱۱۲۵ھ مطابق سنہ ۱۷۱۳ء) بقلم ابوالخیر شیخ عطاء اللہ قریشی الہاشمی من اولاد قطب الاقطاب
مخدوم بہاء الدین بہاء الحق قدس اللہ سرہ است۔
و در آخر یک مہر حکیم جمال الدین احمد ثبت ست۔ بر صفحہ اول کتاب ہم مہر حکیم جمال الدین احمد
و دستخط سید فیض اللہ حسینی وغیرہ موجود است جملہ اوراق یکصد و ہفتاد و شش و سطور فی صفحہ
بست و دو۔ ۲۲ سطر

الاغراض الطبیّہ والمباحث العلیّہ

تصنیف زین الدین ابوالفضائل اسمٰعیل بن الحسین الحسینی الجرجانی الطبیب المشہور فی الآفاق متوفی ۵۲۵ھ خمس و عشرین و خمسمائۃ من الہجرۃ۔

کتاب مرتب ست بر بست مقالہ و ہر مقالہ مشتمل است بر ابواب متعددہ کثیرہ۔

"مصنف ممدوح ہر گاہ خدمت سلطان نصرالدین بن خوارزم شاہ در فن طب کتاب مختصر تصنیف خود ہدیہ پیش کردہ ابومحمد صاحب بن محمد بخاری وزیر سلطان موصوف بمصنف فرمایش کرد کہ برای این مختصر شرحی بنویسد تا حل غوامض و کشف مشکلات آن گردد پس مصنف حسب فرمایش وزیر مذکور شرحی نوشتہ و از ذخیرہ خوارزم تصنیف خود درین شرح مضامین درج کردہ۔ شروع کتاب این است۔

"امابعد حمد اللہ سبحانہ والثناء علیہ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد المصطفیٰ و آلہ الطاہرین اجمعین۔

امیر سید زین الدین شرف الزمان مجد السادۃ ابوابراہیم اسمعیل بن الحسن بن الحسن الحسینی الجرجانی گوید باید دانست کہ ہر کہ بہ مجلس پادشاہی و ملتی خواہد جست با خدمتی و تحفہ خواہد بر و ہیچ وسیلت و خدمت و ہیچ تحفہ چون تحفہ علمی نیست خاصہ کہ بادشاہ چون خداوند خداوند زادہ ملک عالم عادل ولی نعمت کریم الطرفین نصرالدین علاء الدولہ فخر السلاطین ابوالمظفر اتسز خوارزم شاہ امیرالمومنین نصر اللہ لواہ و ادام علاہ باشد محک علوم نقاد سخن صراف خواطر دراک حقایق بحاث دقایق مردم شناس مردم پرور نفس شریف او جز علوم حقیقی نجوید گوہر پاک او جز بدان میل ندارد الخ"

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۲ ۷ فن طب مخزون است بخط نسخ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست۔
جملہ صفحات یکہزار ۱۰۱۲ و دوازدہ۔ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

تکملۂ ہندی

تصنیف اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ بن شیخ عبدالرحیم دہلوی متوفی ۱۱۹۳ھ مصنف علامہ درین رسالہ ادویۂ ہندیہ کہ در تجربہ اوشان رسیدہ بود جمع نمودہ۔

اول کتاب۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ و اصحابہ واجمعین۔

اما بعد می گوید مفتقر الی رحمۃ اللہ الکریم فقیر اہل اللہ بن شیخ عبدالرحیم غفر اللہ لہ ولوالدیہ کہ بعد از فراغ ترجمہ موجز القانون بخاطر خیال رسید کہ برخے از فواید علم طب ہندی مع بعضے ادویۂ مجربہ خویش در اوراقے چند ارقام نماید تا در قریات کہ ادویۂ مستعملہ اہل یونان میسر نمی آیند بدانہا عمل توان کرد الخ۔

درین کتب خانہ دو نسخہ آن بر نمبر ۱۶۷ و ۴۰۳ موجود است۔

اما نسخۂ نمبر ۱۶۷ بخط عادی نستعلیق و شفیعا و شکست ہمہ ممزوج مکتوبہ ۱۱۹۳ھ یکہزار و یکصد و نود و سہ ہجری بخط محمد تقی۔ جملہ اوراق چہل و دو و سطور فی صفحہ بست و یک۔

و مخفی نماند کہ سال تحریر و نام کاتب از آخر تکملہ عربی کہ ہمراہ ہمین مجلد است اخذ کردہ شدہ۔

نسخۂ نمبری ۴۰۳ بخط معمولی جدید بخط بر کاغذ ہندوستانی گندہ است سال تحریر و نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ صفحات یکصد و بست و یک سطور فی صفحہ پانزدہ۔

تکملۂ یونانی

تصنیف اہل اللہ برادر شاہ ولی اللہ دہلوی ابن عبدالرحیم متوفی سنہ ۱۱۹۳ مصنف علامہ نسخہائے یونانیہ کہ در تجربۂ شان آمدہ بود دریں رسالہ حسب اصرار تلامذہ خود جمع نمودہ چنانچہ بعد خطبہ مینفرماید کہ بعضے احبا کہ در طلب علم طب مشغول بودند سوال نمودند کہ نسخہائے یونانیہ کہ معمول و مشہور تو باشد بقید قلم باید آورد چنانچہ در تکملۂ ہندیہ نسخہائے اہل ہند و معمولات خود مرقوم کردہ الخ اولش اینکہ الحمد للہ الشافی والصلوۃ علی رسولہ الکافی۔ الخ

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ در تکملۂ ہندیہ نمبری ۱۶۷ فن ہذا شامل و مجلد است مکتوبہ ہمان کاتب نمبر ۱۶۷ - و سال تحریرہم سنہ ۱۱۹۳ یکہزار و یکصد و نود و سہ ہجری است جملہ اوراق آن ہژدہ و سطور فی صفحہ بست و دو۔

و بعد این تکملۂ یونانیہ شانزدہ ورق دیگر در آن شامل است کہ در آن نسخہائے مجربہ برائے امراض مختلفہ مذکور است آنہم قابل قدری باشد۔

جامع الاطباء

حکیم نورالدین محمد عبداللہ عین الملک شیرازی بحکم شاہجہان بادشاہ دہلی در سنہ ۱۰۴۷ھ سنہ ۱۶۳۸ء تصنیف نمودہ کتاب را بر چہاردہ فتح مرتب کردہ یعنی بجائے ابواب و فصول لفظ فتح مقرر نمودہ۔

در فتح چہاردہم اسماء ادویہ فارسی و ہندی مع تلفظ آن براہ اعراب بیان نمودہ۔ اولش این است:-

"ھو اللہ احد اللہ الصمد کہ پایۂ حقیقت بیچونش از دائرہ دریافت و احاطۂ شناخت برتر است و تفکر ادراک کنہ ذاتش کاشف انوار تجلیات شئونات و فتوحات آن عز شانہ کہ انا فانا بسوادی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف خود بخود از خود صفات نا متناہی جلوہ ظہور فرمودہ و صلوات طیبات بران سرور کائنات کہ جلوۂ شہود و مظہر اتم کہ مستجمع جمیع بروز و مکنون است از ظہور شرف حضرت محمدی بختم انجامید صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الخ"

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۳۰ فن طب مرتب است بخط نستعلیق معمولی در سال ہفت جلوس شاہجہانی کہ مطابق بود با سنہ ۱۰۴۴ھ یکہزار و چہل و چہار ہجری نوشتہ شد۔ نام کاتب در آخر تحریر بود کسے آن را سیاہی انداختہ حک کردہ است۔

جملہ اوراق یکصد و سی و چہار (۱۳۴)۔ و سطور فی صفحہ سیزدہ (۱۳)۔

و بر صفحہ اولی ورق اول کتاب دو مہر عباس علی خان بہادر ثبت است۔ در یک مہر سنہ ۱۲۳۶ھ و در مہر دیگر سنہ ۱۲۶۶ھ ہجری کندہ است۔

خفِ علائی

تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسین الحسینی الجرجانی متوفی ۵۲۵ھ نام اصلی آن مختصر خفی۔
مصنف دراول کتاب میفرماید۔ چون خادم دعا گو اسمعیل بن الحسین الحسینی الجرجانی از جمع کتاب ذخیرہ خوارزم شاہی فارغ شد بر لفظ عالی خداوندی و خداوندزادہ امیر شاہ سالار اجل سید عالم عادل بہاء الدین عمدۃ الاسلام علاء الدولہ ضیاء الملۃ تاج الملوک والسلاطین قزل ارسلان ابوالمظفر التسز خوارزم شاہ حسام امیر المومنین رفت کہ ذخیرہ کتابے است بزرگ کتابے دیگر بایستی مختصر کہ ہر وقت بردست توان گرفت الخ۔
بنا برین مصنف علامہ این کتاب مختصر تصنیف نمودہ کہ پیوستہ اندر موزہ توان نہادہ وہمین سبب مختصر خفی نام کردہ آمد۔ کتاب مرتب است بر دو مقالہ
مقالۂ اولیٰ اندر تدبیر حفظ صحت مشتمل بر شانزدہ باب۔
مقالۂ ثانیہ در تقدمۃ المعروف ودرآن ہفت باب است۔ درین کتب خانہ سہ نسخہ ازان کتاب موجود است۔ دو نسخہ قلمیہ و یک نسخہ مطبوعہ۔
نسخۂ اولیٰ قلمیہ مربوط است بر نمبر ۱۰۳۔ نسخہ نفیسہ خوش خط نستعلیق بر کاغذ خان بالغ جدول طلائی بقلم عباد اللہ السنی مشہدی۔
مکتوبہ ۱۴ ماہ ربیع الآخر سنہ ۹۹۰ تسعین و تسعمائۃ۔ جملہ صفحات دوصد و شصت و ہفت و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔ نسخہ ثانیہ نمبری ۱۱۸ نستعلیق معمولی شفیعا آمیز از اول یک ورق ناقص مکتوبہ سنہ ۱۲ جلوس محمد شاہ بادشاہ۔ بقلم اسماعیل جملہ صفحات دوصد و سی و یک و سطور فی صفحہ دوازدہ ۱۲۔ و نسخہ مطبوعہ بر نمبر ۱۰۱ فن طب مخزون است۔

خواص الحیوان

از حیوة الحیوان خواص حیوانات بزبان فارسی ترجمہ کردہ اسامی حیوانات کہ در زبان عربی است آن را بہ ترتیب حروف ہجا مرتب ساختہ واز نام اسد شروع نمودہ۔ اما در ترتیب محض بر حرف اول نام اکتفا نمودہ خیال ترتیب حرف دوم وسوم ننمودہ۔ بعد اسد نام ابل آوردہ وبعد آن ابابیل وبعد آن اتان وبعد آن ارنب۔ اول نام حیوان بزبان عربی می نویسد بعد آن بہ فارسی می گیرد بعد آن جملہ خواص ومنافع ومضار ودیگر امور ضروری کہ تعلق با آن حیوان دارد می نویسد۔ شروع کتاب این است:۔

"سبحان من قال کن فکان ما لم یکن خص الحیوان بعلم ما لم یعلم وشرفنا بکنتم خیر امة علی سائر الامم کیف احمد من لیس لہ کم ولا کیف وانی امشی علی صراط ادق من شعر واحد من سیف صل علی روح الروح الرواح اعطیتہ لیلة تنزل فیہا الملائکة والروح وعلی من اذہبت رجسہم وطہرتہم تطہیرا ومن جعلتہم اشداء علی الکفار رحما بینہم رحما کثیرا وبعد ہذہ خواص الحیوان استخرجہا جدی رحمہ اللہ من حیوة الحیوان کانت مسطورا علی اوراق شتات وصفحات فتات امرنی بتصفیہا من لیس لی شیء من امرہ مصیرا کیف وقال ربہ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا شمرت ساق الجد لتالیفہا متعرضا لفوائد لم تکن فی الاصل راعیا لتقدیم ذکر فوائد لماخذ المذکور وتاخیر الوصل فالیہ معین علیہ والتوفیق امر من لدیہ کتبتہا علی ترتیب الحروف المعجم کما رتب فی الاصل المعظم الخ:

نام مصنف معلوم نشدہ اما از خطبہ دانستی کہ جد مصنف خواص حیوانات را از کتاب حیوة الحیوان علامہ دمیری ترجمہ بفارسی کردہ بود حسب حکم جد خود مصنف آن را تہذیب وترتیب داد وبعض امور را ان افزودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۶۴ از فن طب مرتب است بخط معمولی مصنف سال یکہزار و نود و چہار ہجری است۔ چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است۔
"تم ما قصدنا بفضل ربنا ضحوۃ یوم الاثنین الواحد والعشرین من صفر ختم الیہ بالخیر والظفر سنۃ اربع وتسعین بعد المائۃ والالف من ہجرۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما الی یوم الدین"
جملہ صفحات یکصد و ہیژدہ ۱۱۸۔ وسطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔
و در آخر آن ترجمہ موجز بفارسی مجلد است۔ و در آخر آن سلم الدرجات تصنیف حکیم احمد اللہ مجلد است کہ دران درجات ادویہ براہ حرارت و برودت و رطوبت و یبوست ذکر کردہ کتاب مفید است۔ و از صفحہ ۱۰۸ شروع است۔
بر صفحۂ اول مہر علی محمد خان عادل ثبت است و سال ۱۲۱۰ھ نوشتہ است۔ و نام تاریخی این رسالہ "منتخب عمدہ" است کہ ازان سال یکہزار و دو صد و دوازدہ ۱۲۱۲ حاصل می شود۔

رسالۂ آتشک

بزبان فارسی تصنیف محب اللہ بن محمد جیلانی۔
مصنف موصوف درین رسالہ حالات وکیفیات وعلل واسباب وعلاج این مرض
را بفارسی کہ آن را در ہندی آتشک می گویند بیان نمودہ۔ اول کتاب این است :-
"باعث تحریر این عبارات وتقریر این الفاظ وتسوید این حروف آنکہ بندۂ حقیر
محب اللہ بن محمد جیلانی بملازمت بعضی اعزہ واشرف می رسید وایشان میفرمودند بر
سبیل طعن کہ حکمای ایام واطبای زمان در تشخیص وعلاج آبلہ فرنگ عاجز وقاصر ومضطر اند
واز این مرض عقول واذہان ایشان سری بدر نمی تواند آوردہ وبندۂ حقیر را تسہیل آن شد
کہ این مرض دقیق را تشخیص کردہ سبب او را بظاہر ساختہ واعراض او را نمودہ علاجی برین
مرض وجہی نوشتہ کہ فوائد او عام باشد از سخنان علمای این فن فقرا تی چند فراہم آوردہ
بتطویل نہ انجامیدہ تا سبب ملال خاطر نشود وفقرات مبین خواہد شد انشاء اللہ تعالی الخ"
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ در فن طب بر نمبر ۳۰۸ مخزون ست بخط عادی می باشد۔ نام کاتب
وسال کتابت اگرچہ در خاتمہ این رسالہ مذکور نیست اما ہمراہ این رسالہ کتاب دیگر
بنام مجرب الشفا مجلد است در آخر آن سال کتابت یکہزار وشصت وچہار نوشتہ ونام
کاتب شیخ کمال شاگرد میران محی الدین نوشتہ است۔ این رسالہ ہم بخط ہمان کاتب ست
ودر فہرست کتب خانۂ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۳۳ھ ہجری این رسالہ بر صفحہ ۹۵ فہرست بنام
"رسالہ طب" درج شدہ۔
جملہ صفحات رسالہ چہل وشش۔ وسطور فی صفحہ یازدہ۔

رساله در خواص ادویه مفرده و مرکبه

ز

بزبان فارسی خوشخط نستعلیق مجدول بجدول طلائی ولاجوردی ولوح طلائی غالباً مخزونہ کتب خانہ شاہان اودھ است دو مہر کتب خانہ شاہی در اول بوده آن را حک کرده اند۔ نام جامع معلوم نشد۔

شروع کتاب این است :۔

"فصل در بعض مسائل کہ استعمال ادویہ موقوف بر علم این مسائل است ۔ اصل اول در تعریف دوا و تعریف درجات کیفیات ادویہ موثره در بدن تاثیر او یا بتمام جوہر است یا بہ کیفیتی از کیفیات عنصریہ مثل حرارت یا بخاصیت انچہ بتمام جوہر موثر است مستحیل میشود بجوہر بدن آن غذا است مثل گوشت ومراد ازانکہ بتمام جوہر موثر است اینست کہ منہضم می شود و اختلاط از و متکون می شود و اخلاط بدل مایتحلل می شود الخ"

نسخہ موجوده کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۷ فن طب مربوط است مکتوبہ سنہ یکہزار و سی و چہار ست نام کاتب مرقوم نشده۔

جملہ صفحات یکصد و شصت و پنج ۔ وسطور فی صفحہ ہفده ۔

رسالۂ فیضیہ

تصنیف زین العابدین بن غیاث الدین معروف ملا پیر طبیب۔

اول کتاب۔ قانون شفاء قلوب انام و موجز از کلمات اقوال خواص و عوام حمد حکیمے است جل ذکرہ و عز اسمہٗ الخ۔

مصنف علامہ در شروع کتاب می گوید کہ چون بندہ در ماہ محرم سنہ ۹۴۳ ثلاث و اربعین و تسعمائۃ خدمت سلیمان (غالباً سلطان سلیم خواہد بود) بادشاہ مشرف و موقر گردیدم و سلطان ممدوح کتاب خمسہ حکیم کامل مولانا نجیب الدین سمرقندی کہ در کتب خانہ شاہی بود بمن عطا فرمود خواستم کہ از کتاب مذکور مطالب عدیدہ مفیدہ ترجمہ نمودہ رسالہ سازم و نام این رسالہ فیضیہ مقرر کردم و رسالہ مرتب شد بر یک مقدمہ و پنجاہ و یک باب و خاتمہ۔

نسخہ کتب خانہ کہ شامل نمبر ۲۲۳ فن طب است نسخہ قدیمہ از آخر قدرے ناقص است یعنی تا اول خاتمہ است بایں وجہ نام کاتب و سنہ کتابت معلوم نشد۔

اما نمبر ۲۲۴ مکتوبہ شانزدہم جمادی الاولیٰ سنہ ۹۹۱ نہصد و نود و یک ہجری بخط نظام الدین علی بن سلطان احمد دیوان است و این رسالہ فیضیہ ہم بخط ہمان کاتب است و ہمان قلم و ہمان خط یس این رسالہ ہم مکتوبہ سنہ ۹۹۱ بخط ہمان نظام الدین است۔ جملہ صفحات ہشتاد و چہار و سطور فی صفحہ پانزدہ۔

طب خانی

تصنیف محمود بن محمد عبداللہ بن عبیداللہ بن محمود تلمیذ علامہ جلال الدین محمد دوانی (۸۳۰-۹۰۸ھ)۔ یہ جامع است مضامین علمی و عملی و امراض و اسباب و علامات و معالجات را و در زمان سلطان سعید بہادر خان تصنیف نمودہ۔

اول کتاب این است:-

"الحمد للہ الذی خلق الانسان فی احسن تقویم وھو یحیی العظام وھی رمیم والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ ونبیہ محمد شفی الام الضلالۃ واسقام الجہالۃ وعلی آلہ واصحابہ الہادین الی طریق الجواد سبیل العدالۃ اما بعد عرضہ میدارد راقم این سواد حقیر البضاعۃ محمود بن محمد عبداللہ بن عبیداللہ بن محمود نور اللہ مثواہم کہ چون در اوان شباب بواسطہ کثرت حرمان بعضے امراض مزمن ضعیف را در نیت بود کہ صناعۃ طبابت چیزی بداند و بقدر وسع در ملازمت و معالجت مرضی نماید تا آنکہ در سنہ اثنین و تسعمائۃ بہ نیت تحصیل توجہ بہ بلدہ فاخرہ شیراز صانہا اللہ و سائر بلاد المسلمین عن الآفات نمود و بمدت سہ سال دران توقف کرد و آن روز ملاحظہ فاخرہ مذکور مزین و محلی باجتماع افاضیل و علما بود و محط رجال مستعدان و مستفیدان از اطراف و اکناف گشتہ الخ"

کتاب مرتب است بر چہار باب و یک فصل۔ و ہر باب مشتمل است بر مقالات عدیدہ۔

باب اول در بیان قسم علمی و عملی فن طب۔
باب دوم در بیان امراض مختصہ باعضائے انسانی۔
باب سوم در بیان امراض مختصہ رجال و نساء۔
باب چہارم در بیان امراض عامہ کہ اختصاص بعضوی دون عضوی ہمر دسے و زن ندارد۔

وفصل در بیان ادویہ مفردہ ومرکبہ وخواص وحیوانات ومضرت از وشان وتدبیر آن بعد از حصول مضرت۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۲ فن طب یونانی مخزون ست خوشخط نستعلیق کاغذ حنائی مجدول طلائی ولاجوردی مجدول مکتوبہ ۱۲۰۸ھ یکہزار ودوصد و ہشت ہجری است۔ نام کاتب غیر مرقوم است۔

جملہ اوراق ۳۰۵ سہ صد و پنج وسطور صفحہ بست و پنج ۲۵۔

طب محمود شاہی

اصل کتاب (ویاگ بھگت) در زبان سنسکرت بودہ در زمانۂ سلطنت محمود شاہ بہمنی (۸۸۷ھ تا ۹۲۴ھ) از ان بزبان فارسی ترجمہ شدہ کتاب نادرالوجود و نایاب است۔ اول کتاب۔ دیباچہ وغیرہ درین نسخہ نیست۔ بلکہ بر ورق اول کتاب ہندسہ ۱۱۶ نوشتہ است و بر صفحہ اول ہمین ورق اول بخط محب حسین فیلسوف جنگ مرحوم این عبارت نوشتہ است۔
جلد دوم کتاب طب محمود شاہی ترجمہ ویاگ بھت طب محمود شاہی نادرالوجود ترجمہ ویاگبھت از کتب خانہ محمود شاہ بہمنی کہ حسب الحکم شاہ مذکور ترجمہ شدہ۔

سید محب حسین عفی عنہ

قبل از شروع کتاب بر یک ورق (مہر) و این عبارت بقلم سید محب حسین فیلسوف جنگ مرحوم تحریر است۔ درین کتاب ہشت مقالہ است۔

مقالۂ اول شوترا اشتان یعنی وجہ تالیف کتاب

مقالۂ دوم سار یراشتان یعنی تشریح جسم از ۱۶ تا ۱۴۸۔

مقالۂ سوم بدان استہان یعنی ادویہ شناسی۔

مقالۂ چہارم جگتیا استہان یعنی تشخیص امراض۔

و این کتاب در چہار مقالہ تمام شدہ است۔

نسخۂ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۸۱ فن طب می باشد۔ خوشخط نسخ مجدول بجدول طلاء ہمان نسخہ است کہ بعد ترجمہ برائے محمود شاہ بہمنی صاف شدہ و در کتب خانہ شاہ مذکور مخزون بودہ چنانچہ سابقاً از تحریر حکیم محب حسین مرحوم دانستی۔

نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔

اما از ملاحظۂ باب دہم علاج زحیر یعنی پیچش اینقدر ظاہر می شود کہ شخصے در ۹۸۲ھ نہصد و ہشتاد و دو

ہجری این کتاب را خوانده است پس کتابت این کتاب قبل ازین خواهد شد۔ نسخه مذکوره شروع از کتاب دوم و تاہم در شروع ناقص است یعنی از ورق ۱۱۶ تا ورق ۱۴۸ ہست بعد آن کتاب اول مجلد است و او ترجمهٔ شہر اصفہان است۔ شروع این کتاب باب اول در بیان نطفے (یعنی طریقے) که علم و عمل آن خدعمر و حیات بود۔
جملہ اوراق یکصد و پانزده و سطور فی صفحه بست و پنج۔
بعد آن جلد سوم علاج الامراض است۔
شروع آن باب اول علاج تپ و درین کتاب نوزده باب ست و صفحات یکصد و پنجاه و سه۔
بعد آن جلد چہارم بقیه علاج الامراض است و در آن چہل باب ست جملہ صفحات دو صد و بست و چہار است۔

طب ناصری

تصنیف شیخ طاہر بن شیخ ابوبکر طبیب کہ از فرزندان قطب الاقطاب شاہ جلال الحق والملة والدین حضرت شاہ جلال الدین جمنی پانی پتی قدس سرہ است۔
درین کتاب نسخہ ہائے جدیدہ و تراکیب مجربہ مفیدہ و لجات و ادویہ معمول بہا کہ در تجربہ مصنف و در تجربۂ اطبائے کاملین آمدہ بود در سنہ ۱۰۶۶ یکہزار و شصت و شش ہجری جمع نمودہ کتاب را بر چہل و ہفت فصول منقسم ساختہ۔
اول کتاب حمد نا محدود و حکیمے را کہ بقانون حکمت کامل الصناعت خود رحمت را رافع انواع امراض و حافع اضعاف اعراض گردانیدہ الخ۔
نسخہ کتب خانہ کہ شامل تکملہ ہندی نمبری ۱۶۷ است و در آخر این نسخہ نوشتہ است۔
واللہ اعلم اللھم وفق الامیر علی الفقیر بالرحم والعدل والدیانة فی نفسہ کتب ھذہ النسخة فی عھد عالم شاہ بادشاہ غازی فی سنة ھجری الف ومائة وثمان تمت ولیکن چون عہد شاہ عالم بادشاہ ہندوستان از ۱۱۷۳ھ تا ۱۲۲۱ھ بودہ این بیان صحیح معلوم نمی شود قیاس غالب این است کہ کاتب لفظ ثمانین یا تسعین از سہو نہ نوشتہ است واللہ عالم بالصواب۔
جملہ اوراق چہل و نہ ۴۹ و سطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹۔

فوائد الانسان (منظوم)

حسب حکم ابوالمظفر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ (۹۶۳ھ - ۱۰۱۴ھ) اسماء و افعال و خواص ادویہ بزبان فارسی منظوم کردہ شد اسماء ادویہ بر حروف تہجی مرتب است و افعال و خواص و نام و بدل و مصلح ہر دوا در چند شعر نظم کردہ مگر باینطور کہ اگر از ہر شعر متعلق آن دوا حرف اول بگیرند نام دوائی مذکور حاصل می شود۔ مثلاً ذکر برنج کہ آن را بزبان فارسی ارزی گویند درین سہ شعر نمودہ ـ

ا اول از بعد ذکر نام خدا ؎ گرم گویم برنج را ز غذا

ر رونق چہرہ و تاب شستہ اوست ؎ بہر اسہال و دبغ معدہ نکوست

ز زعم قومی کہ بر انکہ عمر فزاست ؎ دو درج خشک و باہمین اغذاست

پس اگر از حرف اول این ہر سہ شعر کہ الف و رای مہملہ و زای منقوطہ باشد گرفتہ شود لفظ ارز کہ نام عربی برنج است حاصل می شود ہمچنان در تمام ادویہ التزام نمودہ۔ اول کتاب اینست۔

"اللہ اکبر این چہ حکمت ہمایون و نعمت گوناگون است کہ حکیم ذوالجلال و منعم بے زوال عم نوالہ و جل جلالہ از نہ سپہر و ہفت کشور در نظر والا گہر خدایگان داور خدیو دادگر شاہ شاہان خسرو خسروان حقایق شناس نکتہ دان السلطان بن السلطان ابن السلطان الخاقان ابن الخاقان فرمان فرمائے بحر و بر ابوالمظفر شاہ جلال الدین محمد اکبر خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ جلوہ دادہ اند"

در خطبۂ کتاب تاریخ تالیف ہم ذکر نمودہ و گفتہ کہ مصرع شدہ اسمش فوائد الانسان تاریخ تالیف ست و تحت مصرع از قلم سرخ ۱۰۰۴ نوشتہ است گویا کہ تاریخ تالیفش ۱۰۰۴ھ بودہ و ہمین عدد از مصرع بشمار ابجد بر آمدہ می شود۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۷۴ فن طب مرتب ست بخط نستعلیق نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست۔ اما بظاہر نوشتۂ اوائل صدی یازدہم می باشد۔

جملہ صفحات ۱۶۹ یکصد و شصت و نہ و سطور فی صفحہ پانزدہ۔

قرابادین ممتازیہ

حکیم محمد عارف تُنی در سنہ ۱۲۰۳ھ یکہزار و دو صد و سہ ہجری تصنیف نمودہ۔
اول کتاب حمد و ثناء حکمت بالغہ مرحکیمے راست الخ۔
کتاب مرتب است بریک مقدمہ و چہل و چہار باب کہ دران یک صد و چہار دہ فصل است و خاتمہ۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۴۸۲ بخط خود مصنف است خط معمولی مکتوبہ سنہ ۱۲۰۳ھ یکہزار و دو صد و سہ ہجری۔
جملہ صفحات پانصد و بست و دو (۵۲۲) سطور فی صفحہ (۹) است۔

قرابادین ہندی

در بیان ادویہ ہندیہ و نسخہائے تیار کردۂ نواب سکندر جاہ بادشاہ دکن سنہ ۱۲۱۸ھ تا سنہ ۱۲۴۴ھ و نواب میر تفضل علیخان ہمیشہ در تجربۂ خود این ادویہ و نسخہائے می داشتند و حکیم شیخ حیدر مصری از حکمائے مصری حاصل کردہ ہمیشہ بآن عمل می نمود و بسیار مجرب یافتہ بود۔

این عبارت بر صفحۂ اولی کتاب بقلم حکیم سید محب حسین فیلسوف جنگ نوشتہ است۔
نسخہ مخزونہ کتب خانہ کہ بر نمبر ۳۳۹ فن طب می باشد شکستہ محررۂ سنہ ۱۲۰۵ھ یکہزار و سہ صد و پنج ہجری ست سال کتابت بر صفحہ (۸۴) کتاب نوشتہ است۔
در آخر آن لفظ (محب الحکمت) نوشتہ است و ہم یک مہر ثبت است کہ در آن محب الحکمت و سنہ ۱۳۰۹ھ کندہ است و بعد آن از صفحہ (۸۵) ترجمہ کتاب سنسکرت از بعض مقامات شدہ بر یک ورق و غالباً این ترجمہ حکیم سید محب حسین فیلسوف جنگ و بعد آن چند اوراق سادہ و بعد آن از صفحہ ۸۶ بخط حکیم سید محب حسین افعال و خواص ماترہ ہا و قدرے ہیئت نوشتہ است بعد آن در آخر کتاب فہرست ادویۂ مفردہ دیسی یعنی ہندی مرتبۂ حکمۂ اول تعلقداری نلگنڈہ نوشتہ است بعد آن ادویۂ مرکبہ دیسی یعنی ہندی مرتبۂ اول تعلقداری نلگنڈہ تحریر است جملہ صفحات ۱۲۰ سطور مختلف۔

مجرب الشفاء

بزبان فارسی تصنیف حکیم احمد بن محمد ملتانی ساکن گجرات۔
رسالہ مختصرہ است اما کمال سہولت طریقہ شناختن نبض و قارورہ و علامات امراض و علاج آنہا بیان کردہ کہ فہم آن بر طلبہ نہایت آسان و سہل باشد۔ اولش این است:-

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ علی رسولہ محمد والہ اجمعین بدانکہ حق سبحانہ وتعالی مخلوقات را دو صفت آفرید روحانی و دوم جسمانی۔ ما اکل و شرب در جسمانی آمد و لذت نعمات در وجود آدمی نہاد و ذوق آن بدو موضع گردانید یکے بر سر زبان بحلقوم دوم بر شرمگاہ بخرطوم الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۰۔۳ فن طب شامل و مجلد است بخط عادی بقلم شیخ کمال شاگرد میران محی الدین می باشد کہ سنہ ۱۰۶۴ یکہزار و شصت و چہار ہجری نوشتہ۔ جملہ اوراق شصت و نہ ۶۹۔ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

مجموعۂ حکیم الملک

تصنیف حکیم الملک نظام احمد گیلانی۔

مصنف طبیب خاص سلاطین قطبیہ بود رسائل عدیدہ و رسائل طبیہ وغیرہ نوشتہ این مجموعہ ہمان است۔

در اول مجموعہ رسالہ در ادویۂ مفردہ ہست کہ در تمام عمر بتجربۂ حکیم موصوف بحد مفید ثابت شدہ دران ذکر کردہ و شروع از ہلیلہ نمودہ اول رسالۂ مذکورہ شکر و سپاس بیقیاس مر صانعے را کہ بقوت عقل و تمیز ایشان را از سائر حیوانات امتیاز دادہ الخ۔

و در آخر مجموعہ یک رسالہ است کہ دران ذکر عناصر اربعہ نمودہ۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۳۰۶ بخط معمولی باشد سستہ کتابت و نام کاتب مرقوم شدہ۔ اما بر صفحۂ اولی ورق اول مجموعہ نوشتہ است کہ در سنہ ۱۱۶۹ یکہزار و یکصد و شصت و نہ ہجری معرفت میرزا معز الدین محمد ابتیاع شدہ داخل کتبخانہ شد۔ بخط طبعی جملہ صفحات ۳۳۶ سطور ۱۵۔

یادگار رضائی تذکرۃ الہند

معروف
بیادگار رضائی

تصنیف حکیم رضا علیخان بن حکیم محمود خان حیدر آبادی۔
کتاب نہایت مفید و کارآمد اطباء است مصنف درین کتاب ادویہ ہندیہ
از قسم حشائش و نباتات و عقاقیر وغیرہ وغیرہ کہ اطباء ہند یعنی ویدک و آنان آنہا را در
علاج استعمال می نمایند یک را بطور مخزن الادویہ بیان نمودہ یعنی اول نام دو دوم
حلیہ در الفاظ مے نویسد بعد آن افعال و خواص بعد آن مقدار شربت بعد آن بدل آن
اگر باشد وہم اگر این دوا در طب یونانی اسمے ہست آنہم می نویسد۔
اول کتاب۔ سبحان الذی علم الانسان علاج الابدان لشفاء الاسقام الخ
مصنف در خطبہ گفتہ کہ والد ماجدم حکیم محمود ابن حضرت اللہ اسما و حالات و کیفیات
و خواص ادویۂ ہندیہ کہ بہ تجربۂ اوشان رسیدہ بود بزبان عربی متفرق بطور مسودہ نوشتہ بودند
بعد وفات والد ماجد حقیر آن را بزبان فارسی در عہد میر اکبر علی خان بہادر سکندر جاہ
(۱۲۱۸ھ - ۱۲۴۴ھ) در سنہ یکہزار و دو صد و بیست و پنج در دار السلطنت حیدر آباد
ترجمہ نمودہ۔
کتاب را بتذکرۃ الہندیہ یادگار رضائی موسوم نمودم۔ و کتاب مرتب است
بر سہ تذکرہ و یک خاتمہ۔
تذکرۂ اول در بیان اصول بدن وغیرہ بطریق ہندیہ۔
تذکرۂ دوم در اوزان و مصالح و مضار ادویہ و اغذیہ و بعضے مقولات ہندیان۔

تذکرۂ سوم در بیان اسما و ماہیات امزجہ و افعال و اصلاح ضرر و خواص ادویہ و اغذیۂ ہندیہ۔
خاتمہ در بیان اسماء چندکہ مستعمل در ماہیات است۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۶۴ خوشخط نستعلیق تقطیع کلاں بر کاغذ خان بالغ مجدول سہ جدول ولاجوردی و شنجرفی۔
در ۱۲۵۷ھ یکہزار و دو صد و پنجاہ و ہفت ہجری بخط محمد غوث الدین در بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد حسب فرمائش نواب شرف الدولہ نوشتہ شد۔
جملہ اوراق کتاب چہار صد و بست و ہشت ۴۲۸ و سطور فی صفحہ بست ۲۰۔
مخفی نماند کہ کتاب مذکور دو بار در ہمین شہر حیدرآباد لباس طبع ہم پوشیدہ۔
بار اول در ۱۲۸۳ھ یکہزار و دو صد و ہشتاد و سہ ہجری۔
بار دوم در ۱۲۹۱ھ یکہزار و دو صد و نود و یک ہجری۔
و این ہر دو نسخہ ہم درین کتب خانہ آصفیہ علی الترتیب بر نمبر ۵۵ و ۶۸۸ در فن طب مخزون ست۔

اختیار شرح المختار

علامہ ابوالفضل شیخ مجد الدین عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی الحنفی المتوفی ۶۸۳ھ ششصد وہشتاد وسہ ہجری در عنفوان شباب یک کتاب مختصر در مسائل فقہیہ حنفیہ نوشتہ بود و نام آن مختار مقرر نمودہ۔

بعد آن باصرار احباب وطلاب بر مختصر مذکور خود شرح مفصل نوشتہ نام آن اختیار مقرر کردہ۔ این ہمان شرح است۔ اول کتاب این است:۔

"الحمد لله الذي شرع لنا دينا قويما وهدانا اليه صراطا مستقيما وجعلنا من اهله تعلما وتعليما احمده من عمت رحمته افضاله وغمرت عطيته ونواله واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة استزيد بها ونور كرمه واشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي جمع ببعثه شمل الحق بعد التفرقة وقمع برسالته حزب الباطل بعد تطرقه صلى الله عليه وعلى آله واصحابه واتباعهم الذين سلكوا سنن سنته وصوابه الخ"

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲ فن فتاوی مخزون است نسخہ قدیمہ صحیحہ محشی بخط نسخ خوشخط است مکتوبہ ۸۲۰ھ ہشتصد وبست ہجری است۔ وشیخ ابوحفص عمر بوقت خواندن ہدایہ این نسخہ را تصحیح نمودہ۔

جملہ اوراق ۳۰۱ سہ صد ویک۔ وسطور فی صفحہ ۲۵ بست وپنج۔

ترجمۂ مصنف درکتاب الفوائد البہیہ ص۱۰۶ والمستطرفہ ص۱۴۱ موجود است۔

التجنیس والمزید

تصنیف برہان الدین علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل المرغینانی الحنفی المتوفی ۵۰۳ھ ثلث وخمسمائۃ در فتاویٰ موافق مذہب امام اعظم ابوحنیفہ۔

جلالت شان مصنف علام از کتب تراجم وطبقات واضح شود خصوصاً در کتاب الفوائد البہیہ صـ۱۴۱ ومفتاح السعادۃ جزء اول صـ۱۳۶

کتابش ہدایۃ المبتدی وشرح آن الہدایہ از مشہور ترین ومول علیہ کتب فہرست فقہ حنفی است ونسبت المرغینانی بہ مقام فرغانہ من بلاد مرغینان است کہ مسقط راس این فقیہ علام بودہ۔

این فتاویٰ نہایت معتبر ومستند ومرجع علمائے اعلام است۔

اول کتاب۔ الحمد للہ العلیم القدیر الحکیم الخ۔

مصنف علامہ در اول کتاب فرمودہ کہ صدر اجل حسام الدین در تصنیف خود مسائل ودلائل وارد کردہ بود مگر اتمام آن کتاب صدر موصوف را دست نداد صدر الشریعہ مصنف ہدایہ ومصنف این فتاویٰ بہ تکمیل آن پرداختہ وصدر اجل حسام الدین آنچہ حوالہ کتب در کتاب ناتمام خود ذکر کردہ بود بجائے آن مصنف حروف مفردہ ذکر کردہ پس حرف ن برائے نوازل ابی اللیث وحرف ع برائے عیون المسائل ابی اللیث وحرف و برائے واقعات الناطفی ت مثناۃ فوقانیہ برائے فتاویٰ ابی بکر بن الفضل وس برائے فتاویٰ ائمہ سمرقند وش معجمہ برائے زوائد وج برائے اجناس ناطفی وغ معجمہ برائے غریب الروایۃ ابی شجاع وش معجمہ برائے شرح ومبسوط وف برائے فتاویٰ صغریٰ صدر شہید وھ برائے متفرقات۔

ونیز مصنف علامہ در خطبہ فرمودہ کہ انچہ در این کتاب مذکور است از نتائج افکار و

ز استنباط متاخرین ست متقدمین برائے نص نفرمودہ اند۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبری ۲۵ خط عادی۔ مکتوبہ سنہ ۹۸۸ھ نہصد و ہشتاد و ہشت ہجری بقلم عبدالوہاب ولد قاضی حامد است۔
جملہ اوراق دو صد و سیزدہ و سطور بست و یک۔ در کشف الظنون این فتاویٰ مذکور ست
چنانکہ معلوم شدہ تا حال این فتاویٰ بکدامی چاپ خانہ بطبع نہ رسیدہ۔

حسب المفتی

تصنیف امیر ابو المعانی بن المرحوم المبرور خواجه مولٰنا بخاری المتوفی سنه ۵۹۲ھ پانصد و نود و دو ہجری- موافق فقہ حنفیہ است۔

اول کتاب- الحمد للہ الذی جعل العلم ھدایة الی الدرجات العلی وصیّر الفقہ خلاصة نیل السعادات القصوی الخ۔

مصنف ممدوح بعد حمد و صلوٰة در شروع کتاب میفرماید کہ وقت حضوری خود خدمت استاذ و خال علامہ حضرت عزیزان قاضی بعض روایات و بعض فیصلہ جات کہ در زمان خاقان ابن خاقان عبد اللہ بہا در خان نور مرقدہ جمع کردہ بودم کہ سیزدہ جز بود بعد آن جمعی کثیر از اقارب و احباب فقیر باصرار التماس نمودند کہ برائے جزہائے مذکورہ دیگر روایات را اضافہ نمودہ کتاب را کامل نمایم پس حسبہ چہل و ہفت اجزای دیگر افزودہ کتاب را در شصت جز تمام کردہ بنام نامی خاقان ابن خاقان میر محمد بہادر خان معنون کردم و کتاب مزبور بعضے در مکہ معظمہ و بعضے در مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً نوشتہ و ہرگاہ تصنیف کتاب در مکہ معظمہ تمام شد در فکر تسمیہ آن بودم کہ ناگاہ ہاتف آواز داد و برا حسب المفتی نام ہنند پس ہمین نام موسوم کردم سال تصنیف کتاب مذکور سنہ ۵۷۵ھ خمس و سبعین وسبعمائة۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ نمبری ۵ فن فتاوی بخط ما یقری عالمانہ منقول است از نسخہ کہ در مکہ معظمہ تحریر شدہ بود مکتوبہ ۱۰۹۴ھ یکہزار و نود و چہار ہجری است کاغذ خانبالغ محشی مصححہ- جملہ اوراق دو صد و سی و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔

خلاصۃ الفتاویٰ

تصنیف شیخ طاہر بن احمد بن عبد الرشید البخاری المتوفی ۵۴۲ھ سنہ اثنین واربعین و خمس مائۃ ہجری۔

کتاب مشہور و معتمد علیہ علماء و فضلا است۔

مصنف علامہ در اول کتاب میفرماید کہ قبل تصنیف این کتاب من دو کتاب دیگر موسوم بہ خزانۃ الواقعات و کتاب النصاب در ہمین فن فتاوی تصنیف کردہ بودم بعض برادران برائے تلخیص آن سوال نمودند تا ضبط آن سہل باشد پس حسب التماس اوشان این کتاب خلاصہ تصنیف نمودم کہ جامع روایات و خالی از زوایداست مع بیان مواضع مسائل و فہرست فصول و اجناس در شروع ہر کتاب تا معین طالب فتوی گردد۔

اول کتاب ۔ الحمد للہ خالق الارواح والاجسام وعلى النور والظلام الخ۔

نسخہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳ فن فتاوی مرتب است۔

نسخہ کاملہ خوشخط مصحح مخدوم مقروہ علمائے اعلام خوش خط بخط نسخ بر صفحہ اولی ورق اول مصنف و نام کتاب در زمین طلائی نوشتہ است نام کتاب در سطر مستطیل طلائی و نام مصنف در دائرۂ طلائی۔

کل کتاب از اول تا آخر مجدول است بجدول طلا تاریخ کتابت و نام کاتب مرقوم نیست اما در آخرین عبارت نوشتہ است۔

بتاریخ نہم شہر جمادی الاولی ۱۰۵۵ سنہ یکہزار و پنجاہ و پنج ہجری فقیر فضل اللہ و مولنا یعقوب کتاب خلاصہ فقہ در بلدہ پٹنہ مقابلہ نمودہ باتمام رسانیدیم واللہ الموفق والمعین۔

جملہ اوراق دوصد و بست ۲۲۰ و دو سطور فی صفحہ سی و نہ نسخہ مذکورہ قدرسے آبخوردہ است۔

صنوان القضاء و عنوان الافتاء

علامۂ عماد الحق والدین ابو الملوک والسلاطین اعظم صدور الدہر اکبر العلماء ماوراء النہر ابو الحامد محمد بن محمد بن اسمٰعیل الخطیب الاسفورقانی نزیل دہلی در دہلی در سال اثنین واربعین وستمائۃ سنہ ۶۴۲ھ تصنیف نمودہ۔

فتاویٰ مذکور موافق فقہ حنفی ست۔

اول کتاب۔ الحمد لمن اقسمت بتقدسہ امشاج علی صموتہا الخ۔

کتاب مرتب است بر پنج باب۔ وہر باب مشتمل بر چند فصول۔

باب اول در فاتحۃ الکتاب۔

باب دوم در جامع ادب قضا قبل تقلد بعہدہ قضا و بعد آن۔

باب سوم در بیان اجابت طالب واحضار مطلوب و بیان رزق قاضی از بیت المال وغیرہ وغیرہ۔

باب چہارم در بیان اموریکہ قاضی را آن عمل باید کرد و اموریکہ قابل عمل قاضی نیست وغیرہ وغیرہ۔

باب پنجم در دعاوی وبنات۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۰ بخط نستعلیق معمولی مکتوبہ ۱۱۸۰ھ سنہ یکہزار ویکصد وہشتاد

ہجری ... سنہ ۹ السد ...

پناہ ولد عبدالرشید متصدی یعنی محرر محکمہ شرعیہ بفرمایش قاضی وحیدالدین خان پرنمودہ۔

جملہ اوراق سہ صد و شصت و نہ ۳۶۹ وسطور فی صفحہ بست حاجی خلیفہ در کشف الظنون ن نفرمودہ غالباً بنظرش نرسیدہ۔

الفتح الربانی

شیخ الاسلام علامہ محمد بن علی الشوکانی المتوفی ۱۲۵۰ھ یکہزار و دو صد و پنجاہ ہجری۔
آنچہ در حیات خود اجوبۂ مسائل فقہ و اصول و تفسیر و حدیث و لغت وغیرہ نوشتہ بود۔ قاضی احمد پسر علامہ موصوف در دو جلد ضخیم آن را در سال یکہزار و دو صد و شصت و دو ۱۲۶۲ھ ہجری بحذف سوالات جمع نمودہ۔
اول کتاب۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وآلہ وصحبہ الاکرمین۔

نسخۂ مخزونۂ کتب خانہ آصفیہ در دو جلد است بخط عرب۔

نصف اول نمبر ۷۶۔ در آن مسائل طہارۃ و صلوٰۃ و زکوٰۃ و نکاح و طلاق و خلع و لعان و نفقہ و رضاع و بیع و اجارہ و شرکۃ و وقف و ہبہ و اطعمہ و اشربہ و ایمان و خصومت و قضا و حدود و وصایا و سیر مذکور است و در اول کتاب یک فہرست شامل ست از آن معلوم می شود کہ ہر یک از مضامین بالا از کدام این نصف شروع می شود و سال تحریر این نصف اول ۱۲۸۶ھ یکہزار و دو صد و ہشتاد و شش ہجریست۔
و در آخر نوشتہ است کہ مقابلہ ہم کردہ شد با منقول عنہ صفحات نصف اول جلد پانصد و یازدہ ۵۱۱ و سطور فی صفحۃ سی و دو ۳۲۔
نصف دوم نمبری ۷۷ ہم بخط ہمان کاتب شروع از کتاب التفسیر و ختم بر ابحاث لغت درین نصف ہمگی ہفت مباحث است۔
اجوبہ متعلق بہ تفسیر قرآن۔
ابحاث احادیث۔
ابحاث ا[illegible]

ابحاث اصول دین۔
ابحاث نحو۔
ابحاث معانی و بیان و بدیع۔
ابحاث لغت
جملہ صفحات سہ صد و نود و پنج ۲۹۵ و سطور فی صفحہ سی و دو ۳۲۔ و بر صفحہ ۲۰۸ منجانب قاضی احمد پسر مصنف نوشتہ است کہ ترتیب این کتاب یوم پنجشنبہ سوم محرم در سال ۱۲۶۲ھ یکہزار و دو صد و شصت و دو ہجری ختم شدہ۔
و تاریخ کتابت این نسخہ ۱۲۸۶ھ ہجری یکہزار و دو صد و ہشتاد و شش ہجری تحریر ست و تا صفحہ ۲۰۸ کاغذ و خط قلم ہر دو نصف متحد است و از صفحہ ۲۰۹ تا صفحہ ۲۹۵ کاغذ و خط ہر دو مختلف ست و شروع این است۔ سوال عن قولہ تعالیٰ ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد۔
و نام کاتب این اوراق محمد عبدالرحیم خان بن مولوی فتح محمد خان است۔ چنانچہ بر صفحہ ۲۰۸ و ۲۹۵ تحریر است۔
ظاہرا معلوم می شود کہ این مسائل علاوہ مسائل مرتبہ فرزند علامۂ شوکانی است غالباً این اجوبہ منجملہ آن تحریر است خواہد بود کہ فرزند علامۂ شوکانی در خطبۂ کتاب فرمودہ کہ اکثر منازعات و مباحثات وغیرہ را من جمع نہ نمودہ ام۔
این نصف دوم ہم مقابلہ شدہ است۔
چنانچہ در آخر تحریر است۔
مخفی نماند گمان غالب فقیر این است کہ این نسخہ مشکبتہ نواب سید صدیق حسن خان مرحوم رئیس بھوپال و از کتبخانۂ اوشان است اگرچہ علامت بران موجود نیست مگر راقم از جلد نسخہ می شناسم کہ این چنین جلدہا اکثر در کتب خانہ اوشان بودہ و بایع این نسخہ سید احمد مدنی مکی ہستند کہ اوشان بعد وفات نواب ممدوح اکثر کتب از کتبخانۂ مرحوم درین کتبخانہ فروخت کردہ اند۔

فتاوی ابراھیم شاھی

تصنیف احمد بن محمد ملقب بہ نظام گیلانی۔
مصنف موصوف کتاب را از یکصد و ہشت و چند کتب فقہ جمع نمودہ خدمت سلطان ابراہیم شاہ تحفہ پیش کردہ و باسم مبارک سلطان موصوف موسوم نمود۔
اول کتاب۔ الحمد للہ الذی رفع منازل العلم واعلی مقدارہ الخ۔
کتاب مرتب است بر ابواب فقہ یعنی طہارت صلوٰۃ صوم زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۷۔ خط نسخ خوشخط کاغذ عمدہ مکتوبہ ۱۰۸۷ھ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری۔
بقلم سید محمد است و نسخہ مذکور در دو تحریر شدہ۔
حصۂ اولی از صفحہ (۱ تا ۴۴۶) در خاتمہ این حصہ ہم سنہ کتابت ۱۰۸۷ھ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری۔
و نام کاتب سید محمد تحریر است۔
و حصۂ دوم از صفحہ ۴۴۷ شروع و بر صفحہ (۸۰۵) ختم است سطور فی صفحہ در ہر دو حصہ بست و پنج است۔
حاجی خلیفہ غالباً این فتاوی ندیدہ۔
مخفی نماند کہ فتاوی ابراہیم شاہی بزبان فارسی ہم تصنیف ہمین مصنف است۔
درین کتب خانہ بر نمبر ۱۲۱۱ مرتب است در فہرست فارسی مذکور خواہد شد۔

فتاوی الولوالجی

تصنیف ظہیر الدین ابو المکارم اسحاق بن ابی بکر الحنفی المتوفی سنہ ۷۱۰ھ ہفتصد و دہ ہجری
بۂ اصل مصنف این است ـ الحمد للہ الذی جعل العلم حجۃ الاسلام ـ الخ
د خطبہ فرمودہ کہ شیخ امام حسام شہید کمال اہتمام در تحریر احکام فقہ میداشت ـ چنانچہ کتاب
جامع النوازل الاحکام چنین تصنیف فرمودہ کہ طالبان علم دین را نہایت سہولت و آسانی
حصول احکام حاصل شدہ پس ابن خادم شہید مزبور خواست کہ تفصیل کلام شیخ مذکور
نماید و آنچہ از شیخ موصوف از واقعات ہمہ فوت شدہ باشد آن را بیفزاید و نیز مضامین
ب مندرجہ امام محمد بن الحسن کہ دانستن آن صاحبان افتا را ضرورست اضافہ نماید تا کہ
اب جامع در فقہ مرتب شود ـ کتاب مذکور بر ابواب فقہ مرتب است و بجائے
ر باب لفظ کتاب می نویسد ـ درین کتب خانۂ آصفیہ دو نسخۂ کاملۂ قلمیۂ آن بر نمبر ۱۴۲ و
۱۱۰ موجود است نمبر ۱۴۲ اول خوشخط نسخ بر کاغذ خان بالغ تقطیع کلان مکتوبہ سنہ ۹۷۴ھ ۹ محرم
ہصد و ہفتاد و چہار ہجری ـ نام کاتب مرقوم نشدہ ـ
جملہ اوراق ششصد و یک و سطور فی صفحہ سی و پنج ـ نسخۂ مذکورہ در خدمت اکابر علما و قضات و
متین بودہ چنانچہ عبارات ایشان بر ورق اول موجود است و یک مہر امانت خان ثبت
ست کہ دران سنہ ۱۱۰۴ یکہزار و یکصد و چہار ہجری کندہ است و یک مہر دیگر محمد حبیب اللہ
ست ـ
نسخۂ ثانیہ نمبری ۱۱۰ بخط عرب مکتوبہ سلخ جمادی الآخر سنہ ۱۰۶۸ یکہزار و شصت و ہشت ہجری ـ
لم محمد شعرانی در مکۂ مشرفہ شدہ در آخر دو سہ ورق وصلہ کردہ ـ جملہ اوراق دو صد و پنجاہ
چہار و سطور فی صفحہ سی و پنج ـ
حاجی خلیفہ ذکر این فتاوی در کشف الظنون نمودہ ـ

فتاوی اکبر شاہی

تصنیف عتیق اللہ بن اسماعیل ابن شیخ قاسم۔
مصنف موصوف در عہد سلطنت اکبر بادشاہ دہلی این فتاوی تصنیف نمودہ کہ موافق فقہ امام اعظم می باشد ونام آن بنام سلطان ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی قرار دادہ۔
اول کتاب۔ الحمد للہ حمد الشاکرین ونومن بہ ایمان الموقنین ونقر بوحدانیتہ اقرار الصادقین الخ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۱۳ بہ خط نسخ خوب تقطیع کلان از آخر بظاہر چند ورق ناقص است۔ در آخر کتب الحدود شروع شدہ اما تمام نیست۔
سنہ کتابت ونام کاتب بوجہ نقصان نوشتہ نشدہ تخمیناً مکتوبہ اواسط صدی دوازدہم باشد عجب نیست جملہ اوراق ۶۰، ۲۶ سطور فی صفحہ ۱۷۔
در کشف الظنون ذکرش نیامدہ چراکہ از مصنفات ہندوستان است۔ غالباً در بلاد روم وعرب نہ رسیدہ باشد۔

فتاوی حمادیہ

تصنیف ابوالفتح رکن الدین ابن حسام الدین مفتی ناگوری موافق فقہ امام اعظم است۔
اول کتاب۔ الحمد للہ الذی نور قلوب الموحدین بنور التوحید والایمان الخ
درین کتب خانۂ آصفیہ چہار نسخہ ازان بر نمبر ۱۸ و ۱۹ و ۱۰۵ و ۱۰۶ موجود است۔
نمبر ۱۸ بخط نسخ خوب۔ سنہ تحریر و نام کاتب مرقوم نیست۔
اما در اول کتاب عبارت خریداری این نسخہ تحریر است و دران سال خرید سنہ ۱۲۵۹ھ
یکہزار و دو صد و پنجاہ و نہ ہجری و بر آخر یک ورق سادہ یک نسخہ طلوع برائے تنقیہ ممورہ نوشتہ
تاریخ آن سنہ ۱۲۵۸ھ یکہزار و دو صد و پنجاہ ہشت ہجری است۔
پس این نسخہ غالباً مکتوبہ بشروع صدی سیزدہم خواہد بود۔ جملہ اوراق سہ صد و چہاردہ و سطور
فی صفحہ بست و سہ۔
نسخۂ ثانیہ نمبری ۱۹۔ ہم نسخۂ کاملہ نصف نسخہ بخط نسخ و نصف بخط نستعلیق شفیعا آمیز مگر ظاہراً
کاتب شخص واحد است۔ این نسخہ مکتوبہ سنہ ۱۰۸۴ھ یکہزار و ہشتاد و چہار ہجری است نام
کاتب مرقوم نیست۔
جملہ اوراق یکصد و پنجاہ و ہفت سطور فی صفحہ بست و ہفت۔
نسخۂ ثالثہ کاملہ نمبری ۱۰۵ مقابلہ شدہ سنہ ۱۰۷۴ھ ہجری یکہزار و ہفتاد و چہار ہجری بخط نستعلیق
معمولی نسخہ زدایدہ قابل مرمت است۔
نام کاتب و سال کتابت دران تحریر نیست
جملہ اوراق دو صد و چہل و چہار و سطور فی صفحہ بست و پنج۔
نسخۂ رابعہ نمبری ۱۰۶ بخط نستعلیق عادی مختلفہ و بعض جا نسخ معمولی و بعض جا شکستہ نام کاتب و
سال تحریر مرقوم نیست۔ اما مہر قاضی معین الدین در آخر و وسط کتاب ثبت است سال

آن بخوبی خوانده نمی شود، در ورق اول یک عبارت خریداری مرقوم است سال ۱۲۰۷ھ یکہزار و دو صد و ہفت ہجری است بظاہر این نسخہ ہم مکتوبہ اواسط صدی یازدہم خواہد بود۔

جملہ اوراق چہار صد و دو ۴۰۲ سطور فی صفحہ ہفدہ ۱۷۔

این کتاب در ہند طبع ہم شدہ است۔

فتاوی ظہیریہ

تصنیف شیخ ظہیر الدین ابوبکر محمد بن احمد القاضی المحتسب المتوفی ۶۱۹ھ تسعہ وعشر ستمائۃ۔

فتاوی مشہور ومعروف ومدار کار علماء وقضات است۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کہ علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی المتوفی ۸۵۵ھ خمس وخمسین وثمانمائۃ بعد حذف فتاوی مشہور فتاوہ مفیدہ را از فتاوی ظہیریہ انتخاب نمودہ کتابے مستقل ساختہ ونام آن المسائل البدریہ المنتخبہ من الفتاوی الظہیریہ نہادہ ودر خطبۂ آن علامہ عینی فرمودہ کہ کتاب ہذا مشتمل است بر مسائل ماخوذ از کتب متقدمین کہ علمائے متاخرین ازان مستغنی نیستند۔

اول کتاب۔ کما نقلہ حاجی خلیفہ الحمد للہ المتفرد بالعلام المتوحد بالبقاء الخ

فتاوی ظہیریہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ فن فتاوی مخزون است محض نصف دوم کتاب است وشروع است از کتاب الوقف وختم است بر کتاب المتفرقات پس ہمین نصف دوم حسب ذیل بست ویک کتب فقہیہ است۔ کتاب الوقف۔ کتاب الہبۃ۔ کتاب المضاربۃ۔ کتاب البیوع۔ کتاب الشفعہ۔ کتاب القسمۃ۔ کتاب الاجارات۔ کتاب الدعوی والبینات۔ کتاب الوکالت۔ کتاب الکفالۃ والحوالہ۔ کتاب الصلح۔ کتاب الرہن۔ کتاب المزارعۃ۔ کتاب الشرب۔ کتاب الاشربہ۔ کتاب الاکراہ۔ کتاب الحجر۔ کتاب الوصایا۔ کتاب المتفرقات۔

نسخۂ مذکورہ بخط عرب خوشخط مکتوبہ ۸۷۰ھ ہشتصد وہفتاد وہفت ہجری نام کاتب نیست۔ اما در آخر نوشتہ کہ نسخۂ مذکورہ امام عالم علامۂ قاضی القضاۃ کمال الدین

ابی عبداللہ محمد بن سیدنا العبد الفقیر الی اللہ تعالی القاضی سلطان اعزہ اللہ بعز طاعتہ ورحم سلفہ آمین آمین۔

ودر صفحۂ اولی ورق اول کتاب یک مہر ہداۃ العلما شیخ الاسلام خان ثبت است و سہ عبارت تملیک بقلم علمای اعلام مرقوم است۔

جملہ اوراق سہ صد و سیزدہ (۳۱۳) وسطور فی صفحہ بست و نہ (۲۹)۔

فتاویٰ ماوراء النہر

تصنیف صدر الشریعة الثانی عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعة متوفی سنہ ۷۴۷ھ ہفتصد و چہل و ہفت ہجری۔ تصنیف سنہ ۷۴۳ھ ہفتصد و چہل و سہ ہجری۔

اول کتاب۔ الحمد للہ رافع اعلام الشریعة الغراء وجاعلها شجرة اصلها ثابت وفرعها فی السماء الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۴۱ بخط نسخ واضح نہایت محشی و حواشی باین کثرت تحریر شدہ کہ بر اوراق جداگانہ نوشتہ۔ بمقامات خود داخل شدہ از اول تا آخر حال حواشی ہم نیست بلکہ مقدار حواشی از اصل کتاب سہ چند و چہار چند اگر گفتہ شود بعید نیست۔ و حواشی از کتب مختلفہ ماخوذ است و بعد ہر حاشیہ نام کتاب ماخوذ عنہ تحریر است۔ سال کتابت و نام کاتب در آخر مرقوم نشدہ۔ جملہ اوراق ششصد و شصت و ہشت سطور متن ہفت و سطور حواشی غیر معین۔

حاجی خلیفہ این فتاویٰ را ندیدہ اما در کشف الظنون نام آن بردہ و گفتہ کہ در تاتارخانیہ اسمش مذکور است۔

فتاویٰ علامہ نووی

تصنیف علامہ محی الدین یحییٰ بن شرف النووی متوفی ۶۷۶ھ ششصد وہفتاد وشش ہجری است۔

علاء الدین علی بن ابراہیم العطا تلمیذ نووی بر ابواب فقہ فتاویٰ استاد خود در ۶۷۴ھ ششصد وہفتاد ہجری مرتب نمودہ۔ نام آن عیون المسائل کرد۔

واین فتاویٰ موافق مذہب امام شافعی است۔

اولش۔ الحمد للہ رب العالمین خالق السموات والارضین ومدبرھما اجمعین الخ۔

درین کتب خانہ دو نسخۂ قلمیہ ازان بر نمبر ۲۶ و ۲۷ مخزون است۔ نمبر ۲۶ بخط عرب نسخۂ قدیمہ مکتوبہ ۹۸۵ھ خمس وثمانین وتسعمائۃ بقلم ابی بکر بن عیسیٰ بن ابی بکر السرجادی۔ جملہ صفحات کتاب یکصد وبست ویک ۱۲۱ وسطور نوزدہ ۱۹۔ ودر ہر صفحہ۔ و سنہ کتابت بر صفحۂ ۱۲۱ نوشتہ است۔

وبعد ختم کتاب چند اوراق دیگر مجلد است کہ دران مضامین مختلفہ نوشتہ است۔

نسخۂ ثانیہ نمبر ۲۶۔ بخط نسخ صاف مکتوبہ ۱۲۴۱ھ یکہزار ودوصد وچہل ویک ہجری است بخط محمد صبغۃ اللہ غالباً نوشتہ بلدۂ حیدرآباد دکن است۔ وبر ورق اول این نسخہ۔

نسخۂ ثانیہ نمبر ۲۷۔ بخط نسخ صاف مکتوبہ ۱۲۴۱ھ یکہزار ودوصد وچہل ویک ہجری است بخط محمد صبغۃ اللہ غالباً نوشتۂ بلدۂ حیدرآباد دکن است

وبر ورق اول این نسخہ یک مہر ثبت ست کہ دران این عبارت مرقوم است۔ خادم نقال العلماء العاملین ابو البرکات حسین بن محی الدین جملہ اوراق ہشتاد وپنج ۸۵ و سطور فی صفحہ چہاردہ ۱۴۔

فتاوی ابراہیم شاہی

زبان فارسی تصنیف احمد بن محمد الملقب بہ نظام گیلانی۔
کتاب مذکور بزمانہ سلطان ابراہیم شاہ تصنیف شدہ و بخدمت سلطان موصوف تحفۂ پیش گردیدہ۔
اول کتاب۔ حمد بے حد و ثنائے بے عد کہ از قیاس افزون ست و از مساس احساس بیرون مر خداوند کریم و علام علیم را الخ۔
نسخۂ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ نمبری ۱۱۷ فن فتاوی بخط نسخ کاغذ خان بالغ مکتوبہ ۱۰۰۴ھ یکہزار و چہار ہجری بخط بزرگے مسمی بجمال است۔
جملہ صفحات سہ صد و نوزدہ و سطور فی صفحہ بست و یک حاجی خلیفہ در کشف الظنون ذکر آن نمودہ غالباً کتاب مذکور در بلاد روم و عرب نرسیدہ۔

فتاوی امینیہ

بزبان فارسی محمد امین بن عبداللہ المومنابادی در شہر بخارا این فتاوی را از کتب فقہ و فتاوی علما جمع نمودہ و کتاب را بر ابواب فقہ مرتب ساختہ۔ از کتاب الطہارت شروع نمودہ در کتاب الدعوی ختم نمودہ۔

اولش این است:۔

"یا دایم الفضل علینا بتوفیق محامدک و یا باسط الایدینا التنمیق رسالتک اھدنا ھدایۃ کافیۃ علی وجہ الکفایۃ واختم علی امورنا من البدایۃ الی النھایۃ وصل علی خلاصۃ الاصفیاء و سید الاتقیاء محمد سید الرسل والانبیاء الخ"

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۴۰، و ۷۰ فن فتاوی مخزون است۔

نسخہ نمبری ۴۰ بخط طبعی مائل بہ نستعلیق بر کاغذ ختائی مکتوبہ بسال یکہزار و سی و چہار ہجری بقلم ساقی محمد بن میرزا قول حسین سمرقندی است۔

جملہ صفحات دو صد و نود و پنج و سطور فی صفحہ بست و یک۔

و نسخہ نمبری ۷۰ فن فتاوی بخط نسخ معمولی مکتوبہ سنہ ۱۰۷۲ یکہزار و ہفتاد و دو ہجری است۔ نام کاتب مرقوم نشدہ۔ جملہ اوراق یکصد و ہفتاد و سطور فی صفحہ بست و چہار۔

فتاویٰ قراخانی

علامہ صدر الملۃ والدین یعقوب مظفر کبرانی کتابے در فقہ جامع جمیع الابواب وشامل اکثر مسائل واحکام از خود وہشت کتب معتبرہ جمع کردہ بود اما کتاب مذکور در لباس مسودہ بود کہ علامۂ موصوف بجوار رحمت پیوست وکتابے نزد ورثائے مرحوم محقق بودہ قبول قرآن خان مسودہ را از ورثائے ممدوح حاصل نمودہ طبقہ علماء وفقہا را جمع نمودہ بہ ترتیب وتصحیح وتبویب وتوضیح کتاب را لباس بیاض پوشانیدہ۔

(اول کتاب) آنکہ عالم را زسر آباد کرد ؛ رفع شور وفتنہ بیداد کرد

کتاب مرتب است بر ابواب فقہ۔ اول استفتائی نویسد از سرخی بعد آن جوابش۔ تا آخر کتاب ہمین طریقہ است۔

در کتبخانہ آصفیہ دو نسخہ است یک نسخۂ قلمیہ قدیمہ بر نمبر ۱۰۲ است۔ کہ در اول خطبہ ہم است وذکر ترتیب کتاب ہم دران مذکور است نسخۂ مذکورہ بخط نستعلیق معمولی۔ سال تحریر ونام کاتب ندارد۔

اما بر ورق اول تاریخ خرید ۱۲۹۲ھ یکہزار و دو صد و نود و دو ہجری مرقوم است وہم بر ورق اول یک مہر ثبت است کہ در آن این عبارت کندہ است۔

خواجہ عبداللہ مرید بادشاہ عالمگیر و سال مہر ۱۱۱۲ یکہزار و یکصد و دوازدہ ہجری کندہ است۔

پس معلوم شد کہ کتاب محررہ قبل ۱۱۱۲ھ ہجری است وہم چند مہور دیگر ثبت بودہ مگر ہمہ آنہا حک کردہ شدہ است۔

نسخہ ثانیہ نمبری ۵۰۷ چند اوراق بخط نستعلیق صاف ربائی ہمہ اوراق بخط معمولی اما در شروع خطبہ نیست وشروع اینست

فصل فی بیان فرضیت وضو۔

استشهاد فرضیت وضو بدین آیت ۔
قال اللہ تعالیٰ وتبارک یا ایہا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا الخ
نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست ۔
جملہ اوراق سہ صد و پنج ۳۰۵ سطور فی صفحہ بست و سہ ۲۳ ۔

اتحاف الاریب بجواز استنابۃ الخطیب

بزبان عربی تصنیف شیخ الاسلام علامہ شیخ حسن شرنبلالی المتوفی ۱۰۶۹ ھ۔
موضوع رسالہ اینکہ جائز است کہ خطیب بعد شروع خطبہ بوجہ حدث وغیرہ ترک خطبہ نمودہ ودیگرے را نائب خود نمودہ۔
اولش این است:۔
"الحمد للہ الذی اظہر اسرار مبانی الہدایۃ الدینیۃ واوضح سبل الرشاد بالعنایۃ الابدیۃ الخ"
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۷ الفقہ حنفی مخزون است بخط نسخ عرب منقولہ از نسخۂ مصنف در حیات مصنف ست۔ حسن جبرتی در سال یکہزار وشصت وسہ ہجری آن را نقل نمودہ۔ ودر آخر یک اجازہ عطیہ شیخ محمد منعم قاضی مکہ معظمہ است کہ در سال یکہزار وچہل وشش ہجری بر رسالۂ مذکورہ نوشتہ۔
جملہ صفحات بست ودو ۲۲۔ وسطور فی صفحہ بست وسہ ۲۳۔
اما مصنف این کتاب حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی المصری پس یکے از علماء کثیر التصانیف است در ۹۹۴ھ بمقام سرشبری بلولہ متوفیہ مصر تولد گشت، ودر قاہرہ مصر نشوونما یافت ودر از ہر شریف مصر از زیور علم مزین گشت ودر ۱۰۶۹ھ ہجری بجوار رحمت پیوست، ترجمہ اش در کتاب خلاصۃ العصر فی اعیان القرن الحادی عشر وکتاب قاموس الاعلام لخیر الدین الزرکلی موجود است۔

احکام الوقف

تصنیف علامۂ ہلال بن یحییٰ بن مسلم الرازی البصری الحنفی سنہ ۲۴۵ھ دوصد وچہل وپنج ہجری است ۔ جملہ احکام دران بیان نمودہ ۔ کتاب کمیاب وانہ نوادر است ۔

اول کتاب ۔ قال ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اذا قال الرجل ارضی ہذہ صدقۃ وسمی موضعہا وحدودہا الخ ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۲۰۳ فن فقہ حنفی بخط عرب صاف مکتوبہ ومقابلہ شدہ سال نہصد وپنجاہ ونہ ہجری سنہ ۹۵۹ھ است بقلم احمد بن محمد الشہیر بالدرزوی ۔

جملہ اوراق یکصد وشصت وسطور فی صفحہ بست ونہ تحقیق نما شد کہ اوراق نسخۂ مذکورہ بوجہ اینکہ دربعد اوچیزے اکال رخنہ است بوسیدہ وضائع شدہ است وہر وقت درخطرہ است کہ جلد ورد ہو ر دیگر اوراق ہم ضائع نشود ۔

محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی الوفا محمد بن محمد بن نصر اللہ بن سالم در جواہر مضیہ گفتہ ۔

ہلال بن یحییٰ بن مسلم الرازی البصری ذکرہ صاحب الہدایہ فی الوقف وبروشت ابو افرو توصیف نمودہ ۔ الی ان قال ولہ احکام الوقف مات سنہ ۲۴۵ خمس واربعین ومائتین

البدر المنیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر

امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ در فروع شافعیہ کتابے تصنیف فرمودہ نام آن وجیز است۔ علمائے اعلام بران شروح نوشتند منجلہ آن شرح کبیر است کہ اصل نام فتح العزیز است۔ واین شرح کبیر تصنیف ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد القزوینی الرافعی الشافعی المتوفی ۶۲۳ھ است ودر باب این شرح علماء فرمودند کہ مثل این کتابے در مذہب شافعی تصنیف نشدہ۔

این شرح را اکثر علماء مختصر نمودہ بعضے تخریج احادیث آن فرمودند منجلہ آن البدر المنیر است کہ ابن الملقن عمر بن علی المتوفی ۸۰۴ھ ہشتصد وچہار ہجری احادیث شرح کبیر را منتخب نمودہ در ہفت جلد علیحدہ نوشتہ ونامش البدر المنیر قرار دادہ وبعد آن را مختصر نمودہ در چہار جلد ونام آن خلاصہ مقرر کرد بعد آن از خلاصہ ہم خلاصہ کردہ۔ نامش منتقی کرد۔
واین نسخہ غالباً ہمان خلاصۂ خلاصہ است کما ہو یظہر من خاتمۃ الکتاب۔
نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبر ۱۸۔ از اول قدرے ناقص بخط عرب خود مصنف است خط نسخ قدیم۔
مصنفہ ۷۴۹ھ ہفتصد وچہل ونہ ہجری وبر خاتمہ این عبارت نوشتہ است۔ ہذا آخر ما وقع علیہ الاختصار من کتابنا المسمی بالبدر المنیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر وہو الکتاب الذی لا یستغنی عنہ وہو کالمدخل لہ جعل اللہ خالصاً لوجہہ موجباً للفوز لدیہ وکان الابتداء فی اختصارہ یوم الجمعۃ تاسع عشر

من شعبان المکرم والفراغ منہ یوم الجمعۃ رابع شوال کلاھما من سنۃ ۷۴۹ھ
تسع واربعین وسبعمائۃ احسن اللہ۔

جملہ اوراق دو صد و بست (۲۲۰) وسطور فی صفحہ بست و یک (۲۱)۔
این کتاب از کتب فقہ شافعی است در آن فن باید دید

التحریر شرح جامع الکبیر

اصل جامع کبیر تصنیف امام و مجتہد ابو عبد اللہ محمد بن الحسن الشیبانی الحنفی المتوفی سنہ ۱۸۷ سبع و ثمانین و مائۃ ہجری است۔

علماء اعلام و فقہاء کرام قرناً بعد قرن برائے آن شروح و حواشی نوشتہ اند منجملۂ آن سید جمال الدین محمد بن احمد البخاری المعروف بالحصیری متوفی سنہ ۶۳۶ ششصد و سی و شش ہجری ہم دو شرح برائے کتاب مذکور تحریر نمودہ۔

اول یک شرح مختصر تصنیف کردہ بود کہ دران بر اصل متن یکہزار و ششصد و سی مسائل اضافہ کردہ آن شرح در دو جلد بود۔

شرح دوم وقت تدریس ملک معظم عیسیٰ بن ابی بکر الایوبی صاحب شام در ہشت جلد تصنیف فرمودہ۔

شرح موجودۂ کتب خانہ ہمین شرح دوم است۔

اول کتاب۔ الحمد للہ الذی وفقنا لدینہ القویم وھدانا الی الصراط المستقیم الخ

در کتب خانہ آصفیہ از شرح مذکور دو جلد موجود و بر نمبر ۱۳۲ و ۱۳۳ محفوظ است۔

نمبر ۱۳۲ جلد اول است۔ شروع از کتاب الصلوٰۃ تا باب الشہادۃ فی المیراث جلد مذکور بخط عرب صاف منقول از نسخہ کہ عمر بن بلال بن ابراہیم بن محمد بن الہم بن اسماعیل الحنفی در سنہ ۶۴۷ ششصد و چہل و ہفت ہجری در شہر دمشق در خانقاہ ابن المقدم نوشتہ بود۔

کاتب این نسخہ موسیٰ جمال الدین شیبی الحنفی است اما سنہ کتابت تحریر نمودہ بظاہر مکتوبہ صدی دہم است۔

جملہ اوراق ۳۰۵ و سطور بست و پنج۔

جلد نمبری ۱۳۳ حصۂ ہفتم کتاب است و شروع است از باب الصلح و ختم ا ست

بر باب الایمان ۔
این پارہ ہم بخط عرب نکتہ پست ۱۱۳۹ سنہ یکہزار ویکصد و سی و نہ ہجری بخط احمد
بن الشیخ علی بن الشیخ احمد بن سلیمان ۔ جملہ اوراق ۲۴۷ ۔ سطور فی صفحہ بست و چہار ۲۴ ۔

تنویر البصائر علی الاشباہ والنظائر

تصنیف علامہ شرف الدین بن عبد القادر الغزی الحنفی المتوفی سنہ بر کتاب اشباہ و نظائر علامہ ابن نجیم در ۹۷۰ھ دوم ماہ رمضان یکہزار و نود و ہفت ہجری حاشیہ نوشتہ اولش این است۔ الحمد للہ الذی اہل الفضلاء لادراک المعانی الخ۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبر ۳۴ فقہ حنفی بخط نسخ ولایتی نہایت خوشخط بر کاغذ بیشمی حنائی با جدول طلائی اصل اشباہ در متن صفحات و حاشیہ بر حواشی صفحات مکتوبہ سنہ ۱۱۰۱ یکہزار و یکصد و یک ہجری بخط محمد حافظ بن القیصری الرومی۔
جملہ اوراق چہار صد و ہشت سطور متن سیزدہ و سطور حاشیہ مختلف ہر جا تمامی صفحہ از حاشیہ مملو است در آن صفحہ جملہ سطور سی و چہار است۔ در کشف الظنون در ذکر شروح و حواشی اشباہ و نظائر این حاشیہ مذکور نیست۔

جامع الرموز

حاجی خلیفہ در کشف الظنون میفرماید کہ علامہ شمس الدین محمد خراسانی قہستانی نزیل بخارا
متوفی حدود سنہ ۹۶۲ نہصد و شصت و دو ہجری کہ مرجع فتویٰ در بخارا و در تمامی ماوراء النہر
بودہ برائے نقایہ مختصر وقایہ شرحے نوشتہ کہ از جملہ شروح نافع و مفید تر می باشد و نام آن
جامع الرموز مقرر کردہ و از تصنیف آن در سنہ ۹۴۱ نہصد و چہل و یک ہجری فارغ شدہ۔
اول کتاب۔ الحمد للہ الذی انار برافقۃ منار الاسلام۔ الخ۔
و کتاب را بنام نامی امیر بخارا سلطان ابن السلطان ابو الغازی عبید اللہ بہادر خان معنون
نمودہ۔
کتاب مذکور در کلکتہ و جاہائے دیگر در ہندوستان طبع ہم شدہ۔ و در کلکتہ در سنہ ۱۸۵۸ء
مسیحی چاپ شدہ و دو نسخۂ آن بر نمبر ۲۳۸ و ۲۷۹ فقہ حنفی درین کتب خانہ موجود است۔
دو نسخۂ مطبوعہ سنہ ۱۲۸۹ھ و سنہ ۱۲۹۱ھ بر نمبر ۵۲۳ و ۵۲۲ موجود۔ اما نسخۂ قلمیہ کہ بر نمبر ۵۲ مقرب
است مکتوبہ سنہ ۹۹۲ نہصد و نود و دو ہجری است۔
بخط نسخ صاف بقلم محمد بن جلال الدین الخراسانی است۔
جملہ اوراق چہارصد و پنجاہ و یک (۴۵۱)۔ سطور و بر ہر صفحہ بست و سہ (۲۳)۔

حاشیہ شرح وقایہ

اصل کتاب وقایہ بزبان عربی در فقہ حنفی تصنیف علامہ محمود بن صدر الشریعۃ الاول است که برائے پسر دختر خود صدر الشریعۃ الثانی که نام شان عبد اللہ بن مسعود ست تصنیف فرموده۔

بر اصل وقایہ علمائے اعلام بہ کثرت شروح و حواشی نوشتند۔ از جملہ آن علامہ صدر الشریعۃ ثانی علامہ عبد اللہ بن مسعود که برائے او وقایہ تصنیف شده بود بران شرح نوشتہ۔

بر شرح مذکور ہم حواشی و شروح علماء نوشتند از جملہ آنہا مولے یوسف بن جنید مشہور بہ اخی چلپی ہم یک حاشیہ برین شرح در مدت ده سال نوشتہ که زمانہ ابتدای تصنیف آن حاشیہ ہشتصد و نود و یک ۸۹۱ سنہ ہجری و ختم تصنیف نہصد و یک ۹۰۱ سنہ ہجری بود و این حاشیہ را موسوم بہ ذخیرۃ العقبیٰ نموده۔ این ہمان حاشیہ است و در فہرست کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۳۳ھ ہجری بنام حاشیہ وقایہ بر صفحہ ۱۰۸۲ درج شده حالانکہ حاشیہ وقایہ نیست بلکہ حاشیہ شرح وقایہ است۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ که بر نمبره ۱۳۰ فن فقہ حنفی مربوط است بخط عادی مکتوبہ سال نہصد و چہل و ہشت ہجری ست۔

نام کاتب غیر مرقوم و از اول ہشت ورق ناقص است۔

جملہ اوراق پانصد و بست و یک۔ و سطور فی صفحہ ہژده۔

حاشیہ ہدایہ

از

تصنیف جلال الدین عمر بن محمد الخبازی صاحب المغنی فی الاصول المتوفی ۶۹۱ھ ہجری احدی و تسعین و سبعمائہ ہجری۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت لغت ہدایہ فرمودہ و از شیخ جلال الدین عمر بن محمد الخبازی المتوفی بسنہ ۶۹۱ھ احدی و تسعین و ستمائۃ حاشیہ مشہورہ بر ہدایہ است کہ احمد بن تولوی تکملہ آن تا آخر ہدایہ نمودہ۔ نام آن تکملۃ الفوائد مقرر است۔

اولش۔ الحمد للہ الذی الثناء علی اللہ بکل فعالہ فہی جمیلہ۔ الخ

نسخہ محزونہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۳۲۵۔ مکتوبہ سال ۶۹۱ھ احدی و تسعین وستمائۃ بقلم عیسیٰ بن احمد بن محمد المتعلم است کہ در مدرسہ نوریہ واقعہ مرشہر بود تحریر شد خط عرب خوشخط۔

جملہ اوراق دو صد و سیزدہ ۲۱۳ و سطور فی صفحہ ۲۱ و یک و بر ورق آخر یک مہر ثبت است کہ در آن این عبارت است۔ الفقیر الی اللہ الغنی ابو البرکات عبد اللہ بن محمد۔

و عظمت شان و علو مکان مصنف علامہ در تحت لغت مغنی فی الاصول از کتاب جواہر مضیہ مذکور شد فلیرجع الیہ۔

حاشیۃ ھدایہ

تصنیف ملا عصام الدین ابراہیم بن عرب شاہ اسفرائینی متوفی ۹۴۴ھ نہصد و چہل و چہار ہجری۔

اولش۔ الحمد للہ الذی بعظم الشارع الحکیم۔ الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۲ فقہ حنفی خوشخط نسخ کاغذ خان بالغ بر ہر صفحہ جدول طلائی۔

مکتوبہ ۹۸۷ھ نہصد و ہشتاد و ہفت ہجری۔

بقلم محمد طاہر بن سید قاسم الحسینی حسب فرمایش قاضی خواجہ نور الدین محمد۔

جملہ صفحات چہار صد و دوازدہ و سطور فی صفحہ ہژدہ۔

حاشیۃ ھدایہ

تصنیف ملا ہدیٰ۔
اول آن۔ قولہ الحمد للہ اختار ھذہ العبارۃ اتباعاً لکتاب اللہ۔ الخ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۴۳۔ فن فقہ حنفی۔
مکتوبہ سنہ ۱۳۱۴ھ یکہزار و سیصد و چہاردہ ہجری بخط طبعی ست۔
جملہ صفحات ششصد و ہفتاد و نہ و سطور فی صفحہ بست و ہفت۔

حاشیہ ملا عصمت اللہ برشرح وقایہ

قاضی عصمت اللہ سہارنپوری متوفی سنہ ۱۰۳۹ یکہزار و سی و نہ ہجری برشرح وقایہ در سنہ ۹۳۴ نہصد و سی و چہار ہجری نوشتہ۔

اولش اینست۔ نحمدک یا من موجز من ہدایتک وقایتہ من اشد العذاب والنکال ۔ الخ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ ۳۹۹ فقہ حنفی بخط نسخ خوب بر کاغذ خانبالغ مکتوبہ سنہ ۱۰۸۹ یکہزار و ہشتاد و نہ ہجری۔

در شہر لاہور بقلم حافظ موسیٰ ولد عبدالرشید۔

جملہ اوراق یکصد و سی و ہفت و سطور فی صفحہ بست و پنج ملا عصمت اللہ از علمائے ہندوستان در شہرت علو مکان مستغنی عن البیان در حدایق الحنفیہ مسطور است ترجمہ اش این است۔ ملا عصمت اللہ سہارنپوری از مشاہیر علمائے دین عالم فاضل فقہ متبحر بود تمام عمر در خدمت علم و تدریس طلبہ صرف فرمودہ بآخر عمر نابینا شد۔

تصانیف مفیدہ نمودہ، حاشیہ شرح ملا جامی از تصانیف مشہور است۔

وفاتش در سنہ ۱۰۳۹ یکہزار و سی و نہ ہجری واقع شد تاریخ وفات از فقرہ دفتر دانش یافتند

خزانۃ الرّوایات

تصنیف قاضی جگن ہندی المتوفی سنہ ۹۲۰ھ۔

اولش۔ الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان ورفع مناہج العالمین الخ

درین کتب خانہ دو نسخۂ ازان بر نمبر ۸۴ و ۱۱۱ موجود است۔

نسخۂ اولی بخط شفیعہ آمیز نہایت تحشّی مکتوبہ سنہ ۱۱۱۴ھ یکہزار و یکصد و چہاردہ ہجری۔
بخط محمد شفیع الہ آبادی در قصبہ ویلگندل من مضافات صوبہ حیدرآباد دکن است۔
جملہ اوراق دو صد و شانزدہ ۲۱۶ و سطور فی صفحہ بست و پنج بود در آخر کتاب سیزدہ ۱۳ ورق
دیگر است کہ در آن مسائل مختلفہ مفیدہ مع اجوبہ شدیدہ شخصے بطور یادداشت نوشتہ
وہم فہرست مطالب کتاب درین اوراق تحریر است۔

نسخۂ ثانیہ نمبری ۱۱۱ بخط نسخ معمولی۔
نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست۔
جملہ اوراق سہ صد و شصت و دو ۲۳ سطور در ہر صفحہ بست و سہ۔
اسم مصنف القاضی جگن الہندی بودہ مسکن او گجرات بودہ و در سنہ ۹۲۰ھ وفات یافت۔

درر الاحکام
شرح غرر الاحکام

علامہ محمد بن فرامرز مشہور بہ ملا خسرو متوفی ۸۸۵ھ ہشتصد و ہشتاد و پنج ہجری اول یک متن مختصر در مسائل فقہ حنفیہ بنام غرر الاحکام نوشتہ بعد آن در سال ہشتصد و ہشتاد و سہ ہجری شرح آن نوشتہ نام درر الاحکام فی شرح غرر الاحکام مقرر کردہ۔ اولش این ست۔

"الحمد للّٰہ الذی احکم احکام الشرع القویم بمحکم کتابہ واعلا اعلام الدین المستقیم بمعظم خطابہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ المتطہرین عن القدر بیتہم مسح وجوہہم بصعید مآبہ اما بعد فان من المقدمات المقررۃ عند اولی الابصار والمسلمات المجربۃ لذی ذوی الاستبصار ان شرف الانسان فی الدارین وبنیہ درجات الکمال فی الکونین انما ہو بتحلیۃ الظاہر بالاعمال الصالحۃ الخ"

حاجی خلیفہ در کشف الظنون بشرح و بسط ذکر این کتاب در باب الغین تحت لفظ غرر الاحکام نمودہ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۵۴ فن فقہ حنفی مرتب است نسخہ کاملہ است اما بخط دو کاتب معلوم می شود از اول کتاب تا ورق ۱۷۸ و در آخر از ورق ۳۲۹ تا آخر کتاب بقلم یک کاتب است و از ورق ۱۷۹ تا ۳۲۸ بخط شخص دیگر است۔ نسخہ موصوفہ مکتوبہ ۱۰۱۲ھ سنہ یکہزار و دوازدہ ہجری ست نام کاتب محمد بن احمد الکموی الحنفی ست۔

جملہ اوراق چہار صد و بست۔ وسطور فی صفحہ بست و ہفت۔

ویک نسخہ آن بر نمبر ۱۲ فن ہذا مربوط است آن محض نصف اول است۔ آن ہم
نسخہ قدیمہ است۔ مگر نام کاتب وسال کتابت تحریر شدہ۔
جملہ اوراق یکصد و ہفتاد و دو ۱۷۲۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔

رسائل شرنبلالی

تصنیف علامہ حسن بن عمار بن علی ابو الوفا الشرنبلالی المتوفی سنہ ۱۰۶۹ یکہزار و شصت و نہ ہجری۔ در رسائل متفرقہ مجموعہ شصت رسائل حسب تفصیل مندرجہ خطبہ کتاب۔ از جملہ این پنجاہ و ہشت رسائل مکتوبہ سنین مختلفہ منقول از نسخہ کہ بخط خاص مصنف بودہ و یک رسالہ در شمار چہل و ششم می باشد۔ از اوستاد مصنف مصنفہ سنہ ۱۰۱۹ است۔ و در آخر رسالہ پنجاہ و ہفتم تقریظ استاد خود شیخ الاسلام شیخ محمد بن الحب الحنفی ہم نقل نمودہ۔ مصنف علامہ این مجموعہ را موسوم نمودہ بالتحقیقات القدسیۃ والنفحات الرحمانیۃ الحسینیۃ فی مذہب السادۃ الحنفیۃ۔ اول مجموعہ یعنی خطبہ این است۔

"الحمد للہ المتفضل علی الموجودات بالایجاد المداد الخ"

مصنف علامہ در خطبہ گفتہ کہ بحکم شیخ و اوستاد خود شمس الملۃ والدین محمد بن محمد این رسائل کہ در تحقیق مسائل مختلفہ نوشتہ بودم جمع نمودم و نہر ستہا علی ترتیب الکتب الفقہ۔ بعد آن فہرست جملہ رسائل بیان نمودہ۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۸۳ فقہ حنفی بخط نسخ صاف۔ آخر رسالہ مکتوبہ سنہ ۱۱۲۰ یکہزار و یکصد و بست ہجری۔

جملہ اوراق این مجموعہ چہار صد و سی و پنج ورق۔ و در ہر صفحہ بست و سہ سطور۔

و نیز درین کتب خانہ آصفیہ برنمبر ۸۴ فن فقہ حنفی چہار رسائل ازین رسائل شصت گانہ علامہ حسن شرنبلالی در یک جلد موجود است۔

۱۔ رسالہ اکرام اولی الالباب۔

۲۔ زہر النضیر علی الحوض المستدیر۔

۳۔ تحفۃ اعیان الغنۃ بصحت الجمعۃ والعیدین فی الفناء۔

۴۔ تجدد المیراث بالقسم بین الزوجات۔

رسائل مذکورہ بخط نسخ صاف مکتوبہ سنہ ۱۱۷۰ یکہزار و یکصد و ہفتاد ہجری بخط حاجی طیب قادری۔

صفحات ۵۹ پنجاہ و نہ سطور در ہر صفحہ ۱۷ ہفدہ۔

مخفی نماند کہ این مجموعہ را سید علی رفاعی عرب مرحوم در کتب خانہ آصفیہ فروخت کردہ اند و بر ورق اول مجموعہ رفاعی مرحوم نوشتہ کہ این رسائل بخط مولف می باشد و یک رسالہ بخط استاد مولف و یک رسالہ اخیرہ بخط تلمیذ مصنف۔ لیکن چون این بندہ بنظر تعمق دیدم معلوم شد کہ رسائل مذکورہ بخط مصنف نیست۔ بلکہ منقول است از نسخہ مکتوبہ مصنف۔ دلیل من برین دعوی این است کہ در آخر ہر رسالہ تاریخ ہائے مختلفہ برائے تحریر رسالہ نوشتہ است۔ و درمیان تاریخ ہائے بعد سالہائے دراز ہست پس این امر خلاف عادت است کہ تحریر اینکہ درمیان تحریر آن سالہائے دراز باشد یک تقطیع یک کاغذ باشد۔ و نیز کل مجموعہ بیک خط صاف و با جدول ہست۔ این ہم خلاف عادت مصنفین می باشد کہ تصنیف خود را باین اہتمام منویسند۔ و نیز چون تفحص اوراق مجموعہ کردم دیدم کہ بر پشت ورق ۴۱۴ - ۴۵۰ - ۳۹۵ - ۳۳۹ - ۲۹۳۔ در آخر صفحہ بر حاشیہ نوشتہ است۔ (بلغ مقابلة علی خط مولفہ)

پس ازین فقرہ یقین کامل شد کہ مجموعہ ہذا بخط مصنف ہرگز ہرگز نیست رفاعی صاحب را غالباً باین وجہ شبہ عارض شد کہ در شروع ہر رسالہ نوشتہ است:۔

"تالیف حسن الشرنبلالی غفر اللہ ولوالدیہ وللمسلمین آمین"۔

رسالہ توریث اراضی

بزبان عربی در بیان اینکہ ہر اراضی کہ در قبضہ مسلمانان و غیرہ عطیہ سلاطین اسلام است آن ملک ہمان مسلمان ست۔ و بیع و رہن و ہبہ و جملہ تصرفات قابض جائز است۔

شروع رسالہ این ست:۔

"الحمد للہ ذی العظمۃ والکبریاء والصلوٰۃ علی رسولہ محمد افضل الانبیاء وعلی الہ وصحبہ ذوی الکمالات وخیر الاتقیاء۔"

بعد این عبارت مصنف فرمودہ کہ بعض علماء چنین خیال فرمودہ اند کہ امام وقت اگر بہ شخص مستحق اراضی بطور ملک عطا فرماید اراضی مذکور ملک آن معطی لہ نخواہد شد و اورا اختیار بیع و ہبہ وغیرہ نخواہد بود۔ پس برائے دفع این خیال این رسالہ تصنیف نمودم و از اقوال علمای اعلام ثابت نمودم کہ این خیال صحیح نیست بلکہ معطی لہ مالک آن اراضی ہست و جملہ تصرفات او در اراضی مذکور جائز و صحیح است۔

نام مصنف این رسالہ معلوم نشدہ۔ در وسط رسالہ ذکر عمو خودش کہ اوستاد او ہم بودند بکمال مدح و ثنا نمودہ۔ مگر نام شان نبردہ۔ و در جائے قول الہ داد جونپوری نقل نمودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۹۲ فقہ حنفی مرتب است مکتوبہ بمقام کلکتہ بقلم قاضی ابراہیم ست و سال کتابت یکہزار و یکصد و پنجاہ ہجری نوشتہ است و در اول و آخر مہر مدور قاضی ابراہیم ثبت است دران "خادم شرع شریف قاضی ابراہیم ۱۱۷۸" نوشتہ است

جملہ اوراق بست $\frac{۲۲}{}$ و دو و سطور فی صفحہ پانزدہ $\frac{۱۵}{}$۔

سراج الوهاج

شرح قدوری

تصنیف فخر الدین ابو بکر بن علی بن محمد الحدادی المتوفی فی حدود ثمانمائة ہجری ۸۰۰ھ تقریباً۔ کتابے است نہایت مبسوط در سہ مجلدات ضخیمہ تحریر شدہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ در سہ جلد نمبر ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ فقہ حنفی مربوط است ثلث اول نمبر ۶۶۔ بخط عرب معمولی از اول چہار ورق کم است و مکتوبہ سنہ ۹۴۱ نہصد و چہل و یک ہجری بخط امین الدین بن ابو بکر ظہیرہ القرشی۔ از اول کتاب الطہارۃ تا کتاب الحج۔ جملہ اوراق دو صد و ہشتاد و چہار ۲۸۴ و سطور ہر صفحہ بست و ہفت و بر ورق آخر نوشتہ است کہ این ثلث در سال سنہ ۹۷۵ نہصد و ہفتاد و پنج ہجری با دو نسخہ صحیحہ مقابلہ کردہ شد۔

ثلث ثانی نمبری ۶۷ شروع از کتاب البیوع تا کتاب المساقاۃ سال کتابت و نام کاتب تحریر نیست اما غالباً بخط ہمان کاتب است۔

جملہ اوراق پانصد و ہشت ۵۰۸ و سطور فی صفحہ بست و ہفت ثلث ثالث بخط عرب نسخ شروع از کتاب النکاح تا آخر کتاب نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست اما در آخر عبارتے تحریر است و در آن نوشتہ کہ این ثلث ہم با دو نسخہ صحیحہ در سنہ ۹۷۵ نہصد و ہفتاد و پنج ہجری مقابلہ کردہ شد۔

شرح ارشاد

اصل متن ارشاد در فقہ شافعی تصنیف علامہ شرف الدین اسمٰعیل بن ابی بکر بن
نری الیمنی الشافعی المتوفی سنہ ۸۳۶ھ ست وثلاثین وثمانمائۃ است۔
علامہ محقق الکمال محمد بن ابی شریف المقدسی المتوفی سنہ ۹۰۳ھ ثلاث وتسعمائۃ بران
رحے نوشتہ درمیان فضلاء وعلماء شرح مذکور متداول ومشہور۔
ل کتاب۔ الحمد للہ الذی سنح مشارق انوار التوفیق ارشادا الی اقوم
طریق الخ۔
نسخہ مکتوب کتب خانہ آصفیہ نمبر ۸۹ فقہ شافعی بخط عرب طبعی محض ثلث کتاب
ست۔
نسخہ مذکورہ بخط شارح است ومحررہ سنہ ۹۰۰ھ تسعمائۃ ومخدومہ علما ومحشی و
روع از کتاب طہارۃ وختم ست بر کتاب الفرائض۔
در آخر این عبارت مرقوم ست۔
آخر کتاب الفرائض وبتمامہ تم السفر الاول من شرح الارشاد علی ید مولفہ الفقیر۔
محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی ابن ابی شریف الشافعی المقدسی بمنزلہ بباب السلسلۃ من
لقدس الشریف الحمد للہ رب العالمین وصلوٰتہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلامہ
حسبنا اللہ ونعم الوکیل فی الجزء الوصایا۔
جملہ اوراق سہ صد وپنجاہ ویک سطور فی صفحہ بست وہفت۔

شرح سراجیہ

علامہ شیخ اسمٰعیل زرقانی متوفی سنہ ــــــــ یک منظومہ در مسائل میراث نظم فرمودہ۔ نام آن سراجیہ مقرر نمودہ۔ شروع سراجیہ این است:۔

حمد المولانا البدیع الوارث ❊ ما دام ایجاد الشہید الباعث

علامہ شیخ منصور النامی بران منظومہ در سال یکہزار و دو صد و چہار ہجری ۱۲۰۴ شرح نوشتہ این شرح ہمان است۔ اول شرح این است:۔

الحمد للّٰہ الذی خلق الخلق بقدرتہ وجعل الظلمات والنور وفرض الفرائض بسلطانہ علی عبادہ ابرم باحکامہم مدار الازمنۃ والدہور وافاض علیہم الاعمار وقسمہا علیہم الی یوم النشور واتم نعمتہ علیہم باعزازہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد الشاکر المشکور الخ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۸ از فن فقہ حنفی مرتب است بخط نسخ معمولی ست مکتوبہ سال یکہزار و دو صد و چہل و پنج ہجری بقلم خود شارح است چنانچہ در آخر مرقوم است:۔

وکان الفراغ من تالیف ہذہ النسخۃ المسودۃ المبیضۃ یوم الاحد المبارکۃ تاسع عشر جمادی الاولی سنۃ ۱۲۴۵ خمس واربعین ومائتین والف ہجریۃ علی صاحبہا افضل الصلاۃ واتم التسلیم وکان ابتداء تالیفہا سابع عشرۃ ذی الحجۃ سنۃ اربع واربعین ومائتین والف ہجریہ وذلک مع الاشغال وعسر الزمانۃ وتراکم حوادثہ التی الخ۔

جملہ صفحات کتاب چہار صد و چہل ۴۴۰۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔

شرح لباب المناسک

اصل لباب المناسک تصنیف علامہ رحمۃ اللہ سندی نزیل مکہ معظمہ است و درین کتب خانہ آصفیہ بر نمبر فقہ حنفی موجود است۔

علی بن سلطان محمد قاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ یکہزار و چہاردہ ہجری شرح آن نمودہ۔ شروع آن این است:۔

"الحمد للّٰہ اوضح المحجۃ باوضح الحجۃ واوجب ارکان الاسلام من الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصیام والحجۃ وافضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات علی من بیّن مسالکنا وعیّن مناسکنا السبل انفع فی اللجۃ وعلی الہ الکرام واصحابہ الفخام واتباعہ العظام المنورین الملۃ علی الامۃ حذرا من الدجیۃ والظلم وبعد فیقول الملتجی الی کرم ربہ الباری علی بن سلطان محمد القاری الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۵، فقہ حنفی مرتب ست بخط نسخ معمولی نام کاتب دران مرقوم نشدہ۔

وسال کتابت بظاہر یکہزار و دو صد و ہفدہ نوشتہ ست۔ ۱۲۱۷

جملہ اوراق سہ صد و بست و یک۔ و سطور فی صفحہ پانزدہ۔ ۱۵

شرح مجمع البحرین

اصل مجمع البحرین تصنیف مظفر الدین بن احمد بن علی بن ثعلب المعروف بابن الساعاتی البغدادی الحنفی المتوفی ۶۹۴ھ اربع و تسعین و ستمائۃ در فروع حنفیہ است۔

علامہ عبد اللطیف بن عبد العزیز بن ملک المتوفی ۸۸۵ھ تقریباً شرح آن نمودہ۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت مجمع البحرین میگوید کہ آن شرح معتبر و متداول است۔

اول کتاب۔ یا من لا یحوط بکمال کمالہ نطاق وصف الفصحاء ولا ینوط بادراک ادراکہ افکار فحول الفضلاء الخ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبری ۲۰ فقہ حنفی بخط عرب خوشخط مکتوبہ ۸۶۳ھ ہشتصد و شصت و سہ ہجری یعنی مکتوبہ عہد مؤلف۔

بقلم علی بن احمد بن عیسی الحنفی است۔

در آخر عبارتے نوشتہ کہ ازان ظاہر می شود کہ نسخۂ مذکورہ در جامع ازہر مقابلہ و صحیح کردہ شد در اول کتاب و آخر کتاب یک مہر ثبت است۔ درین عبارت کندہ است۔ خاکپائے درویشان شاہ قطب الدین بن سعد شاہ و نیز بر ورق اول مہر خورد است دران کندہ است۔ سید نور الدین محمد خان بہادر۔

و نیز در ورق اول اکثر حواشی و فوائد بدست علمائے اعلام تحریر است ازان معلوم می شود کہ نسخۂ مذکور در ملاحظۂ اکثر علماء بودہ است۔

جملہ اوراق ۲۰۳ سطور ۲۷۔

شرح مختصر الوقایہ

تصنیف علامۂ عبد العلی بن حسین اکبر جندی متوفی سنہ خمسہ واربعین وتسعمائہ ۹۴۵ھ شرح مبسوط مفصل ہست کہ در سال نہصد وسی و دو ہجری تصنیف نمودہ۔ اولش این ہست۔ "اجناس الحمد للہ العزیز الکافی المحیط علمہا الوافی با لاسرار والمضمرات الخ"

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۵ فن فقہ حنفی مندرج ست نسخۂ قدیمہ صحیحہ محشی مقابلہ شدہ۔ بخط نستعلیق ونسخ ہر دو ہست۔ حصۂ اولی از شروع تا ورق ۲۱۴ بخط نستعلیق وبعد آن تا ورق ۴۷۴ خط نسخ است۔

سال کتابت نہصد ونود ونہ ہجری وتاریخ مقابلہ یکہزار وہفتاد وہشت ہجری نام کاتب ابو المکارم بن سید احمد بن ابو نصر بن عبد اللہ الطیبی۔

جملہ اوراق چہار صد وہفتاد وچہار ۴۷۴۔ وسطور فی صفحہ در حصۂ نستعلیق بست وپنج ۲۵ ودر حصۂ نسخ بست وچہار ۲۴ سطر۔

شرح مختصر وقایہ

تصنیف فاضل اجل جنید بن سندل حنفی ست۔ نام آن توفیق العنایہ فی شرح وقایۃ الروایہ۔

شروع کتاب این است:۔

"الحمد للہ الذی اشیاء با لاولیۃ والآخریۃ بالقدم ووسم کل شئ سواہ بالحدوث والعدم الخ"

وحاجی خلیفہ در ذکر شروح نقایہ غالباً برین شرح واقف ومطلع نشدہ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ برنمبر ۳۷۳ فن فقہ حنفی مرتب است بخط عادی عالمانہ می باشد۔ ومحض کتاب الطہارۃ وکتاب الصلوٰۃ وکتاب الزکوٰۃ وکتاب الصوم وکتاب الحج است۔

درآخر نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت۔ مگر نسخۂ قدیمہ بظاہر مکتوبہ کم ازدو صد سال است۔

جملہ صفحات یکصدوشش ۱۰۶ وسطور فی صفحہ سی ویک ۳۱۔

شرح مختصر وقایہ

علامہ ابو المکارم بن عبد اللہ بن محمد در ماہ رجب سال نہصد وہفت ہجری از تصنیف آن فارغ شدہ۔

شروع کتاب این است:-

"نحمدك يا من شرع لنا احكام الدين القويم وهدانا بفضله العميم الى الصراط المستقيم ونصلي على نبيك المبعوث بالملة الحنفية البيضاء محمد المصطفى سيدنا زمرة الرسل وخاتم الانبياء وعلى اله واصحابه وشافعي الامام عليه وعليهم منك التحية والسلام وبعد فان المختصر الذي الفه امام الهمام صدر الشريعة والاسلام اعلى الله تعالى مقامه في دار السلام هو المنتخب النافع لمدارك محصول الفقه الاكبر والوجيز الجامع لمعالم احكام الدين الازهر الكافي للهداية الى كنز خزائنه كل مبسوط كامل الخ"

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۵۵ فن فقہ حنفی مرتب است نسخۂ قدیمہ صحیحہ بخط نستعلیق مکتوبہ قلم قاضی جمال الدین بن نور الدین سندھی ست۔ سال کتابت مرقوم نیست اما بر صفحۂ اولی ورق اول کتاب تاریخ تملیکت غرہ شہر رمضان ۱۱۸۷ھ یکہزار ویکصد وہشتاد وہفت ہجری نوشتہ است۔ ومہر خواجہ ابو المکارم خان نقشبندی ثبت است پس از عبارت مذکورہ ظاہر ست کہ اصل کتاب مکتوبہ قبل ۱۱۸۷ھ ہجری می باشد۔

بہ گمان فقیر مکتوبہ اوائل صدی دوازدہم خواہد بود۔

جملہ اوراق چہار صد ونود۔ وسطور فی صفحہ بست ویک۔

شرعۃ الاسلام

تصنیف علامہ واعظ رکن الاسلام محمد بن ابی بکر مشہور بہ امام زادہ متوفی ۵۷۳ھ ثلث وسبعین وخمسمائۃ۔

مصنف علامہ درین کتاب جملہ امور شتی بیان نمودہ کہ متعلق بہ عبادات و معاملات و اکل و شرب ولباس وغیرہ و معاشرت با دیگران می باشد۔ شروع کتاب این است۔

"الحمد للہ الذی دلنا علی معرفتہ بالشواھد والعلائم وتعبدنا لکرامتنا باقسام العبودۃ والعکام وشرع لنا فیما یصلح لنا فی الدارین سنن الاسلام الخ"

کتاب مرتب ست بر شصت و یک فصول۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ در فن فقہ حنفی بر نمبر ۳۶۶ مخزون است نسخۂ صحیحہ محشی مقابلہ شدہ بخط نسخ مکتوبہ سنہ یکہزار و شصت و ہشت ہجری ست۔

جملہ اوراق نود ۹۰۔ وسطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹۔

عنایہ شرح ہدایہ

تصنیف علامہ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی المتوفی ۷۸۶ھ ہفتصد و ہشتاد و شش ہجری۔

حاجی خلیفہ تحت لغت ہدایہ در ذکر شروع آن فرمودہ۔

وکذلک ای شرح الھدایہ الشیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی الحنفی المتوفی سنۃ ۷۸۶ھ ہجری ستہ وثمانین وسبعمائۃ فی مجلدین سماہ العنایۃ وقد احسن فیہ واحل۔

ذکر مصنف در کتاب انباء الغمر لابن حجر العسقلانی بہ کمال شرح موجود است۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ در دو جلد مخزون است بر نمبر ۶ و ۷ فقہ حنفی نصف اول نمبر ۶ شروع است از اول کتاب تا کتاب الوقف و از آخر دو یک ورق ناقص خوشخط بخط نسخ کاغذ حنائی۔ نام کاتب و سنہ کتابت بوجہ نقصان آخر معلوم نشدہ۔ جملہ اوراق چہار صد و پنجاہ (۴۵۰) سطور فی صفحہ بست و ہفت نصف دوم نمبر ۷ شروع است از کتاب البیوع بخط نسخ معمولی جملہ صفحات ہشتصد و پنجاہ و یک سطور فی صفحہ بست و ہفت ہر دو نصف مختلف الخط و مختلف التقطیع است ظاہرا اجزائے دو نسخہ ہستند۔

این کتاب در سنہ ۱۸۳۱ء در شہر کلکتہ و در سنہ ۱۳۱۸ھ در مطبع بولاق مصر طبع شدہ بود حالا نسخہ اش کمیاب است۔

عینی شرح ہدایہ

ہدایہ در فقہ حنفی تصنیف شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی الحنفی المتوفی سنہ ۵۹۳ھ ثلث وتسعین وخمسمائۃ۔

کتابیست مشہور ومعروف مدار کار علماء ومطمح نظر طلبہ درین ملک ہندوستان ہمیشہ داخل درس وتدریس ماندہ۔

بر ہدایہ ہمیشہ علمائے اعلام وفقہائے عظام شروح نوشتند بعضے آن را مختصر نمودند بعضے تخریج احادیث آن فرمودند۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون تمامی شروح وحواشی ومختصرات ہدایہ در ۳ ورق چاپ مصری کتاب مذکور ذکر نمودہ۔ منجملہ شروح مذکورہ قاضی بدر الدین محمود بن احمد العینی المتوفی سنہ ۸۵۵ھ خمس وخمسین وثمانمائۃ در مجلدات عدیدہ یک شرح مبسوط تصنیف کردہ نامش نہایہ نہادہ در محرم سال ہشتصد وپنجاہ در قاہرہ از تصنیف شرح مذکور فارغ شدہ ووقت ختم تصنیف شرح مذکور عمر مصنف بہ نود سال رسیدہ بود وابتدائی تصنیف شرح از سال ہشتصد وہفدہ ہجری نمودہ بود بعد آن تصنیف ملتوی شد ومصنف علامہ در درس وتدریس تلامذہ اعجام مشتغل بود تا اینکہ در سال ہشتصد وسی وہفت ہجری باز مصنف باتمام آن متوجہ شد ودر مدت چہاردہ سال یعنے در سال ہشتصد وپنجاہ ہجری فارغ شد۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ در سہ جلد مجلد نسخۂ ناقصہ است وبر نمبرہائے ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ فن فقۂ حنفی مربوط است محض جلد دوم وسوم وچہارم است۔ وجلد اول وپنجم وششم غیر موجود است عبارت تملیک کہ بر ورق اول ہر سہ مجلد نوشتہ است ازان معلوم می شود کہ نسخہ مذکورہ سابقاً در شش جلد مجلد بود وملک سہ علمائے کرام بودہ۔ عبارت مالک اول این است:—

"الحمد للہ ہذا الجزء وما قبلہ وما بعدہ من کتب الفقیر عبد الکریم القلبی الحنفی عفی عنہ"

عبارت مالک ثانی این است:-

"الحمد للہ وسبحانہ ثم صار ما قبلہ وما بعدہ من کتب المفتقر الی مولاہ الغنی ابی عبد اللہ محمد المکی الحنفی غرۃ جمادی الاولی عام ۱۰۱۸ - اللہم انفعہ بہ آمین"

عبارت مالک سوم این است:-

"الحمد للہ علی عظیم منتہ ثم انتظم ہذا المجلد وما قبلہ وما بعدہ الی ستۃ اجزاء فی سلک ملک الفقیر عبد اللہ عن والدہ المذکور اعلاہ عفا عنہ مولاہ وبلغہ سولہ ومناہ امین"

نمبر ۹ بخط عرب سدس دوم است و از باب الحدث فی الصلوٰۃ شروع و ختم بر باب الہدی از کتاب الحج ست - پس درین جلد کتاب الصلوٰۃ و کامل کتاب الزکوٰۃ و کتاب الصوم کامل و کتاب الحج است -

نام کاتب و سال کتابت در آخر این نمبر ۹ تحریر نشدہ اما بر ورق اول چنانکہ سابقاً مذکور شد سال تملیک در عبارت مالک ثانی یکہزار و ہیژدہ نوشتہ ست ازان ظاہر است کہ کتابت نسخہ خواہ آخر صدی دہم خواہد بود یا اوائل صدی یازدہم -

شروع این جلد از ورق ۳۴۳ است و ختم بر ورق ۶۲۶ - سطور فی صفحہ سی و پنج ۳۵

سدس سوم کہ بر نمبر ۱۰ مرتب ست بخط ہمان کاتب سدس دوم ست و درین جلد کتب مفصلۂ ذیل ست:-

نکاح - رضاع - طلاق - سرقہ - سیر - لقطہ - الابق - المفقود - شرکت - وقف -

این جلد از ورق ۶۲۷ شروع و بر ۸۹۱ ختم است - و بر ورق اول این جلدہم عبارت تملیک یکہزار و ہیژدہ سال ہجری نوشتہ است -

سدس چہارم نمبری ۱۱ نیز بخط ہمان کاتب است کہ از خط او جلد دوم و سوم است و این مجلد شروع می شود از ورق ۸۹۲ و ختم بر ۱۴۳۸ -

و درین مجلد کتاب البیوع - کتاب الصرف - کتاب الکفالہ - کتاب الحوالہ - کتاب ادب القاضی - کتاب الشہادات - کتاب الرجوع عن الشہادت - کتاب

الوکالت۔ مذکور است۔

پس ازین ظاہر است کہ در آخر دو جلد دیگری باید یعنے سدس پنجم و ششم کہ دران کتاب الدیات وغیرہ خواہد بود و از اول ہم یک سدس غیر موجود۔

الفرائض

تصنیف علامہ زاہد عابد ابو الفتح حسین بن مسعود البغوی المتوفی سنہ ۵۱۶ھ
در علم میراث و فرائض۔ اولش این است:۔
"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و آلہ
واصحابہ الطاہرین الخ"
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۹۱ فن فقہ حنفی مرتب ست بخط نسخ عادی در سال
یکہزار و یکصد و بست ہجری محمد بن احمد نوشتہ۔ و کاتب قبل نام خود نوشتہ "خادم الخدما
للشیخ قطب شیخ الثقلین الشیخ سلطان محی الدین عبد القادر الگیلانی"!
جملہ اوراق نوزدہ و سطور فی صفحہ ہفدہ۔
و مخفی نماند کہ در فہرست کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ سنہ ۱۳۳۳ ہجری نام مصنف این
کتاب شیخ سلطان محی الدین عبد القادر الگیلانی نوشتہ شد از سہولت در اصل این کتاب
تصنیف علامہ بغوی ست و در کشف الظنون این کتاب مذکور نیست۔ غالباً حاجی خلیفہ
بران مطلع نشدہ۔

فصول العمادی

تصنیف زین الدین ابوالفتح بن ابی بکر بن عبدالجلیل الفرغانی المتوفی بعد ۶۵۱ھ۔

در کتاب کشف الظنون اولاً این کتاب را بہ جمال الدین بن عماد الدین الحنفی منسوب نمودہ، ولیکن بعد ازان گفتہ کہ این کتاب تالیف زین الدین ابوالفتح الفرغانی است زیرا کہ در آخر کتاب سال تالیف سنۃ احدو خمسین وستمائۃ گفتہ۔

من ہم میگویم کہ این کتاب تالیف ابوالفتح فرغانی ست و در فہرست کتب خانہ بانکی پور ہمین گفتہ اند و بروکلمان ہم چنین ذکر نمودہ۔

جمال الدین بن عماد الدین حنفی کہ بسویش این کتاب منسوب کردہ شود در ۸۰۳ھ وفات یافتہ است قیاس اجازت نمی دہد کہ در ۶۵۱ھ کتابے تالیف نمودہ باشد۔

کتاب مرتب ست بر چہل فصول و متعلق است محض بمعاملات مثل رہن بیع اجارہ وغیرہ وغیرہ اول کتاب۔ وباسمہ یبتدأ کل کتاب ویختتم ۱۶۔

در کتب خانہ آصفیہ سہ نسخہ کاملہ ازان بر نمبر ۱۸ و ۱۹ و ۱۰۱ محفوظ است نمبر ۱۸ بخط نسخ طبعی مکتوبہ ۹۷۵ھ نہصد و ہفتاد و ہفت ہجری نام کاتب تحریر نیست۔

جملہ اوراق چہار صد و ہشتاد و دو ۴۸۲ سطور فی صفحہ بست وہفت ۲۷ نسخہ مذکورہ غالباً در کتب خانۂ شیخ عبدالحق محدث دہلوی بودہ خلف جناب شاہ صاحب موصوف مولانا نورالحق در ۱۰۴۹ھ بہ عبداللہ بن امیر زین العابدین الشہیر باخوند ملاعابدی ہبہ فرمودہ چنانچہ بر ورق اول این عبارت بقلم عبداللہ تحریر است۔

نسخۂ نمبر ۱۹ نسخۂ قدیمہ محشی کرم خوردہ بخط عرب خط سوری است۔ در آخر نام کاتب و سال تحریر نیست

جملہ اوراق چہار صد و چہل وہفت ۴۴۷ وسطور فی صفحہ بست وپنج ۲۵۔

درآخر حصهٔ آخره دو سه ورق ضائع شده و بوجه خرابی سیاهی که دران چیزے
ل است۔ اکثر اوراق درمیانی هم درمعرض تلف است۔
نسخهٔ ثالثه نمبری ۱۰۴ بخط نستعلیق و شفیعا وغیره ممزوج بر کاغذ حنائی مگر نهایت سست۔
مؤرخه سال یکهزار و یکصد و هفت۔
بقلم محمد مقیم بن ملا آدم۔
عدهٔ اوراق چهار صد و شصت و سطور بر هر صفحه بست و چهار۔

کافی
فی
فروع الحنفیہ

تصنیف امام الشہید حاکم ابو الفضل محمد بن محمد الحنفی المتوفی ۳۳۴ھ اربع و ثلثین و ثلث مائۃ ہجری۔
حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کہ امام محمد بن الحسن در کتاب مبسوط و در جوامع خود ہر چہ
نوشتہ بود مصنف کافی در کافی جمع نمودہ شد آن کتابیست معتمد و حقیق از آئمہ اعلام و فقہاء
عظام بشرح کافی مذکور پرداختہ از ہمہ آنہا مکمل تر آن علامہ شمس الائمہ سرخسی است۔
و این شرح معروف ست باسم مبسوط سرخسی و ہرگاہ لفظ مبسوط در شرح ہدایہ وغیرہ
بدون قید گفتہ شود مراد ازان ہمین مبسوط سرخسی می باشد۔

و امام احمد بن منصور الاسبیجابی متوفی ۴۸۰ھ چہار صد و ہشتاد ہجری و اسماعیل بن
یعقوب الانباری المتکلم المتوفی ۳۳۱ھ سہ صد و سی و یک ہجری ہم شرح کافی نوشتہ۔

اول کتاب کافی ہے الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین صلی اللہ علی محمد و
آلہ الطیبین قال ابو الفضل الخ۔

نسخہ کتبخانہ آصفیہ نمبر ۲۴ بخط نسخ مغربی مکتوبہ ۴۱۷ھ چہار صد و ہفدہ ہجری بخط
امام احمد بن محمد بن احمد الدامغانی الحنفی الانصاری المتوفی سنہ .... ہست
و در آخر این عبارت مرقوم است: تم نسخہا سبع عشر بخط احمد
بن محمد بن احمد الدامغانی الانصاری بعون اللہ و توفیقہ یوم السبت
قبل الظہر السادس عشر من شعبان سنہ ۴۱۷ سبع عشرۃ و اربعمائۃ
[illegible] من المؤمنین

ومنات الخ

اوراق کتاب بوجہ طول زمان نہایت کم زور شدہ است ۔

جملہ اوراق دو صد و بست و دو سطور فی صفحہ پنجاہ و پنج ۔

کشف الشوارد والموانع

علامہ شیخ یوسف بن ابراہیم المغربی الواکوخی در سنہ ۸۳۸ ہشتصد و سی و ہشت ہجری کتاب فصول البدایع لاصول الشرایع تصنیف علامہ شمس الدین احمد بن حمزۃ الفناری متوفی سنہ ۸۳۴ ہشتصد و سی و چہار ہجری را مختصر نمودہ و بہ کشف الشوارد والموانع موسوم ساختہ۔ کتاب در چہار جلد ضخیمہ می باشد۔

دریں کتب خانہ برنمبر ۴۳ فقہ حنفی یک جلد ربع ثالث از کتاب مذکور موجود است اول جزء ہذا این است۔ قولہ واما الثانی فحکمہ انتقاء شرعیۃ غیرہ الخ۔

جلد مذکور منقول است از نسخۂ مکتوبہ بخط مصنف کہ در سنہ ۸۳۸ تمام شدہ بود و خط عرب طبعی سال کتابت در آخر نیست لیکن نزد حقیر غالباً تخمیناً مکتوبۂ اوائل صدی دہم است۔ نام کاتب ہم مرقوم نشدہ۔

جملہ اوراق سہ صد و پنجاہ و سطور بر ہر صفحہ بست و نہ ۔ ۳۵۰ ۲۹

کنز الدقایق

تصنیف عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی المتوفی ۷۱۰ھ سنہ عشر و سبعمائۃ در فروع حنفیہ کتابے ست نہایت مشہور و معروف و مرجع و مدار کار علمای اعلام و اکثرے از علمای کاملین برائے آن شروح و حواشی نوشتہ اند بملاحظہ کشف الظنون حاجی خلیفہ دریافت خواہد شد۔

اول کتاب الحمد للہ الذی اعز العلم فی الاعصار و اعلی حزبہ فی الامصار۔الخ۔

درین کتب خانہ آصفیہ سہ نسخہ قلمیہ ازان نمبرہاے ۲۱ - ۳۴۵ - ۳۴۶ فقہ حنفی موجود است۔

اما نسخہ اولی نمبری ۲۱ بخط نسخ قریب بخط کوفی مکتوبہ سنہ ۱۰۴۴ھ یکہزار و چہل و چہار ہجری محشی مجدولہ۔

جملہ اوراق سہ صد و نود و شش ۳۹۶ و سطور فی صفحہ نہ ۹۔

نسخہ ثانیہ نمبرہ ۳۴۵ بخط نسخ محشی و مجدولہ علمای کرام نسخہ عجیبہ و قابل نہایت قدر است از اول تا آخر از حواشی کثیرہ محشی بلکہ برائے حواشی درمیان کتاب جابجا اوراق جدیدہ داخل کردہ بران حواشی نوشتہ علاوہ برین در آخر و اول کتاب اوراقہائی باشد کہ بران مسائل و فوائد بدست علماء و طلبہ نوشتہ است۔

سنہ ۱۰۷۳ھ کتابت ثلاث و سبعین بعد الالف است بر صفحۂ دوم ورق ۴۲۴ در آخر صفحہ بر حاشیہ عبارتے در عربی نوشتہ است ازان ظاہر می شود کہ قاضی عبد السلام بن شیخ عبد العلی در سنہ ۱۰۷۷ سبع و سبعین بعد الالف برادر خورد و تلمیذ خود را این نسخہ ہبہ فرمودہ و وقت ہبہ نسخہ از حواشی معرہ بود موہوب لہ این جملہ حواشی نوشتہ۔

و نیز درہمین صفحہ قریب سطر سوم و چہارم صفحہ نوشتہ است و متن ہذا الکتاب من خط

نور محمد گجراتی - ۴۰ھ

جملہ اوراق چہار صد و چہل ۴۴۰ و سطور فی صفحہ پنج ۵ بین السطور نہایت وسیع -

نسخۂ ثالثہ بخط نسخ دراوائل قریب نصف کتاب جابجا محشی باقی تا آخر سعری سنہ تحریر و نام کاتب موجود نیست -

جملہ اوراق سہ صد و بست و سہ ۳۲۳ و سطور فی صفحہ نہ ۹ -

کتاب مذکور بعد محشی از شروح در ہندوستان چاپ ہم شدہ در مطبع احمدی دہلی در سنہ ۱۲۷۷ چاپ شدہ و این نسخہ بر نمبر ۲۲ فقہ حنفی موجود است -

و نسخۂ ثانیہ نمبر ۵۵ نیز مطبوع ہمین مطبع واقع دہلی است اما بار دوم چاپ شدہ سال طبع آن سنہ ۱۲۸۷ ہجری است -

---

لباب المناسک وعباب المسالک

تصنیف شیخ رحمۃ اللہ سندی نزیل مکہ متوفی ۹۹۳ھ
در بیان احکام حج کتابے ست مختصر و جامع جملہ احکام و آداب و واجبات و سنن و بیت اللہ الحرام۔

اولش این است:-

"الحمد للہ اکمل الحمد علی ما ھدانا للاسلام وخصنا بوجوب حج بیتہ الحرام وافضل الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الانام الذی اوضح لنا سبل الاسلام وعلمنا المناسک وسائر الاحکام الخ"

کتاب مرتب ست بر بست و شش ابواب۔

(۱) باب فی شرائط الحج (۲) باب فی فرائض الحج (۳) باب المواقیت (۴) باب الاحرام (۵) باب انواع طواف (۶) باب الصفا والمروۃ (۷) باب الخطبۃ (۸) باب الوقوف بالعرفات (۹) باب احکام المزدلفہ (۱۰) باب باب مناسک منیٰ (۱۱) باب طواف الزیارۃ (۱۲) باب رمی الجمار واحکامہ (۱۳) باب طواف الصدر (۱۴) باب الجمع النسکین المتحدین (۱۵) باب اضافۃ احد النسکین (۱۶) باب فی فسخ احرام الحج والعمرۃ (۱۷) باب الجنایات (۱۸) باب جزاء الجنایات (۱۹) باب الاحصار (۲۰) باب الفوات (۲۱) باب الحج عن الغیر (۲۲) باب العمرۃ (۲۳) باب النذر بالحج والعمرۃ (۲۴) باب الھدی (۲۵) باب المتفرقات

(۲۶) باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔
ملا علی قاری شرح این رسالہ ہم نمودہ چنانچہ حاجی خلیفہ درکشف الظنون تحت لغت لباب المناسک گفتہ۔
"لباب المناسك مختصر جامع للشيخ رحمه الله السندى نزيل المكة المكرمة اوله الحمد لله الملك الحمد الخ شرحه على بن سلطان القارى نزيل مكة المكرمة المتوفى سنه ۱۰۱۴ اربع عشرة والف وسماه المسلك المقسط فى المنسك المتوسط وهو شرح ممزوج اوله الحمد لله الذى اوضح الخ۔"
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بہ نمبر ۹۰ فن فقہ حنفی مرتب است بخط نسخ خوشخط است نام کاتب در آخر مرقوم نشدہ وسال کتابت یکہزار ویکصد وپنج ہجری نوشتہ است۔
وبر ورق اول کتاب عبارت تملیک نوشتہ است دران سال تملیک یکہزار ویکصد وہفتاد وشش ہجری نوشتہ است۔
جملہ اوراق ہشتاد وسہ وسطور فی صفحہ بست ویک۔
ودرآخر یک رسالہ دیگر در مناسک حج بخط ہمین کاتب مجلد است۔ مگر نام مصنف وغیرہ دران مرقوم نیست۔

لسان الحکام فی معرفة الاحکام

تصنیف قاضی ابوالولید ابراہیم بن محمد معروف بابن شحنة المتوفی ۸۸۲ھ ہشتصد و ہشتاد و دو ہجری۔

اول کتاب۔ الحمد للہ العادل فی حکمہ القاضی بین عبادہ بعلمہ الخ

مصنف علامہ در اول کتاب گفتہ کہ ہر گاہ بعہدۂ قضاۃ مبتلا شدم خواستم مختصرے در احکام معاملات کہ وقوع آن بکثرت می شود از کتب سادات حنفا جمع سازم۔

کتاب مرتب است بر سی فصول۔

فصل اول در آداب قضاء و ما یتعلق بہ۔

فصل دوم در دعاوی و بینات۔ فصل سوم در شہادات۔ فصل چہارم در کفالہ و وکالہ و حوالہ۔ فصل پنجم در صلح۔ فصل ششم در اقرار۔ فصل ہفتم در ودیعہ۔ فصل ہشتم در بیان عاریت۔ فصل نہم در انواع ضمانات۔ فصل دہم در وقف۔ فصل یازدہم در بیان غصب و شفعہ و قسمت۔ فصل دوازدہم در اکراہ و حجر۔ فصل سیزدہم در بیان نکاح۔ فصل چہاردہم در طلاق۔ فصل پانزدہم در عتاق۔ فصل شانزدہم در ایمان۔ فصل ہفدہم در بیوع۔ فصل ہجدہم در اجارات۔ فصل نوزدہم در ہبہ۔ فصل بستم در رہن۔ فصل بست و یکم در کراہیۃ۔ فصل بست و دوم در صید و ذبائح و اضحیہ۔ فصل بست و سوم در جنایات و دیات۔ فصل بست و چہارم در شرب و مزارعہ و مساقاۃ۔ فصل بست و پنجم در حیطان و ما یتعلق بہ۔ فصل بست و ششم در سیر۔ فصل بست و ہفتم در بیان فیما یکون اسلاماً من کفر الکافر و ما یکون کفراً من المسلم و ما لا یکون۔ فصل بست و ہشتم در وصایا۔ فصل بست و نہم در فرائض۔ فصل سی ام در مسائل شتی و خاتمہ۔

دریں کتب خانہ آصفیہ دو نسخۂ قلمیہ و دو نسخۂ مطبوعۂ مصر موجود است۔

نسخۂ اولیٰ کہ بر نمبر ۲۱۳ فقہ حنفی مرتب است بخط نسخ صاف جابجا محشی مخدومہ و در مطالعۂ علمای فائدہ مکتوبہ بخط احمد مدرس بن علی بن محمد البہی الازہری الحنفی در سنہ ۱۰۰۴ھ یکہزار و چہار ہجری۔
جملہ اوراق یکصد و شصت و پنج سطور فی صفحہ نوزدہ[۱۹]۔

نسخۂ ثانیہ نمبری ۱۸۴ منقول از نسخۂ مصنف است، و مکتوبہ سنہ ۱۰۳۰ھ ہجری یکہزار و سی ہجری بخط عرب نسخ صاف نام کاتب مرقوم نیست۔
جملہ اوراق یکصد و چہل و پنج و سطور فی صفحہ بست و پنج مطبوعہ بر نمبر ۲۶۵ و ۱۳۰۳ است ۲۶۵ بر حاشیۂ معین الحکام در سنہ ۱۳۱۰ھ چاپ شدہ و نیز بر حاشیہ نمبر ۲۱۷ و ۲۶۹ ہم در مصر چاپ شدہ در متن معین الحکام و بر حاشیۂ لسان الحکام۔

و مخفی نماند کہ مصنف علامہ قاضی ابن شحنہ کتاب را تا فصل بست و یکم تالیف کردہ بود کہ داعی اجل را لبیک گفتہ کتاب ناتمام گذاشت چنانچہ ہر دو نسخۂ قلمیہ تا فصل بست و یکم است۔

و در نسخ مطبوعۂ مصر تکملہ ہم چاپ شدہ کہ دران نہ[۹] فصل باقیہ را علامہ برہان الدین ابراہیم الخانقی الحلبی العدوی الحنفی در سنہ ۱۰۱۵ھ یکہزار و پانزدہ ہجری تالیف کرد و نام آن "غایۃ المرام فی تتمہ لسان الحکام" قرار دادہ کتاب را حسب ارادۂ مصنف علامہ کامل فرمود۔

مختصر الوقایہ

اصل نام آن نقایہ است علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود الحنفی المتوفی ۷۴۵ سنہ
ہفتصد وچہل وپنج ہجری۔
کتاب وقایہ تصنیف علامۂ برہان الشریعہ والحق والدین محمود بن صدر الشریعہ
جد امجد خود را مختصر نمودہ نام نقایہ مقرر نمودہ۔
اول کتاب۔ الحمد للہ رافع اعلام الشریعۃ الغراء الخ۔
درین کتب خانہ سہ نسخۂ آنان بر نمبر ۷ہم و ۱۳ہم و ۳۲ہم فقہ حنفی محفوظ و نسبت نسخۂ
نمبری ۱۴ہم فقہ حنفی بخط نسخ نہایت خوشخط مجدول بجدول طلائی بر کافذ خان بالغ محب اللہ
بن بدر الائمہ السمرقندی در شہر بخارا حسب فرمایش ملک غازی عبید اللہ خان بہادر در
۹۲۲ سنہ نہصد وبست ودو ہجری تحریر شد۔
جملہ اوراق یکصد وچہل ودو ۱۴۲ وسطور فی صفحہ نہ ۹۔
ونسخۂ ۳۳ہم بخط نستعلیق معمولی مکتوبہ ۹۱۱ سنہ نہصد ودہ ویک ہجری نام کاتب مرقوم نیست
اما نسخۂ کمال درجہ مخدوم محشی بزرگے از شروح وقایہ آن را محشی نمودہ وچونکہ تقطیع اصل
کتاب خورد است زیادہ وسعت تحریر حواشی نبودہ بر اوراق جداگانہ حواشی نوشتہ
نمبر ۵۱۔ اصل متن بر مقامات آنہا مجلد نمودہ درین حواشی جابجا سنہ ہم تحریر است ازان
معلوم می شود کہ حواشی مذکورہ ہم نوشتہ ۱۰۱۷ سنہ و ۱۰۳۰ سنہ وغیرہ است۔
جملہ اوراق پانصد۔ ۵۰۰ سطور مختلف است۔
نسخۂ نمبری ۷ہم۔ خط نسخ صاف در اول زیادہ محشی وتا آخر ہم جابجا مفیدہ مکتوبہ ۱۰۷۴ سنہ
یکہزار وہفتاد وچہار ہجری۔ جملہ صفحات دو صد وہشتاد وہفت ۲۸۷ وسطور فی صفحہ پانزدہ۔

المصفیٰ

علامہ ابوحفص عمر بن محمد بن احمد نسفی متوفی ۵۳۷ھ پانصد و سی و ہفت ہجری۔
یک منظومہ در خلافیات نوشتہ بود علمائے اعلام و فقہائے عالی مقام بر آن منظومہ شروح
نوشتند منجملہ آن علامہ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد النسفی شرحی مبسوط بر آن
نوشتہ و آن را موسوم بہ مستصفیٰ نمودہ بعدہ این شرح را حسب فرمائش احباب مختصر نمودہ۔
نامش مصفیٰ قرار دادہ۔ این ہمان شرح مختصر است۔ و این مضمون در خاتمہ کتاب ذکر نمودہ۔
اول کتاب۔ الحمد لمن تمت نعمتہ والشکر لمن سبقت رحمتہ الخ۔
نسخہ کتبخانہ آصفیہ نمبر ۱۵۲ بخط عرب نسخہ قدیمہ صحیحہ نزد اکثر علما بودہ بر ورق اول
چند مہر بودہ کہ حک کردہ شد مکتوبہ ۷۳۷ھ ہفتصد و سی و ہفت ہجری۔ بقلم محمد بن عمر بن
سعد الجعبری۔ ۲۵/۵۶۷
جملہ صفحات پانصد و شصت و ہفت و سطور بر ہر صفحہ بست و پنج۔
ترجمۂ مصنف در جواہر مضیئہ کہ ہست عبداللہ بن احمد بن محمود حافظ الدین ابوالبرکات النسفی
احد الزہاد والمتاخرین صاحب التصانیف المفیدہ فی الفقہ والاصول لہ المستصفیٰ فی المنظومہ
الی ان قال توفی لیلۃ الجمعۃ فی شہر ربیع الاول سنہ ۷۰۱ھ احدی وسبعمائۃ و دفن فی بلدہ ایدج۔

مواهب الرحمان
فی مذهب النعمان

تصنیف علامہ ابراہیم بن موسیٰ الطرابلسی نزیل القاہرہ متوفی سنہ اثنین وعشرین وتسعمائۃ۔
مصنف ممدوح اول این کتاب بطور متن نوشتہ بعد آن خود برین متن یک شرح درود
تصنیف فرمودہ نام آن برہان فی شرح مواہب الرحمٰن قرار دادہ۔

اول مواہب الرحمٰن این است:۔

"مواهب الفقه ذخيرة لهداية الانام وكبيراحاويا لدرر مجمع الاسرار
الاحكام وبتيانا لكل واجب ومندوب وحرام واصباحا نجى من ظلم الشكوك و
الاوهام ومنهاجا قويما يهدى الى دار السلام وورثه عن سيد الانام خيار امته
الاعلام حتى يعد فى بيان الاحكام كانبياء بنى اسرائيل عليهم السلام واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة ادخره لحساب واشهد ان محمدا
عبده ورسوله افضل من اوتى الحكمة وفصل الخطاب صلى الله عليه وعلى اله و
اصحابه الموصوفين فى التورية والانجيل والكتاب والتابعين باحسان الى يوم
الحشر والمآب وبعد فقد وضعت هذا الكتاب على نحو القاعدة التى اخترعها
صاحب مجمع البحرين سقى الله رمسه صوب حمام الخافقين الخ"۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ۔

"(مواهب الرحمان فى مذهب النعمان) لابراهيم بن موسى الطرابلسى نزيل
القاهرة المتوفى سنه ۹۲۲ اثنتين وعشرين وتسعمائة فى ذى الحجة ثم شرحها وسماه
البرهان وله الحمد لله الذى احكم شريعته الغراء الخ واول المتن الحمد لله

واھب الفقہ ا لخ قال و قد صنفت ھذا الکتاب علی نحو المقدمۃ التی اخترعہا
صاحب مجمع البحرین وھو فی مجلدین"
و کتاب مرتب است بر ابواب فقہ۔ شروع از کتاب الطہارۃ و ختم بر کتاب الفرائض یعنی کتاب المیراث۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۷ فن فقہ حنفی مخزون ست نسخۂ قدیمہ صحیحہ محشی مخدومہ
مکتوبہ سال ہشتصد و ہشتاد و نہ ہجری فی العلم عبدالرزاق بن سلیمان است۔
جملہ اوراق دو صد و شصت۔ وسطور فی صفحہ یازدہ۔
و در آخر نسخہ این عبارت نوشتہ است:۔
"این کتاب مواہب الرحمان فی مذہب ابی حنیفۃ النعمان بندگی حضرت میان
صدیق پورچیوہ بہ فقیر عنایت کردہ اند وقتی کہ فقیر برائے طلب علم بہ تن رفتہ بود چون
حضرت ایشان آشنا شد در وقت رجوع این فقیر۔
این کتاب بہ فقیر دادند و این کتاب وقف است دعوی ملک مر ہیچ کس را
نمی رسد"

کتاب النصاب فی حساب الوصیة

تصنیف علامۂ سراج الدین السجاوندی کہ یکے مشہور ترین علماء قرن ششم ہجرۃ بودہ
ابش الفرائض السراجیہ از مشہور و متداول کتب درسیہ ہست۔ درین کتاب استخراج اجزا
ہیئت حسب قواعد جبر و مقابلہ بیان نمودہ و کتاب را بر بست و ہفت باب مرتب
نمودہ۔

ول کتاب:۔ الحمد للّٰہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ علی نبیہ خیر البریہ محمد و
لہ الطیبین الطاہرین۔ الخ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۵۹ افقہ حنفی بخط نسخ خوشخط بر کاغذ کندہ مکتوبہ ۷۶۸ سنہ
مان وستین وسبعمائۃ۔
بخط یحییٰ بن محمد بن العنبری الحسینی۔
جملہ اوراق ہشتاد و ہفت [۸۷] وسطور فی صفحہ ہفدہ [۱۷]۔
بر ورق اول کتاب یک حلقہ بطور مہر ساختہ دران نوشتہ است۔ ست
العبد صدر جہان الحسینی۔ و مہر محمد رفیع است کہ در سال ۱۱۰۱ سنہ یکہزار و یکصد و یک ہجری کندہ
بالائے مہر عبارت خریداری کتاب نوشتہ در آن تاریخ خرید ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۵
یکہزار و یکصد و پانزدہ ہجری تحریر است۔

نصاب الاحتساب

تصنیف شیخ عمر بن محمد بن عوض الشافعی الحنفی (قرن ہشتم ہجرۃ)

کتاب مشتمل است بر شصت وچہار باب۔

موضوع کتاب سزا وجزا وحدود شرعیہ کہ برائے ارباب جنایات وجرایم مقرر است۔

اول کتاب الحمد للہ الحسیب الرقیب علیٰ نوالہ الخ۔

درین کتب خانہ آصفیہ چہار نسخۂ قلمیہ بر نمبرہائے ۶۰ و ۱۲۲ و ۱۵۱ و ۲۹۶ موجود است۔

منجملہ آن نمبری ۱۲۲ بخط نسخ صاف مکتوبہ سنہ ۹۱۲ نہصد ودوازدہ ہجری بقلم مصطفیٰ بن عبداللہ الکردویات

جملہ اوراق ہشتاد وسہ ۸۳ وسطور بست ودو ۲۲۔

نسخہ نمبر ۱۵۱ بخط نسخ عادی مکتوبہ سنہ ۱۱۳۳ یکہزار ویکصد وسی وسہ ہجری است۔

جملہ اوراق آن شصت ویک وسطور فی صفحہ بست وسہ ۲۳ ونمبر ۲۹۶۔ بخط نسخ ونستعلیق

نسخہ قدیمہ مقروۂ محشی در آخر سال کتابت ونام کاتب مرقوم نیست۔

اما بر صفحہ اولی درق اول کتاب یک مہر بوعلی بندہ بادشاہ عالمگیر ثبت ست ودران

سنہ ۱۱۰۱ ہجری کندہ است۔

وعبارت یک عالم ست کہ در حرمین شریفین این کتاب را یافتہ اما اسم آن

بزرگوار خواندہ نشود وبران کاغذ چسپان شدہ است۔

نصب الرایہ لاحادیث الهدایہ

کتاب ہدایہ تصنیف علامہ علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ پانصد و نود و سہ ہجری کہ کتاب مشہور و معروف و مرجع و مدار کار علمائے احناف در فقہ امام اعظم است۔
شیخ جمال الدین یوسف زیلعی متوفی ۷۶۲ھ ہفتصد و ہفت و دو ہجری احادیث آن را تخریج نمودہ۔
نام آن نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ قرار دادہ۔
شروع آن حسب تحریر حاجی خلیفہ در کشف الظنون این است:۔
الحمد للہ علی التوفیق الی الهدایۃ الخ۔
حاجی خلیفہ در کشف الظنون در بیان ذکر شروح و حواشی ہدایہ گفتہ:۔

وخرج الشیخ جمال الدین یوسف الزیلعی المتوفی سنۃ اثنین وستین وسبعمائۃ احادیثہ وسماہ نصب الرایہ لاحادیث الهدایہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۴۲ فن فقہ حنفی مرتب است ثلث ثالث کتاب است از کتاب النکاح شروع و بر کتاب العاریۃ ختم است۔ تفصیل کتب مذکور این جلد ثالث اینست:۔

کتاب النکاح۔ کتاب الرضاع۔ کتاب الطلاق۔ کتاب العتق۔ کتاب الایمان۔

کتاب الحدود ۔ کتاب السیر ۔ کتاب اللقطہ ۔ کتاب الاباق ۔ کتاب المفقود ۔
کتاب الترکہ ۔ کتاب الوقف ۔ کتاب البیوع ۔ کتاب الصرف ۔ کتاب الکفالہ ۔
کتاب الحوالہ ۔ کتاب ادب القاضی ۔ کتاب الوکالۃ ۔ کتاب الشہادۃ ۔ کتاب السرقۃ ۔
کتاب المضاربہ ۔ کتاب الودیعۃ ۔ کتاب الدعویٰ ۔ کتاب الاقرار ۔ کتاب الصلح ۔
کتاب العاریۃ ۔

نسخہ مذکورہ بخط نسخ خوشخط بخط عرب بر کاغذ گندہ نسخۂ قدیمہ می باشد ۔ و این نسخہ در
کتب خانہ سلطان اعظم ابوالنصر شیخ ابوالموید بودہ ۔

جملہ صفحات آن چہار صد و چہل ۔ و سطور فی صفحہ بست و چہار ۔

این کتاب یکبار در ہند طبع ہم شدہ بود ۔ لیکن اکنون نایاب ہست ۔

نصیحۃ الاخوان باجتناب الدخان

تصنیف علامہ شیخ الاسلام علم علماو الاعلام الشیخ ابراہیم اللقانی المصری المتوفی ۱۰۴۱ھ

جواز وعدم جواز اکل شرب افیون بنج وغیرہ۔ اشیا مسکی نشہ آور۔

اول رسالہ۔ الحمد للہ واہب العقول الخ۔

نسخہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۲۱ فقہ حنفی بخط نسخ عادی مکتوبہ سنہ ۱۰۳۲ھ یکہزار و سی و دو ہجری۔

بقلم سلیمان الشنشوری می باشد۔

جملہ اوراق پانزدہ وسطور فی صفحہ بست و سہ ۲۳۔

ترجمۂ مصنف تحت شرح جوہرۃ التوحید مذکور شد این رسالہ ہم از مصنفات اوست۔

وقایۃ الروایہ
فی مسائل الہدایہ

علامہ برہان الشریعہ محمود بن صدر الشریعۃ الاول عبید اللہ المحبوبی الحنفی متوفی ۶۷۳ھ سنہ ششصد و سی تقریباً۔ برائے سبط خود صدر الشریعۃ ثانی تصنیف نمودہ و کتاب مذکور مقبول شد کہ علماء و فضلائے بخواندن و درس دادن و حفظ کردن آن مشتغل شدند و بشرح و تحشی آن جمع کثیر و جمے غفیر پرداختند۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون ہشت شروح و قریب نہ حواشی برائے آن تحریر نمودہ۔

اول کتاب:۔ حمد من جعل العلم اجل المواہب الھنیۃ۔ الخ

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبر ۱۳۶ فقہ حنفی تقطیع خورد نسخۂ قدیمہ مصححہ محشی بحواشی کثیرہ مفیدہ۔ مکتوبہ سنہ ۱۴۱ھ یکصد و سی و یک ہجری۔

بقلم عمر الاغروسی بخط نسخ خوشخط بر کاغذ گندہ خان بالغ جملہ اوراق یکصد و چہل (۱۴۰) و سطور فی صفحہ پانزدہ (۱۵)۔

هدایه

تصنیف علامہ علی بن ابی بکر المرغینانی متوفی ۵۹۳ھ پانصد و نود و شش ہجری کتابیست مشہور و معروف مرجع و مدار کار علما و اعلام و فقہائے عظام ہمیشہ علمای کرام شروح و حواشی و مختصرات و تخریج احادیث آن نوشتہ اند چنانچہ حاجی خلیفہ در کشف الظنون در شش صفحہ ذکر شروح و حواشی وغیرہ نمودہ۔

ونیز حاجی خلیفہ از شیخ کمال الدین نقل نمودہ کہ صاحب ہدایہ در تمامی مدت تصنیف ہدایہ کہ سیزدہ سال بود ہمیشہ صائم روزہ داری بود و کوشش می فرمود کہ کسے بر صوم او مطلع نشود۔ پس ببرکت این زہد و ورع مصنف کتابش چنان مقبول عام و خاص گردیدہ کہ در شان آن گفتہ شدہ۔

ان الهداية كالقرآن قد نسخت　　ما صنفوا قبلها في الشرع من كتب

فاحفظوا اعدها واسلك مسالكها　　يسلم مقالك من زيغ ومن كذب

اول کتاب :- الحمد لله الذي اعلى معالم العلم واعلامه - الخ

درین کتب خانہ چہار نسخہ کاملہ قلمیہ ازان بر نمبر ۳ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۴۱ و ۲۷۷ موجود است

نسخہ نمبر ۳ - بخط نسخ خوشخط محشی مخدومہ مکتوبہ ۱۱۴۸ھ یکہزار و یکصد و چہل و ہشت جلد اوراق ششصد و چہل و ہفت و سطور در ہر صفحہ بست و سہ ۲۳۔

نسخہ مجلد در دو جلد نمبر ۳۲۹ و ۳۳۰ نمبر ۳۲۹ نصف اول است۔ جدید الخط نستعلیق و شفیعا آمیز و شکستہ۔

بقلم عباس حسین محررہ ۱۲۶۸ھ یکہزار و دو صد و شصت و ہشت ہجری جلد اوراق دو صد و چہل و پنج و سطور بست و سہ ۲۳۔

ونمبر ۲۴۳ بخط نسخ نہایت خوشخط بر کاغذ خان بالغ جدول طلائی محض نصف دوم کتاب است وشروع از کتاب البیوع تا خاتمۂ کتاب۔

نسخۂ نمبر ۱۴۱ بخط نسخ صاف سنہ کتابت ونام کاتب محمد مراد سامانی درآخر نوشتہ۔ جملہ اوراق ۴۰۰ سطور فی صفحہ بست ویک ۲۱۔

نمبر ۲۷۷ نسخۂ صحیحہ بسیار محشی بخط نسخ خوشخط کاغذ خان بالغ نہایت عمدہ بجدول بجدول طلائی ولوح طلائی مکتوبہ بست ۹۰۲ بقلم محمود بن صدر کبیر جملہ اوراق ہفتصد وبست وہشت و سطور در ہر صفحہ ہفدہ ۱۷۔

این نسخہ از ہر سہ نسخہ بالا نہایت عمدہ وقابل قدر است۔

میر عثمان علیخان بہادر

جنگ عزیزان

یعنے بیاض عزیزان بزبان فارسی در مسائل فقہیہ موافق مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ تصنیف شیخ الاسلام خواجہ عزیزان عالم شیخ الصدیقی السہروردی العلوی قاضی سمرقند۔ جلد اعلیحضرت حضور پر نور سلطان العلوم آصف جاہ سابع ادام اللہ ظلہم العالی بدوام الایام واللیالی۔

کتاب نادر و کمیاب بلکہ نایاب غالباً در ہندوستان تاحال کسے نہ دیدہ و نہ شنیدہ باشد۔ مسائل ضروریہ جملہ ابواب فقہ از طہارت تا کتاب الماذون دران جمع نمودہ۔ و بعد بیان ہر مسئلہ حوالہ کتاب ماخوذ عنہ نوشتہ۔ نام کتاب مصنف علامہ در خطبہ نوشتہ اما از عبارتے کہ بر ورق اول کتاب و آخر کتاب نوشتہ است معلوم شد کہ نام کتاب "جنگ عزیزان است"

اول کتاب۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین کتاب الطہارۃ الخ۔

نسخہ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ نمبری ۲۳۲ فقہ حنفی خط طبعی صاف پاکیزہ در آخر سنہ کتابت و نام کاتب مرقوم نشدہ۔ جملہ صفحات کتاب سہ صد و بست و یک (۳۲۱) و سطور در ہر صفحہ نوزدہ (۱۹)۔

و بر صفحۂ اولی ورق اول کتاب این عبارت نوشتہ ست "جنگ حضرت عالم شیخ عزیزان اعلم العلماء" عبارت دیگر برہان صفحہ این تحریر است۔

"مجموعۃ الروایات مسمی بہ جنگ حضرت عزیزان العالم الربانی استاذ علمائے سمرقند عالم مشہور بالعبلابادی"۔

و عبلاباد قریۃ من قرے سمرقند۔

ودر آخر این عبارت نوشتہ است :۔
"تمت ہذہ النسخۃ الشریفۃ المسمیٰ بہ جنگ عزیزان تصنیف اعلم العلماء وارث الانبیاء شیخ المشائخ حضرت عزیزان عالم شیخ نور مرقدہٗ۔
دو سال سپری شدہ کہ روزی جناب مولوی عبدالجبار خان المتخلص بہ صوفی و مدرس عربی و فارسی مدرسۂ اعزہ مورخ حیدرآباد دکن و رکن مجلس کتب خانہ آصفیہ بعد معائنہ فہرست کتب خانہ آصفیہ مرتبۂ این احقر العباد و مطبوعہ ۱۳۳۳ھ بمن فرمود کہ جنگ عزیزان کہ در فن فقہ الحنفی بر نمبر ۲۳۲ و ۱۱۶ صفحہ فہرست جلد دوم مذکور ست و نام مصنف کہ حضرت عزیزان عالم شیخ نوشتہ است این ہمان عزیزان عالم ہستند کہ جد اعلیٰ حضور پر نور می باشند۔ باستماع این کیفیت از ہمان وقت در ہمین فکر بودم کہ انچہ مولوی صاحب ممدوح فرمودند کہ مصنف کتاب مذکور ہمان عزیزان عالم می باشند کہ جد اعلیٰ فرمانروایان حیدرآباد بودند تصدیق و تحقیق این انتساب از جائے دیگر ہم بدست آید تا اطمینان کامل حاصل شود۔ ودر ہمین فکر و تلاش بودم کہ در ماہ ذیحجہ ۱۳۴۱ھ بحکم اعلیحضرت بندگانعالی متعالی سلطان العلوم دام ظلہم العالی تحریر فہرست مشروح و مفصل حالات کتب مخصوصہ قلمیہ قدیمہ نادرہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ سرفراز و مامور شدم و تحریر حالات کتب فن فتاویٰ رسیدم ودران فن کتابے مسمیٰ بہ حسب المفتی بزبان عربی بر نمبر ۵ فتاویٰ مکتوبہ ۱۰۹۴ھ یکہزار و نود و چہار ہجری یافتم۔ چون مطالعہ کتاب مذکور بغرض تحریر حالات نمودم دیدم کہ مصنف ان امیر ابوالمعالی بن خواجہ مولانا بخاری متوفی ۹۷۵ھ خود را خواہر زادہ علامہ حضرت عزیزان قاضی تحریر نمودہ وگفتہ کہ وقت حضوری خود خدمت استاد و خال علامہ حضرت عزیزان بعض روایات وفیصلہ جات در زمان خاقان عبداللہ بہادر خان نور مرقدہٗ جمع کردہ بودم کہ سیزدہ جزبود پس بعد ازان بالتماس و باصرار بعض احباب واعزہ برین مضامین دیگر افزودہ کتاب را تمام نمودم"
پس بملاحظہ این عبارت ہم تائید کامل شد کہ این ہمان عزیزان ہستند کہ در اجداد فرمانروایان دولت آصفیہ می باشند۔

و برائے معنائے جنگ ہم تلاش در کتب لغات فارسیہ نمودم۔ در کتاب قسطاس اللغات دیدم کہ جُنگ بضم اول و سکون ثانی کشتی کلان و جہاز را گویند و ہم بیاض را گویند کہ دران اشعار کثیرہ جمع کردہ باشند۔ و نیز در برہان قاطع تحت لغت جنگ چنین نوشتہ۔ جنگ بفتح اول و سکون ثانی و کاف فارسی معروف ست کہ جدال و قتال می باشد۔ و بضم اول شترے را گویند کہ ہنوز آن زیر بار نکشیدہ باشد۔ و کشتی و جہاز بزرگ ہم ست و بیاض بزرگ را ہم گفتہ اند۔

مختصراً سلسلہ نسب اعلیحضرت ہم تا مصنف کتاب مذکور تبرکاً از کتاب خزانہ رسول خانی مولفہ فیض حق چشتی عرف محمد فیض اللہ چشتی مخزونہ کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۹۶ فن تاریخ و کتاب شجرۂ آصفیہ مصنفہ محمد بدر الدین خان المخاطب معظم الدولہ خلف امیر کبیر شمس الامراء بہادر کہ بر نمبر ۴۱۱ فن متفرقات کتب خانہ آصفیہ مخزون است نوشتہ می شود۔

پس بدانکہ خواجہ عزیزان عالم شیخ الصدیقی السہروردی العبلابادی قاضی سمرقند را یک پسر بود میر اسمٰعیل و از میر اسمٰعیل موصوف دو پسر بوجود آمدند۔ فرزند کلان میر بہاء الدین قاضی سمرقند پسر خورد میر محمد عابد قلیچ خان بہادر۔ میر محمد عابد قلیچ خان بہادر در سنہ ۱۰۶۹ یکہزار و شصت و نہ ہجری وارد ہندوستان گشتہ از ملازمت فردوس آشیانی شاہ جہان بادشاہ ممتاز گشت۔ و در عہد حضرت خلد مکانی اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ در سنہ ۱۰۷۱ یکہزار و ہفتاد و یک ہجری از خدمت صدارت کل یعنے صدر الصدوری تمامی سلطنت ہندوستان سرفرازیہا یافت و در سنہ ۱۰۸۱ یکہزار و ہشتاد و یک ہجری۔ از صوبہ داری ملتان معزز گشتہ و در سنہ ۱۰۹۰ یکہزار و نود ہجری بہ صوبہ داری ظفرآباد بیدر ممتاز گشت و در سنہ ۱۰۹۷ یکہزار و نود و ہفت ہجری در محاصرۂ قلعۂ گولکنڈہ بجوار رحمت آسود از محمد عابد قلیچ خان ممدوح میر شہاب الدین مخاطب بہ غازی الدین خان فیروز جنگ۔ و از فیروز جنگ بہادر ہشت فرزند نرینہ و شانزدہ دختر متولد شد۔ پسر اولین میر قمر الدین خان نظام الملک آصفجاہ اول مغفرت مآب۔ و از ایشان

میر نظام[6] علیخان آصف جاہ ثانی غفران مآب و از ایشان نواب میر اکبر[7] علیخان آصفجاہ ثالث
مغفرت منزل۔ و از او شان نواب میر فرخندہ[8] علیخان آصفجاہ رابع ملقب بہ غفران منزل۔ از او شان
نواب میر تہنیت[9] علیخان آصف جاہ خامس ملقب بہ مغفرت مکان و از او شان نواب
میر محبوب[10] علیخان آصفجاہ سادس ملقب بہ غفران مکان" (انتہی)
مولف این فہرست می گوید۔ و از حضرت غفرانمکان علیہ الرحمہ اعلیحضرت نواب میر عثمان[11] علیخان بہادر
آصفجاہ سابع اطال اللہ فی اعمارہم و زاد اقبالہم و خلد ملکہم۔
و شجرۂ طیبہ خانوادۂ آصفی بر صفحۂ محاذی مظہر اسلاف عالیہ و اخلاف رشیدہ گردد۔

خواجہ عزیزان عالم الشیخ الصدیقی السہروردی العلوی

۲۔ میر اسمٰعیل

پسر بزرگ — پسر خورد

میر بہاء الدین قاضی سمرقند

۳۔ میر عابد قلیچ خان بہادر کہ در ۱۰۶۹ھ بہ ہندوستان آمدند

۴۔ میر شہاب الدین مخاطب بہ غازی الدین خان فیروز جنگ

۵۔ میر قمر الدین خان آصف جاہ اول

۶۔ میر نظام علی خان آصف جاہ ثانی

۷۔ میر اکبر علیخان سکندر جاہ آصفجاہ ثالث

۸۔ میر فرخندہ علیخان ناصر الدولہ آصفجاہ رابع

۹۔ میر تہنیت علیخان افضل الدولہ آصفجاہ خامس

۱۰۔ میر محبوب علیخان آصف جاہ سادس

میر عثمان علیخان بہادر آصفجاہ سابع اطال اللہ فی اعمارہم وزاد اقبالہم وخلد ملکہم

التماس السعد
فی الوفاء بالوعد

تصنیف حافظ زمانہ علامہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن السخاوی متوفی سنہ ۹۰۲ اثنتین وتسعمائۃ ہجری بزبان عربی در بیان وفائے وعدہ۔ اولش این است۔

"الحمد للہ الذی لا یخلف وعدہ ولا یمنع سائلہ رفدہ ولا ینقص مع کثرۃ عطایاہ ما عندہ واشھد ان لا الہ الا اللہ الملک المعبود وحدہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ من عبید المعول والعمدۃ الخ"

علامہ سخاوی درین رسالہ آیات قرآنی و احادیث نبوی کہ متعلق بہ وفا کردن وعدہ می باشد جمع نمودہ وحالات وحکایات انبیاء وصلحا در وفاء وعدہ چہ قدر کوشش می فرمودند بیان نمودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۰۱ فن فقہ شافعی مرتب است بخط عرب خوشخط مورخہ سال یکہزار و دو ہجری نام کاتب مرقوم نیست

جملہ اوراق بست و سہ۔ وسطور فی صفحہ ہفدہ۔

البدر المنیر
فی تخریج احادیث الشرح الکبیر

حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی ۵۰۵ھ خمس وخمسمائۃ در فقہ موافق مذہب امام شافعی اولاً دو کتاب موسوم بہ بسیط ووسیط تصنیف نمودہ بعد ازین ہر دو کتاب بسیط ووسیط خلاصہ نمودہ نام آن وجیز مقرر کرد۔

ائمہ اعلام وفقہای کرام شوافع بر خلاصہ شروح وحواشی وغیرہ نوشتند۔ از جملہ آن امام ابو القاسم عبد الکریم بن محمد القزوینی الرافعی الشافعی متوفی ۶۲۳ھ ثلث وعشرین وستمائۃ شرح مبسوط ومفصل نوشتہ کہ نام آن فتح العزیز است ومشہور بہ شرح کبیر شد۔

علامہ ابن الملقن عمر بن علی متوفی ۸۰۴ھ اربع وثمانمائۃ تخریج احادیث این شرح کبیر رافعی در ہفت جلد نمودہ وآن را بدر منیر نام نہاد۔ بعدہ ابن الملقن موصوف این تخریج خود را در چہار جلد خلاصہ نمودہ ونام آن خلاصہ قرار داد۔

پس این نسخہ کتب خانہ آصفیہ خلاصہ است اصل بدر منیر نیست۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۸ فن شافعی مخزون ست نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط نسخ متوسط ست ویک پارۂ کتاب ست واز کتاب المباولہ وکتاب الصید والذبائح شروع ست وبر کتاب امہات الاولاد ختم است۔

جملہ اوراق دو صد ویست وسطور فی صفحہ بست ویک۔ تاریخ کتابت ونام کاتب مرقوم نیست۔ ودر خاتمہ این عبارت نوشتہ است۔

"ہذا آخر ما وقع علیہ الاختصار من کتابنا المسمی البدر المنیر فی تخریج احادیث الشرح الکبیر۔ (الی ان قال) وکان الابتداء فی الاختصار یوم الجمعۃ تاسع عشرین

شعبان المکرم والفراغ منہ فی یوم الجمعۃ رابع شوال کلاھما من سنۃ تسع واربعین وسبعمائۃ"

این عبارت علامہ ابن الملقن ست ازین سال اختصار وتصنیف کتاب ہفتصد وچہل ونہفت ہجری معلوم می شود واین سال کتابت نسخہ نیست وانچہ سال کتابت نسخہ مذکورہ ۷۴۹ھ در فہرست مطبوعہ خانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۳۳ھ نوشتہ شد - سہوست وموجب سہو تحریر سید علی رفاعی بایع این کتاب ست کہ این کتاب را در سال ۱۳۰۹ھ فصلی در کتب خانہ آصفیہ بیع کردہ - و بر ورق اول آن این عبارت نوشتہ :-

"تخریج احادیث الشرح الکبیر للرافعی تالیف عمر بن علی المعروف بابن الملقن الشافعی المتوفی سنۃ ۸۰۴ھ وھذہ النسخہ بخط مولفہا کتبت سنۃ ۷۴۹ھ"

لیکن درین شک نیست کہ نسخہ مذکورہ بسیار قدیم ست وعجب نیست کہ بعد دہ وپانزدہ سال بعد تصنیف کتاب این نسخہ مکتوب شدہ باشد - چراکہ این نسخہ منقول ست از نسخہ خود مصنف چنانچہ بر ورق ۴ صفحہ ثانیہ وورق ۲۳ صفحہ اولی چنین نوشتہ است :-

"وجدت علی النسخۃ المکتبۃ منہا بلغ مقابلۃ باصلی فوافق کتبہ مولفہ عفا اللہ عنہ"

پس ازین عبارت صاف ظاہر است کہ نسخہ منقول عنہا کہ ازان این نسخہ کتب خانہ آصفیہ مقابلہ شدہ مقابلہ کردہ خود مولف بود کہ بران نسخہ مصنف بدست خود نوشتہ کہ با اصل نسخہ خودم مقابلہ کردم -

ونیز ورق ۲ صفحہ دوم وورق ۲۶ صفحہ دوم وورق ۳۶ صفحہ دوم وورق ۶۶ صفحہ دوم وورق ۷۶ و ۸۷ صفحہ دوم عبارت مقابلہ چنین نوشتہ ست "بلغ مقابلۃ علی نسخۃ المصنف" ازین قرائن معلوم می شود کہ نسخہ کتب خانہ آصفیہ نوشتہ حیات مصنف ست یعنی اواخر صدی ہشتم -

تسہیل الہدایہ
و
تحصیل الکفایہ

تصنیف شہاب الدین ابو العباس احمد بن لولو الشہیر بابن النقیب الشافعی المتوفی ۷۶۹ھ تسع وستین وسبعمائۃ است۔

مخفی مباد کہ علامہ شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن علی الفقیہ الشیرازی الشافعی المتوفی ۴۷۶ھ ستہ وسبعین واربعمائۃ ہجری یک کتاب در فروع شوافع تصنیف کردہ باسم تنبیہ ابرار موسوم نمودہ واین کتاب یکے از کتب پنجگانہ است کہ مشہور ومعروف ومتداول درمیان فقہائے شافعیہ می باشد وکتابے دیگر برتبۂ شہرت واعتماد قبولیت این کتاب نمی رسد وعلمائے ہر زمان وہر دیار برائے آن شروح کثیرہ مفیدہ تحریر نمودہ اند چنانچہ حاجی خلیفہ در صفحۂ کشف الظنون تفصیل وشمار شروح وحواشی ومختصر آن ذکر نمودہ منجملہ آن گفتہ وشرح نجم الدین احمد بن محمد بن علی المعروف بابن الرفعہ الشافعی المتوفی ۷۱۶ھ ستہ عشر سبعمائۃ ہجری وہو شرح کبیر فی نحو عشرین مجلدا لم یعلق علی التنبیہ الی ان قال۔

ومختصر الکفایۃ بشہاب الدین ابی العباس احمد بن لولو الشہیر بابن النقیب الشافعی المتوفی ۷۶۹ھ تسع وستین وسبعمایۃ۔

پس کتاب تسہیل الہدایہ ہمان مختصر کفایہ است۔

نسخۂ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ نمبر ۹۳ فقہ شافعی محض جزو ثالث کتاب ست کہ در شروع است از کتاب الفرائض وختم است بر کتاب النکاح بخط نسخ خوب خطرے۔

سال کتابت در آخر غالباً مرقوم نیست بلکہ در آخر سنہ ۷۴۲ اربعین وسبعمائۃ نوشتہ
است کہ بظاہر آن سال تالیف خواہد بود پس بائع دران تحریف نمودہ آن را سال
کتابت قرار دادہ و تحریف باین طور نمودہ کہ قبل لفظ اربعین ثلث اضافہ نمودہ لفظ و
سبع را مشکوک کردہ لفظ مائۃ را ثمانمائۃ کردہ پس حالا آن متن چنین شد کہ ثلاث واربعین و
ثمانمائۃ و این را نزد خود سال تحریر قرار دادہ اصل عبارت خاتمہ چنین است :-

تم الجزء الثالث بحمد الله وعونه وحسن توفيقه وكان الفراغ من هذا
الجزء المبارك الثامن والعشرين من شهر ربيع الاول سنة ۷۴۲ اربعين و
سبعمائة هجري۔

كتبه العبد الفقير الى الله تعالى المعترف بالتقصير علي بن رمضان
الازهري العومي الانصاري غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين وكتبه
لنفسه وهو الرابع الجزء من مختصر الكفاية يتلوه انشاء الله من كتاب النفقات۔

در اندازۂ این حقیر پس عہد کتابۃ این نسخہ صدی یازدہم ہجری خواہد بود والله اعلم بالصواب
تعداد اوراق سہ صد و چہل و شش ۳۴۶ و سطور فی صفحہ سی و سہ ۳۳۔

الجواہر الیتیمہ
المستخرجۃ من الکنوز المتینہ

تصنیف علامہ محمد بن الشیخ محمود السامانی ست کہ در سال یکہزار و یکصد و ہشصدت و ہفت ہجری نمودہ۔

جملہ ابواب فقہ مختصرا موافق مذہب امام شافعی دران ذکر نمودہ کتاب مرتب است برکتب از کتاب الطہارۃ شروع کردہ بر کتاب العتق تمام نمودہ۔ شروع کتاب این است:—

"بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین۔ الحمد للہ الذی اعز علم الشریعۃ فی الاعصار واعلی الدرجۃ احکامہ علی لسان حزبہ فی الامصار والصلوۃ والسلام علی سید الخلق المختص بالملۃ السمحا علی السنۃ نحول منہ فی الاقطار وعلی الہ واصحابہ الذین فازوا منہ بما لا یستطیع حملہ الاسفار الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۸۰ فن فقہ شافعی مرتب ست مکتوبہ سال یکہزار و یکصد و شصت و ہفت ہجری بخط مصنف است۔ کما ہو یظہر من عبارۃ الخاتمہ وہی ہذہ:—

"وھذا اخر ما تیسر من ھذہ التعلیقات واللہ اعلم بالصواب والحمد للہ الوھاب وکان الفراغ من ھذہ النسخۃ المبارکۃ علی ید احوج الخلق الی ربہ محمد ابن الشیخ محمود الصمیالی بلد الشافعی مذھبا غفر اللہ لہ ولوالدیہ یوم الثلاث المبارک ثامن عشر خلت من شھر جمادی الاول من شھور سنۃ الف مائۃ وسبع وستین من الھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا افضل الصلوۃ والسلام

والحمد للہ علی کل حال۔"
نسخہ بخط نسخ عرب خوشخط است۔
جملہ اوراق ہفت جزو است۔ ۱۱۲ ورق و سطور فی صفحہ بست و دو۔ ۲۲
و این کتاب ہم در کتب خانہ خدیو مصری موجود نیست۔

الذہب الابریز
تخریج احادیث فتح العزیز

حجۃ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ سنہ خمس وخمسمائۃ کتابے در فقہ موافق مذہب امام شافعی نوشتہ نام آن وجیز کردہ۔

جمیع از علمائے اعلام بران شروح نوشتہ منجملہ آنہا علامہ ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد القزوینی الرافعی الشافعی المتوفی ۶۲۳ھ سنۃ ثلاث وعشرین وستمائۃ شرح نوشتہ کہ نام آن فتح العزیز است بعد آن اکثرے از علمائے کرام تخریج احادیث فتح العزیز نمودند۔

علامہ بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی ہم برائے فتح العزیز تخریجے نوشتہ نام آن الذہب الابریز فی تخریج احادیث فتح العزیز مقرر کردہ پس این ہمان تخریج است۔ شروع کتاب این است:۔

"الحمد للہ الذی ہدای الی اطلاع ہذہ النجوم الزواہر واظہارہا وارشد الی استخراج ہذہ الجواہر من بحارہا ووفق الی اجتناء ہذہ الازاہر من اشجارہا الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۲ فن شافعی مرتب یک جلد مجلدات عدیدہ کتاب است۔ واصل مسودہ بخط مصنف چراکہ جا بجا عبارت قلم زدہ وجا بجا بیاض ہم گذاشتہ واکثر عبارات بر حواشی زیادہ نمودہ۔ سال کتابت در آخر مرقوم نیست اما چون علامہ زرکشی از اعیان اواخر صدی ہشتم می باشد پس این نسخہ ہم مکتوبہ اواسط یا اواخر صدی ہشتم خواہد بود۔

جملہ صفحات پانصد وچہار۔ ۵۰۴

وسطور فی صفحہ مختلف۔ در بعض صفحات بست وہفت سطر۔ و در بعض چہل۔ غرض چونکہ اصل مسودہ است باوجود التزام مساوات سطور نشدہ۔ درکتب خانہ خدیو مصر این کتاب موجود نیست۔

شرح الارشاد

اصل کتاب ارشاد تصنیف علامہ شرف الدین اسمٰعیل بن ابی بکر بن المقری الیمنی الشافعی المتوفی بہ زبید ۸۳۶ھ سنہ ست و ثلاثین و ثمان مائۃ۔ در فقہ شافعیہ است۔
اکثر علماء برو شروح نوشتہ۔ منجملہ اوشان علامہ محقق الکمال محمد بن محمد ابی بکر بن علی بن ابی شریف المقدسی المتوفی ۹۰۳ھ نہصد و سہ ہجری و ۹۰۵ھ ست۔ این شرح کہ در کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۸۹ فن شافعی مربوط است از ہمین علامہ می باشد۔
محض یک ثلث اول کتاب است۔ شروع کتاب این است:-
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی مع مشارق انوار التوفیق ارشاداً الی اقوم الطریق وتنبیہاً علی المنہاج الحاوی لدقایق اسرار التحقیق والصلوۃ والسلام علی من فتحت بہ المقلات الخ۔
وجلد مذکور بخط خود شارح مکتوبہ سال نہصد ہجری است چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است:-
عبارت خاتمہ این است:-
آخر کتاب الفرائض وبتمامہ تم السفر الاول من شرح الارشاد علی مولفہ الفقیر محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی بن ابی شریف الشافعی المقدسی بمنزلہ بباب السلسلہ من القدس الشریف الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علی الہ وصحبہ وسلامہ حسبنا اللہ نعم الوکیل یتلوہ الجزء الثانی فی الوصایا واللہ تعالی المستعان وبہ التوفیق والعصمہ۔
جملہ اوراق سہ صد و پنجاہ و یک و سطور فی صفحہ بست و نہ۔
کتاب مذکور در کتب خانہ خدیو مصری موجود نیست۔

شرح الحاوی الصغیر

اصل کتاب الحاوی الصغیر فی الفروع الشافعیۃ۔

تصنیف علامۂ شیخ نجم الدین عبد الغفار بن عبد الکریم القزوینی الشافعی متوفی ۶۶۵ سنہ ششصد وشصت وپنج ہجری می باشد وآن کتابیست معتبر ومشہور ومعروف درمیان علمائے فقہ شافعیہ کہ دائم بشرح ونظم واختصار آن توجہ نمودند۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون تقریباً سی وچہل شروح وحواشی وغیرہ برائے آن ذکر فرمودہ منجملہ آنہا یک شرح از علامہ شیخ علاء الدین علی بن اسمٰعیل القونوی المتوفی ۷۲۷ سنہ ہفتصد وبست وہفت ہجری۔ ہم ذکر نمودہ این ہمان شرح است واین شرح محض بنام قونوی ہم مشہور است۔ ہرگاہ لفظ قونوی گویند از آن ہمین شرح فہمیدہ میشود چنانچہ در آخر کتاب مذکور است۔

اول کتاب:۔ الحمد للہ باعث الرسل وموضح السبل الخ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ در دو جلد نمبرہ ۴۱ و ۴۲ فقہ شافعی بخط عادی اعراب طالب علمانہ می باشد۔

ہر دو نصف بخط ابوبکر بن محمد۔

نصف اول مکتوبہ ۷۹۲ سنہ اثنین وتسعین وسبعمائۃ۔ ہجری نصف دوم مکتوبہ ۷۹۵ سنہ خمس وتسعین وسبعمائۃ ہجری جملہ اوراق نصف اول دو صد ونود ہشتاد وہفت وسطور ہر صفحہ سی ویک واوراق نصف دوم پانصد وشصت وہفدہ وسطور فی صفحہ بست وپنج۔

شرح عمدۃ السالک وعدۃ الناسک

اصل متن عمدۃ السالک تصنیف قدوۃ العلما و شیخ الفقہا شہاب الدین ابو العباس احمد ابن النقیب الشافعی المتوفی ۷۶۹ھ است۔

علامہ شمس الدین محمد بن المنعم الجوجری الشافعی المتوفی ۸۸۹ھ ہشتصد و ہشتاد و نہ ہجری تسع و ثمانین و ثمانمائۃ شرح آن نمودہ۔

اول شرح۔ الحمد للّٰہ الذی جعل فی الفقہ عمدۃ السالک الی مرضاتہ الخ۔

نسخہ کتب خانہ دو نسخہ بر نمبر ۵۶ و ۵۷۔ فقہ شافعی مخزون ست۔ نمبر ۵۶ بخط نسخ خوشخط مکتوبہ ۱۰۹۶ھ یکہزار و نود و شش ہجری نام کاتب مرقوم نیست۔

جملہ اوراق چہار صد و بست و سطور بست و ہفت نمبر ۵۷ جدید الخط بخط نسخ صاف مکتوبہ ۱۲۸۲ھ یکہزار و دو صد و ہشتاد و دو ہجری۔

جملہ اوراق یکصد و سی و ہشت و سطور فی صفحہ سی و سہ ۳۳۔

شرح الوجیز

اصل کتاب وجیز تصنیف حجۃ الاسلام ابوحامد محمد بن محمد الغزالی الشافعی المتوفی ۵۰۵ھ سنہ خمس وخمسمائۃ است۔

علمائے اعلام بران شروح متعدده نوشتہ۔ منجملہ آن این شرح اہم است کہ درین کتبخانہ آصفیہ برنمبر (۹۰) فن فقہ شافعی مربوط است ومحض یک پاره است۔ کتاب در مجلدات عدیده خواہد بود و این محض یک جلد است۔ چونکہ کتاب ناتمام است بایں وجہ نام شارح معلوم نشد اما جلد مذکور نوشتہ سال ہفتصد وسی وشش ہجری است۔ چنانکہ در خاتمہ نوشتہ:—

"تم نسخ هذا الجزء في شرح الوجيز بعون الله وحسن توفيقه ويتلوه كتاب القسم والنشوز ان شاء الله تعالى والحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير خلقه محمد وآله وصحبه وازواجه وعترته الطيبين الطاهرين وعلى الملائكة المقربين وعلى الانبياء اجمعين غفر الله لكاتبه ولصاحبه ولوالديهما ولجميع المسلمين وكان الفراغ منه في رابع شهر رجب الفرد سنة ست وثلثين وسبعمائة والحمد لله وحده۔"

این جلد شروع از کتاب الوصایا است وختم بر کتاب القسم والنشوز است۔ بخط عرب نسخ صاف۔ جملہ اوراق سہ صد وہجده ۳۱۸۔ وسطور فی صفحہ بست وپنج ۲۵۔

شرح منہاج الطالبین

اصل متن منہاج الطالبین امام محی الدین ابوزکریا یحیی بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ در فروع شافعیہ تصنیف فرمودہ آن را در کتاب محرر اختصار نمودہ بود۔
حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ ۔

ھو کتاب مشھور متداول بینھم اعتنی بشانہ جماعۃ الشافعیۃ فشرحہ تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی ولم یکملہ بل وصل الی الطلاق۔

بعد ازاں حاجی خلیفہ تمامی شروح و حواشی کتاب مذکور در دو نیم صفحہ کشف الظنون ذکر نمودہ و در آخر گفتہ وشرحہ ایضا العلامۃ الرملی ۔

پس این شرح از ہمیں علامہ محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی الانصاری الشافعی المتوفی ۱۰۰۴ھ کہ در ۹۶۵ھ تکمیلش نمودہ۔

اول کتاب ۔ الحمد للہ الذی شید منہاج دینہ ارکان الشریعۃ الخ

اصل نام این کتاب نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج است ۔

نسخہ محزونہ کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۱۰۲ فقہ شافعیہ نسخہ صحیحہ خط عرب منقول است ۔ از نسخہ مصنف کہ در سال ۹۶۵ھ نہصد و شصت و پنج ہجری نوشتہ بود۔ نسخہ مذکور ناتمام است غالباً ربع کتاب است ۔

شروع از طہارت وختم بر حج ۔

جملہ اوراق چہار صد و ہفت وسطور فی صفحہ بست و نہ ۲۹۔

این کتاب دو بار در مصر طبع گشتہ است ۔

الغرر البہیہ
فی شرح البہجۃ الوردیہ

کتاب حاوی صغیر تصنیف علامہ شیخ نجم الدین عبدالغفار بن عبدالکریم القزوینی الشافعی متوفی ۵۶۵ھ ششصد و شصت و پنج ہجری از کتب معتبرہ فروع شافعیہ است۔ ہمین وجہ علمائے اعلام بشروح و نظم آن پرداختہ منجملہ آن علامہ زین الدین عمر بن مظفر الوردی الشافعی المتوفی ۷۴۹ھ ہفتصد و چہل و نہ ہجری آن را در پنج ہزار بیت نظم فرمودہ نامش البہجۃ الوردیہ مقرر نمود این منظومہ چنان مقبول گردید کہ علمائے کرام برائے آن نیز شروح متعددہ نوشتند۔

ازجملہ آنہا این شروح غرر بہیہ است کہ تصنیف قاضی زکریا ابن محمد الانصاری المتوفی ۹۱۰ھ نہصد و دہ ہجری است۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۹۸ محض ثلث آخر کتاب است۔ شروع است از کتاب النکاح و ختم بر خاتمہ کتاب بخط نسخ خوب قلم عرب قدیم و منقول است در حیات مصنف از نسخۂ مصنف کہ مکتوبہ ۸۶۷ھ ہشت صد و شصت و ہفت ہجری بود چنانچہ در خاتمہ مذکور است و ہم جابجا بر حاشیہ نوشتہ است کہ نقل من اصل مولفہ متع اللہ ببقائہ و قوبل علیہ۔ و غالباً سال کتابت این نسخہ ۹۰۶ھ نہصد و شش ہجری است۔ جملہ اوراق دو صد و ہفتاد و پنج ۲۷۵ و سطور فی صفحہ بست و سی ۲۳۔

فتح الرحمان لشرح زبد ابن ارسلان

علامہ احمد بن حسین بن حسن بن ارسلان الرملی کہ در سال ہفتصد و ہفتاد و سہ ہجری در رملہ فلسطین ملک شام متولد شد و در دوازدہم ماہ شعبان سال ہشتصد و چہل و چہار ہجری در بیت المقدس وفات یافت۔ یک منظومہ در توحید و فقہ و تصوف تصنیف نمودہ کہ آن را صفوۃ الزبد ہم می گویند کما ھو مذکور فی الجزء الثالث من فہرست کتب العربیۃ الموجودۃ بالکتب خانہ الخدیویہ صفحہ ۲۵۰۔

اول آن منظومہ این شعر است:۔

الحمد للاله ذی الجلال ⁂ وشارع الحرام والحلال

علمائے اعلام بہ شروح این منظومہ پرداختہ از جملہ آن شروح این شرح است کہ نام آن فتح الرحمان است نام شارح ابو العباس شہاب الدین احمد رملی است شارح از تصنیف آن بتاریخ یکم شوال ۹۳۲ھ فارغ شد۔ شروع کتاب این است چند الفاظ شروع خطبہ ضایع شدہ است:۔

الحمد للہ الذی بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للانام (الی ان قال) وسمیتہ فتح الرحمان بشرح زبد ابن ارسلان۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹ فن فقہ شافعی مخزون است بخط نسخ خوشخط نسخہ قدیمہ صحیحہ مکتوبہ و مقابلہ شدہ ۹۶۲ھ ہجری است۔ چنانچہ در خاتمہ مرقوم است:۔

نجزت نسخہا من اولہ الی ھنا وتممت مقابلتہا فی یوم الجمعۃ المبارکۃ العشرون شہر جمادی الاول من شہور سنہ ۹۶۲ھ وکتبہ الفقیر عثمان بن خلیل الشافعی

غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشایخہ ولجمیع المسلمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد و
علی آلہ وصحبہ وسلم۔

یک سطر از اول خطبہ ضایع شدہ۔ حقیر خطبہ کتاب و نام شارح از فہرست
کتب خانہ خدیویہ مصر نقل کردہ ام۔

جملہ اوراق سہ صد و چہل و چہار۔ وسطور فی صفحہ بست و نہ۔

کتاب الرحیمیہ فی القیام بوظائف العبودیہ

علامہ سید حسن بن خلیل بن ابراہیم المشہور بالعراقی الحسینی الکاظمی الاشعری الشافعی این کتاب را در برہان پور در سال یکہزار و شانزدہ ہجری تصنیف نمودہ خدمت عبدالرحیم خان خانان کہ یکے از اراکین سلطنت بودہ تحفہ پیش نمودہ۔ شروع کتاب این است:۔

حمد الرحیم رحم عبدہ ببیان ما شرع له من عبادته وفضل الصلوٰۃ بانواعها علی سائر البدنی من طاعته ووعد من حافظ علیها بعلی الدرجات فی دار کرامته وجعلها اول ما یحاسب علیه العبد من عمله یوم عرضه وقیامته الخ

موضوع کتاب بیان نمازہائے پنجگانہ فرائض و نوافل و اوراد و اذکار کہ بعد ہر نماز باید خواند۔

کتاب مرتب است بر یک مقدمہ و پنج باب و خاتمہ۔

مقدمہ در بیان قیام عبادت و افضل آن۔

باب اول بیان وقت نماز صبح و آن منقسم ست بر شش اوقات۔ وقت فضیلت۔ وقت اختیار۔ وقت جواز بلا کراہت۔ وقت جواز بکراہت۔

باب دوم بیان اوقات نماز ظہر و آن منقسم ست بر اوقات خمسہ۔

باب سوم بیان اوقات نماز عصر و آن منقسم ست بر ہفت وقت۔

باب چہارم بیان اوقات نماز مغرب و آن منقسم ست بر اوقات خمسہ۔

باب پنجم بیان اوقات نماز عشاء و آن منقسم ست بر ہفت اوقات۔

خاتمہ در بیان اینکہ بروز قیامت اول از نماز پرسش و حساب خواہد شد۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۴ فقہ شافعی مربوط است بخط نسخ صاف منقول از نسخۂ مصنف و مکتوبہ ۱۱۱۱ سنہ یکہزار و یکصد و یازدہ ہجری بقلم عبد الغفار بن حاجی حسین ست۔ چنانچہ در آخر نوشتہ:۔

"فرغت من نساخته ضحی یوم الثلثا تاسع عشر ربیع الآخر سنہ ۱۱۱۱ بارض الهند من خط من نقل من خط المصنف رحمه الله علیه ونفع به وببرکاته آمین اللهم آمین بکترین کاتبین فقیر حقیر عبد الغفار حاجی حسین"۔

وہم نسخہ مذکورہ مصححہ است و در سال یکہزار و یکصد و دوازدہ ہجری مقابلہ شدہ۔ چنانچہ در آخر تحریر است:۔

"بلغ مقابلته بحسب الامکان مع بعض الاخوان بمراجعة والاتقان علی نسخة لم تقابل فربما عاد فيما خلل وقد تحصل مع المقابل ال من عز علی نسخة صحيحة فصلح ماصح من الغلط والسقم لان الکتاب مادام موجود يرفع عنه القلم والله اعلم واحکم وذلك بتاريخ يوم السبت عاشر محرم الحرام سنه ۱۱۱۲ ھ"۔

جملہ صفحات سہ صد و پنجاہ و سہ ۳۵۳ وسطور فی صفحہ بست و ہفت ۲۷۔ و این کتاب در کتب خانہ خدیو مصر موجود نیست۔

در اول این منتقی مختصر موجز مجلد است و بران نوشتہ است "منتقی مختصر موجز تصنیف علامہ شیخ احمد ابو بکر باشعبان ۱۱۱۴ آن ہم بخط ہمین کاتب است۔ جملہ شانزدہ ورق است۔ دران ارکان اسلام و واجبات و مسنونات و محرمات و مکروہات کہ انسان آنہا مکلف است بیان نمودہ۔ شروع آن این است:۔

"الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والسلام علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وصحبه وتابعیهم باحسان الی یوم الدین الخ"۔

المهمات الغامضة فی الاحکام المتناقضة

تصنیف شیخ الاسلام بقیة المحققین ابو محمد عبدالرحیم بن الشیخ العالم الحسن الاسنوی القرشی الاموی المتوفی سنہ ۷۷۲ سنة اثنتین و سبعین و سبعمائة۔

موضوع اینکہ انچہ در شرح علامہ رافعی کبیر کتاب الروضہ در مقامات متعددہ تناقض و اختلافات بودہ۔ مصنف علامہ بہ حل و رفع و شرح آن پرداختہ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۷ و ۸۸ فقہ شافعی مرتب است نسخہ ناقصہ ثلث ثانی و ثلث ثالث است۔ ثلث اول موجود نیست۔ و ہر دو ثلث بخط محمد بن عمر الشافعی مکتوبہ ۷۷۵ھ ہفتصد و ہفتاد و پنج ہجری ست۔ سہ سال بعد وفات مصنف نوشتہ شدہ۔

جزو ثانی کہ بر نمبر ۸۸ مرتب ست از کتاب عاریت شروع است و بر صدقات ختم۔ جملہ کتب دران اینست۔

عاریت۔ غصب۔ شفعہ۔ قراض۔ مساقاۃ۔ اجارہ۔ حوالہ۔ احیاء الاموات۔ وقف۔ ہبہ۔ لقطہ۔ لقیط۔ فرائض۔ وصایا قسم الفئی والغنیمت۔ قسم الصدقات۔

و بر ورق اول این عبارت مرقوم است۔

"الجزو الثانی من کتاب المهمات الغامضة فی الاحکام المتناقضة شرح الرافعی الکبیر والروضة تالیف الشیخ الامام العالم العلامة فرید الزمان و وحید الاوان الذی انتشرت فی الخافقین اعلام علومه و عرف العلماء فضل منظومه و منثوره بقیة المحققین احد العلماء الصالحین و عباد الله العارفین

جمال الدین ابو محمد عبد الرحیم بن الحسن الاسنوی القرشی الاموی الشافعی صاحب التصانیف المشہورۃ النافعۃ تغمدہ اللہ تعالیٰ برحمتہ واسکنہ الجنۃ برحمتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ والتابعین آمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل الخ"

ودر آخر این عبارت ست:-

"نجز الجزء الثانی بحمد اللہ وعونہ وبرکتہ نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یتلوہ انشاء اللہ تعالیٰ فی اول الجزء الخامس کتاب العاریۃ وکان الفراغ من تعلیق ھذا الجزء فی یوم الاحد بعد العصر السابع عشر من صفر عام خمس سبعین وسبعمائۃ وعلقہ لنفسہ ثم لمن شاء اللہ تعالیٰ من بعدہ محمد بن عمر بن ابی بکر الشافعی لطف اللہ بہ وبالمسلمین وغفرلہ ولوالدیہ ومشائخہ ومن نظر فی ھذا الجزء وسمعہ ودعا لہ بالتوبۃ والمغفرۃ آمین آمین آمین بلغ جمع ھذا الجزء من اولہ الی آخرہ مقابلۃ محررۃ ان شاء اللہ تعالیٰ حسب الطاقۃ علی نسخۃ محررۃ من نسخ المصنف رحمہ اللہ رأیت خطہ فیھا فی الحواشی علی ید کاتبہ وذلک فی مجالس کثیرۃ آخرھا فی یوم الاثنین ثامن عشر صفر عام خمس وستین وسبعمائۃ وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم"

وجزو ثالث کہ بر نمبر ۸۰ مخزون ست بر ورق اول آن این عبارت بخط کاتب نوشتہ است:-

"الجزء الثالث من کتاب المھمات ؛ لغامضۃ فی الاحکام المتناقضۃ شرح مواضع من الرافعی الکبیر والروضۃ تالیف الشیخ الامام العالم العلامۃ شیخ الاسلام برکۃ الانام بقیۃ المحققین جمال الاسلام والمسلمین ابی محمد عبد الرحیم بن الشیخ العالم الحسن الاسنوی القرشی الاموی الشافعی تغمدہ اللہ تعالیٰ برحمۃ واسکنہ فسیح جنتہ ونفع المسلمین بعلومہ وتصانیفہ وبرکتہ آمین آمین آمین غفر اللہ کاتب ھذہ النسخۃ والناظر فیھا ولمالکھا ولسامعھا ولسائر المسلمین اجمعین"

ودرین جلد کتب ذیل مذکور است:-

کتاب الصید والذبائح ۔ کتاب الضحایا والعقیقۃ ۔ کتاب الاطعمہ ۔ کتاب السبق و الرمی ۔ کتاب الایمان ۔ کتاب القضا ۔ آداب القضا ۔ القضا علی الغائب ۔ باب القسمۃ ۔ کتاب الشہادات ۔ کتاب الدعاوی والبینات ۔ کتاب العتق ۔ باب التدبیر ۔ کتاب الکتابہ ۔ کتاب امہات الاولاد وحسبنا اللہ ۔

وبر خاتمہ کاتب می نویسد کہ در خاتمہ نسخہ منقول عنہا نوشتہ بود کہ مصنف علامہ از تصنیف آن از اول کتاب تا ذکر صلوٰۃ خوف در اواخر ماہ صیام ۷۴۴ھ ہفتصد و چہل وچہار ہجری فارغ شدہ ۔ وبعد آن تا کتاب الاقرار در ماہ رمضان ۷۴۵ھ ہجری فارغ شد وبعد آن کتاب الوذیعۃ در ۷۴۹ھ ہجری نوشتہ وباقی کتاب در آخر ۷۶۰ھ ہفتصد وشصت ہجری ختم شدہ ۔ وھذہ عبارتہ ۔

" ونختم الکتاب بما ھدانا بہ وھو حمد اللہ والصلوٰۃ علی رسولہ فنقول ۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سھی عنہ الغافلون ورضی اللہ عن اصحابہ اجمعین شاھدت فی اخر النسخۃ التی نقلت منھا ما لفظہ قال سیدنا ومولانا وشیخنا الامام العلامۃ جمال الاسلام والمسلمین وقد نھضت من تالیف ھذا من اولہ الی صلوٰۃ الخوف فی مدۃ اخرھا اواخر سنۃ اربع واربعین وسبعمائۃ ثم الی کتاب الاقرار فی مدۃ اخرھا فی شھور رمضان سنۃ خمس واربعین ثم الی کتاب الودیعۃ فی مدۃ اخرھا تسع واربعین وباقی الکتاب فی مدۃ آخرھا قبل سنۃ ستین سوی زیادات وقعت بعد ذلک اللھم انفع بہ واغفر لمولفہ واحبابہ ولجعلہ من خیار اھل العلم واختم لہ بالخیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ والحمد للہ رب العالمین ھذا اخر کلام المصنف عفا اللہ تعالی عنہ وتغمدہ اللہ رحمۃ ونفعنا والمسلمین ببرکتہ وتاریخ الفراغ منھا فی سلخ صفر سنۃ اثنین و ستین وسبعمائۃ انتھی اخر ما شاھدت فی اخر النسخۃ التی نقلت منھا وبعد ذلک صلوٰۃ علی النبی وآلہ وصحبہ وازواجہ الطیبین الطاھرین افضل صلوٰتک

یارب العالمین وعلق هذا الكتاب لنفسه ثم لمن شاء الله تعالى من بعده الفقير الى غفور ربه الذى لايعلم له فى الدنيا عملا ينجيه ولا فى الاخرة فعلا يرتجيه الا رحمة ربه وشفاعة نبيه محمد صلى الله عليه وسلم وكان الفراغ من تعليق هذا الكتاب رحم الله مولفه وغفر لكاتبه ومالكه وناظره وسامعه وجميع المسلمين صبيحة يوم الجمعة شهر جمادى الآخرة سنة خمس وسبعين وسبعمائة ۷۷۵ھ

جملہ صفحات این جلد یکصد و پنجاہ و شش ۱۵۶ وسطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵ -

در کتب خانہ خدیو مصر محض جزء اول آن موجود ست - و در صفحہ ۲۸۰ جلد سوم فہرست کتب خانہ مذکور کہ بر نمبر ۱۶ فن اسامی کتب کتب خانہ آصفیہ مربوط است مرقوم است -

مجمع البحرین

تصنیف شیخ الاسلام قاضی شہاب الدین لسان الیمن احمد بن عبد یاسین الجوی
ثم الدوعنی متوفی سـنہ ۔

کتاب مرتب است بر ابواب فقہ ۔ اول کتاب این است ؛ ـ

احمد اللہ علی منن العظام واشکرہ علی آلایہ واصلی واسلم علی رسولہ المتشید لدعایم الاسلام محمد وآلہ وصحبہ الائمۃ الاعلام ھذا جمع افرغ الی اللہ ان ینفع بہ العباد ویجعلہ للمعاد ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۳ فن فقہ شافعی مرتب است ۔ بخط نسخ عادی است مکتوبہ سال نہصد و شصت و سہ ۹۶۳ ہجری ۔ و بر صفحہ اول کتاب بعض عبارات بقلم بعض اہل علم نوشتہ است و یک عبارت ملکیت کتاب در سال یکہزار و شش ہجری نوشتہ و بنام مالک محمد بن الشیخ محمود الشانبری الشافعی نوشتہ ۔ و یک عبارت دیگر تملیک بر ہمین صفحہ نوشتہ است از آن معلوم می شود کہ نسخہ مذکورہ پیش محمد بن عبد الحی ہم بود ۔ غرض نسخہ مذکورہ در ملاحظہ اکثر ارباب فضل و کمال بودہ و در سال نہصد و شصت و سہ ہجری بقلم صالح بن محمد بن احمد نوشتہ شدہ ۔

وعبارت خاتمہ این است ؛ ـ

وکان الفراغ من نسخہ یوم الاحد بعد صلوٰۃ العصر لثلاث خلون من شہر جمادی الاول المبارک سنۃ ۹۶۳ ثلاث وستین وتسعمائۃ من ہجرۃ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام بخط اسیر ذنبہ راجی عفو ربہ صالح بن محمد بن احمد بن عبد الرحیم بن محمد بن عبد الرحمان بن ابی بکر بن عمر بن محمد بن عمر بن الحسن بن احمد السوادی الاصابی ثم الخولانی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن جمیع المسلمین

ورزقہ حفظ معانیہ والعلم والعمل بما یرضیہ آمین۔
ونیز نسخہ مذکورہ باصل منقول عنہ درسال نہصد وشصت وچہار ہجری مقابلہ شدہ چنانچہ
درآخر این عبارت نوشتہ است :۔

بلغ مقابلۃ وللہ الحمد بتاریخ یوم ۷ من شہر ربیع الاول (۹۶۴) تمام۔
جملہ اوراق کتاب دوصد وچہل وہشت (۲۴۸)۔ وسطور فی صفحہ سیزدہ (۱۳)۔

مختصر المزنی

تصنیف الشیخ الامام اسمٰعیل بن یحیی المزنی الشافعی المتوفی سنہ ۲۶۴ سنہ اربع و ستین و مائتین ہجری۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون در باب مختصر مزنی میفرماید کہ آن اول کتب ست کہ در فقۂ مذہب شافعی تصنیف شدہ و ازین نقل نمودہ کہ بر طریق و منوال مختصر مزنی علما تصنیف و تالیف نمودند و بشرح و تفسیر مختصر مزنی بر داختند بعضے برائے آن شرح و بعضے مختصر نوشتند و ہمہ علماء اعلام معترف و مقر ہستند کہ بر تمامی حقایق مختصر مزنی کسے مطلع نشدہ۔

اول کتاب:- بسم اللہ الرحمن الرحیم وما توفیقی الا باللہ قال ابراھیم بن یحیی الخ

نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبر (۱) فقہ شافعی بخط عرب خوشخط بر کاغذ خان بالغ مکتوبہ سنہ ۶۶۶ سنہ ششصد و شصت و شش ہجری نام کاتب مرقوم نیست۔

جملہ صفحات چہار صد و بست و سطور فی صفحہ بست و پنج۔

مسائل متفرقہ

منتخبۂ از فتاوی علامہ ابوزکریا یحیی بن شرف نووی المتوفی ۶۷۶ھ بزرگے مسائل فقہ کہ اکثر و بیشتر بآں حاجت می شود۔ از فتاوی علامہ نووی منتخب نمودہ بر ابواب فقہ مرتب ساختہ۔ اولش این است:۔

اوّلہ: الحمد لله رب العالمين وصلوته وسلامه الاتمان الاكملان على سيدنا محمد ورسوله النبى الامى وعلى سائر الصالحين واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمد عبده ورسوله الخ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۹ فن فقہ شافعی مرتب نسخۂ قدیمیہ مکتوبہ سال نہصد و پانزدہ ہجری است کہ علاء الدین بن احمد بن عمر بن احمد بن عبد الله الفخری خطیب شافعی قریہ خلا نوشتہ۔

جملہ صفحات ۱۳۶ و سطور فی صفحہ دوازدہ۔

معدن الفقہ والفتویٰ

دریں رسالہ مسائل فقہیہ موافق مذہب شافعی جمع نمودہ و نیز اختلاف و اتفاق دیگر ائمہ ابوحنیفہ و مالک و احمد در ہر مسئلہ کہ بود آن را ہم بیان نمودہ۔ اولش این است:۔

"الحمد للہ ذی المجد والعظمۃ والجلال المتفرد بالبقاء والقدرۃ والکمال المقدس عن مناسبۃ الاشباہ والامثال المنزہ من مضادتہ الحدوث و الزوال احمدہ علی ما وھبنا من النوال واشکرہ علی ما خصنا بہ من الافضال واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الکبیر المتعال واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الھادی الی نور التوفیق والکمال المنقذ من ظلمات الکفر والضلال والنوال اما بعد فھذا کتاب جمعت فیہ مزید مذھب الامام الشافعی رضی اللہ عنہ ما بینتہ علی وفاق ابی حنیفہ ومالک واحمد واختلاف کل واحد منھم الی اشرف المقالات من کل مذھب ما علیہ عندالا بابہ الفتویٰ الخ"

دریں کتب خانۂ آصفیہ دو نسخۂ قلمیہ آن بر نمبر ۱۲۱ و شامل نمبر ۲۷ فن فقۂ شافعی موجود است نمبر ۱۲۱ یک ورق از اول ناقص است بخط نسخ صاف نسخۂ قدیمہ است اما نام کاتب و تاریخ کتابت مرقوم نشدہ۔ جملہ اوراق ۱۶۷ و سطور فی صفحہ دوازدہ۔

نسخۂ ثانیہ کہ شامل نمبر ۲۷ است بخط عرب معمولی مکتوبہ ۲۴ ماہ صفر ۱۱۷۴ھ سنۃ اربع وسبعین و مائۃ والف بقلم احمد بن ابی بکر بن عمر بن سقاف ست۔ جملہ صفحات آن یکصد و چہل و ہفت و سطور فی صفحہ بست۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون غالباً برین کتاب مطلع نشدہ در کشف الظنون ذکر آن موجود نیست۔

مغنی الراغبین

علامہ نجم الدین ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن قاضی عجلون متوفی ۸۷۶ھ ست وسبعین وثمانمائۃ ہجری بر شرح منہاج الطالبین علامہ نووی شرح نوشتہ نام آن ہادی الراغبین الی منہاج الطالبین نہادہ بعد آن را خلاصہ کردہ وحجم این خلاصہ بقدر نصف حجم اصل کتاب بودو دران مسائل دیگر از کتاب روضہ وغیرہ ہم زیادہ کردہ نامش مغنی الراغبین فی منہاج الطالبین مقرر کرد۔ اولش این است:

" الحمد للہ حمداً یوافی نعمہ ویکافی المزید واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الفعال لما یرید واشہد ان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ آخر الانبیاء واول من ینشق عنہ الصعید صلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ صلاۃ وسلاما دائمین علی التابید وبعد فقد کنت علقت علی منہاج الشیخ محی الدین النووی تغمدہ اللہ برحمتہ التصحیح المسمی بھادی الراغبین الی منہاج الطالبین وذکرت فیہ ما یسرہ اللہ تعالی حینئذ مما یرد علی منطوق المنہاج ومفہومہ وما خالف فیہ غیرہ من الکتب المعتمدۃ فی المذہب فجاء فی الحجم نحو ثلثی المنہاج ثم اختصرتہ فی نحو نصف حجمہ لیسھل حفظہ فلما قصدت جمع مسائل الروضہ الزایدۃ علی المنہاج فی المختصر المسمی بالتاج وجدت فیہما مسائل کثیرۃ واردۃ علی المنہاج لایقۃ بالتصحیح فالحقتہا بالھادی فصار نحو حجم المنہاج وزاد علیہ وعسر الحاقہا ببقیۃ النسخ لکثرتہا وتفرقہا فی البلاد فرایت الاولی ترک نسخ الھادی بحالہا لیکون تصحیحا اوسط وجعلت ھذا الذی فیہ الزیادات المذکورۃ کتابا ثالثا وسمیتہ مغنی الراغبین فی منہاج الطالبین "

وحاجی خلیفہ ذکر این کتاب در کشف الظنون نہ کردہ محض ہادی الراغبین را زیر شرح

منہاج ذکر نمودہ است۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۹ فن فقہ شافعی مخزون است نسخۂ قدیمہ بخط عرب است و در آخر قریب ثلث کتاب اوراق کرم خوردہ شدہ۔ آنرا وصلہ کردہ اند۔
نسخۂ مکتوبہ سال ہشصد ہجری بخط محمدؒ بن حسن بن علی الطیبی قاری حدیث نبویؐ است۔
۔ اوراق یکصد و ہفتاد و نہ ۱۷۹ وسطور فی صفحہ ۲۳۔

نجم الوہاج فی شرح المنہاج

اصل متن منہاج الطالبین تصنیف علامہ محی الدین زکریا ابن یحیٰی شرف نووی المتوفی
سنہ ۶۷۶ھ ست وسبعین وستمائۃ ست۔ جمعے کثیر از علمائی اعلام حضرات شوافع بہ شروح آن
پرداختند و بعضی برآن حواشی تحریر کردند۔
از جملۂ آنہا علامہ دمیری شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدمیری الشافعی المتوفی سنہ ثمان و
ثمانمائۃ در چہار جلد شرحے نوشتہ نام آن نجم الوہاج قرار دادہ۔
حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کہ علامہ دمیری این شرح را از شرح علامہ سبکی وعلامہ اسنوی
وغیرہ ملخص نمودہ وازین شرح علامہ دمیری نفع عظیم وفائدہ کثیر حاصل شد۔
درین کتب خانۂ آصفیہ دو جزو ازان بر نمبر ۲، و ۸ فن فقہ شافعی مخزون ست۔
نمبر ۲ بخط عرب۔ درین مجلد ہشت کتب حسب ذیل ست:
کتاب البیع وکتاب الرہن وکتاب التفلیس وکتاب الحجر وکتاب الشرکہ وکتاب
الوکالہ وکتاب الاقرار وکتاب العاریۃ۔
درین مجلد آخر نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت۔ لاکن بہ گمان خفیر مکتوبہ اواخر قرن یازدہم
می باشد۔ عدد اوراق یکصد وسی ونہ وسطور فی صفحہ بست وہفت۔ و بر ورق اول این جلد
بخط جلی این عبارت تحریر است:
"ہذا الجزء الثامن من نجم الوہاج فی شرح المنہاج للشیخ الامام العالم العامل
الفاضل الکامل الشیخ محمد بن موسی الدمیری نفعنا اللہ والمسلمین ببرکات علومہ
وطیب اثرہ وجعل الجنۃ مقامہ ومثواہ آمین یارب العالمین"۔
و بر نمبر ۸ ربع چہارم ست وکتاب بر ہمین جزو ختم ست۔ وجزو مذکور ازان نسخہ نقل
شدہ کہ از نسخہ مصنف منقول بود ونسخہ مصنف در چہار جلد بود وسال کتابت این جزو

ہشتصد و شصت و نہ ہجری است بقلم ابو الفتح بن اسمٰعیل زمزمی نوشتہ شدہ۔ کما ھو مذکور فی آخرہ:۔

"نقلت ھذہ النسخة المبارکة وھی اربعة اجزاء من نسخة منقولة من اصل معتمد نقل من خط المصنف" تغمدہ اللہ برحمتہ ورضوانہ واسکنہ فسیح جنانہ ووقع الفراغ من کتابتھا فی الیوم المبارک یوم الاثنین رابع عشر جمادی الاخری احد شھور سنة تسع وستین وثمانمائة علی ید اضعف عباد اللہ واحوجھم الی عفوہ ومغفرتہ ابی الفتح اسمٰعیل الزمزمی عفا اللہ عنہ وغفرلہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والحمد للہ اولا واخرا وظاھرا وباطنا وصلوتہ وسلامہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین وآلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل"

منقول عنہ این جزو نسخہ علامہ شیخ محب الدین طبری بود و از ان مقابلہ ہم شدہ چنانچہ بر حاشیہ آخر نوشتہ ست:۔

"بلغ مقابلتہ الحمد للہ علی اصلہ المنقول منہ وھی نسخة مقابلة علی سیدنا الشیخ الامام العلامہ الشیخ محب الدین الطبری بالمدینة الشریفة فصح ان شاء اللہ تعالی والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وسلم"

وحسب تفصیل ذیل بست و پنج ابواب فقہ درین جزو مذکور است:۔

کتاب الخراج۔ کتاب الدیات۔ کتاب دعوی الدم والقسامة۔ کتاب البغاة۔ کتاب الردة۔ کتاب الزنا۔ کتاب حد القذف۔ کتاب قطع السرقة۔ کتاب قاطع الطریق۔ کتاب الاشربة۔ کتاب السیر۔ کتاب الجزیة۔ کتاب الھدایة۔ کتاب الصید والذبائح۔ کتاب الاضحیة۔ کتاب الاطعمة۔ کتاب الایمان۔ کتاب النذر۔ کتاب القضاء۔ کتاب الشھادات۔ کتاب الدعوی والبینات۔ کتاب العتق۔ کتاب التدبیر۔ کتاب الکتابة۔ کتاب امھات الاولاد۔

جملہ اوراق این جزو ۱۳۹ وسطور فی صفحہ سی وسہ۔

اثنا عشریہ صومیہ

تصنیف علامہ شیخ بہاء الملۃ والدین محمد بن حسین بن عبد الصمد العاملی المعروف بشیخ بہائی المولود ۹۵۳ھ والمتوفی سال یکہزار وسی ویک ۱۰۳۱ھ ہجری است۔ اولش این است:۔

"الحمد للہ الذی جعل الصوم جُنّۃ من النار والصلوٰۃ علی اشرف الخلائق محمد والہ الاطہار وبعد فیقول اقل العباد محمد المشتہر ببہاء الدین العاملی وفقہ اللہ للعمل فی یومہ لغدہ قبل ان یخرج الامر من یدہ لما فرغت من تالیف المقالۃ الاثنی عشریہ فی فقہ الصلوٰۃ الیومیۃ واختہا الاثنی عشریۃ الحجیۃ التمس منی بعض الاخلاء الاجلاء وفقہ اللہ لارتقاء معارج الکمال تالیف اثنی عشریہ صومیہ علی تلک المنوال فاسعفتہ بذلک مع ضیق المجال و توزع البال واللہ اسال ان ینفع بہا الطالبین وان یجعلہا من احسن الذخائر لیوم الدین الخ"

کتاب در مسائل فقہیہ مذہب شیعہ اثنا عشریہ است۔ مصنف علامہ این کتاب را بطرز جدید وعنوان غریب علاوہ طریقہ تصنیف فقہاء قدما و متاخرین تصنیف فرمودہ یعنے در ہر امر وبرائے ہر حکم شرعی دوازدہ امر می نویسد۔ مثلاً در بیان وضو می نویسد کہ نواقض وضو دوازدہ است وبعد آن تفصیل آن دوازدہ بیان می نماید یا در صوم می نویسد مبطلات روزہ دوازدہ است۔ مستحبات صوم دوازدہ۔ مکروہات روزہ دوازدہ ہمین طور کل کتاب نوشتہ۔ وکتاب در محض عبادات یعنے طہارت صلوٰۃ زکوٰۃ خمس حج تصنیف نمودہ وبرائے ہر باب یعنے طہارت۔ صلوٰۃ۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ حج یک مقالہ قرار دادہ۔

مقالہ اولی در طہارت۔ وآن را طہارتیہ ہم می گویند۔

مقالہ ثانیہ در صلوٰۃ۔ وآن را اثنا عشریہ صلوٰتیہ ہم می گویند۔

مقالۂ ثالثہ۔ در صوم وآن را اثنا عشریہ صومیہ می نامند۔
مقالۂ رابعہ۔ در زکوٰۃ وآن را اثنا عشریہ زکوتیہ می گویند۔
مقالۂ خامسہ۔ در حج آن را اثنا عشریہ حجیہ ہم می گویند۔
این مقالہ ثالثہ صومیہ است۔

جناب خال علامہ اجلہ اللہ فی دار الکرامۃ در کشف الحجب والاستار عن اسامی الکتب والاسفار ذکر اثنا عشریہ چنین فرمودہ۔

"الاثنی عشریۃ للشیخ الجلیل بهاء الملة والدین محمد بن الحسین بن عبد الصمد الحارثی الجبعی العاملی المتولد سنة ثلاث وخمسین وتسعمائة المتوفی سنة احدی وثلاثین بعد الالف قد سلک فیما مسلکا جدیدا ومطاسدیدا ذکر فی کل مباحث من الطهارة والصلوٰة والزکوٰة وغیر ذلک اثنی عشر فصلا ولذا سمّی بالاثنی عشریة قد رایت من هذا الکتاب خمسة اجزاء الاول فی الطهارة اوله اما بعد حمد الله علی آلائه والصلوٰة والسلام علی انبیائه واشرف اولیائه الخ ویسمونه الطهارتیة الثانی فی الصلوٰة اوله الحمد لله الذی وفقنا الاهتداء بشریعة اشرف المسلمین وسید الاولین والآخرین وهدانا باقتفاء آثار اهلبیته الائمة الطاهرین صلوات الله علیهم اجمعین الخ ویسمونه الصلوتیة الثالث فی الصوم اوله الحمد لله الذی جعل الصوم جنّة من النار والصّلوٰة علی اشرف الخلایق محمد وآله الطهار الخ ویسمونه الصومیه الرابع فی الزکوٰة اوله حمدا لک اللهمّ علی جمیع آلائک وجزیل نعمائک والصّلوٰة علی اشرف انبیائک وافضل اولیائک الخ ویسمونه الزکوتیة الخامس فی الحج اوله الحمد لله علی آلائه والصلوٰة علی اشرف انبیائه واولیائه الخ ویسمونه الحجیه"

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۴۰۰ فن فقہ شیعی مربوط است بخط نسخ صاف مکتوبہ حیات مصنف است وحواشی از مصنف علامہ ہم بران تحریر است۔
این نسخہ منقول ست از نسخۂ مبیضۂ مصنف کہ در سال یکہزار وبست ہجری اوائل ماہ جمادی الاولیٰ

بخط عبدالنبی بن حاج نعمۃ اللہ المشہدی نوشتہ شدہ بود و حسین بن احمد بن فخرالدین محمد انصاری العاملی در مشہد مقدس امام رضا علیہ السلام در سنہ یکہزار و بست ہجری این نسخہ از مبیضہ مذکورہ نقل نمودہ۔ کما ہو مرقوم فی اخر الکتاب۔

"ختمت اثنا عشریہ الصومیہ بتوفیق اللہ سبحانہ فی خاتمہ شہر شعبان المعظم سنۃ الف و تسع عشرۃ من ہجرۃ خاتم المرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین علیہ و الہ الطاہرین و نقلت من السواد الی البیاض فی اوائل شہر جمادی الثانی علی ید تراب اقدام المومنین اقل عباد اللہ و احوجہم الی اللہ عبدالنبی بن المرحوم حاج نعمۃ اللہ المشہدی سنۃ ۱۰۲۰ عشرین و الف و کتبت فی السنۃ المذکورۃ بقلم حسین بن احمد بن فخرالدین بن محمد الانصاری العاملی فی المشہد المقدس الرضوی علی ساکنہ الف الف سلام و الف الف تحیۃ آمین آمین"

جملہ اوراق بست و یک (۲۱) و سطور فی صفحہ یازدہ (۱۱) نسخہ آب رسیدہ طغیانی زدہ است۔ از کتبخانہ حکیم محب حسین خرید شدہ و اکثر کتب کتب خانہ شان در طغیانی رود موسی آب رسیدہ بود و این طغیانی در سال یکہزار و سہ صد و بست و شش ۱۳۲۶ھ ہجری در حیدرآباد دکن شدہ بود و ہزارہا مردم و ہزارہا امکنہ و اموال بے شمار دران تلف شدہ۔

الروضۃ البہیہ فی شرح اللمعہ الدمشقیہ

اصل متن لمعہ دمشقیہ بزبان عربی منظوم است جملہ اشعار آن شیخ شمس الدین ابو عبداللہ الشہید محمد بن مکی متوفی سنہ ۷۸۶ھ ہفتصد و ہشتاد و شش ہجری۔ در فقہ شیعہ اثنا عشریہ حاوی جملہ مسائل فقیہہ از طہارت تا دیات نظم نمودہ۔

و علامہ شیخ زین الدین بن علی بن احمد بن محمد مشہور شہید ثانی المتوفی سنہ ۹۶۶ھ نہصد و شصت و شش ہجری بران شرح مبسوط نوشتہ و آن را بہ روضہ بہیہ موسوم کردہ۔ اولش این ست:۔

"الحمد للّٰہ شرح صدورنا بلمعۃ من شرائع الاسلام کافیۃ فی بیان الخطاب ونور قلوبنا من لوامع دروس الاحکام ما فیہ تذکرۃ وذکری لاولی الالباب الخ"

درین کتب خانہ آصفیہ نسخہ قلمیہ و مطبوعہ آن ہر دو موجود ست۔

نسخہ قلمیہ بر نمبر ۱ فن شیعی مرتب ست آن نسخہ قدیمہ صحیحہ مکتوبہ سنہ ۹۵۷ھ نہصد و پنجاہ و ہفت ہجری ست کہ در حیات شارح نوشتہ شدہ۔ کاتب آن ہم بزرگے از علمائے اعلام و فقہائے عالیمقام شیعہ ست نامش شیخ بہاء الدین محمد بن علی بن بہاء الدین عاملی ست و این عاملی غیر شیخ بہاء الدین محمد بن حسین عاملی می باشد۔ و عبارت مذکور این است:۔

"و فرغ العاملی عاملہ اللّٰہ تعالیٰ بفضلہ ونعمہ وعفی عند سیاتہ وزلاتہ بجودہ وکرمہ علی ضیق المجال وتراکم الاھوال الموجبۃ لتشویش البال خاتمۃ لیلۃ السبت وھی الحادی والعشرین من شھر جمادی الاولیٰ سنہ ۹۵۷ سبع وخمسین وتسعمائہ من الھجرۃ النبویہ"

و در آخر کتاب یک اجازہ بخط خاص جناب شہید ثانی زین الدین بن علی بن احمد بن محمد

بن حمادی بن تقی الدین صالح بن شرف الدین الساقی العاملی ست کہ در سال نہصد و پنجاہ و
ہشت ہجری برائے کاتب کتاب مذکور نوشتہ و شروع اجازہ این ست :-

"الحمد لله وسلام علی عبادہ الذین اصطفی فقد قراۃ علی بعض ھذا الکتاب
وسمع سائرہ کاتبہ المولی الفاضل العالم العامل الاصیل النبیل مقبول الدارین الشیخ
بہاء الدین محمد بن المرحوم المبرور علی بن بہاء الدین الغوری ادام اللہ تعالی
فی شریف حیاتہ واعاد علینا وعلی المومنین من برکاتہ قراۃ وسماعا یجری مجریہما
تبحر وضبط واتقان وتفتیش وتحقیق وقد اجزت لہ روایۃ الکتاب والعمل بمضمونہ
وکذلک الروایۃ من العمل ماجری بہ قلمی من المولفات والکتب والفتاوی وجمیع
ما یجوز لی روایتہ من کتب العلوم علی اختلافہا"

و بعد این ذکر جملہ کتب احادیث وغیرہ و ذکر مشائخ نمودہ تا اینکہ در خاتمہ این اجازہ
این عبارت نوشتہ :-

"وکتب بیدہ الفقیر الی عفو اللہ تعالی وغفرانہ زین الدین بن علی بن احمد
بن محمد بن جمادی بن تقی الدین صالح بن شرف الدین الساقی العاملی عاملہ
اللہ تعالی بفضلہ وعفو عنہم جمیعا بمنہ وکان انتہاء القراءۃ والسماع فی التاریخ
المتقدم ذکرہ شہر رجب الاصم سنۃ ۹۵۸ ثمانی وخمسین وتسعمائۃ من الہجرۃ
الطاہرۃ النبویۃ حامدا ومصلیا"

جملہ اوراق سہ صد و ہجدہ ۳۱۸ - وسطور فی صفحہ بست و ہفت ۲۷ -

الزہرات الرویہ فی الروضۃ البہیّہ

شیخ علی بن محمد بن الحسن بن زین الدین الشہید الثانی العاملی بر کتاب شرح لمعہ تصنیف جد خود شہید ثانی حاشیہ نوشتہ حل معضلات و اظہار خفیات شرح مذکور نمودہ۔ اولش این ست۔

"الحمد للہ الذی نور روضۃ الدین البہیۃ الزاہرۃ و اوضح مسالک الشرایع السنیۃ الباہرۃ والصلوۃ علی سیدنا محمد المبعوث بالحجج الجلیۃ الظاہرۃ والمبعوث بالبعوث العلیّۃ الفاخرۃ و علی آلہ ذوی النفوس الزکیۃ العاطرۃ والاخلاق القدسیۃ الطاہرۃ صلوۃ یکون لنا عدۃ لیوم الآخرۃ و ذخیرۃ بمواقف الساہرۃ الخ۔"

جناب خال علامہ در کشف الحجب فرمودہ:

"الزہرات الذویۃ فی الروضۃ البہیّہ للشیخ علی بن محمد ابن الحسن بن زین الدین الشہید الثانی العاملی ہی حاشیۃ علی شرح اللمعۃ الدمشقیہ تظہر غالب کنوزہ و تکشف کثیرا من خفیاتہ و رموزہ اولہ الحمد للہ الذی نور روضۃ الدین البہیۃ الطاہرۃ و اوضح مسالک الشرایع السنیۃ الباہرۃ الخ۔"

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ مجلد در دو جلد بر نمبر ۹۰ و ۹۱ فن فقہ شیعی مخزون ست نسخۂ صحیح قدیمہ مقابلہ شدہ۔ با اصل منقول عنہ می باشد و مکتوبہ سنہ ۱۰۸۰ہ یکہزار و ہشتاد ہجری است۔

تاریخ وفات مولف یعنی شیخ علی بن محمد بن الحسن بن زین الدین الشہید الثانی معلوم نگشتہ ولکن درین امر اشتباہ نیست کہ او از اجلّہ علماء و واسط قرن یازدہم بودہ والد ماجدش محمد بن الحسن در سنہ ۱۰۳۰ہ وفات یافتہ۔

نصف اول آن از شروع کتاب الطہارت تا کتاب الحج ست منقول ست

از نسخۂ مصنف و در آخر این نصف عبارتے نوشتہ است از آن معلوم می شود کہ ختم این نصف اول در شہر ربیع الاول در سال یکہزار و ہفتاد و چہار ہجری بودہ ۔ نیز حاشیہ ورق آخر این نصف اول تاریخ مقابلہ دہم ذی حجہ سنہ ۱۱۹۷ ہجری نوشتہ است ۔ جملہ اوراق این نصف اول یکصد و شصت و دو ۔ و سطور فی صفحہ سی و دو ۔

نصف دوم شروع از کتاب الجہاد ست و ختم بر وصیت ۔ واز ورق یکصد و شصت و سہ شروع و بر ورق سہ صد و سی و نہ تمام ۔ و سطور فی صفحہ سی و دو ۔

شرح الاثنا عشریہ

در فقہ مذہب امامیہ اثنا عشریہ علامہ شیخ محمد بن الحسن ابن زین الدین الشہید الثانی متوفی ۱۰۳۰ھ ثلاثین والف رسالہ اثنا عشریہ والد ماجد خود را شرح نمودہ۔ اولش این ست:-

"نحمدک یامن جعل الحمد ذریعۃ لاتمام نعمہ ونشکرک یامن عم سباب الانام نوائل جودہ وکرمہ ونصلی علی نبیک وحبیبک محمد الذی اشرقت قلوب المومنین بانوار حکمہ وعلی اخیہ وولیک المرتضیٰ لتبلیغ شریعتہ وبیان کلمہ وذریتہ المعصومین مصباح الہدیٰ وعلمہ امابعد فیقول العبد المفتقر الی عفو ذی المنن محمد بن الحسن ان کمال النفوس البشریہ معلل بامتثال الاوامر الالٰہیہ۔ (الی ان قال) ولما کانت الرسالۃ الاثنی عشریہ لوالدی المحقق جمال الدین الحسن قدس روحہ ونور ضریحہ من احسن المولفات نفعاً واکملہا لا بد منہ جمعاً الخ"

ذکر این شرح خالنا العلامہ اجلہ اللہ دار الکرامہ فی کشف الحجب والاستار عن اسماء الکتب والاسفار ہم نمودہ۔ کما قال:-

"شرح الاثنی عشریۃ فی الفقہ للشیخ محمد بن الحسن ابن زین الدین الشہید الثانی المتوفی سنۃ ثلاثین والف والاثنی عشریہ لابیہ اولہ نحمدک یامن جعل الحمد ذریعۃ لاتمام نعمہ ونشکرک یامن عم جمیع الانام نوائل جودہ وکرمہ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۲ فن فقہ شیعی مرتب ست بخط نستعلیق متوسط بقلم محمد رضا فیروزآبادی در ماہ ربیع الاول سال یکہزار و بست و سہ ۱۰۲۳ ہجری نوشتہ شد و در ہمان سال در ماہ جمادی الاولیٰ بمقابلہ آن با منقول عنہ ختم شد۔

و این نسخہ در کتب خانہ امجد علی شاہ و واجد علی شاہ شاہان اودھ بود چنانچہ بر ورق اول از سرخی یک مہر است و در ان یک شعر کندہ است:-

خوش است مہر کتب خانہ سلیمان جاہ ٭ بہر کتاب مزین چو نقش بسم اللہ
وسال مہر ۱۲۴۴ھ کندہ است۔
و بر صفحۂ دوم چند مواہیر دیگران بود و اکثری از ان حک کردہ شد و بعضی کم کم خواندہ می شود۔
و بر صفحہ سوم یک مہر کلان از سرخی میر امجد علی شاہ است دران یک شعر نوشتہ ست۔
خاتم امجد علی شاہ زمان عالی جناب ٭ ناسخ مہر شد چون شد مزین بر کتاب
و بر صفحہ چہارم یک مہر خورد ہمین امجد علی شاہ ثبت ست دران ہم ہمان شعر اول کندہ است۔
و بر صفحہ ثانیہ ورق آخر سہ مہر شاہی از سرخی ثبت است دو مہر خورد و کلان امجد علی شاہ کہ
دران ہمان شعر کندہ است۔
و یک مہر واجد علی شاہ از سرخی ثبت ست و دران ۱۲۶۳ھ کندہ است۔
خاتم واجد علی سلطان عالم بر کتاب قایم و پایندہ ماند تا فروغ آفتاب
و بعد کتب خانہ شاہی نسخہ مذکورہ در کتب خانہ حکیم مسیح الدولہ طبیب واجد علیشاہ رسیدہ
و بعد شان وراثتہً بہ پسر شان حکیم مظفر حسین لکھنوی در سنہ ۱۹۶۹ع منتقل شدہ۔ عبارت حکیم مظفر حسین
در صفحہ اولی محاذی بسم اللہ مکتوب ست۔
جملہ صفحات چہار صد و سی و دو ۴۳۲۔ و سطور فی صفحہ ۱۷ ہفدہ۔

شرح جعفریہ

المسمیٰ

بہ مطالب مظفریہ

اصل متن جعفریہ تصنیف شیخ جلیل علی بن عبد العال الکرکی متوفی ۹۴۵ھ سنہ خمس واربعین وتسعمائہ در بیان احکام ومسائل نماز موافق مذہب شیعہ است۔

کما قال خالنا العلامہ اجلہ اللہ دار الکرامۃ السید اعجاز حسین فی کشف الحجب والاستار عن اسامی الکتب والاسفار۔ الجعفریہ فی احکام الصلوٰۃ للشیخ الجلیل علی بن عبد العال الکرکی المتوفی سنۃ خمس واربعین وتسعمائۃ فرغ من تسویدہ عاشر شہر جمادی الاخریٰ سنۃ سبع عشرۃ وتسعمائۃ بمشہد علی بن موسیٰ الرضا اولہ الحمد للہ الولی الحمید المبدع المعید الفعال لما یرید الخ"۔

محمد ابو طالب استرآبادی تلمیذ مصنف علامہ در حیات استاد خود شرح آن نمودہ چنانچہ از عبارت شارح کہ در خطبہ بعد اسم شریف ماتن واو استاد خود گفتہ ظاہر است۔ وآن عبارت این ست:-

"وھی (ای رسالہ جعفریہ) من تالیفات شیخنا وسیدنا شیخ الاسلام وخاتمۃ المجتہدین الذی برع فی العلوم الدینیۃ نصار اسوۃ المحققین وفاق علیہم فی الفنون فظلت اعناقہم لہ خاضعین ومن اللہ تعالیٰ بوجودہ الکریم علی الشیعۃ الامامیۃ اجمعین ای امیر المومنین وسید الوصیین لازال علیاً عالیاً متعالیاً علی الکافۃ العالمین الخ"۔

وشروع شرح این است :-

" الحمد للہ الذی فضلنا علی سائر الاسلام باعدل الادیان واوضح شرایع الاسلام باتم الایضاح واکمل البیان ومن علینا بالارشاد الی قواعد الاحکام وسرائر التبیان والصلوٰۃ علی من اتکو بدلائل اعجاز فصحاء عدنان محمد المبعوث التذکرۃ والتبصرۃ والھدایۃ الی الایمان وعلی عترتہ مطالع الانوار وخلاصۃ الاحکام کما نطق بہ القرآن امابعد فانی لما امعنت نظری ومعرفۃ فکری الخ"

وجناب خال علامہ در کشف الحجب ذکر این شرح ہم فرمودہ ۔

"کما قال شرح الجعفریہ فی الصلوٰۃ لبعض تلامذۃ المصنف اسمہ المطالب المظفریۃ"

جناب موصوف درین عبارت نام شارح نبردہ بلکہ نسبت شرح مذکور بطرف بعض تلامذہ مائن نمودہ ظاہر انزد اوشان نام شارح محقق نشد یا معلوم نشد ۔

حقیر نام شارح از ہمین نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۴۶ از فن فقہ شیعی اخذ کردہ ام چنانچہ در صفحہ اول ورق اول کتاب چنین نوشتہ است ۔ "شرح جعفریہ تصنیف مولانا ابوطالب استرآبادی مسمی بہ مطالب مظفریہ " کاتب العبد محمد اشرف الحسینی ملک ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۴۶ از فن فقہ شیعی مرتب ست بخط نسخ خوشخط نسخہ قدیمہ صحیحہ مخدومہ مقابلہ شدہ مکتوبہ سال ہشصد وسی وپنج ہجری بقلم حسین بن علی بن محمد نجرانی ست ۔ جملہ اوراق یکصد وشصت ودو ۔ وسطور فی صفحہ بست وچہار ۔

شرح الفرائض النصیریہ

از

فاضل اجل عالم اکمل ابوالحسن بن احمد متوفی ۔۔۔

بر رسالہ فرائض میراث تصنیف علامہ محقق طوسی شرح حال المتن در عہد حکومت سلطان ابوالمظفر طہماسپ بہادر خان نوشتہ کہ کاشف دقایق و موضح غوامض متن باشد۔ اولش این است:۔

"اهم الفرایض واوجب واجب والزم فرض حمد الله وارث میراث السموات والارض الذی لا سبیل للقسمة الیه بضرب من الاعتبار ولا تنکسر حساب الوهیة بتضاعف الدهور والادوار والصلوة علی صاحب النصب الاوفی وذی العصبة العلیا حبیب الله ذی المنن محمد کاشف الفرایض والسنن واله المعصومین ورثة علومه صلوة مجاوزة عن تقدیر العقل بالطول والعرض الی ان یرث الله السموات والارض اما بعد فیقول اذل البریة لدی الخالق الصمد ابوالحسن بن احمد ثقلت موازینهما واوتی کتابهما بیمینهما ان الرسالة المنسوبة الی التحریر الحفی المحقق المتبحر بحر الزاخر والدر الزاهر افضل المحققین من القدماء والمتاخرین واکمل المدققین من الحکماء والمتکلمین نصیر الملة والفضیلة والعرفان والدین محمد قدس الله بغفرانه روحه ولقد بنفسه الزکیه الزاکیة روحه فی الفرایض کالدرة الزهراء والکبریتة الحمراء لا یوجد مثلها فی ضبط قواعد هذا الباب وتباین قوانینه وتمیز غثه عن سمینه فاردت ان اشرف بشرح لها یوضح مکنونات دقایقها ویکشف قناع الخفاء عن حقایقها الخ"

جناب خان علامہ در کشف الحجب ذکر این شرح چنین فرمودہ:۔

"وفی شرح الفرایض النصیریة للفاضل الاجل والعالم الاکمل ابی الحسن ابن احمد

وہو شرح حامل المتن یوضع مکنونات دقایقہا ویکشف قناع الخفاء عن حقایقہا صنفہ فی عہد السلطان ابی المظفر طہماسپ بہادر خان اولہ اہم الفرائض اوجب واجب والزم فرض حمد للہ وارث میراث السموات والارض الذی لاسبیل للقسمۃ الیہ بضرب من الاعتبار ولا ینکسر حساب الوہیتہ بتصاعف الدھور والادوار۔ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹ فقہ شیعی مرتب است بخط نستعلیق در سال یکہزار و پنجاہ و سہ ہجری بتاریخ ۹۔ جمادی الاخری در مکہ معظمہ زاد ہا اللہ شرفاً و تعظیماً نوشتہ شد نام کاتب مرقوم نیست۔

بر ورق اول یک مہر مدوّر ثبت ست کہ دران "صغیر خان فدوی غازی محمد شاہ بادشاہ" کندہ است و در ورق آخر ہم دو مہر یک بخط نسخ و دیگر بخط نستعلیق ثبت ست۔ جملہ اوراق شصت و پنج ۶۵ و سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

شرف العنوان

فی الفقہ والعقاید والحدیث واحکام القرآن

تصنیف علامہ فرج اللہ بن محمد است کہ برائے شاہ سلطان حسین صفوی بادشاہ ایران بزبان عربی منظوم تصنیف نمودہ کہ در ضخامت قلیل و در ترتیب و ترصیف عجیب وغریب چراکہ بظاہر یک کتاب و در فقۂ امامیہ است و از ہمان یک کتاب دیگر فن عقاید و در فن حدیث و در آیات احکام قرآنی بر می آید۔

وطریقہ تحصیل این کتب ثلثہ آخرہ چنان قرار دادہ کہ در ہر یک سطر اصل کتاب چہار قطعہ می نویسد پس از چہار قطعہ مجموعا کتاب فقہ خواندہ می شود۔ والفاظ و حروف شروع قطعہ ثانیہ و ثالثہ و رابعہ از سرخی می نویسد۔ پس اگر الفاظ شروع قطعہ ثانیہ از اول کتاب تا خاتمہ بخوانی و جمع رسالہ در علم کلام و عقاید پیدا می شود۔ و اگر الفاظ شروع قطعہ ثالثہ آخر کتاب جمع نمائی رسالہ در ذکر آیات احکام قرآنی ظاہر می شود۔

و اگر الفاظ شروع قطعہ چہارم جمع شود رسالہ در حدیث بدست آید۔

مخفی نماند کہ درین صنعت و ترتیب عجیب و غریب کتابے دیگر مثل این کتاب سوائے کتاب عنوان الشرف تصنیف علامہ شرف الدین ابن المقری اسمعیل بن ابی بکر الیمنی المتوفی ۸۳۷ھ ہشتصد و سی و ہفت ہجری کہ بر نمبر ۱۴۱ و ۱۸۰ فن بلاغت و نمبر ۱۰۱ فن فقہ شافعی این کتب خانۂ آصفیہ کہ موجود است و در فن بلاغت مفصل حال نوشتہ شد دیگرے تا حال بنظر نرسیدہ۔ و غالبا علامہ فرج اللہ بن محمد این کتاب شرف العنوان خود را بعد ملاحظہ عنوان الشرف تصنیف کردہ باشد۔

اول کتاب این است:۔

"الحمد لک المنعم واجب الوجود حمد الشاکرین والشکر شکر الحامدین

ولك الحمد شكر النعماك علينا ولك الشكر حمد الاسدا بما منك الخ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۸ فن فقہ شیعی مرتب ست ہمان اصل نسخہ است کہ برائے کتب خانہ شاہ سلطان حسین نوشتہ شدہ چنانچہ در صفحہ اولین ورق اول از حروف طلائی عبارتے است کہ ازان ظاہر ست کہ نسخہ موصوفہ برائے ہدیۂ شاہ سلطان حسین در حیات مصنف نوشتہ شدہ بود۔

کاتب نسخہ مذکورہ عبد الغفار الجوہری ہمشیر زادۂ مصنف ست کہ در سال یکہزار و یکصد و سہ ہجری نوشتہ چنانچہ در صفحۂ اولی کتاب بہ حروف طلائی و بر خاتمہ کتاب از سیاہی نام کاتب مرقوم است و سال کتابت در خاتمہ نوشتہ است۔

نسخہ موصوفہ بر کاغذ خان بالغ حنائی با جدول طلائی بخط نسخ خوشخطی باشد۔

جملہ صفحات یکصد و سی و ہشت [۱۳۸] وسطور فی صفحہ دوازدہ [۱۲]۔

و بر پیشانی ہر صفحہ یک مصرعہ ہر سہ رسالہ علم کلام و رسالہ آیات احکام و رسالہ حدیث نوشتہ است تا موافق آن از الفاظ شروع ہر سہ مصرعہ رسالہ ہائے مذکورہ نمایاں شود۔

مدارک الاحکام فی شرح شرائع الاسلام

علامہ سید محمد بن علی بن الحسن بن ابی الحسن الموسوی الجبعی العاملی متوفی ۱۰۹۸ھ ثمان و تسعین بعد الالف بر کتاب شرایع الاسلام کہ در فقہ مذہب شیعہ اثنا عشریہ است شرح مبسوط نوشتہ و این شرح محض بر مسائل عبادات یعنے طہارۃ۔ صلوٰۃ۔ زکوٰۃ۔ خمس۔ حج۔ جہاد ست۔ و بر معاملات وغیرہ ننوشتہ۔

اولش این ست:۔

"الحمد للہ المحمود لآلائہ المشکور لنعمائہ المعبود لکمالہ الموہوب لجلالہ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳ فن فقہ شیعی مرتب است جلد سوم از کتاب مذکور ست محض بر کتاب الحج ست بخط نستعلیق معمولی نام کاتب و سال کتابت موجود نیست بظاہر مکتوبہ صدی یازدہم می باشد۔ و کتاب مذکور در طہران چاپ ہم شدہ

جملہ صفحات کہ ششصد و بست و نہ ۶۲۹ ۔ و سطور فی صفحہ ہفدہ ۱۷۔

جناب خال علامہ مولانا السید اعجاز حسین در کشف الحجب والاستار عن اسامی الکتب والاسفار فرمودہ۔

"مدارک الاحکام فی شرح شرایع الاسلام السید محمد بن علی بن ابی الحسن الموسوی الجبعی العاملی المتوفی سنۃ ثمان وتسعین بعد الالف خرج من ھذا الکتاب العبادات فی ثلاث مجلدات فرغ منہ یوم الخمیس

فی الخامس والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام من شہور سنۃ ثمان و تسعین و تسعمائۃ وھو من احسن الکتب الاستدلالیۃ ولقد احسن واجا فی قلۃ التصنیف وکثرۃ التحقیق ورد اکثر الاشیاء المشہورۃ بین المتاخرین فی الاصول والفقہ اولہ الحمد للہ المحمود لآلائہ المشکور لنعمائہ المعبود لکمالہ المرھوب لجلالہ"

نہایۃ الاحکام

در فقہ مذہب شیعہ اثنا عشریہ تصنیف شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی متوفی سنہ ۴۶۰ھ ستین و اربعمائۃ در مشہد مقدس غروی یعنے نجف اشرف۔ اولش این ست:۔

"الحمد للہ مستحق الحمد و موجبہ و صلی اللہ علی خیرتہ من خلقہ محمد و آلہ الطاہرین من عترتہ کتاب الطہارۃ الخ"

کتاب مذکور حاوی جملہ ابواب فقہ از طہارت تا دیات نست۔ مختصراً جملہ احکام و مسائل فقہ بیان نمودہ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر (۱۰) فن فقہ شیعی مرتب ست نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط نسخ عالمانہ مکتوبہ سال ششصد و ہشت ہجری بقلم سعد بن محمد بن الحسین بن احمد بن محمد بن علی بن حمزہ الاطروس بن عبد اللہ الاکبر بن الحسین بن اسمٰعیل بن محمد الطاہر بن عبد اللہ بن الامام زین العابدین علی بن الامام المظلوم الشہید الحسین بن امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

جملہ اوراق سہ صد ۳۱۱ و دہ۔ وسطور فی صفحہ ہجدہ ۱۸۔

جناب خال علامہ مولانا السید اعجاز حسین در کشف الحجب والاستار فرمودہ:۔

"نہایۃ الاحکام فی الفقہ لشیخ الطائفہ محمد بن الحسن بن علی الطوسی ولد قدس سرہ شہر رمضان سنۃ خمس وثمانین وثلاث مائۃ وقدم العراق فی شہور سنۃ ثمان واربعمائۃ وتوفی لیلۃ الاثنین الثانی والعشرین من المحرم سنۃ ستین واربعمائۃ بالمشہد المقدس الغروی علی ساکنہا السلام ودفن بدارہ اولہ الحمد للہ مستحق الحمد وموجبہ وصلی اللہ علی خیرتہ من خلقہ محمد والہ الطاہرین الخ"

شکارنامہ

در بیان حیوانات کہ خوردن کدام آنہا حلال و کدام حرام است و مسائل ذبح و نحر و شکار کردن حیوانات است۔ علامہ حسین الحسینی الطبسی مخاطب بخطاب صدر جہان از پیشگاہ سلطان قطب شاہ سلطان وکن بحکم سلطان موصوف بزبان فارسی تصنیف نمودہ۔ و احکام حلت و حرمت و ذبح و نحر و شکار حیوانات موافق مذہب اثنا عشری می نویسد۔ و ہر جا کہ در بیان فقہائے اثنا عشر و فقہائے ایمہ اربعہ اہل سنت و جماعت اختلاف است آن ہم بیان می کند۔

و بعد حلت و حرمت ہر حیوانے خواص آن حیوان براہ طب ہم بیان می نماید۔

شروع کتاب این است:۔

"سپاس بے قیاس و شکر محدث اساس بادشاہی را سزاوار است کہ مرغان ول عارفان آگاہ شکار باز بلند پرواز دیدہ و آہوان شیر گیر سیاہ چشمان فریبندہ نگاہ صید کمند دل بند ارادت او و معانی کہ نفس بد کیش از ریاضت تکاپوش شکیست بعلم و عقل دوراندیش در شکارگاہ معرفتش صیادیست بر نہارت علم نسر طائر در چنگال عنقای قدرتش مرغیست بی بال و پر و گاو سپہر در پنجۂ شیر حکمتش صیدیست لاغر مرغ مرصع بال و مہر بر تہیۂ صنعتش بازیست سفید و دل آرزومند در شکارگاہ عنایتش صیادیست چشم بر راہ امید الخ"

کتاب مرتب است بر یک مقدمہ و دو باب و یک خاتمہ۔

مقدمہ: در بیان تحقیق لفظ و معنی کلمۂ صید و اثبات اباحت و جواز آن۔

باب اول۔ در بیان شروط صیاد و شکاری و ذبح۔

باب دوم۔ در بیان آلات شکار و ذبح۔

باب سوم۔ در گفتن بسم اللہ الرحمن الرحیم۔
باب چہارم۔ در ذکر حیوانات و طیور کہ بدان شکار می کنند و شرائط تعلیم ساختن ایشان را۔
باب پنجم۔ در ذکر شکار کردن بہ تیر و شمشیر و نیزہ و باقی آلات۔
باب ششم۔ در شکار ماہی و تزکیہ آن و اقسام ماہی برائے حلت و حرمت۔
باب ہفتم۔ در بیان اینکہ صیاد و شکاری بچہ طریق مالک صید و شکار می گردد۔
باب ہشتم۔ در بیان مسائل ذبح و نحر کردن حیوانات و طیور۔
باب نہم۔ در بیان حلیت و حرمت حیوانات و طیور۔
باب دہم۔ در احکام سور یعنے پس خوردہ و عرق و لعاب دہن حیوانات۔
خاتمہ۔ در بیان اسامی و احکام حلت و حرمت و کراہت حیوانات و طیور و حشرات و بعضے از خواص و غرائب حکایات کہ بہ آنہا نقل شدہ۔
و درین خاتمہ نام حیوانات اول بہ زبان عربی بعد آن بہ فارسی بعد آن بہ ترکی بعد آن بہ زبان دکھنی بہ ترتیب حروف تہجی مذکور است۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۵۵ فن فقہ شیعی مخزون است بخط نستعلیق بقلم غلام نبی در سال یکہزار و دو صد بست ہجری نوشتہ شدہ۔ ۱۲۲۰ جملہ اوراق یکصد و بست و یک۔ و سطور فی صفحہ سیزدہ۔ ۱۳

رسالہ مختار الحکما

سید وجیہ الدین احمد بن العارف باللہ السید احمد در بیان تحقیق نفس و حوادث ارضی وسماوی از اقوال حکما و فلاسفہ از کتب کثیرہ جمع کردہ بدیہ خدمت نواب تراب علی صاحب مخاطب بہ خطاب سالارجنگ و مختار الملک وزیر حیدرآباد دکن گزرانیدہ۔ شروع کتاب این است :-

"الحمد للہ ذی الحکمۃ البالغۃ و لحجۃ السابغۃ والصلوٰۃ السابغۃ علی من ھو کالشمس البازغۃ وعلیٰ آلہ وصحبہ اولی الحکم والنفوس الفارغۃ اما بعد فھذہ رسالۃ وجیزۃ مسماۃ بمختار الحکماء فی تحقیق النفس والحادث فی جو السماء وغیرھما قلیل حجمھما وکثیر نفعھما عرضتھا الی حضرۃ من ھو مختار الملک فی الریاسۃ الاصفیہ وممتاز من بین العقول والنفوس الزکیہ فی الحکومۃ النظامیہ الامیر الکبیر نواب الرئیس النفیس ذی الاسلوب الحلی ھو کاسمہ میر محبوب علی ادام اللہ تعالیٰ اقبالھم العلی بفضلہ الخفی والجلی الخ"

کتاب مرتب ست بر ابواب :-

باب اول در تعریف نفس و احکام آن ۔
باب دوم در بیان جواہر ۔
باب سوم در بیان اعراض ۔
باب چہارم در کائنات جو ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۰۰ فن فلسفہ مرتب ست بخط نسخ معمولی۔ نام کاتب و سنہ کتابت موجود نیست۔ و این ہمان اصل رسالہ است کہ برای ارسال خدمت مختار الملک خود مصنف نوشتہ باشد۔ و بر ورق اول رسالہ مہر

فہرست ابواب رسالہ لقلم چراغ علی صاحب مخاطب بہ نواب اعظم یار جنگ موجودست۔ اگرچہ نام شان مرقوم نیست اما حقیر بخط شان مانوس وعارف ہستم۔

جملہ اوراق ۵۰ وسطور فی صفحہ نہ⁹ یازدہ¹¹ دوازدہ¹²۔

رسالۂ موسیقی

تصنیف صفی الدین عبد العزیز بن سرایا بن علی بن ابی القاسم السنبسی الطائی الحلی المتوفی سنہ ۷۵۰ھ ہفتصد و پنجاہ ہجری برائے ترجمہ مصنف قاموس الاعلام خیر الدین الزرکلی باید دید۔

شروع این است:-

الحمد للہ الذی شرف الانسان بنطق اللسان وفضلہ فی اختلاف الالفاظ والالحان وصرفہ بتفضیل البیان والبنان وجعل طبعہ لتمام الاوزان کالمیزان احمدہ حمداً متلائم الاجزا واصلی واسلم علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی شرف بوطی قدمہ ظہر البراق وافتخر بہ الحجاز علی العراق وعلی الہ واصحابہ الضاربین عند الایقاع بالکفار والآخرین من ذوی الشرک بموجب الاوتار وصلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم ما اضطجعت انجم مثنیٰ وثلاث۔

وترتیب رسالہ برابواب است۔

نسخۂ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۳۸۳ بخط عرب خوشخط از آخر ناقص ست باینوجہ سنہ کتابت ونام کاتب معلوم نشدہ۔

جملہ اوراق ۶۱۔ وسطور فی صفحہ ۱۲۔

رسالۂ علم موسیقی

بزبان عربی کہ برائے محمد بن محمد بن الجوینی نوشتہ۔
اول رسالہ این است:

الحمد للہ علی الآیۃ واشکرہ علی سوابغ نعمائہ واصلی علی النفوس المقدسۃ من رسلہ وانبیائہ خصوصاً علی محمد وآلہ واصفیائہ ھذہ رسالۃ مشتملۃ علی علم النسب التالیفیۃ علی نہج استنبطہ القدماء من حکماء الیونان مضافاً الی زیادات نافعۃ لم اجدھا فی شیٔ من مضافاتہم ولا فی شیٔ من کتب المحدثین من بعدھم خدمت بہا خزانۃ المولی الصاحب الاعظم مولی المکارم والکرم مولی الجود والنعم ذی الایادی الباھرۃ والعناصر الطاھرۃ والمناقب الظاھرۃ ولی الدین وشرفہ شمس الاسلام والمسلمین مالک ازمۃ العلوم والآداب ھرون بن المولی الصاحب الاعظم العادل المؤید المظفر المنصور صاحب السیف والقلم ملک الملوک الوزراء شرقاً وغرباً وقرباً باصلاح العالمین مالک رق المعالی صاحب دیوان الممالک شمس الدین بہاء الاسلام والمسلمین محمد بن محمد بن الجوینی لازالت انجم سعودھما مشرقۃ الانوار معانعۃ الازھار علی مرور الدھور والاعصار وذلک حسب اشارتہ الشریفۃ واوامرہ النافذۃ المطاعۃ وھی تشتمل علی خمس مقالات۔

ورسالہ مشتمل ست بر پنج مقالہ۔

المقالۃ الاولی فی الکلام علی الصوت ولواحقہ وفی مسکوک وارادہ علی ماقیل فیہ۔

المقالۃ الثانیۃ فی حصر نسب الاعداد بعضہا الی بعض واستخراج الابعاد

ونسبها المستخرجة من نسب مقاديرها ومراتبها فی الملايم والسافرواهايها الموضوعة لها۔

المقالة الثالثة فی اضافات الابعاد بعضها الی بعض وفصل بعضها عن بعض واستخراج الابعاد من الابعاد الوسطی۔

المقالة الرابعة فی ترتيب الاجناس فی طبقات الابعاد العظمی وذکر نسبها وتعدادها۔

المقالة الخامسة فی الايقاع ونسب ادوار۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۴ فلسفہ مخزون است بخط نسخ صاف مع جداول نغمات وغیرہ بقلم حسین بن داؤد الناطقی است سنہ کتابت دران محض شصت وچہار نوشتہ است عدد مآت کاتب ترک کردہ ظاہر می شود کہ نوشتہ شصت وچہار بعد الف بلا اوراق ۸۵ وسطور فی صفحہ ۱۵۔

کتاب الفلاحۃ النبطیہ

اصل کتاب بزبان سریانی قدیم بود ابوبکر احمد بن علی بن قیس الکسدانی القشی المعروف
بابن وحشیہ در سال ۲۹۱ھ دو صد و نود و یک ہجری بزبان عربی ترجمہ نمودہ۔
و در ۳۱۸ھ سہ صد و ہیجدہ ہجری بر علامہ ابو طالب احمد الحسین بن علی بن محمد بن عبد الملک
املا کرد۔ موضوع کتاب و بیان طرق درستی زمین برائے کاشت غلہ و حبوب و اثمار
و نباتات و دفع آزار و امراض ازانہا و طرق کندیدن چاہ ہا و استخراج آب و طریقہ ہائی
زراعت و خواص بلاد مختلفہ و زمانہائے سرما و گرما و برشگال کہ باختلاف آن در کاشت
اشیا ہم اختلاف باید کرد۔ و برائے کاشت ہر چیزے زمان خاص و مکان مخصوص
می باید۔ و بیان علاج امراض حیوانات و علاج امراض اشجار و آفات منابت۔
شروع کتاب این است :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب الفلاحۃ النبطیۃ نقلہ من
لسان الکسدانیین الی العربیۃ ابوبکر احمد بن علی بن قیس الکسدانی القسی المعروف
بابن الوحشیۃ فی سنۃ احدی وتسعین ومائتین من تاریخ العرب من الھجرۃ
واملاہ ابو طالب احمد بن الحسین بن علی بن محمد بن عبد الملک الزیات فی
سنۃ ثمانی عشرۃ وثلثمائۃ من تاریخ العرب من الھجرۃ فقال لہ یا بنی اعلم انی وجدت
ھذا الکتاب فی جملۃ ما وجدتہ من کتب الکسدانیین مترجم بترجمۃ معناھا
بالعربیۃ کتاب افلاح الارض واصلاح الزرع والشجر والثمار ودفع الآفات عنھا الخ"

ابن وحشیہ در اول کتاب کیفیت حصول این کتاب از قوم کسدانیین بہ شرح و بسط
تمام ذکر نمودہ۔
خلاصۂ آن نوشتہ شود :-

ابن وحشیہ می فرماید کہ از جملہ کتب کسدانیین کہ بدست می آمد این کتاب ہم بود کہ ترجمہ اسم آن کتاب بزبان عربی کتاب افلاح الارض و اصلاح الزروع والشجر والثمار و دفع الآفات عن الزروع والاشجار می شود۔

و کتاب مذکور تصنیف و تالیف سہ اشخاص از علما و حکمائے کسدانیین ست۔ شخص اول کہ بہ تصنیف آن متوجہ شد نامش صغریث بود و شخص مذکور در سال ہفت ہزار از سالہائے زحل بود۔ و شخص دوم کہ بہ تصنیف صغریث مذکور چیزے اضافہ نمودہ او در آخر ہمین ہزار ہشتم بود و نامش ینبوشاد بود۔ و شخص ثالث کہ کتاب را تمام نمودہ نامش قوثامی ست۔ و در میان این شخص ثالث و آن ہر دو مصنفان سابق فاصلہ بست و یکہزار سال بود۔

و مصنف دوم کہ بر کتاب مذکور معلومات و مجربات خود را اضافہ نمودہ در ترتیب و تہذیب کتاب تغیر و تبدل نکردہ پس صدر کتاب و آخر کتاب ہمہ از نام صغریث معروف شد و شروع کتاب چنین کردہ ا۔

"التحمید والتعظیم والصلوة والعبادة والتقدیس والتمجید لالٰهنا وخالقنا ونحن قیام علی ارجلنا منتصبون لالٰهنا الحی القیوم القدیم الذی لم یزل ولا یزال المتوحد بالربوبیة المتفرد بالقدرة والجبروت والکبریاء والعظمة المحیط بالکل القادر علی الکل الذی وسع ملکه ما یری وما لا یری له ما فی الارضین السفلی وما احاط به الفلک الاعلی وما بینهما وما تحت الثری الذی امد الوجود من فیض جوده وادار الافلاک بعظمة سلطانه واقر الارض علی ما سبق فی علمه واجری المیاه سائلة کسیلان رحمته وجعل بعضها سائغا عذبا کعذوبة ذکره وبعضها ملحا اجاجا مرا کمرارة عصیانه تبارکت یا رب السماء والارض ربنا نعبدک ونقدسک وتطهرت اسمائک الکریمة الحسنی نعبدک یا الٰهنا ونصلی لک وندعوک ونقدسک ونسبح باسمک ونسئلک بکرمک ان تثبت عقولنا ما دمنا احیاء علی سبیلها القدیم وان ترفق بالجساد نا بعد مفارقة الحیاة لها فی البلا انک ربنا رحیم من اعطیه

فلا مانع یقدر علی منعہ ولا معطی یقدر اعطائہ انت الرب المنفرد بالربوبیۃ المتوحد فی سلطانک رب الاجرام والکواکب العظام الدائرۃ فی دوائرھا السائرۃ فی افلاکھا المقدرۃ باوقاتھا المحدودۃ فی مجاریھا التی تفرق من خشیتک نسئلک باسمائک الحسنی التی من توسل بھا الی رحمتک رحمتہ فارحمنا ربنا ثم ارحمنا باسمک العالی الرفیع العظیم الکریم ان ترحمنا ثم قال احذروا مخالفۃ ھذا الالٰہ وعصیانہ وغضبہ فانہ لا یقوم شیٔ بغضبہ وعلیکم بالصلوٰۃ والدعاء لھذا الالٰہ العظیم الذی ھو رب الارباب والقیام لہ خاشعین والاستعاذۃ بہ منہ والبراءۃ من الحول والقوۃ لہ فانہ لا حول ولا قوۃ الا بہ واسجدوا لہ فی ھیاکلہ المنصوبۃ لعبادتہ وقربوا لہ من القرابین الزکیۃ الطاھرۃ من الادناس البریۃ الاکدار ما تنالون بہ برکتہ وترجون معہ رحمتہ واحذروا زحل فانہ من مربوبانہ ومسخراتہ ومخلوقاتہ فمقامہ معلوم وادوارہ محفوظ واستعیذوا بھذا الالٰہ من شرہ وشومہ فانہ فعال باذن ربہ فی ابناء البشر اذا کان ساخطا بسخط ربہ البکاء والشیخ والحزن والعویل والفقر والذلۃ والضیق والقدر والرسخ والسواد والنتن واذا کان راضیا برضوان ربہ فطول الاعمار ورفعۃ الذکر بعد الموت والصیت والقبول من الناظرین الیھم وطلاقۃ المنطق سخطہ ان یکون علی ما وصفت انفا ورضاہ ان یکون مشرقا من الشمس فی وسط استقامتہ وفی موضع موافقۃ فعلہ وفی سرعۃ سیرہ وفی صعودہ فی دائرۃ صعودہ ؟

دریں کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ قلمیہ آن بر نمبر ۴۸۳ و ۲۸۰ موجود ست نسخۂ اولین بخط عرب قدیم نسخہ کاملہ ہست متن اوراق حنائی حاشیہ کاغذ جدید زعفرانی جدول طلائی بر ہمہ اوراق ۔ در آخرش ۱۱۴۰ھ سنہ کتابت یکہزار و یکصد و چہل نوشتہ ست و نام کاتب مرقوم نشد ۔ جملہ اوراق ہفتصد و سی و ہفت و سطور فی صفحہ چہل و یک ۔
و نسخۂ ثانیہ نمبری ۲۵۰ محض یک سدس کتاب ست و تا باب ذکر اوقات موافقہ برائے اعمال فلاحت ست ۔ و این باب در نسخہ اولین بر صفحہ ۵۹ کتاب مذکور است

پس این نسخه همین قدر است۔
و در اول خطبهٔ کتاب که قبل ازین نسخهٔ اولین نقل نمودم هم حذف کرده۔ و این نسخهٔ ثانیه مکتوبه سال یکهزار و هشتاد و سه هجری بقلم محمد صادق ساکن گجرات متعلقه لاهور ست که برای حکیم محمد معظم تحریر نموده۔ جمله اوراق ۱۵۱ پانصد و پنجاه و سطور فی صفحه ۱۵ پانزده۔
و مخفی نماند که درین کتب خانه آصفیه یک کتاب دیگر بنام کتاب الفلاحت در دو جلد بر نمبر ۵۹ و ۶۰ فن فلسفه مخزون ست آن تصنیف ابو زکریا یحیی بن محمد بن احمد العوام الاشبیلی ست که در سال یکهزار و هشتصد و دو مسیحی در یورپ با ترجمه اسپینی چاپ شده۔ و درین کتاب از کتاب الفلاحت این وحشیه نقل می کند۔ و این کتاب بحکم دولت آصفیه در زبان اردو ترجمه شده شایع است۔

کتاب السیاسۃ فی تدبیر الرّیاسۃ

ثو

اصل کتاب از حکیم ارسطو طالیس است کہ حسب درخواست ملک اسکندر تصنیف نمودہ کہ برائے اسکندر موصوف دستور العمل و قانون باشد و وقت غیبت حکیم ارسطو اسکندر بران عمل کردہ باشد۔ اولش اینست:۔

"الحمد للہ الذی حرک السماء علی الاصلاد و سکن الارض والجبال الاوتاد الخ"

اصل کتاب بزبان یونانی بودہ بعد آن بزبان عربی ترجمہ شدہ۔ مترجم کتاب بعد خطبہ چنین گفتہ:۔

"وکان مصنف ہذا الکتاب استاد الزمان ارسطاطالیس الحکیم وکان سبب تصنیفہ ان اسکندر استدعا من خدمتہ کتابا یشتمل علی ما یحتاج الیہ فی زمان المفارقۃ عن حضور ارسطاطالیس وایام المسافرۃ التی لا یمکنہ ان یبحث فیہا علی استادہ وفی اوقات الانفراد بحیث یستنبط من مطالعتہ ما لم یکن مذکورا فی صریح عبارۃ فاستنبط ہذا الکتاب وصنفہ وجعلہ تحفۃ منہ الیہ ومراۃ عندہ ولدیہ فالمامول من حضرۃ الملک ان یشرفہ بالقبول فابتداء اللوک بتحریر الفاظ المترجم الکتاب وہی قولہ الخ"

حاجی خلیفہ در کشف الظنون می گوید:۔

کتاب السیاسۃ فی تدبیر الریاسۃ وھو سبع مقالۃ لارسطو الفہ لاسکندر حین التمس منہ ان یکتب فیما یعولہ ستر حجم

الید عند غیبتہ وحرلوہ"
مترجم کتاب کہ آن را بزبان عربی ترجمہ نمودہ دران دہ باب قرار دادہ۔
باب اول در بیان ملک وغیرہ۔
باب دوم در حال سلطان۔
باب سوم در عدل۔
باب چہارم در بیان وزراء۔
باب پنجم در بیان ترتیب دفتر وغیرہ۔
باب ششم در ذکر سفراء و کلاء۔
باب ہفتم در بیان حکام ناظرین رعیت۔
باب نہم در بیان حروب و مکاید و تدابیر آن۔
باب دہم در علوم خاص طلسمات و نجوم و تسخیر نفوس و خواص احجار و نبات وغیرہ۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۸۶ فن فلسفہ مرتب ست بخط نسخ معمولی عربیست نام کاتب و سال کتابت ہیچ یک دران مرقوم نیست بظاہر مکتوبہ آخر صدی دوازدہم اگر باشد عجب نیست۔
جملہ صفحات (۱۰۷) و سطور فی صفحہ ۱۵۔

السیاسۃ المدینہ

تصنیف علامہ حکیم فیلسوف ابونصر محمد بن محمد الفارابی متوفی ۳۳۹ سنہ تسع و ثلثین و ثلثمائۃ۔
و بش این است:۔

"الحمد للہ حق حمدہ و صلواتہ علی نبیہ محمد و آلہ الخ"

مصنف درین رسالہ تفصیل آن امور ذکر کردہ کہ قوام اجسام و اعراض بسبب آن
می باشد و آن را مبادی می گویند۔ و تعداد این مبادی شش است۔

اول آن سبب اول موجد اول خالق مطلق کہ واحد ست۔

دوم اسباب متعددہ۔

سوم عقل فعال۔

چہارم نفس۔

پنجم صورہ۔

ششم مادہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در مجموعہ نمبر ۱۷۳ فن فلسفہ شامل ست بخط نسخ نسخہ قدیمہ مکتوبہ
سنہ ۱۰۲۲ یکہزار و بست و دو ہجری ست۔ نام کاتب مرقوم نشدہ و درین مجموعہ سی و دو
رسالہ مجلد ست۔

مجموعہ موصوفہ از کتب خانہ شاہ جہان بادشاہ دہلی ست۔

در صفحۂ اول ورق کتاب چند مواہیر موجود ست۔ بعضے ازان خواندہ می شود منجملہ
آن یک مہر عنایت خان شاہ جہانی ست کہ دران سنہ ۱۰۶۸ ہجری کندہ است۔
جملہ اوراق این رسالہ بست و دو۔ و سطور فی صفحہ بست و سہ۔

کتاب القیاس
جوامع انولوطیقیا

تصنیف حکیم ارسطوطالیس مترجمہ

معنائے انولوطیقیا قیاس و برہان ست۔ دریں کتاب دو مقالہ است۔ پس در مقالہ اولیٰ بیان قیاس ست۔ و در مقالہ ثانیہ ذکر برہان۔ شروع مقالۂ اولیٰ ایں است۔

"جوامع انولوطیقیا الاولی والثانیۃ وھو القیاس والبرھان اول ما ینبغی ان یشرع فیہ من ھذا فی الابواب الثمانیۃ التی جرت العادۃ باستیفائھا قبل کل کتاب ولتقدم الغرض تلی سائرھا فنقول ان غرض ھذا الکتاب ھو النظر فی صورۃ القیاس المطلق واستخراج ھذا الجزئی علی ھذہ الصفۃ فقد علمتم ان غرض ارسطو فی الصناعۃ البرھانیۃ باسرھا کتاب البرھان ولما کان البرھان مرکبا من جنس و فصل فمعرفتہ ینبغی معرفۃ جنسہ وھو القیاس المطلق اعنی الطریق الشدیدۃ والمیزان الصحیح الذی یتوصل بہ العقل الی الوقوف علی الاشیاء الخفیۃ بالاشیاء الظاھرۃ والمقدمۃ البرھانیۃ التی ھی فصل البرھان وفی ھذا الکتاب ینظر فی جنسہ الذی ھو القیاس المطلق الخ"

و مقالہ ثانیہ در بیان برہان ست و آن را کتاب البرہان ہم می گویند۔ شروع آن ایں ست:۔

"کتاب البرھان لارسطوطالیس من بعد فراغہ من الکلام فی القیاس المطلق ینتقل الی الکلام فی القیاس البرھانی ویعنی فی کتابہ فی البرھان ونحن فقد ینبغی ان یجری علی العادۃ فی الاخبار عن غرض ھذا الکتاب ومنفعتہ فنقول ان

غرض هذا الکتاب النظر فی صورة المقدمة البرهانیة وذلک ان البرهان لما کان مرکبا وکل مرکب فترکیبه من جنس وفصل او ما یقوم مقامهما فجنس البرهان هو القیاس المطلق وفصله الشروط والخواص التی بها یصیر قیاسا وهذا فی صورة المقدمة البرهانیة فغرض هذا الکتاب اذن هو النظر من صورة المقدمة التی ثمانیة واما منفعته فظاهرة جدا الخ"

حاجی خلیفہ در کشف الظنون ذکر این ہر دو مقالہ در لغت کتاب - باین طور نمودہ۔

"(کتاب القیاس) للموفق البغدادی المذکور فی الانصاف ثم اضاف الیه المدخل والمعقولات والعبارة والبرهان فجاء اربع مجلدات کذا فی العیون و الارسطو مقالتان"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در مجموعہ نمبر ۱۷۳ فن فلسفہ شامل است نسخہ قدیمہ صحیحہ مکتوبہ سنہ یکہزار وبست ودو ہجری۔ نام کاتب ندارد۔ جملہ اوراق شصت ودو۔ وسطور فی صفحہ بست وسہ۔

مقالہ اولی از ورق ۲۰۰ مجموعہ ومقالہ ثانیہ از ورق ۲۳۷ شروع ست۔

وبرین کتاب البرہان کتب خمسہ ارسطو کہ در منطقیات تصنیف کردہ ختم شد چنانچہ در آخر مرقوم ست:-

"تمت الکتاب المعروف بالبرهان وبالعصابة اختمت الکتب الخمسة المنطقیة کتبه الفقیر الی الله القوی ابو الهاشم الموسوی الابرقوی وتمت فی ظهر یوم الثلثا الحادی وعشرین من شهر جمادی الثانی سنة ۱۰۲۲"

کتاب النفس

تصنیف حکیم ارسطاطالیس ست۔ و این نسخہ مختصر آن کتاب ست۔ و درین رسالہ هفت باب است۔

باب اول در ادراک نفس۔
باب دوم در اثبات وجود نفس۔
باب سوم در اثبات جوہریۃ نفس۔
باب چهارم در اثبات این امر کہ نفس و روح شئی واحد ست۔
باب پنجم در بیان اینکہ نفس بسیط ست نہ مرکب۔
باب ششم در بیان اینکہ نفس را موت نیست۔
باب هفتم در بیان اینکہ نفس متفکرہ عاملہ ست۔

این رسالہ هم در مجموعہ ۱۷۲ فن فلسفہ شامل است و مکتوبہ همان سال یعنے یکهزار و بست و دو هجری۔ نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ اوراق و عدد سطور همان بست و سہ۔
این رسالہ از ورق ۴۳ شروع و بر ورق ۴۸ ختم۔
و مفصل کیفیت این مجموعہ تحت لغت السیاسۃ المدنیہ در همین فلسفہ تحریر شد۔

المباحث المشرقیہ

تصنیف علامۂ فخر رازی محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ھ ست وستمائۃ۔
اولش این ست :-

سبحان المتفرد بقیومیۃ الھویۃ والوجود الخ۔

کتاب مرتب ست بر سہ کتاب و یک خاتمہ۔
کتاب اول در بیان امور عامہ و اقسام موجودات حسب تقسیم اولی۔
کتاب دوم بر احکام اقسام ممکنات۔
کتاب سوم در بیان واجب الوجود و صفات او و بیان نبوت و عقول و عشرہ و نفوس مصنف علامہ درین کتاب اقوال و آرائے حکماء سابقین و نتائج مختار شان جمع نمودہ و ہر قول رائے شان کہ مخالف عقائد اسلامیہ بود بجواب پرداختہ داد تحرو تمہر خود دادہ۔

ازان دو نسخہ در کتب خانۂ آصفیہ بر نمبر ۲۱ و ۲۲ و ۲۸۴ در فن فلسفہ مرتب ست نسخۂ اولین در دو جلد است کہ بر نمبر ۲۱ و ۲۲ می باشد این نسخۂ قدیمہ صحیحہ مخدومہ ارباب فضل و کمال است بعض اہل علم این نسخہ را بر مشائخ خواندہ اند چنانچہ بر صفحۂ اول ورق اول این مضمون تحریر است و نام خوانندہ مبارک بن احمد بن الحسن نوشتہ است و نیز نسخۂ مذکورہ در کتب خانہ مولوی حسن علی حیدرآبادی بودہ مہر شان بر صفحۂ اول ثبت است عبارت داخلہ ۱۲۷۰ھ نوشتہ بعد ازان در ۱۲۸۷ھ از کتب خانہ شان منتقل شدہ۔
نسخۂ مذکورہ در ۹۸۷ھ نہصد و ہشتاد و ہفت ہجری است در بیجاپور نوشتہ شد نام کاتب مرقوم نیست۔
جملہ اوراق ہر دو جلد ۷۴۴ و سطور فی صفحہ ۲۵۔

نسخۂ ثانیہ کہ بر نمبر ۴۸۲م فلسفہ مخزون ست بخط نستعلیق معمولی در سال ۱۲۳۸ھ ہجری بقلم محمد منعم در بلدۂ مصطفیٰ آباد عرف رامپور متعلقات ملک اودھ نوشتہ شد۔ و اول کتاب خطبہ وغیرہ این نسخہ مغائر بہ نسخہ ہائے بالاست و نیز در خاتمہ نام کتاب جامع العقول نوشتہ غالباً کاتب موصوف محض بقیاس خود این نام نوشتہ باشد۔

جملہ اوراق این نسخہ ۵۰۴م سطور فی صفحہ ۲۱۔

این کتاب در ۱۳۴۲ھ ہجری در مطبع دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن در دو جلد چاپ ہم شدہ و مدار کار ہمین نسخہ ہائے کتب خانہ آصفیہ بودہ۔

رسائل اخوان الصفا و خلان الوفا

تصنیف ابوسلیمان محمد بن نصیر المعروف بالمقدسی بستی و ابوالحسن علی بن ہارون زنجانی و ابواحمد مہرجوری و زید بن رفاعہ۔ این ہر چہار حکمای جمع شدہ بشرکت یکے با دیگرے در عہد بنو فاطمہ مصر (۳۶۱ - ۵۶۷) پنجاہ و یک رسالہ تصنیف نمودند کہ بنام رسائل اخوان الصفا و خلان الوفا مشہور و معروف است۔

اول آن اینست۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اللہ خیرا ما یشرکون فہرست رسائل اخوان الصفا الاصدقاء الکرام بجمل معانیہا و ماہیۃ اغراضہم فیہا ہی احدی و خمسون رسالۃ فی فنون العلم و غرائب الحکم و طرائف الادب الخ

جملہ رسائل منقسم است بر چہار قسم۔

قسم اول در ریاضیات۔

قسم دوم در جسمانیات طبعیہ۔

قسم سوم در نفسانیہ عقلیہ۔

قسم چہارم ناموسیہ الہیہ۔

تفصیل رسائل اقسام چہارگانہ در کتاب موجود است۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸ فن فلسفہ مخزون است بخط نسخ خوش خط تقطیع کلان کاغذ خان بالغ با جدول طلائی مکتوبہ سال یکہزار و پنجاہ و پنج ہجری است نام کاتب مرقوم نیست جملہ اوراق ۶۳۱ و سطور فی صفحہ ۲۱۔

ورسائل مذکورہ در شہر بمبئی در سال ۱۳۰۵ ہجری در چہار جلد طبع کردہ اند و درین نسخہ مطبوعہ
ہم در رسائل پنجاہ و دو نوشتہ اند حالانکہ در نسخہ قلمیہ و نیز در کشف الظنون تعداد رسائل
پنجاہ و یک نوشتہ ہست۔
نسخہ مطبوعہ بمبئی ... بر نمبر ۲۰ و ۲۳ و ۲۴ فن فلسفہ موجود است۔

مجموعهٔ رسائل فلسفه

این مجموعه رسائل ده حکماء فلاسفه یونانیین و حکماء اسلامیین جمع است اسامی آنها
این است :-
جالینوس - وثاوفرسطس - وافلیمون - وشیخ رئیس - وفارابی - واسکندر فرودسی - وجابر
صرانی وسلیمان محمد بن بهرام سنجری وابوالخیر حسن بن سوار -
رسائل ارسطو حسب تفصیل ذیل هفت رساله است :-
۱- رسائل طبیعیه ارسطاطالیس که مسمی بما باله - بر ورق ۸۲
۲- آداب ارسطو کر وقت تعلیم اسکندر نوشته - بر ورق ۸۵
۳- قول ارسطو در باب نفس - ۸۶
۴- قاطیغوریاس که معانے آن مقولات عشره ومراد از ان کتب منطقیات ارسطو ست -
جمله اوراق آن بست وشش -
۵- باری ارمیناس - لفظ یونانی ست -
۶- جوامع اثولوطیقا الاولی ومراد ازان قیاس وبرہان ست - واین مقاله اولی
در بیان قیاس ست -
۷- جوامع اثولوطیقا مقاله ثانیه در بیان برہان -
رسائل جالینوس دو رساله -
۱- مقاله اولی از کتاب جالینوس که به اغلوقن نوشته وحنین بن اسحاق ترجمه آن
بزبان عربی نموده - موضوع رساله اینکه لفظ طبیعت که در کلام بقراط مستعمل
چهار معنی دارد - اول مزاج بدن دوم هیئت بدن سوم قوت مدبره در بدن
چهارم حرکت نفس -

شروع کتاب این ست :-

"مبداء جامع المقالۃ الاولیٰ من کتاب جالینوس الی اغلوقن ترجمہ حنین بن اسحٰق اسم الطبیعۃ یجری فی کلام بقراط علی اربعۃ اوجہ احدھا مزاج البدن والثانی ھیئۃ البدن والثالث القوۃ المدبرۃ البدن والرابع حرکۃ النفس مثال ذلک انہ حیث یقول ان الطبایع منھا ماھی فی الصیف صالحۃ ومنھا ماھی فی الشتاء صالحۃ فانما یرید بذلک المزاج وحیث یقول ان من الطبایع ما الصدر منھا ضیق ومنھا ما الساقان دقیقان فانما یرید بذلک ھیئۃ البدن وحیث یقول ان الطبیعۃ ھی الشافیۃ للامراض انما یرید بذلک القوۃ للبدن وحیث یقول ان طبیعۃ کل شی تجری علی ما جلت عن غیر تعلیم انما یرید بذلک حرکۃ النفس الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ شمار ۱۷۲ فن فلسفہ است مکتوبہ سنہ ۱۰۲۲ یکہزار و بست و دو ہجری بقلم ابوالہاشم الموسوی الابرقوی۔ شروع کتاب از ورق ۲۶۲ مجموعہ و ختم بر ورق ۳۰۵۔

رسالہ ثاوفرسطس یک رسالہ :-

مقالہ ثاوفرسطس در بیان آثار علویہ سماویہ۔ درین رسالہ اولاً اسباب رعد بیان کردہ و آن ہفت ست۔ ثانیاً اسباب برق و آن چہار ذکر نمودہ۔ ثالثاً اسباب برق کہ بدون رعدی باشد ذکر نمودہ۔ بعدہ آن اسباب ذکر کردہ کہ بوجہ برق بر رعد مقدم می شود۔ بعد آن ذکر صواعق و اقسام و کیفیت آن اسباب ابرہا۔ اسباب اختلاف امطار۔ اسباب برف۔ اسباب برد۔ اسباب ریاح مختلفہ۔ اسباب ہالہ قمر۔ اسباب زلازل۔

اسباب از اقلیمون یک رسالہ :-

مقالہ اقلیمون در بیان طبایع۔ ان می گوید کہ چہ دلیل ست برائیکہ حرارت و برودت قوۃ فاعلی یعنے موثرہ است۔ و رطوبت و یبوست قوت منفعلہ یعنے متاثرہ و بعد آن دیگر۔

از شیخ الرئیس ابوعلی بن الحسین بن عبداللہ بن سینا دو رسالہ۔
کہ بجواب مسائل مستفسرہ علامہ ابوریحان بیرونی تحریر نمودہ۔
مقالہ دربیان وتعریف ذات تحصلہ۔
کتاب الحدود۔
شیخ الرئیس درین رسالہ حدود یعنے تعریفات اشیا کہ جامع و مانع باشد بیان کردہ
شروع آنش این ست:۔

"اما بعد فان اصدقائی سالونی ان املی علیھم حدود اشیاء
یطالبوننی بتحدیدھا الخ"

از علامہ معلم ثانی فارابی ہشت رسائل:۔

۱۔ مقالہ معلم ثانی ابونصر فارابی دربیان مفارقات کہ مراتب آن چہار است۔
۲۔ تعلیقات ابونصر فارابی دربیان اینکہ جملہ موجودات از ذات باری تعالی صادر است۔
۳۔ جمع بین رائی افلاطون وارسطو۔
۴۔ عیون المسائل ونتائج العلوم کہ دران تقسیم علم بہ تصور وتصدیق ذکر نمودہ۔
۵۔ مقالہ دربیان اینکہ لفظ عقل بر شش معانی استعمال می شود۔
۶۔ مقالہ دربیان اغراض مابعد الطبیعہ۔
۷۔ مبادی آرا اہل المدینہ۔ این رسالہ در یورپ ومصر طبع شد درین کتب خانہ
برنمبرہائے ۱۲۵-۱۵۲ و ۱۵۳ اہین فن فلسفہ موجود است۔
۸۔ السیاسۃ المدنیہ۔

مقالہ اسکندر فرودسی یک رسالہ در ذکر مبادی کل موافق مذہب ارسطاطالیس۔
یک تعلیق از شیخ ابی الفرج الجاثلیق النصرانی دربیان مراتب عقل۔

از سلیمان محمد بن بہرام سنجری چہار رسالہ:۔

۱۔ مقالہ دربیان اینکہ اجرام علویہ صاحب نفس ناطقہ ہست۔
۲۔ مقالہ دربیان محرک اول۔

۳ - مقالہ بعض حکماء در بیان معلومات نفس ۔
۴ - مقالہ در بیان کمال خاص نوع انسان ۔
یک مقالہ ابی الخیر حسن بن سوار ۔ در بیان آثار متخلیہ در جو مثل ہالہ گرد قمر و قوس قزح وغیرہ ۔
رسالہ مجہولہ شمار ابواب مختصر کتاب بدنی دران ہجدہ باب ست ۔
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۷ ۳ فن فلسفہ مخزون ست نسخہ قدیمہ بخط نسخ مکتوبہ سال یکہزار و بست و دو ہجری بقلم ابو القاسم الموسوی الابرقوی ست و نام کاتب در آخر مقالہ جالینوس بر خاتمہ ورق ۳۰۵ نوشتہ ست ۔ قبل ازین در ہیچ رسائل مجموعہ نام کاتب غیر مرقوم است ۔ اما بملاحظہ مجموعہ مذکورہ معلوم می شود کہ جملہ رسائل بخط کاتب واحد ست و در صفحہ اول ورق اول مجموعہ فہرست جملہ رسائل نوشتہ کہ تعداد آن چہل و سہ نوشتہ ست ۔ اما چون وقت تحریر فہرست ہذا این بندۂ عاصی ورق گردانی نمودہ جملہ رسائل را بحیطۂ تحریر آوردہ شمار کردم سی و دو رسالہ درین مجموعہ مجلد ست ۔
و در اول مجموعہ چند مواہیر ثبت ست ۔ یکے ازان مہر مدور کہ دران نوشتہ است "عنایت خان شاہ جہانی ۱۰۶۵ھ" و چند مہر دیگر ست کہ بخوبی خواندہ نمی شود ۔ و بر صفحہ ثانیہ ورق اول ہم یک مہر است ۔ و بر صفحہ اول ورق دوم دو مہر ثبت ست ۔ کہ خوب خواندہ نشد ۔
جملہ اوراق مجموعہ سہ صد و ہشت ۔ و سطور فی صفحہ بست و ہفت ۔

مقالہ اسکندر فردوسی

در بیان عقل

ملک اسکندر رومی درین رسالہ درجات و تعداد عقل موافق مذہب ارسطو بیان کردہ گفتہ کہ سہ عقل می باشد۔

یک عقل ہیولانی۔

دوم عقل مدرکہ۔

سوم عقل فعال۔

رسالہ یک ورق است وشامل مجموعہ نمبر ۱۷۳ فن فلسفہ است۔

مقالہ اولیٰ
من کتاب ارسطوطالیس
معروف بالف صغریٰ
شرح یحییٰ بن عدی

از جملہ مصنفات حکیم ارسطو یک مقالہ است کہ گاہے آن را بہ کتاب الالٰہیات تعبیر می نمایند وگاہ بہ الکلام علی کتاب الحروف۔ و در یونانی نام آن سطاطاقوسیقا است۔ اسحاق بن حنین و یحییٰ بن عدی داسطات الکندی و ابوبشر متی و حنین بن اسحاق در زبان عربی ترجمہ مقالہ نمودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۰ فن فلسفہ مرتب ست بخط نسخ معمولی جدید الخط مکتوبہ سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری است۔

نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ صفحات نود و سہ ۹۳ و سطور فی صفحہ نہ ۹۔

عجائب المخلوقات وغرائب الموجودات

ن کتاب بزبان عربی ست حسب تحریر حاجی خلیفہ در کشف الظنون مصنف آن
ریا بن محمد بن محمود الکوفی القزوینی متوفی سنہ ۶۸۲ ششصد و ہشتاد و دو ہجری است
ن استطبوس فلوگل صاحب مصحح نسخہ کشف الظنون طبع لیڈن نسبت بہ محمد بن محمد بن محمد
قزوینی می کند و می گوید کہ این نسخہ کہ دران نام مصنف محمد بن محمد قزوینی نوشتہ نزدم
وجود است۔

نسخہ کہ بندہ در رسد و تحریر حال آن مہتم آن ترجمہ فارسی است۔ ملا عبدالرشید المدعو
بایزید البستگی بزبان فارسی ترجمہ نمودہ و بنام عزیز الدین شاہ پور بن عثمان معنون نمودہ۔
ین نسخہ در فن فلسفہ بر نمبر (۳۵۴) کتب خانہ آصفیہ مرتب است۔ خط نستعلیق کاغذ خا
نغ مصور با تصاویر رنگی۔ مکتوبہ سال یکہزار و شش ہجری است۔ نام کاتب در آخر
تحریر نشدہ۔

جملہ اوراق سہ صد و شصت و سہ ۳۶۳ ہست۔ و سطور فی صفحہ بست می باشد۔

خطبۂ کتاب ہمان خطبہ اصل کتاب عربی است۔ و آن این ست:۔

"العظمة والكبرياء جلالك يا قائم الذات الخ"

تاب محتوی است بر چہار فائدہ کہ دران معانی عجائب و غرائب و دیگر
ور بطور مقدمہ نوشتہ۔ بعد آن کتاب را بر دو مقالہ و خاتمہ تقسیم نمودہ۔

مقالہ اول مشتمل است بر بیان علویات و دران سیزدہ نظر است۔ و در ہر نظر
ز نظر اول تا نظر یازدہم۔ حال ہر فلک از فلک قمر تا فلک الافلاک تحریر نمودہ و تصویر
ہر یک فلک ثبت کردہ۔

در نظر دوازدہم سکان سموات یعنی ملائک و انواع و اقسام ادشان ذکر کردہ۔

و در نظر سیزدہم ذکر زمانہ و در ان ہشت فصول قرار دادہ۔

فصل اول حقیقت زمان۔

فصل دوم ایام و لیالی۔

فصل سوم فضائل ایام و خواص آن۔

فصل چہارم شہور عرب۔

فصل پنجم شہور روم۔

فصل ششم شہور فرس۔

فصل ہفتم اقسام سال۔

فصل ہشتم در عجائبے کہ تعلق است بکرۂ سما۔

مقالۂ دوم در سفلیات مشتمل بر پنج نظر۔

نظر اول عناصر۔

نظر دوم در کرۂ نار۔

نظر سوم در کرۂ ہوا۔

نظر چہارم در کرۂ آب۔

نظر پنجم در کرۂ زمین۔ و در ان سیزدہ فصل است۔

فصل اول در حقیقت زمین۔

فصل دوم در ہیئت زمین۔

فصل سوم مقدار حجم زمین۔

فصل چہارم در ارباع زمین۔

فصل پنجم اقالیم زمین۔

فصل ششم زلزلہ و خسف۔

فصل ہفتم در بیان اینکہ زمین کوہ شود و کوہ زمین گردد۔

فصل ہشتم در ذکر کوہ ہا مرتب بر حروف معجمہ۔

فصل نہم در تولد انہار
فصل دہم در خواص انہار و عجائب آن مرتب بر حروف معجمہ۔
فصل یازدہم در تولد حیوان۔
فصل دوازدہم در خواص حیوان و عجائب آن مرتب بر حروف معجمہ۔
فصل سیزدہم در خواص آبار و عجائب آن مرتب بر حروف معجمہ۔
نظر ششم در مولدات و آن سہ قسم است۔ معدنیات۔ نباتات۔ حیوانات۔
و در معدنیات سہ قسم است۔ و در نباتات دو قسم است۔
و حیوانات مشتمل است بر ہفت انواع۔
نوع اول انسان۔
نوع دوم حیوان و جن۔
نوع سوم دواب۔
نوع چہارم انعام۔
نوع پنجم سباع۔
نوع ششم طیور۔
نوع ہفتم ہوام و حشرات
خاتمہ در بیان حیوانات عجیبۃ الاشکال و غریبۃ الوجود۔
مخفی نماند کہ این ترجمہ فارسی مع تصاویر در ۱۲۶۴ھ ہجری بہ چاپ سنگی در طہران طبع شدہ۔
و در لکھنؤ در مطبع نولکشور ہم با تصاویر بطبع سنگ چاپ شدہ۔
و اصل کتاب عربی بتوجہ علامہ وستفلڈ صاحب در شہر غوتنغن در ۱۸۴۹ء طبع شدہ۔ یک نسخہ
آن درین کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۶۷ و ۷۰ و ۴۸ فن جغرافیہ موجود است۔ جملہ صفحات
آن (۵۴۲) است و در آخر یک مقدمہ بزبان جرمنی طبع شدہ۔
و در قاہرہ بر حاشیہ کتاب حیوۃ الحیوان در ۱۳۰۵ھ ہجری طبع شدہ۔
و ہم اصل کتاب عربی عجائب المخلوقات را بزبان جرمنی ڈاکٹر ایتھے در ۱۸۶۸ء ترجمہ نمودہ طبع کردہ۔

الخمسة الوترية
فی مدح خیر البریة

تصنیف شیخ احمد بن علی الحضرمی . شاعر علامه این خمسه را بصنعت عجیب نظم نموده . در هر بند خمسه در شروع مصرعه چهارم از یک حرف تهجی یعنی خمسه اولی از الف و بعد آن باء موحده بعد آن تاء فوقانیه و بعد آن ثاء مثلثه تا آخر یاء مثناة تحتانیه . و برائے هر حرف تهجی بست و یک بند نظم کرده یعنی بندهائے که شروع مصرع چهارم آن از الف می شود و برائے آن بست و یک بند پنج مصراعی نظم کرده و تا آخر حرف یاء مثناة همین رعایت ملحوظ داشته . اول خمسه اینست :-

اقول وباسم الواحد الفرد ابتدی ⁂ هو الله ربی وهو رب کل موحد
واثنی الثناء فی الهاشمی محمد ⁂ الا والله ما مثل محمد
نبی له فوق الانام زیسنا

بند دوم

نبی کریم الکف فی کل ساعة ⁂ وصول وطبع طیب فی اصالة
بلوح کبدر التم فی وسم آله ⁂ بشر علیه خاتم من جلالة
مضی علیه بهجة وبها

نسخهٔ کتب خانهٔ آصفیه که بر نمبر ۲۹ فن قصاید مرتب است بخط عرب نسخ سه مصرعه هر بند بخط خفی بسطر خورد و یک شعر آخری در یک سطر فوقانی بخط جلی مکتوبه سنه ۸۶۴ سال هشت صد و شصت و چار هجری بخط علی بن عبد الله بن شرف الدسوقی و بر صفحه اول ورق دوم یک مهر مدور بنام عبد اللطیف بنده شاه جهان ثبت است سنه بظاهر در آن

کنده نشده و بر صفحه اول ورق اول این عبارت تحریر است ۔
منجملہ کتب موقوفہ قصاید عربی در نعت رسول قریشی بخط نسخ خفی و جلی ۱۲ سطری آب رسیده
اندک کرم زده ۱۰۱ تحریر سنه ۸۶۴ھ اربع وستین وثمانمایة جلد تقویتی ابی شهر شوال ۲۸ سنه ۱۱۰۵
جملہ اوراق یکصد و یک و سطور فی صفحہ ۱۲ ۔

دیوان عبدالرحیم البرعی

بزبان عربی محض قصاید مدحیہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف عبدالرحیم بن احمد البرعی الیمنی العارف باللہ کہ یکے از علماء عارفین در قرن خامس ہجرۃ بودہ۔ اولش این ست:-

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۷ فن قصاید مربوط ست بخط نسخ صاف نام کاتب و تاریخ کتابت دران مرقوم نیست۔ و در آخر مرقوم است کہ:-

"وتم ما وجد من القصائد للشیخ عبدالرحیم البرعی تغمدہ اللہ برحمتہ"

و بعد آن نوشتہ است:-

"ویتلوہ ایضاً ما وجد لہ من الالہیات والتوسلات للمولاہ والاستعطاف والاعتراف بذنبہ وحامد للمولاہ ویتلوہ ایضا قصیدۃ معاتبا فیہا نفسہ ویتلوہ فی فضل الرغائب ویتلوہ فی الوعظیات ویتلوہ القصائد الصوفیات"

ازین عبارت ظاہرست کہ دیگر حصص این دیوان در الہیات و توسلات و در اعتراف بہ گناہان و در مواعظ و در مضامین تصوف بودہ کہ درین نسخہ نوشتہ نشدہ۔

جملہ اوراق این قصاید یکصد و بست۔ وسطور فی صفحہ ۹
کتاب بارہا در مطابع ہند و مصر طبع شدہ است۔

شرح لامیة العجم

وزیر موئیدالدین فخر کتاب ابواسماعیل حسین بن علی اصبهانی منشی مشهور به طغرائے متوفی ۵۱۴ھ در بغداد در سال پانصد و پنج هجری یا پانصد و چهارده هجری باختلاف روایات یک قصیده لامیه نظم کرده که دران شکایت زمانه و پریشان حالے خود بیان نموده وقت تصنیف این قصیده عمر طغرائی از شصت سال متجاوز شده بود۔

اول قصیده ازین بیت است :۔

اصالة الرای صانتنی عن الخطل   وحلیة الفضل زانتنی لدی العطل

در محبوب الالباب گفته :۔

قصیدة لامیة العجم از عمید الملک فخر الکتاب ابواسمعیل الحسن بن علی بن محمد بن عبدالصمد الملقب به مؤیدالدین الاصبهانی المنشی المعروف به طغرائی وے وزیر سلطان مسعود بن محمود سلجوقی بود نسبت وے به طغرائی ازین جهت است که فوق بسم الله از قلم چوب نعوت الملک الذی صدر الکتاب عنه بر هر کتابت خودمی نوشت۔ ابن اثیر صاحب کامل گوید وے در فن کیمیا قدرت کامل داشت چنانچه رد اقوال شیخ الرئیس که شفا است نوشته۔ ابن قیم صاحب مدینة العلم نسب وے گوید کان عزیز الفضل لطیف الطبع فاق اهل عصره بصنعة النظم والنثر وله دیوان شعر جید ومن محاسن شعره القصیدة المعروفة بلامیة العجم۔ سلطان مسعود بن برادر خود سلطان محمود جنگید و شکست یافت سلطان محمود بعد از فتح طغرائی با تهام الحاد در ۵۱۴ھ قتل کرد و دران زمان عمر وے شصت رسیده بود۔

هر زمانه و کملاء هر قرن زانه بشرح گردیدند اول کسیکه بشرح آن پرداخت صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی متوفی هفت صد و شصت و چهار هجری است نام آن غیث الغیث

المسجم فی شرح لامیۃ العجم قرار داده و در شرح مذکور علاوه شرح ابیات مضامین مختلفه متنوعه وارد نموده تا اینکه شرح مذکور مجموعه غرائب و احسن مجامیع شده ۔ بعد آن علامہ شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدمیری متوفی سنہ ۷۳۹ تسع و ثلاثین و سبعمائة این شرح را مختصر نموده زواید و فواید و غرائب و عجائب که از شرح قصیدهٔ غیر متعلق بوده همه را حذف نموده یک شرح مختصر ازان انتخاب نموده و خطبهٔ این خلاصه همان خطبه اصل علامهٔ صفدی وارد کرده ۔
حاجی خلیفه برائے قصیدهٔ مذکور شروح ذیل علاوهٔ شرح علامهٔ صفدی و علامهٔ دمیری ذکر نموده و اسامی شارحین این است ۔

ابو البقا عبد اللہ بن الحسین العکبری متوفی سنہ ۶۱۶ ۔

ادیب بدر الدین محمد بن ابی بکر بن عمر المالکی الدمامینی متوفی سنہ ۸۲۹ ۔

علامہ ابن جماعه نحوی هم شرحی بران قصیده نوشته خدمت سلطان ابو العباس احمد الملک الاشرف محمد الحسنی هدیه پیش نموده نام این شرح ایضاح المبهم من لامیۃ العجم است ۔

علی بن قاسم طیری حل المبهم و المعجم فی شرح لامیۃ العجم شرحے نوشته ۔

شیخ جمال الدین محمد بن عمر بن مبارک الحضرمی شرحے نوشته نام آن نشر العلم فی شرح لامیۃ العجم است ۔

علامہ حسین کفوی یک شرح نوشته و دران از شروح صفدی و شرح قاضی جلال الدین مدنی اخذ نموده ۔

جلال الدین محمد بن مبارک الحضرمی الحنفی در قسطنطنیه در سال نهصد و شصت هجری برائے آن شرحے نوشته ۔

درین کتب خانه آصفیه چهار نسخه قلمیه و سه نسخه مطبوعه شروح لامیۃ العجم موجود است اما نسخه قلمیه بس نمبره ۵ و ۲۹ و ۴۳ و ۶۸ مخزون است ۔

اما نسخه نمبری ۲۹ پس شرح علامه خلیل بن ایبک الصفدی المتوفی سنہ ۷۶۴ از اول یک صفحه خطبه ناقص است بخط عرب نسخهٔ قدیمه صحیحه مکتوبه نهصد و هشتاد و سه هجری بقلم جواد بن تمیم شاهی است

جملہ صفحات ۱۰۴۵ و سطور فی صفحہ ۲۱۔
نسخۂ نمبری ۵ تصنیف علامہ شیخ کمال الدین محمد بن موسی الدمیری متوفی سنہ ۷۴۹ ہجری ست کہ از شرح علامہ صفدی تلخیص نمودہ۔
این نسخہ بخط عرب مکتوبۂ قدیم است نام کاتب و سال کتابت دران مذکور نشدہ اما بدانست حقیر اگر مکتوبہ سہ صد سال باشد عجب نیست۔ جملہ اوراق آن ۸۴ سطور فی صفحہ ۲۵ و نسخۂ نمبری ۶۸ ہم ہمان تلخیص علامہ دمیری است بخط دو کاتب خط نسخ از اول تا ورق ۳۲ خوش خط بخط یک کاتب و از ورق ۳۳ تا آخر خط طبعی معمولی عالمانہ مکتوبۂ بستم محرم سال یکہزار شصت و نہ ہجری از نسخۂ خود مصنف علامہ دمیری منقول شدہ۔
و درین نمبر ۶۸ پنج قصاید دیگر شامل است نام شارح و کاتب و سال تحریر دران مذکور نیست۔ والثمرات الشہیہ من فواکہ الحمویہ تصنیف ابوبکر بن حجہ نام کاتب احمد بن ابی بکر شخان است در ہفدہم محرم سال یکہزار و شصت و نہ ہجری سنہ تحریر نمودہ و کتاب دررالنحور فی مدائح الملک المنصور غازی بن ارتق تصنیف فاضل ادیب صفی الدین حلی ہم شامل است آنہم مکتوبہ سال یکہزار و شصت و نہ ہجری سنہ ۱۰۶۹ بقلم احمد بن ابی شخان ست۔
و مثلثات تصنیف العلامۃ القطب الربانی ابوبکر عبداللہ بن علی بن عبداللہ الموصلی الشافعی۔ دران الفاظ کہ شروع حرف آن بسہ حرکات زیر و زبر و پیش خواندہ می شود و معنی آن بوجہ اختلاف حرکات مختلف می شود جمع کردہ بسلک نظم کشیدہ نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست۔ و در آخر قصیدہ ابوسعود است۔
نسخۂ نمبری ۴۳ بخط عرب معمول نہایت مختصر و مفید ست اولش این ست۔
قال الاستاذ الوزیر موید الدین فخر الکتاب ابو اسماعیل الحسین ابن علی الاصبہانی المنشی المعروف بالطغرائی وہذہ نسبۃ الی من یکتب الطغرا وہی الطرۃ التی تکتب فی اعلی الکتب فوق البسملۃ بالقلم الغلیظ

تضمن بعون الملك والقابه وهی لفظة اعجمیة هذه القصیدة ببغداد سنة خمس وخمس مائة یصنف حاله ویشکو زمانه وقیل سنه اربع عشرة وقیل ثمانیه عشرة وخمسمائة وقد جاوز الستین.

اما نام این شرح واسم شارح بحقیر دریافت نشد۔
نسخهٔ موصوفه مکتوبه یکهزار وشصت ونه است ۱۰۶۹ھ جمله صفحات ۸۰ وسطور فی صفحه ۱۷ وسه نسخهٔ مطبوعه که بر نمبر های ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ فن قصاید مربوط است پس نمبر ۳۰ و ۳۱ شرح علامه صفدی است در دو جلد که در مصر در سال یکهزار و دو صد و نود چاپ شده۔ و نمبر ۳۲ و ۳۳۔ هر دو مطبوعه یورپ معه ترجمه فرنچ است۔

المنهج المکیہ شرح الہمزیہ

اصل قصیدہ ہمزیہ در مدح خیر البریہ تصنیف صاحب قصیدہ بردہ است کہ اسم شریف اوشان شیخ شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید الدولاصی ثم البوصیری متوفی سال ششصد و نود وچہار ہجری ۶۹۴ھ است۔

علامہ شیخ احمد بن حجر الہیتمی المکی متوفی نہصد و ہفتاد وسہ ہجری ۹۷۳ھ بر آن شرحے نوشتہ۔ نام آن منہج مکیہ قرار دادہ۔

اولش این ست:۔

الحمد للہ الذی خص نبینا محمداً صلی اللہ علیہ وسلم بکتاب اخرس الفصحاء واعجز البلغاء عن البقرۃ بمثل اقصر سورۃ من سورہ بل آیۃ من ایاتہ وبجوامع الکلم وبدیع الحکم وعظیم الخلق فی سائر اقوالہ وافعالہ وخرق لہ خوارق الوجوہ بمعجزۃ یعرب العقول وقصر عن احصائہا استقصاء المادحین بسیرۃ ایاتہ وبخصوصیات قطعت الخلائق ان یصلوا الشاؤ وعدہ وکمال شرفہ وشرف کمالاتہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷ فن قصاید مرتب است نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط عرب نسخ مکتوبہ یکہزار وچہل وسہ ہجری در شہر صفا نوشتہ شدہ است واین نسخہ منقول است از نسخۃ المکتوبہ ۹۹۲ھ۔

جملہ اوراق ۲۷۰ وسطور فی صفحہ ۲۳۔

قصاید ملک قمی

در مدح ابراہیم عادل شاہ دکنی (۹۸۸ھ - ۱۰۳۶ھ) بزبان فارسی۔ نام این قصاید نورس است۔ در اول قصاید نام قصاید یک دیباچہ در نثر نوشتہ۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم + نورس بستان کلام قدیم + ہست نخستین رطب نخل جود + تازہ رأس خوش ثمران وجود + بیش رس نہال تازہ سال نو برثنائے قدیم ست کہ تراوت سخن درکام فطرت سرشتہ۔ و تازہ صورت شگفتہ ساری اشان در سرشاریست نہ کہ تری سرد و درستہ تار سرور برشتہ۔ ہر سرزمینی کہ نہ تخم افشان رحمتش نابرومند۔ و ہر گلبنی کہ نہ دست نشان تربیتش سخت ست پیوند صحہ سنجان نغمہ ساز درود صحیفہ صوب راجلا چہرہ منقار پرداختہ۔ و نقشبندان کارگاہ حمد بدیہائے شکر دیباچہ منشور ساختہ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۱ فن قصاید مرتب است بخط ایرانی ست۔ در آخر نام و سال کتابت تحریر نیست۔ اما نسخہ مذکور نسخہ قدیمہ است عجب نیست کہ محررہ قریب عہد مصنف باشد۔

جملہ اوراق ۶۷ و سطور فی صفحہ ہفدہ۔

منقبت مہدی اقبال
حیدرآبادی دکھنی

بزبان فارسی بصورت بیاض۔ درین مجموعہ قصاید مدح اہلبیت رسالت و مراثی حضرت خامس آل عبا سید الشہدا امام حسین علیہم السلام می باشد۔ از مصنفات سید مہدی اقبال ست کہ از زمانۂ سلطنت قطب شاہیہ خاندان اوشان مشہور و معروف ست و تاحال اولاد و احفاد شاد درین حیدرآباد در کوچۂ ایرانی می باشد و در عشرۂ محرم و اربعین مجالس عزاے جناب امام حسین علیہ السلام در خانۂ شان منعقد می شود خصوصاً مجلس یوم عاشورہ و اربعین مجمع کثیر منعقد می شود۔

شروع کتاب این است:-

در محرم ظلم بے پایان شدہ روز دہم ❊ از غم بیان نہضت مہمان شدہ روز دہم
وصل حق و خنجر بران شدہ روز دہم ❊ صفحۂ میدان ز خون افشان شدہ روز دہم

خانۂ خیر الوریٰ ویران شدہ روز دہم

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۹ فن قصاید مربوط ست بخط عادی نستعلیق بصورت بیاض ست۔ سال کتابت و نام کاتب مرقوم نشدہ۔

جملہ اوراق ۵۲ و سطور فی صفحہ مختلف۔

کتاب المستجاد من فعلات الاجواد

تصنیف قاضی ابو علی المحسن بن ابی القاسم علی بن محمد بن ابی الفہم داؤد بن ابراہیم التنوخی المتوفی ۳۸۴ھ اربع وثمانین وثلثمائۃ ہجری ست - اوّلش این است :-

"الحمد للہ ذی الجود والکرم ومسبغ الآلاء والنعم وصلی اللہ علی خیر من مشی علی قدم محمد المبعوث الی سائر الامم وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وسلم امرت اطال اللہ فی النعم عمرک وحسن التقی عملک و بلغک فی السلامۃ املک وختم بالصالحات اجلک ان اجمع لک من اخبار الاجواد اجودہا ومن فعلات الکرام اسناہا وابعدہا فسارعت علی تقصیری الی الامتثال وتحریت ما سنح لی فی الحال مما احسبہ یستفز القاری والسامع ویقع من القلوب ارفع المواقع والفتہ کتابا سمیتہ المستجاد من فعلات الاجواد فارجو ان یکون للقصد مطابقا ولغرضک موافقا ولما یستحسن سابقا وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب الخ"

درین کتاب حکایات جود وسخا وبذل وعطا ومواسات ومواخات وتادیہ حقوق ناس عموماً حقوق برادران اسلامی وصلۂ ارحام از مشاہیر اہل اسلام صادر وظاہر شدہ بیان نمودہ -

وشروع از حکایت شب ہجرت جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ قصہ خوابیدن جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام بر بستر آنحضرت صلعم وسوال حضرت رب عزت از جبرئیل و میکائیل کہ آیا می توانند شد کہ یکے از شما بر دیگرے جان خود

فدا نماید وانکار این ہر دو فرشتگان وارشاد وحال جناب امیرعؑ کہ بہ بینید علی راکہ بخوف وخطر وبلا تامل وتردد راضی شدہ کہ عوض رسول من محمد کشتہ شود وجان فدای او نماید و نزول ہر دو فرشتگان موصوف وقیام جبرئیل بر بالین جناب امیرالمومنینعؑ وقیام میکائیل درپایین وگفتن شان بخ بخ لک یا ابن ابی طالب یباھی اللّٰہ بک الملئکۃ ونزول آیۂ من نفسہ ابتغاء مرضات اللّٰہ واللّٰہ رؤف بالعباد۔ ذکر کردہ۔
وجلالت شان وعلو مکان مصنف علامہ پس بملاحظہ کتاب وفیات الاعیان علامہ ابن خلکان ظاہر وباہر ست۔
خلاصہ کلامش این است کہ از مصنفات علامہ تنوخی کتاب الفرج بعد الشدۃ ودیوان شعر وکتاب نشوار المحاضر وکتاب المستجاد من فعلات الاجواد ست وولادت او در سال سبع وعشرین وثلثمائہ در بصرہ واقع شد ودر سال اربع وثمانین وثلثمائہ فوت شد۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۵ فن قصص مرتب است بخط نسخ جدید الخط منقول ست از نسخہ مکتوبہ بسنہ ۹۹۹ نہصد ونود و نہ ہجری کہ بقلم سلیمان بن حسین بن حاتم شبکی نوشتہ شدہ بود وتاریخ کتابت ونام کاتب این نسخہ کس غیر مکتوب ست۔
جملہ صفحات دوصد و نہ ۲۰۹۔ وسطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

مجمع الامثال

علامہ محمد علی جبل رودی در سال یکہزار و پنجاہ و چہار ہجری در حیدرآباد دکن زمانہ سلطنت سلطان عبداللہ قطب شاہ و بپیشوائی میر جملگی و وزارت شیخ الاسلام والمسلمین علامہ محمد المخاطب الشہیر بابن خاتون تصنیف نمودہ و امثال اہل فارس درین کتاب جمع نمودہ۔ و کتاب را بربست و ہشت فصول بحروف تہجی مرتب کردہ در ہر فصل امثالیکہ شروع ازان حرف می شد وران مرقوم ساخت۔ یعنے امثالیکہ از الف شروع می شود در فصل اول و امثالیکہ از حرف بای موحدہ شروع می شود در فصل دوم و بہمین طریقہ تا حرف یائے مثناۃ تحتانیہ۔ و ہر مثل کہ موافق آن آیتے از آیات قرآنی یا حدیثے یا حکایتے از حکایات انبیاء و صلحا یافتہ شد آن راہم در تحت ہمان مثل ذکر نمودہ۔

خطبۂ کتاب این است:۔

"سپاس بیحد و ستایش بیعدد بے مثلے را سزد کہ بایمائی دلکشائی وللہ المثل الاعلی رایات و کنایات بیان را در مبادی دین مبین برافراشت و با شارت با بشارت ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقھا اعلام امثال ما نزال و ارسال مناظر انظار و اعتبار اخیار و اشرار و اداشت فاما الذین آمنوا فیعلمون انہ الحق من ربھم و اما الذین کفروا فیقولون ماذا اراد اللہ بھذا مثلا یضل بہ کثیرا و یھدی بہ کثیرا و ما یضل بہ الا الفاسقون و درود نامعدود از معبود نامحدود بر روح پرفتوح مصدوقہ انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ سراجا منیرا"

و بعد حمد و صلوٰۃ در اول کتاب می گوید۔

"اما بعد این حقیر بے استطاعت و فقیر بے بضاعت منزوی خاک بے وجودی محمد علی جبل رودی بسمع ارباب دانش و بینش میرساند کہ بتاریخ ہزار و پنجاہ و چہار ہجری موافق آیۂ کریمہ

ان المتقین فی مقام امین بحسب تقدیر و ارادہ ملک قدیر در زمان سعادت آوان سلطنت ابد پیوند و روزگار فرخندہ آثار شہنشاہ ارجمند قطب فلک ہدایت و شہریاری ضرب المثل قوانین و رافت و جہانداری ناسخ افسانہ حاتم بجود و کرم استشہادہ حکایات آداب خسروی بہ علو ہم طراز ندہ تخت بلند پایۂ سلیمانی برآرندہ دیہیم جہان بخشی و جہانبانی سه

شاہنشہ بارگاہ عالم ؛ اورنگ نشین صلب آدم

المؤید من عند اللہ سلطان عبد اللہ قطب شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ بہدایت حسن توفیق علی الاطلاق و دلالت کرم رب النفس و آفاق بدار السلطنۃ حیدر آباد خلد بنیاد صانہ اللہ تعالیٰ عن الفتن والفساد کہ مجمع فضلا و مدرس علماست گذار این بندہ بیمقدار اتفاق افتاد و از جملہ علمای صاحب کمال و نکتہ سنجان عدیم المثال در مجلس شریف محفل منیف پیشوای دیوان و یگانہ زمان افضل اعلما و المتبحرین اعلم الفضلاء المحققین شیخ الاسلام المسلمین المجد الذو فنون الشہیر بمحمد الخاتون کہ صاحب پیشوای باستحقاق وزیر و مشیر صاحب تدبیر شہنشاہ آفاق ست مشرف گردید و ہموارہ از خرمن افضال آن قدوہ ارباب کمال خوشہ چین بود و از مشکوٰۃ آن مصباح انوار معانی اقتباس ہر گونہ فیوض می نمود الخ؟

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ در فن قصص بر نمبر ۱۱۲ مخزون ست بخط نستعلیق صاف نام کاتب و سال کتابت در آخر نوشتہ نشدہ ۔ جملہ اوراق یکصد و پنجاہ و شش ۱۵۶ و سطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹ ۔ نسخہ موصوفہ از کتب خانۂ حکیم مسیح الدولہ لکھنوی ست کہ از اطباء لکھنوی بود و مہر پسر شان حکیم مظفر حسین خان و عبارت تملیک نوشتۂ مظفر حسین خان موصوف بر ورق اول کتاب موجود ست ۔ و ہم بر ورق اول نوشتہ ست :-

"بفرمایش سلطان ملک قطب شاہ دکنی ؟"

شمس النصائح

بزبان اردو یکصد و پنجاه و دو حکایات مشتمل بر وعظ و پند۔ بزرگے در شہر حیدرآباد دکن حسب فرمایش نواب فلک جاہ امیر کبیر شمس الامرا در سال یکہزار دو صد و شصت و نہ ہجری جمع نمودہ۔

اولش این است:۔

"سزاوار حمد وہ خالق اکبر ہے کہ جس نے وجود خاک کو قدرت سخن گوئی اور سخندانی کی دی اور قابل نعت وہ سرور کائنات ہیں کہ جس سے کتاب دین اسلام کے ساتھ احادیث ہدایت کی مرتب ہوئی اما بعد اہالیان دانش و بینش پر مخفی نہ رہے کہ یہ ایک رسالہ چند حکایات نصیحت آمیز حسب الحکم نواب صاحب قبلہ نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر مدظلہ العالی کے سن بارہ سو انہتر ہجری میں مرتب ہوا الحمد للہ رب العالمین الخ"

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۴ فن قصص مرتب ست بخط نستعلیق معمولی۔ نام کاتب و سال کتابت در آخر مرقوم نیست۔

جملہ صفحات سہ صد و شصت و یک و سطور فی صفحہ یازدہ۔

اجلۃ التائید
شرح ادلۃ التوحید

علامہ علی مہائمی اول یک رسالہ بزبان عربی در دلائل توحید نوشتہ نام آن ادلۃ التوحید کردہ بعد آن بران شرح نوشتہ نام آن اجلۃ التائید قرار داد – این ہمان شرح است – اولش این ست :–

"الحمد للہ مکمل علی الانسان نعمہ بالعرفان ففتح علیہ خزائن الکشف والبیان وایدہ بادلۃ العقل من التمثیل والاستقراء والبرہان بعد ما اشار الیہا فی القرآن الذی ہو المعجزۃ الباقیۃ علی مر الازمان الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۲ فن کلام مربوط ست تقطیع خورد کاغذ خان بالغ بخط عالمانہ است نام کاتب ابو محمد ہدایت اللہ الفارسی الہاشمی الحنبلی ست سال کتابت مرقوم نیست – جملہ اوراق آن شصت و یک [۶۱] –

وسطور فی صفحہ تا ورق ۴۲ – نوزدہ [۱۹] سطر و بعد آن ہفدہ [۱۷] سطر – و آخر صفحہ ۴۳ تا ۶۱ خط دیگر ست –

وہمراہ این شرح حاشیہ مولانا صدر الدین شیرازی بر رسالہ اثبات واجب تصنیف علامہ دوانی ہم بخط ہمان کاتب مجلد ست – جملہ اوراق آن ۳۳ – وسطور فی صفحہ نوزدہ [۱۹] –

وہم حاشیہ ملا قزوینی بر رسالہ اثبات واجب علامہ دوانی درین مجموعہ مجلد ست بخط ہمان کاتب – جملہ اوراق آن بست و نہ وسطور فی صفحہ نوزدہ [۱۹] – یکہزار و بست و یک نوشتہ است –

اشارات المرام من عبارات الامام

تصنیف کمال الدین احمد القاضی حسام الدین حسن بن الشیخ سنان الدین یوسف البیاضی قاضی مکہ کہ در سال یکہزار و ہشتاد و چہار ہجری در مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما تصنیف کردہ۔ اول کتاب این است:-

"حامدا لمن شید اصول الدین بمحکمات کتابه المبین ومصليا على من سدد قواعد اليقين ببينات خطابه المتين وعلى آله وصحبه الهادين الى سنن سنة راعين والائمة التابعين لهم باحسان الى يوم الدين لاسيما سابقهم فی اظهارها بالتدوين امام الائمة ابی حنيفة الكوفی اكرمه الله فی عليين حيث املاها على اصحابه المتقين فی الفقه الاكبر والفقه الابسط والرسالة وكتاب العالم والوصية المروية فی كتاب المحققين من المتقدمين والمتاخرين وهی طوالع مسائل يشرق ببهجتها وجه اليقين ومطالع دلائل يهدی بلمعاتها الی دقائق اصول الدين الخ"

موضوع کتاب اینکہ از امام اعظم ابوحنیفہ آنچہ کہ در فقہ اکبر و فقہ ابسط و رسالہ و کتاب العالم و وصیت امام موصوف از حقایق دینیہ و عقاید اسلامیہ مذکور شدہ مصنف درین کتاب شرح و تفصیل آن کلام نمودہ و چونکہ در کتب مذکورہ این عقاید وغیرہ مسلسل و یکجا و مرتب نبود و شارح ہمہ آنہا را مرتب و جمع کردہ۔ شرح نمودہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۵ فن کلام مخزون است بخط نسخ صاف است نام کاتب و سال تحریر دران مرقوم نیست اما از نسخہ مصنف منقول معلوم می شود۔

چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است:-

"وقد تم شرح الالمعيات تجاه بيت الله الحرام على يد مولفه الفقير الى الله تعالى كمال الدين احمد بن القاضى حسام الدين حسن بن الشيخ سنان الدين يوسف البيضاصى قاضيا بمكة المكرمة اكرمهم الله سبحانه بفضله فى دار المقام مستهل هلال رمضان من شهور اربع وثمانين والف من الاعوام من هجرة النبى الكريم المبعوث رحمة للانام عليه وعلى اله وصحبه الكرام افضل التحية والسلام الى يوم القيام الحمد لله رب العالمين"

جملہ اوراق نسخہ یکصد و شصت و یک (۱۶۱) و سطور فی صفحہ بست و یک (۲۱)۔

واین نسخہ از کتب خانہ مولوی حسن علی است کہ در حیدرآباد دکن بودند و مہر مولوی صاحب موصوف در آخر ثبت ست۔ دران "محمد حسن علی سنہ ۱۲۴۲ھ" نوشتہ است۔

و یک مہر بر صفحہ اولی ورق اول ثبت ست دران "کفی باللہ نصیرا و سنہ ۱۱۳۰" کندہ است۔

کتاب اضواء البهجة
فی ابراز دقایق المنفرجة

ابوالفضل یوسف بن محمد بن یوسف التوریزی متوفی سنہ ۵۱۳ھ پنج صد و سیزده ہجری۔
یک قصیده در عقاید اسلامیه درسی و پنج شعر نظم نموده نام آن قصیده منفرجه مقرر کرده۔
علمائے اعلام در ہر عصر و ہر زمان برائے این شروح نوشته اند چنانچه اکثر شروح آن حاجی
خلیفه در کشف الظنون تحت لغت قصیده منفرجه بیان نموده منجمله آن شروح این شرح ست
که نامش الاضواء البهجه است که علامه زکریا بن محمد الانصاری الشافعی متوفی سنہ ۹۲۶ھ نہصد
و بست و شش ہجری در سال ہشتصد و ہشتاد و یک ہجری تصنیف نموده۔ شروع این
است :-

"الحمد لله المفرج الكروب عقب الشدة المنجي المخلص عباده من
غياهب الظلم المعلق والصلوة والسلام على سيدنا الانام وعلى اله وصحبه
الغر الكرام وبعد فهذا ما اشتدت اليه حاجة المتفهمين للمنفرجة قصيدة
الاكمل العلامة الخير المتجر لعمامه العارف بالله الربانی ابی الفضل بن محمد
یوسف التوریزی الاصل المعروف بابن النحوی الخ"

و مصنف علامه بعد خطبه از علامه تاج الدین سبکی نقل نموده که علامه سبکی این قصیده را قصیده
فرج بعد شدة میفرماید و میگوید که درین قصیده اسم اعظم ست و ہر کس که بدرگاه جناب باری تعالی
بعد قرائت این قصیده دعا نموده دعائے او مقبول شد و شیخ و استاد و والد من ہرگاه بجناب او
شدتی پیش می آید این قصیده را میخواند۔
نسخه کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۱۲۶۷ فن کلام منضبط است بخط عرب نسخ مکتوبه بسال

یکہزار و ہفتاد و ہشت ہجری بقلم شرف الدین بن عبدالرحمن ست ۔
جملہ صفحات نود و ہفت (۹۷) ۔ و سطور فی صفحہ بست (۲۱) و دو ۔
و در آخر آن چند قصاید دیگر متضمن عقاید مجلد ست ۔

اعلام النبوة

تصنیف شیخ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی الشافعی متوفی سنہ ۴۵۰ھ چہار صد و پنجاہ ہجری۔ در بیان دلائل و براہین اثبات نبوت۔ اول کتاب این ست:—

"الحمد للہ الذی احکم ما خلق الخ"

کتاب مرتب است بر بست و یک باب:—

باب اول در ادلہ۔
باب دوم در معرفت الہ معبود۔
باب سوم در صحت تکلیف عباد۔
باب چہارم در اثبات نبوت۔
باب پنجم در مدت عالم و تعداد رسل۔
باب ششم در اثبات نبوت حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
باب ہفتم در اعجاز قرآنی۔
باب ہشتم در معجزات عصمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
باب نہم در اموریکہ از قسم معجزہ از آنحضرت مشاہدہ شدہ۔
باب دہم در معجزاتیکہ از اقوال آنجناب مسموع شدہ۔
باب یازدہم در استجابت دعاہائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
باب دوازدہم در انذارات آنحضرت کہ بعد آنحضرت ظہور یافتہ۔
باب سیزدہم معجزاتیکہ در بہائم ظاہر شدہ۔
باب چہاردہم معجزاتیکہ در اشجار و احجار ظاہر شدہ۔
باب پانزدہم بر انبیاء سابقین بہ نبوت آنحضرت۔

باب شانزدهم ندا ہائے جنیان بہ نبوت آنحضرت ؐ ۔
باب هفدهم در بیان الہامات کہ نبوت آنحضرت ؐ ظاہر شد ۔
باب هیژدهم در نسب مبارک و طہارت مولد آنحضرت ؐ ۔
باب نوزدهم علاماتہائے وقت ولادت ۔
باب بستم در اخلاق گرامی آنحضرت ؐ ۔
باب بست و یکم در بعثت و استقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔
نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲ فن کلام مرتب است بخط عرب مکتوبہ ۸۵۳ھ ثلث و خمسین و ثمانمائۃ ہجری ۔
جملہ اوراق یکصد و چہل ۱۴۰ ۔ و سطور در ہر صفحہ نوزدہ ۱۹ ۔

التحفة السنيه لمن يشتغل بشرح السنوسيه

علامہ ابو عبداللہ محمد بن یوسف السنوسی متوفی اواخر صدی نہم ہجری یک رسالہ در عقاید اسلامیہ نوشتہ کہ مشہور بہ عقیدہ سنوسی است۔
شیخ داؤد رحمانی شرح آن رسالہ فرمودہ نامش تحفہ سنیہ قرار دادہ شروع رسالہ اینست:۔

"الحمد لله المختص بالوحدانية في الذات والصفات والافعال الذى شهدت الكائنات بوجوب وجوده فهو ذوالاكرام والجلال الخ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۴۳ فن کلام مربوط ست نسخہ قدیمہ بخط عرب معمولی مکتوبہ ۱۰۶۵ھ یکہزار و شصت و پنج ہجری است ظاہرا بخط مولف ست۔ در آخر این عبارت مذکور است:۔

تمت الكتاب المبارك بحمد الله وعونه وحسن توفيقه ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم قال مولف وكان الفراغ من تبييض بمتا بند بعون الله و عنايته بيد اضعف العباد واحوجهم توبة خصوصا فى المعاد المعترف بالذنوب المعترف من الرحمة بالذنوب المتعلل بالعلل ولسوف دمعه منهمل من الخوف طلب حسن المثاب وسهل اموره كما سهل بهذا الكتاب اللهم ربنا كما وفقتنا لوضع ما المهمتنا تفضل علينا بالقبول واسترنا حين عرضه والوصول واجعله خالصا محفوظا من نزغات الشيطان وانفع بدومن قراه او كتبه او حصله او سعى فيه وكان الفراغ منه جمله اوراق ہفتاد و پنج۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج

جلاء الفهوم
فی
تحقیق الثبوت ورویة المعدوم

مصنف علامہ شیخ ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکردی الکورانی الشہرزوری الشہرانی
مدنی متوفی سنہ ۱۱۰۱ھ یکہزار و یکصد و یک ۔
باید دانست که معدوم را دو قسم ست یکے معدوم محال یعنے وجود آن ممکن نیست مثل شریک
باری تعالیٰ۔ دیگر معدوم ممکن که اگرچه این وقت موجود نیست مگر ممکن است که در وجود
آید مثل ممکنات قبل وجود شان ۔
هرگاه این تفصیل دانستی پس بدان که درمیان متکلمین این مسئله هم در بحث می باشد که باری تعالیٰ
معدوم رامی بیند یا نه ۔
پس قاضی سراج الدین علی بن عثمانی الاوشی الفرغانی در قصیدهٔ خود گفته که معدوم مستحیل وغیر مستحیل
مرئی باری تعالیٰ نیست چراکه علت رویت وجود است و آن در معدوم مفقود ۔ پس
معدوم مرئی باری تعالیٰ نخواهد شد۔
فرقهٔ مقتعیه قایل اند که معدوم غیر مستحیل قبل وجود خود مثل عالم مرئی باری تعالیٰ بود
چرا که وجود او نزد باری تعالیٰ ثابت بود اگرچه نزد ما وجودش ثابت نبود پس باین وجه
مرئی باری تعالیٰ خواهد بود ۔ و معدوم مستحیل مثل شریک باری تعالیٰ پس وجودش مطلق
ثابت نیست پس او مرئی باری تعالیٰ هم نخواهد بود ۔
و در جواب این قول گفته شده که علت جواز رویت عینی است نه وجود نفسی۔

واگر وجود نفسی علت جواز رویت باشد لازم می آید که رویت بهشت مارا حاصل باشد حالانکه چنین نیست پس ثابت شد که موجب جواز رویت وجود عینی است نه وجود نفسی۔

شخصے از مستفدین مصنّف استفسار این مسئلہ نمودہ۔ بجوابش مصنّف علامہ داد تحقیق و تدقیق خود بابتہ مسئلہ مذکورہ درین رسالہ دادہ۔ عقلاً و نقلاً و از اقوال متقدمین بشرح و بسط بیان آن نمودہ۔

اولش این است:—

"الحمد للّٰه الذی احاط بکل شیٔ علماً وھو علی کل شیٔ قدیر والقائل وان من شیٔ الا عندنا خزائنه وانه بکل شیٔ قدیر بصیر صلی اللّٰه وسلم علی سیدنا محمد الداعی الی اللّٰه باذنه السراج المنیر وعلی آله واصحابه صلاة وتسلیما فایض البرکات علی الآفاق والانفس عدد خلق بدء وام اللّٰه الفتاح النصیر اما بعد فقد سالت ایدك اللّٰه تعالی عما ذکره بعض شارحی العقیدة المسماة ببدء الامالی للقاضی سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی عند قول المتن وما المعدوم مرئیا وشیئا ومن قوله وما المعدوم والمستحیل وغیر المستحیل مرئیا اللّٰه تعالی لان علة جواز الرویة ھو الوجود والمعدوم لیس بموجود فلم یکن مرئیا للّٰه تعالی وقالت المعتزلة المعدوم غیر المستحیل کالعالم قبل وجوده مرئی للّٰه تعالی لان وجوده ثابت عند اللّٰه تعالی لا عندنا فیکون مرئیا اللّٰه تعالی بخلاف المستحیل کشریك الباری فان وجوده لیس بثابت اصلاً۔

نسخہ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ در نمبر ۱۰۴ فن کلام شامل ست نسخہ صحیحہ مقابلہ شدۂ ۲۶ ذیحجہ ۱۰۹۳ھ ہجری در مکہ معظمہ است کہ موسی بن ابراہیم مقابلہ نمودہ۔ اوراق ۲۹ سطور فی صفحہ ۲۵۔

ومصنّف علامہ از تصنیف این رسالہ روز سہ شنبہ ۸ ربیع الاول سال یکہزار و ہشتاد و پنج ہجری فارغ شدہ۔

وختم کتابت آن یوم جمعہ در ۱۲ جمادی الاخری سال مذکور بقلم عمران بن محمود شد وکما هو
فی آخر الرسالة قال المولف ادام الله بقائہ بسلامة وافاض برکاته وبرکات
علومه تم تسویدہ یوم الثلاثة الثامن والعشرین من ربیع الاول سنة ۸۵ھ
وتم تحریرة فی مجالس آخرها یوم الجمعة الثانی عشر من جمادی الاخرة سنة ۸۵ھ
والحمد لله رب العالمین وصلی علی سیدنا محمد وعلی آله واصحابه وسلم
تسلیما۔ بخط العبد المملوک الفانی عمران بن محمود الجاوی المدنی عفا الله و
عن والدیه وعن جمیع المسلمین آمین۔

حاشیہ علامہ عدوی مالکی
علی اتحاف المرید شرح جوہرۃ التوحید

اصل جوہرۃ التوحید یک منظومہ است در عقاید اسلامیہ علامہ شیخ ابراہیم اللقانی المالکی متوفی ۱۰۴۱ھ احدی و اربعین والف آن را نظم کردہ۔ و پسرش علامہ عبد السلام بن ابراہیم اللقانی المتوفی ۱۰۷۸ھ یکہزار و ہفتاد و ہشت ہجری بروشرح نوشت کہ آن را اتحاف المرید شرح جوہر التوحید نام دادہ۔ او ازین شرح در ۱۰۴۷ھ فارغ شدہ۔
علامہ علی بن احمد العدوی المالکی برین شرح حاشیہ نوشتہ این ہمان حاشیہ است۔
اولش این ست:-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین مولانا وحبیبنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وبعد فیقول الفقیر الی اللہ تعالی علی بن احمد العدوی المالکی ہذہ تقییدات شرح الامام العلامۃ الہمام الشیخ عبد السلام اللقانی المسمی باتحاف المرید جمعتہا من الحاشیۃ الکبری ومن غیرہا جعلہا اللہ خالصۃ لوجہہ الکریم وسبب لفوز بجنان النعیم فاقول وہو حسبی ونعم الوکیل الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۴ فن کلام موجود است بخط عرب ست خط عالمانہ معمولی۔
نام کاتب و سال کتابت در آخر مرقوم نشد بظاہر مکتوبہ شروع صدی دوازدہم می باشد۔ جملہ اوراق آن ہشتاد و ہشت۔ وسطور فی صفحہ بست و شش۔

حاشیة علی رسالة اثبات واجب

علامہ جلال الدین دوانی متوفی ۹۰۸ھ نہصد و ہشت ہجری در بیان اثبات واجب الوجود دو حاشیہ بر کتاب نوشتہ۔ یک حاشیہ مشہور بہ حاشیہ قدیمہ است و حاشیہ دیگر مشہور بہ حاشیہ جدیدہ۔ علامہ حبیب اللہ میرزاجان متوفی ۹۹۴ھ نہصد و نود و چہار ہجری شاگرد رشید علامہ دوانی برین رسالہ قدیمہ حاشیہ نوشتہ این ہمان حاشیہ است۔ اول آن این است۔

"جل جلالك يا واجب الوجود وعم نوالك يا صاحب الافضال والجود ايدنا بالنور وخلصنا من الغرور واهدنا بالنور الى النور الخ"۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۵ افن کلام مربوط است تقطیع خورد بخط معمولی مکتوبہ ۹۸۸ھ نہصد و ہشتاد و ہشت ہجری بخط خواجہ میرک نبیرۂ علامہ سید شریف است باینوجہ قابل قدر است ورنہ نسخ کثیرہ متعددہ آن در بلاد ہندوستان وغیرہ یافت می شود۔ جملہ اوراق آن سی و پنج و سطور فی صفحہ بست و سہ۔

حاشیۂ حامدیہ علیٰ حاشیۂ خیالی

علامہ حامد بن شیخ بہاء الدین بر حاشیہ علامہ خیالی کہ بر شرح عقاید نسفی بود حاشیہ نوشتہ حل مشکلات حاشیہ خیالی درین حاشیہ نمودہ۔ ابتدائے حاشیہ این ست:۔

"الحمد للہ علی النعماء والصلوة والسلام علی حبیبہ ورسولہ خاتم الانبیاء وعلیٰ آلہ الاصفیاء واصحابہ الاتقیاء امابعد فھذا حل مشکلات الحاشیة الشریفة المنسوبة الی المولی المدقق المحقق الخیالی انتخبتہ من تحقیقات الفضلاء واقتصرت فیہ علی کشف الاشیاء عنہ وجوہ فوائد معاینہ معرض عن الابحاث الانادرا وانا الفقیر الی اللہ المعین حامد بن شیخ بہاء الدین وما توفیقی الا باللہ وحسبی ونعم الوکیل"

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۳ فن کلام مرتب است بخط معمولی مکتوبہ سنہ یکہزار و ہشتاد و پنج ہجری است۔ نام کاتب مرقوم نیست۔
جملہ اوراق یکصد و سی و سہ۔ وسطور فی صفحہ ہفدہ۔

حاشیۃ علی شرح التجرید

تصنیف علامہ صدر الملۃ والدین محمد بن ابراہیم المعروف بہ صدرا شیرازی سنہ ۱۰۵۰ھ
نہصد و سہ ہجری است۔ اولش این است۔

"صدر کلام ارباب التجرید وختم مقال اصحاب التوحید حمد فرد تفرد بالابتداء والانتہاء وتنزہ عن مشارکۃ الامثال والاکفاء ثم الصلوٰۃ علی بدر بدء اللہ منہ النبوۃ وختمت بہ الانبیاء وعلیٰ آلہ العرفاء واصحابہ النجباء وبعد یقول الفقیر الحقیر الشہیر بصدر الحسینی الشیرازی شرح اللہ صدرہ ورفع ذکرہ قد املیت لک ایھا الذاکر المحقق والاوحدی المدقق علی الشرح الجدید حاشیۃ محققۃ لما فیہ بما لامزید علیہ الخ"

اما ترجمۂ ملا صدرا، در کتاب روضات الجنات صفحہ ۳۳۱ مذکور است، عالمے بود یگانۂ روزگار کہ چشم فلک مثیلش کمتر دیدہ باشد۔ تصانیف قیمہ و توالیف دارد کہ ہر یک ازان آیتے ایست از توسع علمش و توقد ذہنش۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۶ فن کلام مربوط است نسخۂ قدیمہ بخط نسخ و در آخر موجود نیست

جملہ اوراق یکصد و ہفتاد و ہفت۔ وسطور فی صفحہ بست ۲۰ و ۱۷ سطر

الحاشیة القدیمة
علی شرح التجرید

علامہ محقق جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی متوفی ۹۰۸ھ ثمان و تسعمائة ہجری برشرح تجرید علامہ قوشجی دو حاشیہ نوشتہ۔ یک حاشیہ مشہور بہ حاشیہ قدیمہ و یک جدیدہ۔ و این حاشیہ قدیمہ است۔

اولش این است :۔

"قوله فی حاشیة قیل لم یرد بہ معنیا اقوال مرادہ بالزیادة فی الجملة بوجہ الخ"

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ برنمبر ۳۵ فن کلام مرتب ست مکتوبہ بخط محمد حیات سندھوی در سال یکہزار و یکصد و چہل و پنج ہجری است بخط شفیقہ خوشخط۔ نسخہ نہایت محشی و مخدومہ علماست ۔

جملہ اوراق یکصد و نود و سہ ۱۹۳۔ و سطور فی صفحہ شانزدہ ۱۶۔

در فہرست کتب خانہ آصفیہ مطبوعہ ۱۳۳۳ھ ہجری این حاشیہ بنام شرح الجدید للتجرید بر صفحہ ۱۳۱۰ درج شدہ آن سہوست و غلط است در اصل این حاشیہ قدیمہ است ۔

حاشیۂ خیالی علیٰ شرح عقاید نسفی

امہ شیخ نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد متوفی ۵۳۷ھ سبع وثلاثین وخمسمائۃ یک مختصر متن در
ایداسلامیہ نوشتہ وبران علماء شروح وحواشی نوشتند۔
امہ سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۳ھ ہفتصد ونود وسہ ہجری ہم بران شرح نوشتہ وبر
رح تفتازانی علمائے اعلام حواشی نوشتند منجملہ آنہا مولی احمد بن موسی الخیالی الرومی متوفی
۸۶۰ھ ستین وثمانمائۃ این حاشیہ از ہمین خیالی ست۔ شروع حاشیہ این ست۔
"قال الشارح النحریر عامله الله بلطفه الخطیر بعد ما تیمن بالتسمیة
یحمد الخ"
خہ موجودہ کتب خانہ کہ بر نمبر ۳۶۴ فن کلام مرتب است نسخہ قدیمہ کاغذ رشیمی
بخط نسخ تقطیع خورد است محشی بیش علمائے اعلام بودہ۔ نسخہ جابجا کرم خوردہ جابجا
ملہ کردہ است۔ تاریخ کتابت ونام کاتب مرقوم نیست۔ اما تاریخ داخلہ کتبخانہ
یکہزار وہفتاد ودر آخر ہمراہ این عبارت تاریخ داخلہ یک مہر ہم بودہ آن راکسے
ـ کردہ است۔
اوراق نود ودو ۹۲ وسطور فی صفحہ سیزدہ ۱۳۔

حاشیۂ مولانا مسعود شروانی
علیٰ
امور عامہ شرح مواقف

نام مصنف بر ورق اول کتاب مولانا صادق نوشتہ است۔
این حاشیہ بر شرح مواقف سید شریف است و بر تمام شرح نیست محض بر بحث امور عامہ است۔
شروع این است:-
عند القائل یرید ان الحکماء حاکمون بان واجب الوجود عبارة عن الوجود البحت فلیس هناك ماهیة ومفروضة الموجود وان تشخص الواجب لیس زاید علی ماهیته بل تشخصه عین ماهیته الخ۔
حاجی خلیفہ در بحث لغت مواقف و شروح و حواشی آن گفتہ
وعلق الفاضل مسعود الشروانی علی الهیات شرح المواقف للسید حاشیه مقبوله۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۳۶ می باشد بخط عادی مکتوبہ ۱۱۲۷ھ یکہزار و بست و ہفت بقلم ملا یزدی محمد است۔
و در مدرسۂ امیر شیر خان واقع شہر سمرقند در سال یکہزار و بست و نہ ہجری شخصے نہ مثقال نقرئی خرید نمودہ چنانچہ بر حاشیۂ صفحۂ ثانیہ ورق آخر کتاب این مضمون مرقوم است۔
وقد یسر الفراغ عن تسوید هذه الحاشیة المیمونة المنوبة الی مولانا

مسعودی الواقع علی امور العامة شرح المواقف علی یدی الضعیف الراجی الی
الله بردی محمد شیخ فی شهر رمضان المبارک سنة ۱۰۲۸ هجری۔
ونیز در آخر یک عبارت تملیک نوشته وہی ہذہ۔
هذہ الکتاب اشتریت علی تسعه مثقال الفقیه فی بلدہ السمرقند
وفی مدرسة امیر ترخان وکل من طالعه فیه غفر الله فی یوم القیمه من جمیع
الذنوب سنه ۱۰۲۹ھ
جملہ اوراق ۱۵۹ وسطور فی صفحہ ۲۱۔

حاشیۃ میرزاجان
الحاشیۃ القدیمۃ

تصنیف فاضل کامل میرزاجان شیرازی متوفی عشرہ ثانیہ قرن حادی عشر تلمیذ علامہ جلال الدین محقق دوانی ست۔
اوستاد او علامہ دوانی بر شرح تجرید قوشجی دو حاشیہ نوشتہ بود یکے را قدیمہ گویند و دیگرے را جدیدہ۔ این حاشیہ میرزاجان بر حاشیہ قدیمہ است۔
شروع آن این ست:۔

"قال المصنف رحمۃ اللہ علیہ امابعد حمد واجب الوجود لا یبعد ان یقال فی ترک الموصوف منھا ایما لطیف الی ما سیجیٔ من ان صفاتہ تعالیٰ عین ذاتہ ففیہ نوع من براعۃ الاستھلال واقول ایضا لا یمکن تصور ذاتہ بذاتہ وانما تصیر معقولا لنا بالصفات وھی اخص صفاتہ تعالیٰ حتی کان اثبات ذاتہ عبارۃ فی اثبات فرد لھذا المفھوم"

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۸ فن کلام مخزون است نسخہ صحیحہ قدیمہ محشی بخط معمولی عالمانہ می باشد۔ در آخر نام کاتب و سال کتابت تحریر نشدہ۔
اوراق ۱۶۲ اسطور فی صفحہ ۲۵۔

رسالۂ خاقانیہ

ؤ

لامہ عبدالحکیم بن شمس الدین سیالکوٹی متوفی سنہ ۱۰۶۷ھ یکہزار و شصت و شش ہجری بزبان عربی
در زمان سلطنت ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہ جہان صاحب قران ثانی در سال یکہزار و
پنجاہ و ہفت ہجری تصنیف نمودہ ۔

وشش این ست :۔

"اللّٰہم باسمک ابتدی وبنور قدسک اہتدی لا الہ الا انت لا
لم الا ما علمت ولا درایۃ الا ما الہمت صل وسلم علی النور الماحی لظلمات الغوایۃ
علی آلہ واصحابہ نجوم الہدایۃ یقول العبد المسکین عبدالحکیم بن شمس الدین
ہذہ فواید عالیۃ وفراید غالیۃ نظمتہا لقلوب ہاویہ واذان واعیۃ تماما
لملک القمقام والاوحدی القرم الہمام لیث الوغی وغیث الوری السیف
المسلول والوابل الشمول السراج الوہاج والبحر المواج المنصور بالرعب المحمدی
التائید الربانی ابوالمظفر شہاب الدین محمد شاہجہان صاحب القران الثانی
ن التجا الی جنابہ صادف شرفا علیا ومن صدف عنہ لم یجد نصیرا ولا ولیا
للہم کما فضلتہ بالسلطنۃ الکبری فی الدنیا فتمم بالسعادۃ العظمی فی العقبی
یرحم اللہ عبدا قال آمینا الخ"

موضوع رسالہ بیان علم باری تعالیٰ شانہ ست کہ علمش چگونہ و چہ طور ست و درین مسئلہ
لہ اقوال فلاسفہ و حکمائے اسلام و علمائے اسلام حسب تصریح قرآنی کہ موجود ست
مع نمودہ ۔

وجہ تصنیف رسالہ اینکہ نواب سعد اللہ خان بحکم شاہ جہان بادشاہ دہلی یک خط خدمت
عبدالحکیم سیالکوٹی باین مضمون تحریر نمودہ کہ امام محمد غزالی در مسئلہ قدم عالم نفی علم واجب

تعالی شانہ بجزئیات و نفی حشر و اجساد تکفیر شیخ ابو نصر فارابی و شیخ ابو علی بن سینا نمودہ اند و جمعی از علمائے اعلام تاویل کلام حکماء نمودہ اند لہذا در یک مختصر جملہ مباحث متعلق باین مسائل تحریر نمودہ خدمت سلطان موصوف بفرستند۔ پس حسب تحریر نواب سعد اللہ و حسب الحکم شاہ جہان ملا عبد الحکیم سیالکوٹی این رسالہ تصنیف نمودہ۔

خط مذکور بر صفحۂ اولے رسالہ مذکور مرقوم ست۔ نقلش این ست:۔

"افادات پناہ افاضت دستگاہ جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول وحید العصر فرید الدھر بادراک نشائین و احراز سعادت دارین کامیاب باشند حسب الحکم شرف می نویسد کہ چون از افراد وقائع ایران زمین از بسامع حقائق مجامع رسید کہ افادت پناہ افاضت و نیابت دستگاہ خلیفہ سلطان وزیر دانشور عراق کہ عالم علمائے انجاست از محمد فاروق شرف و محب علی واقعہ نویس کہ با امارت مآب جان نثار خان سفیر متعین اند پس از دعوی ایمان بفضل و کمال پرسیدہ باشد کہ امام محمد غزالی در مسئلہ قدم عالم و نفی علم واجب تعالی شانہ عما یقول الظالمون فی حق انفسہم والجاہلون باللہ و صفاتہ بجزئیات و نفی حشر اجساد تکفیر شیخ ابو نصر فارابی و شیخ ابو علی بن سینا و جمعی تاویل کلام حکماء کردہ اند این مراتب را نفرماید نمود مدعیان بے فروغ از سلک معقولیت دور در ماندہ اند لہذا بہ کمترین مریدان حکم شدہ کہ بآن فضائل و کمالات دستگاہ سطری چند برنگارد و برگزارد کہ آن افادت و افاضت مرتبت را درین مسائل مختصر جامع مفیدی کہ متجمع کلمات حکماء و تاویلات علماء و وجہ تکفیر اسلامیین و اقوال طبیین و مباحثات و مناظرات و شکوک و شبہات و ازالات و ازاحات و اسولہ و اجوبہ و غایتہ تدقیقات و نہایتہ تحقیقات و اصل کلام در ہر باب و اساس سخن در ہر جواب و آنچہ بران ظفر یافتہ باشند و برہان فائز شدہ باشند و احاطہ مسائل متعلقہ باین مطلب علمی از حضوری و حصولی و بودن علم عین عالم و عین معلوم ست یا غیر آن و تعلق بجزئیات بوجہ کلی ست یا بوجہ جزئی و تحریر آنکہ جزئیہ و کلیہ مفہوم تابع مدرک است و حیثیت بوجب خبری ہست یا نہ و بیان آنکہ ادراک تعقلی است و احساسی نیست و شمول علم بہ عینیات

وتشخصات اززمان وغیر آن و بقائے علم بمعلوم یا لغیر معلوم وتبدل زمان وحضور زمان بجمیع اجزایہ من ازل الازال الی ابد الآباد مع کونہ غیر قارن جز آن باشد نوشتہ در حضرت خلافت درعرض دہ پانزدہ روز باید فرست کہ بایران فرستادہ شود وانچنان باید نوشت لہ قابل فرستادن باشد ولایق اضافہ بآن فضائل دستگاہ بود و بروزگاران ازان مار گویند و در تاریخ نامہ ہا نوشتہ آید"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۰۹۴ فن کلام مربوط ست بخط نسخ معمولی نام کاتب مرقوم نشد بتاریخ اینردہم ماہ صیام ۱۰۵۷ ہجری از مبیضۂ مصنف در حیات مصنف نقل شد۔

جملہ صفحات چہل ونہ ۴۹۔ وسطور فی صفحہ دوازدہ ۱۲۔

شرح رسالہ اصول دین شیعہ

علامہ علی بن یوسف بن عبد الجلیل در ۷۶۳ھ ثلث وستین وسبعمائۃ۔ در بیان اصول دین مذہب شیعہ یک رسالہ مختصر نوشتہ۔

علامہ ثابت بن ابراہیم در ۸۲۰ھ ہشتصد وبست ہجری بران شرح نوشتہ۔ این ہمان شرح است۔ نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۲ فن کلام موجود است نسخہ قدیم است۔ اولش این است:۔

"قولہ الفصل الاول فی التوحید الی اخرہ۔ اعلم ان التوحید عبارۃ عن اثبات الوجود للواجب تعالی والوحدانیۃ وصفاتہ الثبوتیۃ والسلبیۃ وانما ابتدا بالبحث عن الوجود لان اثبات الغرض من معرفۃ ھذا النص اثبات الوجود للہ تعالی واثبات شئ لشئ یتوقف علی معرفۃ ذلک الشئ المثبت لہ اولا لاستحالۃ الحکم علی المجہول المطلق الخ"

ودر آخر این عبارت است:۔

فرغ من تسویدہ العبد الضعیف الراجی ربہ المنان بالصفح والتجاوز والغفران علی بن یوسف بن عبد الجلیل تاب اللہ علیہ وفقہ لما تقرب الزلفی لدیہ محمد واٰلہ البررۃ وعترتہ الاطہار الخیرۃ فی یوم الخمیس ثالث عشر ذی الحجۃ سنۃ ثلث وستین وسبعمائۃ والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد واٰلہ الطاہرین ھذہ صورۃ خط المصنف قدس اللہ سرہ بمحمد واٰلہ"

ونیز این عبارت در خاتمہ مرقوم است:۔

"ووافق الفراغ من تعلیقہا علی ید العبد الراجی رحمۃ اللہ فرصولنی ثابت بن ابراہیم الحیسانی عصر نہار الاربعاء عشرین جمادی الاول عشرین وثمانمائۃ"

شرح تجرید

ں متن تجرید از علامہ محقق نصیر الدین طوسی المتوفی سنہ ٦٧٢ ششصد و ہفتاد و دو ہجری است
ن مذکور بر شش مقاصد مرتب ست۔

مقصد اوّل در بیان امور عامہ۔
مقصد دوم در جواہر و اعراض۔
مقصد سوم در اثبات صانع و صفاتش۔
مقصد چہارم در بیان نبوت۔
مقصد پنجم در بیان امامت۔
مقصد ششم در بیان معاد۔

مائے فحول بہ رد و قبول آن کتاب پرداختہ شروح آن نوشتند منجملہ آن علامہ محقق
ء الدین علی بن محمد المعروف بالقوشجی المتوفی سنہ ۸۷۹ تسع و سبعین و ثمانمائۃ شرح لطیف
روج بہ متن نوشتہ و خلاصہ اقوال و فوائد پیشین خود کہ در شروح تجرید گفتہ بودند
ران جمع نمودہ و نتائج فکر خود بعبارت سہل بران افزودہ و شرح مذکور در شہر کرمان
صنیف کردہ خدمت سلطان ابو سعید خان ہدیہ پیش نمودہ و این شرح بنام شرح
رید مشہور گردید۔ شروع شرح قوشجی این است:—

"خیر الکلام حمد الله الملك العلام بما ابدع العالم على احسن وجه ونظام
لق الارض والسموات العلى بقدرته القاهرة وجعل الامر يتنزل بينهن
حكمته الباهرة وفضل العالمين على العالمين بهداهم سبيل الرشاد وكرمهم
ريق النجاة فی معرفة المبدأ والمعاد ثم الصلوة على رسوله الذی اظهر

الشرایع الخ"

درین کتب خانۂ آصفیہ پنج نسخہ قلمیہ و دو نسخہ مطبوعہ آن موجود است۔

اما نسخ قلمیہ پس بر نمبر ۳۵-۲۵۴-۲۵۵-۳۷۸-۳۸۶ فن کلام مخزون است۔

نسخہ نمبری ۳۵ خوشخط بخط نسخ مطلا مجدول مکتوبہ ۱۰۸۵ھ یکہزار و ہشتاد و پنج ہجری سید احمد بن میرزا محمد لاہیجانی۔ و نسخہ مخدومہ و محشی است۔ جملہ اوراق چہار صد و سی و ہشت۔ و سطور فی صفحہ ۱۷ ہفدہ۔

نسخہ نمبری ۲۵۴ بخط نسخ ولایتی جدول طلائی کاغذ خان بالغ و اکثر مقامات حواشی مفید نوشتہ و بوجہ بوسیدگی کاغذ جا ہا کاغذ جدید وصلہ و پیوند کردہ شد۔ جملہ اوراق ۳۱۷ سہ صد ہفدہ و سطور فی صفحہ ۲۵ بست و پنج۔

نسخہ نمبری ۲۵۵ خوشخط جدول طلائی بخط ایرانی نوشتہ صفی جواد در سال یکہزار و ہفتاد و یک ہجری ست۔ جملہ اوراق ۳۲۵ سہ صد و بست و پنج۔ و سطور فی صفحہ ۱۷ ہفدہ۔

نسخہ نمبری ۳۷۸ نسخہ قدیمہ بخط نستعلیق معمولی چہار ورق اول ضایع شدہ بود آن جا بہ خط جدید باقی کل نسخہ بخط شخص واحد۔ و حواشی مفیدہ ہم جا ہا موجود نام کاتب مرقوم نشد۔ سال کتابت در آخر ہشصد و چہل و چہار ہجری نوشتہ است۔ جملہ اوراق ۲۰۳ دو صد و سہ و سطور فی صفحہ ۲۵ بست و پنج۔

نسخہ نمبری ۳۸۶ بخط نسخ صاف است واز اول تا ورق ۴۴ بقلم جلی بعد آن تا آخر بقلم خفی اما کاتب یکے است از آخر در چند اوراق عبارت ضائع شدہ و کاغذ سادہ دران مقامات وصلہ شدہ۔

نسخۂ مذکورہ مکتوبہ بقلم محمد حیات در سال یکہزار و یکصد و بست و ہفت ہجری ست۔ جملہ اوراق ۴۱۵ چہار صد و پانزدہ و سطور فی صفحہ ۲۵ بست و پنج۔

و مخفی نماند کہ درین نسخہ خطبہ نوشتہ شارح علامہ موجود است کہ در سہ ورق نوشتہ و در دیگر نسخ قلمیہ کہ بالا مذکور شد خطبۂ شارح موجود نیست۔ شروع از خطبہ ماتن دران نسخہا کردہ اند۔

اما نسخ مطبوعہ کہ بر نمبر ۳۲ و ۲۲۴ فن کلام مخزون است پس ہر دو مطبوعہ ایران ست نمبر ۳۲ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک ہجری - و نمبر ۲۲۴ مطبوعہ ۱۲۸۵ھ یکہزار و دو صد و ہشتاد و پنج ہجری و در ہر دو نسخہ خطبہ شارح موجود است -

---

شرح طوالع الانوار

طوالع الانوار در علوم کلام قاضی عبد اللہ بن عمر البیضاوی متوفی ۶۸۵ھ خمس وثمانین وستمائۃ ہجری یک متن مختصر در عقاید اسلامیہ توحید ونبوت ومعاد وغیرہ نوشتہ۔
علما و فضلا بران متن شروح نوشتند۔ این شرح ہم از جملہ شروح اوست۔ نام شارح معلوم نشدہ ابتدائش چنان است :۔
"الحمد لمن وجب وجودہ وبقاؤہ ضمن ھذہ الخطبۃ معظم مطالب اصول الدین من اثبات الصانع وصفاتہ ونعوت جلالہ من وجوب الوجود والبقاء وامتناع العدم والفناء والوحدانیۃ والعلم والقدرۃ والتدبیر والقضاء الخ"۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۸۴ فن کلام مرتب ست نسخہ قدیمہ بخط عرب ست اما دو ثلث بخط عرب ویک ثلث آخر بخط عادی می باشد۔ درین ثلث آخر سنہ کتابت یکہزار و شانزدہ ہجری نوشتہ ست نام کاتب مرقوم نیست ۔
جلد اوراق دو صد وپنجاہ و چہار وسطور فی صفحہ نوزدہ ۔

شرح عقاید عضدیہ

تاید عضدیہ از قاضی عضد الدین عبدالرحمٰن بن احمد الایجی متوفی سنہ ۷۵۶ھ ست و خمسین
تہ ہجری ست نہایت مفید و معتمد علیہ علمای اعلام و چون تصنیف مذکور
مفید بود ہمیشہ علمای کرام بتحریر شروح و حواشی آن مشتغل بودند۔ تفصیل بعض شروح و حواشی
ف الظنون حاجی خلیفہ مذکور است۔ منجملہ آنہا علامہ جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی
نی متوفی سنہ ۹۰۸ھ نہصد و ہشت ہجری ہم بران شرح نوشتہ۔ این ہمان شرح است۔

ما این ست:۔

"یا من وفقنا لتحقیق العقاید الاسلامیۃ وعصمنا عن التقلید
ز اصول والفروع الکلامیہ الخ۔"

۔ دوّانی در سال نہصد و پنج ہجری تصنیف این شرح بمقام جیرون کردہ و گویند کہ
صنیف دوّانی است چرا کہ بعد این در سال نہصد و ہشت وفاتش بودہ۔

کتب خانہ آصفیہ سہ نسخہ ازان بر نمبر ۲۱ و ۱۲۷ و ۳۴۷ فن کلام موجود است۔
ولی کہ بر نمبر ۲۱ فن کلام مخزون ست بخط نسخ مکتوبہ سنہ ۱۰۲۸ھ یکہزار و بست و ہشت ہجری
و دین ابراہیم الشیرازی ست۔ جملہ صفحات ۲۰۸ دو صد و ہشت و سطور فی صفحہ ۱۷ ہفدہ۔
ثانیہ نمبری ۱۲۷ بخط طبعی مکتوبہ ۲۶ صفر سنہ ۱۰۹۰ھ ہجری بقلم بہاء الدین ساکن اکبرآباد ست
راق ۷۳ ہفتاد و سہ و سطور فی صفحہ ۱۷ ہفدہ۔

الثہ معمولی۔

شرح عقاید نسفی

شیخ نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد متوفی ۵۳۷ھ سبع وثلاثین وخمسمائۃ ہجری در عقائد اسلامیہ یک متن مختصر تصنیف نمودہ کہ مقبول خاص و عام گردید۔ علما و اعلام و فضلاء کرام بہ شرح آن متوجہ شدند۔

اول ایشان علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ احدی وتسعین وسبعمائۃ است کہ بر آن شرح نوشتہ۔ اولش این است:-

"الحمد للہ المتوحد بجلال ذاتہ وکمال صفاتہ المتقدس فی نعوت الجبروت عن شوائب النقص وسماتہ والصلوۃ علی نبیہ محمد المؤید بساطع حججہ وواضح بیناتہ وعلی آلہ واصحابہ ھداۃ طریق الحق وحماتہ وبعد فان مبنی علم الشرائع والاحکام واساس قواعد عقائد الاسلام ھو علم التوحید والصفات الموسوم بالکلام المنجی عن غیاھب الشکوک وظلمات الاوھام الخ"

نسخہ مخزونہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۳۰ فن کلام نسخہ قدیمہ بخط عرب قلم نسخ مایقرا محشی و مقروءہ و مخدومہ اہل علم ست۔ در سال یکہزار و چہل و چہار ہجری بقلم عبد الکریم بن عبد الجلیل برائے خواندن عبد الحکیم نوشتہ شد۔

جملہ اوراق دو صد و یازدہ۔ و سطور فی صفحہ نہ۔

شرح عمدۃ العقاید

اصل عمدۃ العقاید تصنیف حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی متوفی سنہ ۷۱۰ہفتصد و دہ ہجری علماء اعلام بشروح آن متوجہ شدند۔ از جملہ آن شیخ شہاب الدین ست۔

این شرح از شہاب الدین است۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت لغت عمدۃ العقاید در ذکر شروح آن در آخر نام شہاب الدین ذکر کردہ۔

و مخفی نماند کہ این نسفی غیر نسفی است کہ عقاید نسفی بنام او مشہور است چراکہ صاحب عقاید نسفی نام او عمر بن محمد النسفی ست و وفاتش پانصد و سی و ہفت ہجری و نام این نسفی عبداللہ بن احمد نسفی و وفاتش سنہ ہفتصد و دہ ہجری است۔

شروع شرح این است۔

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین قال مولانا صدر الاسلام سید الانام فی الایام خیر الامۃ بحر السنۃ مجمع الافتاء والارشاد حجۃ اللہ علی العباد محقق المعانی مقرر المبانی کاشف الدقایق مبین الحقایق حافظ الحق والملۃ والدین صدر الاسلام والمسلمین سلطان علماء الشرق والصین وارث علوم الانبیاء والمرسلین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی متع اللہ المتتبعین بدوام بقائہ جمعت فی ھذا المختصر عمدۃ عقیدۃ اھل السنۃ والجماعۃ قدس اللہ ارواحھم اجابۃ للسائلین وصونا لھم عن عقائد المبطلین الخ۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۳۹ فن کلام مربوط است بخط نسخ عرب مکتوبہ سال ہشتصد و بست و دو ہجری بقلم حاجی دردہ بن علی است کما ھو مرقوم فی آخر الکتاب۔

وقع الفراغ من هذه النسخة الشريفة فی السادس صفرختم بالخیر والظ
فی یوم الجمعة وقت العصر تاریخ سنة اثنی عشرین وسبعمائة. تم الکتا
شرح عمدة علی ید العبد الفقیر الحقیر المذنب النحیف المحتاج الی ربه الله
قلیل العمل طویل الامل حاجی ورده بن علی القره حصاری غفر الله ولوالد
ولجمیع المسلمین یارب العالمین.
جمله اوراق کتاب شصت ۶۷ و ہفت. وسطور فی صفحه نوزده ۱۹.

شرح الفقہ الاکبر

تصنیف علی بن سلطان محمد القاری المعروف بہ ملا علی قاری متوفی سنہ ۱۰۱۴ یکہزار و چہاردہ ہجری۔ اولش این است :-

"الحمد للہ واجب الوجود ذی الکرم والفضل والجود الاول القدیم بلا ابتداء والآخر الکریم بلا انتہاء لم یزل ولا یزال صاحب نعوت الکمال من صفات الجلال والجمال المنزہ عن سمات النقصان والحدوث والزوال والصلوٰۃ والسلام علی اکمل مظاہر الحق فی مرائی الخلق نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ صلی اللہ وسلم علیہ وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین وعلی اتباعہ واشیاعہ الی یوم الدین اما بعد فیقول افقر العباد الی بریہ الباری علی بن سلطان محمد القاری عاملہما اللہ بلطفہ الخفی وکرمہ الوفی الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۳ فن کلام مخزون است بخط نسخ صاف مکتوبہ سال یکہزار و ہفتاد و نہ ہجری بقلم عیسیٰ بن محمد بن سلمان القرشی الیمنی المکی الشافعی الاشعری تمت جملہ اوراق یکصد و دوازدہ۔ و سطور فی صفحہ بست و ہفت۔

شرح الفقہ الاکبر

اصل فقہ اکبر تصنیف امام اعظم ابوحنیفہؒ المتوفی ۱۵۰ھ بروایت ابومطیع بلخی است۔
جمعے کثیر از علمائے اعلام برآن شروح نوشتند۔ بعضے آن را منظوم فرمودند۔ چنانچہ در
کشف الظنون تحت لغت الفقہ الاکبر اکثر شروح آن مذکور است۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ تصنیف علامہ علاء الدین عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری است کہ
در زمان حکومت الغ بیگ گورگان تصنیف نمودہ۔ اول آن اینست:۔

"الحمد للہ الاحد فی ذاتہ الواحد فی صفاتہ الذی ارسل محمداً وجعلہ
سید کائناتہ فسبحان من اید حتی انتقل بہ الدنیا ناھضا واکرمہ حتی
اضمحل بہ الشرک داحضا فعلیہ الصلوۃ عدد الرمل والحصا وعلی الہ الکرام
کل صباح ومسا الخ"

ذکر شرح مذکور در کشف الظنون نیست غالباً حاجی خلیفہ بران مطلع نشدہ۔
نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۸ فن کلام مرتب ست بخط معمولی طبعی تعلیق نمودہ۔
وعلاء الدین عبدالعزیز بن احمد بن محمد بخاری از اعیان صدی ہشتم است وفات او در سال
ہفتصد و سی واقع شدہ۔ تصانیف مفیدہ ازو باقی ست۔ ترجمۂ او در حدائق الحنفیہ ہم
مذکور ست و در محبوب الالباب ہم مختصراً ذکرا و مرقوم است۔
جملہ صفحات یکصد و پنجاہ و یک۔ و سطور فی صفحہ پانزدہ۔
در آخر این شرح فقہ اکبر یک رسالہ بزبان عربی در حمایت امام اعظم و تائید فتاوی ایشان
مجلد ست و نیز یک رسالہ دیگر بزبان فارسی در ذکر ہفتاد و سہ فرقہ اسلامیہ و تعریف و
عقاید آنہا مجلد ست۔ اما نام مصنفین ہر دو رسالہ معلوم نشدہ۔

شرح المواقف

علی بن محمد معروف بہ سید شریف جرجانی متوفی ۸۱۶ھ ہشتصد و شانزدہ ہجری بر مواقف شرح نوشتہ۔ و شرح مذکور از جملہ شروح مواقف مشہور تر و مشہور علمائے فحول گردیدہ چنانچہ در درس ہم داخل ست۔

کتاب مذکور در مصر و لکھنؤ چاپ ہم شدہ مطبوعہ در ۱۲۷۲ھ و بر حاشیہ آن حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی بر نمبر ۷ فن کلام درین کتب خانہ موجود است۔

و چاپ لکھنؤ مطبوعہ ۱۲۶۹ھ بر نمبر ۷۸ فن کلام مربوط است اما این نسخہ کاملہ نیست مختص تا امور عامہ است۔

اول کتاب: "سبحان من تقدست سبحات جلالہ عن سمت الحدوث الخ"

نسخہ قلمیہ کتب خانہ آصفیہ کہ در دو جلد مجلد و بر نمبر ۴ و ۵ فن کلام مربوط است بخط نسخ بر کاغذ خان بالغ نسخہ قدیمہ غالباً صدی یازدہم خواہد بود۔ سنہ کتابت و نام کاتب دران مذکور نیست۔

جملہ اوراق ہر دو جلد مجموعاً چہار صد و بست و ہفت ۴۲۷ و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔

نسخہ ثانیہ کہ مربوط است بر نمبر ۶ فن کلام مکتوبہ ۱۰۶۹ھ یکہزار و شصت و نہ ہجری۔ بخط نسخ صاف بقلم عبدالغفار ولد شیخ محمود در شہر نروالہ۔

جملہ اوراق سہ صد و چہل و چہار ۳۴۴ و سطور فی صفحہ سی و یک ۳۱۔

الصراط المستقیم الی مستحق التقدیم

تصنیف شیخ زین الدین علی بن یونس البیاضی النبطی المتوفی ۸۷۷ھ سبع وسبعین وثمانمائۃ در بیان اصول دین مذہب شیعہ۔ اولش این ست:-

"الله احمد حمداً لا یضاھی نفی وجوب وجودہ واثباتہ واشکرہ شکراً لا یتناھی علی افاضۃ خیر وجودہ الذی من ائمۃ الاعتراف ومن مناھل عدلہ ومن احمہ الاعتراف بصدق رسلہ ومن اجمد الایمان بخلافۃ اوصیائہ ومن اکملہ عرفان ما اختصھم من صفات انبیائہ من اعمہ اعتقاد ما انزل فیھم من الآیات المحکمات ومن اشمہ نصوص نبیہ علیھم فی الروایات المشھورات والاعتراف فیما جاء من الله ورسولہ فی قیام خاتمھم والاشراف بما اظھرنا الانام من فضائح ظالمھم والمجادلۃ لنصرۃ دینھم الذی ھو الحق الیقین والمجادلۃ لرد شبھات المنافقین والتسرع الی مخضمۃ ائمۃ الضلال والتصرع فی تصحیح شرائع خیر الآل فلہ الفضل الاشمل بما خلصنا من العلائق الدنیۃ الجسمانیۃ ومنہ المامول الاکمل بما نجانا من العلائق الردیہ الظلمانیہ وبما ارسل علی ارواحنا شوارق انوارہ وبما یسجلہ علی نفوسنا من بوارق آثارہ انہ الکریم المنفضل ذو العز والجلال الخ"

کتاب مرتب است بر شانزدہ ابواب:-

باب اول در اثبات واجب تعالیٰ وصفات او۔

باب دوم در ابطال جبر کہ منافی عدالت است۔

باب سوم در اثبات نبی وصفاتش۔
باب چهارم در اثبات وصی وصفاتش۔
باب پنجم در ذکر کرامتیکه از حضرت علی بن ابی طالبؑ صادر شده وهمان کرامات موجب استحقاق وصایت است۔
باب ششم در شرائط امامت ووصایت۔
باب هفتم در بعض فضائل و مناقب حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام۔
باب هشتم در بیان آیات قرآنی که آنها نص ست بر امامت ووصایت حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیه السلام۔
باب نهم در بیان احادیث نبوی که دران نص بر امامت جناب امیرالمومنین علیه السلام می باشد۔
باب دهم در بیان احادیث منصوصه که بر امامت اولاد امجاد آنجناب علیه السلام۔
باب یازدهم در بیان ظهور وخروج حضرت امام مهدی علیه السلام۔
باب دوازدهم در بیان حالات بعد وفات آنحضرت صلی الله علیه وسلم تا خلافت ثالثه۔
باب سیزدهم در باب مجادله ومناظره در باب خلافت۔
باب چهاردهم ر د شبهات منکرین برنص امامت جناب امیرالمومنین علیه السلام۔
باب پانزدهم در ذکر ائمه اربعه حضرات اہل سنت۔
باب شانزدهم در بیان حالات رواۃ ائمه اربعه۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۵ فن کلام مربوط است بخط نسخ خوشخط در سال یکهزار و نود و نه ہجری حسب فرمایش میرزا ابوالفضل نوشته شد۔ کاتب کتابت در

عبارت خود نسبت تصنیف این کتاب به میر باقر داماد نوشته بود اما شخصے آنرا قلم زد نموده نسبت کتاب به علامه ابن ادریس نموده لکن بعد این هر دو عبارت علامه شرف الدین محمد مکی بن محمد ضیاء الدین الشریف شمس الدین محمد بن مکی المطلبی ثم الحسینی ثم الحاقانی الهمدانی تردید این هر دو نسبت نموده و گفته که لا ریب فیه کتاب تصنیف شیخ زین الدین علی بن یونس البیاضی ست ۔ و جناب خال علامه مولانا سید اعجاز حسین در کتاب کشف الحجب والاستار نسبت کتاب مذکور به علامه زین الدین بیاضی فرموده کما قال :-

"الصراط المستقیم الی مستحق التقدیم فی الامامة للشیخ زین الدین علی بن یونس البیاضی النباطی العاملی المتوفی سنة سبع و سبعین وثمانمائة فی اصول الدین اوله الله احمد حمد الایضاهی علی وجوب وجود ایاه اشکر شکر لا یتناهی علی افاضة تخیره وجوده الخ"۔

و بر صفحهٔ اول ورق اول کتاب مذکور بخط نسخ خوشخط بقلم جلی نسبت کتاب به میر باقر داماد بخط کاتب اصل کتاب نوشته آن هم سهو و غلط ست ۔ چنانچه در همان صفحه تردید این نسبت بقلم همین علامه شرف الدین محمد مکی نوشته است ۔
جمله اوراق کتاب سه صد و سی و سه ۳۳۳ ۔ و سطور فی صفحه بست و یک ۲۱ ۔

العضب الهندی لاستیصال کفریات احمد السرهندی

تالیف علامہ وقت ابو علی حسن بن علی الحنفی المکی العجمی موجود تا سال یکہزار و نود و سہ ہجری۔
ابتدایش این است۔

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وافضل الخلق اجمعین وعلی الہ وصحبہ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین اما بعد فقد ورد من الھند الی الحرمین فی اثناء سنۃ ثلاث وتسعین سوال عن احمد السرھندی وعن کلماتہ الشنیعۃ المنقولۃ من مکتوباتہ ومن تلفظ بھا واعتقد بھا او روجھا الخ"

این رسالہ ہم در رد اقوال شیخ سرہندی ست و از مکہ معظمہ ہمراہ خط شریف مکہ سعید بن برکات در سال یکہزار و نود و سہ ہجری در ہندوستان بجواب استفسار رسیدہ بود۔ نسخہ کتب خانہ آصفیہ شامل نمبر ۲۲ فن کلام است و علحدگی ازان ممکن نیست چرا کہ نمبر ۲۲ و این رسالہ متصل نوشتہ است۔

رسالہ مذکورہ بخط محمد بن حسن بن عبد الکریم بن محمد برزنجی در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و ہفت ہجری در اورنگ آباد نوشتہ شد چنانچہ در خاتمہ مذکور است۔
جملہ اوراق آن ہشت ورق۔ و سطور فی صفحہ سی و یک۔

عقد اللآلی لبدء الامالی

تصنیف شیخ علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی اللطیف القدسی الشافعی المتوفی سنہ۔
اصل قصیدہ بدء الامالی تصنیف قاضی القضاۃ ابوالحسن سراج الدین علی بن عثمان الاوسی المتوفی بعد سنہ ۵۶۹ پانصد و شصت و نہ ست دران عقاید اسلام توحید نبوت وغیرہ نظم کردہ۔
علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن ابی اللطیف القدسی الشافعی متوفی ...... شرح آن نمودہ
اول شرح این است۔

"الحمد للہ حق حمدہ وصلوٰتہ وسلامہ علی رسولہ وعبدہ محمد وآلہ وصحبہ الموفین بعہدہ المقتفین جادۃ حدہ تما اتقن مومن بنیتہ عقدہ وایقن انہ سائر الی لحدہ وسائر الی تفصیل الحساب فی حملہ وفردہ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۵۰ فن کلام مخزون است خط عرب تقطیع خورد نسخہ مکتوبہ سال ہشتصد و ہیجدہ ہجری بقلم محب الدین محمد ابوالفضل است چنانچہ در خاتمہ مرقوم است۔

"معلقہ لنفسہ الفقیر الی اللہ تعالی الشریف محب الدین محمد ابوالفضل بن محمد خیر الدین بن عثمان الحق الحنفی البردین وکان الفراغ من کتابہ ملۃ الشریفۃ یوم الجمعۃ ثانی شہر جمادی الاول سنہ ثمان عشر و تسعمائۃ غفر اللہ بعد لہ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین والحمد للہ رب العالمین"

و در آخر کتاب یک اجازہ بقلم خود شارح است کہ در مکہ معظمہ برائے کاتب شرح مذکور یعنی علامہ محب الدین محمد ابوالفضل نوشتہ دران اجازہ فرمودہ کہ ابوالفضل این شرح برمن خواندہ ومن اجازت روایت این شرح باو میدہم۔

ِحاشیه صفحه دوم ورق چهلم خط شارح باین عبارت موجود است۔

" الحمد لله بلغ الشیخ الفاضل الفالح السید الشریف محب الدین ابوالفضل
زی الحنفی نفع الله به قراءة من اول الکتاب الی هناك کتبه مولفه"

اوراق شرح مذکور پنجاه و سه [۵۳] وسطور فی صفحه هفده [۱۷]۔

یا آخر این نمبر ۱۵۰ فن کلام یک شرح دیگر همین قصیدهٔ بدء الامالی مجلد است که تصنیف
ہ النصاری است وآں مکتوبه نهصد و پنجاه و پنج هجری بقلم محمد بن رمضان است۔

ِ وراق آں دوازده [۱۲]۔ وسطور فی صفحه بست و یک [۲۱]۔

رخاتمه این عبارت نوشته است:۔

" وقد کان انتهاء انفرصه من کتاب هذا علی ید احقر عباد الله
ا رحمته محمد بن رمضان فی الرابع عشر فی شهر رجب المبارك من شهور
۹۵۵ه خمسة وخمسین تسعمائة"

العلق المضنون به علی غیر اهله

تصنیف شیخ الامام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد الغزالی متوفی ۵۰۵ھ ہجری است کہ بجواب مسائل مستفسرہ نوشتہ۔ اولش این است:-

"الحمد لله علی موجب من هدانا الی حمده و وفقنا للقیام بشکره والصلوٰۃ علی محمد اشرف من انتسب الی آدم و علی صحبه الاخیار و کل صناعة اهل تعرف قدرها و من اهدی نفایس صناعتها الی غیر اربابها فقد ظلمها و هذا علق نفیس مضنون به علی غیر اهله فمن صانه لمن لا یعرف قدره فقد قضی حقه اکرمت بهذا العلق علی سبیل التهادی اخی و عزیزی احمد صانه الله عن الرکون الی دار الغرور و اهله لمعرفة بعض حقایق الاشیاء التی کانت معرفة جمیعها مطلوبة لسید ولد آدم علیه السلام حیث قال اللهم ارنا الاشیاء کما هی الخ"

رسالہ مرتب ست بر چہار رکن:-

رکن اول در معرفت ربوبیت۔

رکن دوم در معرفت ملائکہ۔

رکن سوم در حقایق معجزات۔

رکن چہارم در بیان حالات بعد موت و بعد انتقال ازین عالم بہ دار عقبیٰ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۱۴ فن کلام مرتب است بخط عرب نوشتۂ محمد بن محمد شریف حسینی است کہ برائے ذات خود در سال یکہزار و چہل و چہار ہجری نوشتہ۔

جملہ اوراق بست و یک و سطور فی صفحہ بست و یک۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون این رسالہ از نام مضنون بہ علی اہلہ در حرف المیم مع الضاد ذکر نمودہ و دریانجا از ابن سبکی نقل کردہ کہ گو ابن صلاح نسبت این رسالہ بہ غزالی نمودہ مگر معاذ اللہ کہ در اصل این تصنیف غزالی باشد چراکہ درین رسالہ تصریح بقدم عالم و نفی علم جزئیات از قدیم و نفی صفات از قدیم مذکور است و قایل این مسائل را خود غزالی و تمام اہل سنت و جماعت کافر امیدانند پس چہ طور خیال کردہ شود کہ این رسالہ از مصنفات غزالی است۔

عمدة المريد

فی

شرح جوهر التوحید

کتابیست نادر و کمیاب کثیر الفوائد در بیان عقاید اسلامیه و مسائل کلامیه مدلل
آیات قرآنیه و احادیث نبویه مسجل بدلایل عقلیه و مآخذ نقلیه جامع اقوال علمائے اعلام و حاوی
آرای فضلائے عالیمقام نسخهٔ موجودهٔ کتب خانهٔ آصفیه صحیح مقروءه مقابله شده است بخط نستعلیق
شفیعا آمیز کاغذ معمولی تقطیع متوسط بتعداد پنج جزو و شمار اوراق پانصد و هشتاد و سه ورق فی صفحه
نوزده سطر مکتوبه بخط شیخ ابراهیم الازهری در سنه یکهزار و یکصد و چهل و هشت هجری نبوی۔
شارح علامه شیخ ابراهیم اللقانی المتوفی سنه یکهزار و چهل و یک هجری کتاب خود را
دو جلد قرار داده۔ جلد اول در بیان مسائل متعلقه توحید باریتعالیٰ عز اسمه۔ و جلد دوم
در بیان نبوت و معاد و غیر ذالک۔
نسخهٔ موجود جلد دوم است۔ اولش این است۔ اللهم صل علی محمد و علی آله و
صحبه تسلیما کثیرا و لما خص الله النبی الخ۔

و در آخر این عبارت تحریر است۔ ووجد فی نسخة المصنف رحمه
الله و وافق البلوغ الی هنا الساعة التی بعد الظهر من شهور السنه
بعد الالف من الهجرة علی مشرفها افضل الصلوٰة والسلام ولم الفرغ بجمعه
الا فی خصوص اوائل ایام الجمعة من اوسط النار الی دخول وقت الصلوٰة
رجاء ان یصادف به ساعة الاجابة الا فی قلیل من ایام بیضات و لا

حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین فرغ من کتابتہ افقر العباد الی ربہ الغفور الفقیر شیخ ابراہیم الازہری
غفر اللہ لہ ولوالدیہ وتلامذتہم ومستکتبیہ ووالدیہم ولمن دعا لہ
ولہم بالمغفرۃ ولکل مسلمین آمین۔
ودرین عبارت خاتمہ لفظ (الظہر) سنہ تالیف وغیرہ چنین نوشتہ است۔ (من یوم
الاحد اثنی عشرین من شہر محرم السنہ ثمانیۃ واربعون وماتہ بعد الالف)
مگر بظاہر کاتب خود این تاریخ را از سرخی قلم زد نمودہ چہ این تاریخ تالیف درست نمی شود
چراکہ وفات مصنف علامہ در یکہزار و چہل و یک واقع شدہ و تاریخ صحیح فراغ تالیف بعد
قلمزد نمودن این تاریخ غلط کاتب بر حاشیہ نوشتہ بود آن تاریخ بدست بر د صحافان ضایع
شدہ لفظ قبل الظہر من شہور خواندہ میشود گمان حقیر این ست کہ این تاریخ کہ کاتب
آن را قلمزد فرمودہ تاریخ کتابت این نسخہ بودہ باشد پس ہمین خیال بندہ کتابت این نسخہ
بیکہزار و یکصد و چہل و ہشت قرار دادہ ام چراکہ آن تاریخ کہ کاتب قلمزد نمودہ ہمان
تاریخ کتابت نسخہ بودہ باشد کہ کاتب سہواً آن را بجائے تاریخ تالیف نوشتہ بود چون
متنبہ شد آن را قلمزد نمودہ بر حاشیۂ تاریخ تالیف صحیح نوشتہ و در آخر بر حاشیہ لفظ قوبل
مع دیگر الفاظ نوشتہ بود بخط ہمان کاتب مگر آنہم بہ سیاقی صحافان ضایع شدہ است
بر حاشیۂ نسخۂ ہذا اشارات بمسائل و مضامین کتاب ہذا کسے از مطالعہ کنندگان
تحریر فرمودہ۔ چنانچہ خدام کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی آن جملہ فوائد مضامین را کہ جا بجا
نوشتہ بطور فہرست مضامین کتاب در اول کتاب شامل کردہ اند۔ متن کتاب
یعنی قصیدۂ جوہرۃ التوحید ہم از خود شارح می باشد۔ شارح اول قصیدہ نظم فرمودہ
بعد از آن بہ شرح آن پرداختہ۔
در خلاصۃ الاثر فی اعیان الحادی عشر" ترجمۂ مصنف را بکمال شرح و بسط موجود است
مختصراً از آن مذکور می شود شیخ ابراہیم بن ابراہیم بن حسن بن علی بن علی بن علی بن عبد القدوس
بن الولی الشہیر محمد بن ہارون المترجم فی طبقات الشعرانی صاحب تالیفات نافعہ کثیرہ منہا

نموده که مردم به نقل و خواندن آنها کمال رغبت نمودند و نافع ترین تالیفش منظومه در عقاید است که حسب ارشاد شیخ خود شیخ شرنوبی در یک شب نظم نموده و نامش جوهرة التوحید کرده و هرگاه آن منظومه را بر مردم خواندن شروع نمود همان وقت در یک روز پانصد نسخه از او آن مردم نقل گرفتند که بعد آن بر منظومه مذکوره سه شروح کبیر متوسط صغیر نوشته متوسط آن تمام نه شد و ظاهر شد. در شرح جوهر خود گفته که برائے دفع شدائد غموم و رفع مهمات و هموم قصیده من مسماة بکشف الکروب بملاقات الحبیب والتوسل بالمحبوب که مطلعش اینست

یا اکرم الخلق قد ضاقت بی السبل ودق عظمی وغلبت عنی الحیل

بسیار مجرب است (چنانچه این قصیده درین شرح (بر صفحه دوم ورق ۵۷۹) موجود است)

وفاتش وقت مراجعت از حج در راه مکه سنه یکهزار و چهل و یک واقع شده و در مقام قریب به عقبه ایله براه قافله مصری مدفون شد.

حاجی خلیفه در کشف الظنون از مولفاتش کتاب تعلیق[۱] الفرائد علی شرح العقاید للنسفی و قصیده جوهرة التوحید متن همین کتاب و نصیحة الاخوان باجتناب الدخان را ضبط نموده و تحت لغت نصیحة الاخوان که اسم شرح جوهر التوحید عمدة المرید است.

و خود منظومه جوهر التوحید علیحده هم تا زمانه ما متداول و معروف است. سه نسخه قلمیه آن در کتب خانه آن رامپور بر نمبر ۴۱ و مجموعه نمبر ۲۸۷ و حاشیه نمبر ۴۹ موجود است.

و مخفی نماند که اصل این منظومه مسماة به جوهر التوحید چنان دائر و سائر و مقبول علمائے فحول گردیده که اکابر اعلام و محققین عالیمقام به شروح و حواشی آن پرداخته چنانچه پسر مصنف قمقام مسمی به عبدالسلام المتوفی ۱۰۷۸ه برین منظومه شرح نوشته به "اتحاف المرید بجوهرة التوحید" مسمی ساخت و در سنه ۱۰۴۸ه از تصنیف آن فارغ شده کما هو مذکور فی الجزء الثانی من فهرست الکتبخانه المصریه و سه نسخه قلمیه شرح قصیده مذکور از پسر مصنف در کتبخانه

---

[۱] مصنف علامه ذکر تعلیق الفرائد درین شرح نموده چنانچه در صفحه دوم ورق ۵۲۰ - یاد کرده.

ریاست رامپوریہ نمبر ہائے ۲ و ۳ و ۴ علم کلام مضبوط و مخزون است۔ نام آن اتحاف المرید بشرح جوہر التوحید است۔

و علامہ شیخ ابراہیم بن محمد الباجوری المتوفی سنہ ۱۲۷۶ یکہزار و دو صد و ہفتاد و شش بر این منظومہ حاشیہ نوشتہ نامش تحفۃ المرید علی جوہر التوحید قرار دادہ و این حاشیہ بارہا در مصر و مطابع مصریہ طبع شدہ تفصیل آن مطابع در فہرست کتبخانہ مصریہ خدیویہ مذکور است در این کتب خانہ آصفیہ ہم یک نسخہ آن مطبوعہ مطبع میری مصری در فن کلام بہ نمبر ۷۰ موجود است۔

و خود این شرح اگرچہ در کتبخانہ خدیویہ مصریہ موجود نیست و ہم حاجی خلیفہ این شرح را ندیدہ مگر در کتبخانہ رامپور ہمین جلد دوم و در فن کلام نمبر مضبوط اما در فہرست رامپور نام این ۲ الجوہر الکبیر شرح جوہر التوحید نوشتہ و مقابلہ آن در خانہ کیفیت این عبارت تحریر نمودہ مصنف عقاید اہل سنت مختصر انظم کردہ آن را جوہر التوحید نام نہادہ و خود بران شارح کبیر و وسیط و صغیر تصنیف نمودہ این کتاب جلد دوم از شرح کبیر است از قول وحص خیر الخلق انہ ما ما۔ الخ۔

مگر معلوم نمی شود کہ اسم این شرح صاحب فہرست رامپور از کجا اخذ فرمودہ حوالۂ آن ننوشتہ چراکہ عنقریب تحت نعت ہدایۃ المرید معلوم خواہد شد کہ نام این شرح کبیر تصریح خود مصنف عمدۃ المرید است۔

فتح الوہاب بشرح الآداب

تصنیف شیخ الاسلام علامہ ابو یحیی زکریا الانصاری الشافعی المتوفی سنہ ۹۲۶ھ نہصد و بست و شش علامہ شمس الملۃ والدین محمد بن اشرف الحسینی السمرقندی متوفی حدود ستمائۃ صحائف و قسطاس یک رسالہ در آداب بحث و مناظرہ نوشتہ بود علامہ ابو یحیی زکریا شرح آن نمودہ نامش فتح الوہاب مقرر کرد۔

اولش اینست:۔

الحمد للہ الوہاب المنان المؤید للدلیل والبرہان احمدہ ابلغ الحمد علی جمیع نعمہ واسئلہ المزید من فضلہ وکرمہ واشہد ان لا الٰہ الا اللہ الواحد السلام واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ افضل الانام صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ الکرام وبعد فہذا شرح لکتاب العلامہ شمس الملۃ والدین الحسینی السمرقندی رحمۃ اللہ المسمی بآداب البحث علی الفاظہ و تطہیر مرادہ ویحقق مسائلہ وتحریر دلائلہ مصحوبا بقواعد المحررۃ وفوائد محررۃ خالیا عن الحشو والاطناب والمرجو بذلک جزیل الاجر والثواب وسمیتہ فتح الوہاب بشرح الآداب واللہ اسئل ان ینفع بہ الخ۔

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۱۳ مربوط ست بخط عرب مکتوبہ سال یکہزار و دہ ہجری بخط عبداللہ بن علی الحسینی القاسمی المالکی است۔

نسخہ مذکورہ غالباً منقول از نسخۂ مصنف است کہ در سال یکہزار و پانزدہ ہجری مصنف از تصنیف آن فارغ شدہ چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است وہی ہذا۔

قال مولف هذا الكتاب رحمة الله وكان تمام ذلك يوم الاربعاء شعبان سنه خمس عشر بعد الف وكان الفراغ من نسخه على يد كاتب وما لكه فقير عبد الله بن على الحسينى القاسمى المالكى الطباطبائى فى ثالث شهر ذى الحجة الحرام سنه تسعين والف۔

و بر عبارت متن خطوط از سرخی کشیده شده۔

مخفی نماند که حاجی خلیفه برائے این رساله اداب البحث چند تا شروح و رساله ذکر کرده مگر نام این شرح که مسمی ست بفتح الوهاب ذکر نموده ظاهراً بنظر او نرسیده باشد۔

اوراق ۲۸ و سطور فی صفحه ۱۵۔

فخر الحسن

فی اثبات سند اتصال علی بن ابی طالب

رسالہ مذکور بزبان عربی تصنیف علامہ محمد فخر الدین نظامی اورنگ آبادی دہلوی متوفی سنہ است۔ شروع رسالہ این ست:۔

"اللھم لک الحمد والیک المشتکی وانت المستعان ولاحول ولاقوۃ الا بک ومنک الصلوٰۃ علی سیدنا خیر خلقک محمد وآلہ واصحابہ واحبائہ اجمعین اما بعد قد سمع محمد المشتھر بفخر الدین النظامی الاورنگ آبادی الدھلوی من لسان بعض الناس ان اھل الحدیث متفقون علی ان کل حدیث روی الامام الفقیہ المامون الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مرسل عند البخاری ومسلم والترمذی وابی داؤد وغیرھم بمتصل والبحث فی اتصال الامام الحسن البصری بامیر المومنین علی البدری ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ لیس علی قواعد فن الحدیث وفی المطالب النقلیۃ بذکر الوقوع لا الامکان والاکتفاء فی الاتصال علی المعاصرۃ المحضۃ امر یابی سلامۃ الذھن عنہ والصوفیہ یقولون بلقاء الحسن وسماعہ عن علی کرم اللہ وجہہ وعند التفتیش لا اصل لہ الخ"

موضوع رسالہ اینکہ حسن بصری بلاواسطہ از حضرت علی بن ابی طالب روایت دارند۔ وجہ تصنیف رسالہ مذکورہ چنانکہ از عبارت منقولہ صدر شنیدی کہ مصنف علامہ الحسن گفتہ کہ ہرگاہ من از زبان بعض مردم شنیدم کہ ائمہ حدیث اتفاق دارند کہ جملہ مرویات امام حسن بصری از حضرت علی بن ابی طالب مرسل ست نزد حلقہ بخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد وغیرہ

متصل نیست یعنے حسن بصری بلا واسطہ از حضرت روایت نمی دارند بلکہ ہر قدر کہ روایات حسن بصری از حضرت علی نمودہ اند ہمہ آن بواسطہ است وجود شخصی در زمان شخص دیگر برائے این امر کافی نیست کہ یکے ازان از دیگرے روایت کردہ باشد۔
وحضرات صوفیہ قایل اند کہ جناب حسن بصری خدمت حضرت علی بن ابی طالب رسیدند واز جناب شان بلا واسطہ روایت نمودند۔ پس حقیر اقوال ائمہ کفحص وتجسس نمودہ باین مطلب رسیدم کہ مرویات حسن بصری از حضرت علی بلا واسطہ ست نہ بواسطہ وسماعت اوشان از حضرت علی وحضوری شان خدمت حضرت امیر المومنین اصل مثبت ست نزد اکثر اہل حدیث شکر اللہ سعیہم۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۵۶ فن کلام مرتب است بخط نسخ صاف نام کاتب وتاریخ کتابت مرقوم نشد بظاہر قریب عہد مصنف نوشتہ شدہ باشد۔
جملہ اوراق ۱۰۳ ایکصد وسہ وسطور فی صفحہ ۹

قدح الزند وقدح الرمد
فی
رد جہالات اہل سرہند

تصنیف علامہ سید محمد بن سید رسول البرزنجی متوفی

ابتدائے رسالہ این است :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب المغارب والمشارق القاسم النور بین الطارق والسارق الخالق الاشیاء الفارق بین المارق والمنبع الجماعۃ والمفارق والاولیاء فی الجنۃ ذات النمارق والاحزان فی النار ذات المطارق الحاکم بقطع یمین السارق والصلوٰۃ والسلام علی من انزل علیہ والسماء الطارق المامور بارداء القواصب البوارق والنبال الخوارق من دماء الکواھل والمفارق من کل فی بحر الضلال الغارق۔

موضوع رسالہ اینکہ شیخ احمد سرہندی ملقب بہ مجدد الف ثانی در مکتوبات خود بعض اقوال والفاظ در عقاید چنان نوشتہ کہ علمائے شریعت غرا آن زمان موجودین ہندوستان آن را خلاف عقاید دانستہ استفتا پیش علمائے مکہ معظمہ و مدینۂ منورہ فرستادند۔ اکثر علماء حرمین اقوال شیخ سرہندی را خلاف عقاید اسلامیہ دانستہ رسائل در رد اقوال شیخ موصوف نوشتند یکے از انہا ہمیں علامہ برزنجی ست کہ رد اقوالش نوشتہ نام آن قدح الزند مقرر کردہ و بذریعہ خط شریف مکہ این رسالہ در ہندوستان رسید و این واقعہ سال یکہزار و نود وسہ ہجری است۔

و دیگر علما کہ در رد اقوال شیخ سرہندی رسائل نوشتند اسمائے شریفہ شان اینست۔

شیخ ابراہیم بن حسن الکورانی۔ — شیخ حسن بن علی العجیمی
شیخ عبداللہ النوری القادری۔ — شیخ عبدالحق دہلوی
محمد صالح اورنگ آبادی القادری۔ — شیخ جمال محمد محدث اکبرآبادی

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۴ فن کلام مربوط ست بخط محمد بن حسن بن عبدالکریم بن محمد برزنجی مصنف رسالہ است کہ در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و ہفت در اورنگ آباد تحریر کردہ چنانچہ در خاتمہ گفتہ۔

کان الفراغ من کتابة هذا الکتاب یوم الثلثا غرة رجب سنه ۱۱۷۷ سبع وسبعین ومائة والف فی مدینة اورنقباد من ارض الدکن من قطر الهند وذلک علی ید اذل الوری واحقر الفقراء زین العابدین محمد بن حسن بن عبد الکریم بن محمد المصنف البرزنجی غفر الله له ولوالدیه ولسائر المسلمین آمین۔ وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا ویتلوه عصب الهندی تالیف علامة الوقت ابی علی حسن ابن علی الحنفی المکی العجمی اطال الله عمره فی عافیة آمین ثم مقابلیه هذا الکتاب ۔ حجم اوراق ۴۳ وسطور فی صفحه ۳۱۔

قرۃ عیون ذوی الافہام شرح مقدمۃ شیخ الاسلام

تصنیف علامہ ابوبکر بن اسمٰعیل الشنوانی۔
اصل مقدمہ تصنیف شیخ الاسلام زکریا الانصاری متوفی سنہ ۹۲۶ نہصد و بست و شش ہجری ست۔ منجملہ شروح آن علامہ شنوانی ہم نوشتہ و آن ہمین ست۔ اولش این است:۔

"الحمد للہ علی افضالہ حمداً یلیق بجلالہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وصحبہ وآلہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک العلام واشھد ان سیدنا ونبینا محمداً عبدہ ورسولہ المبعوث من اشرف جراثم الانام وبعد فیقول المفتقر الی مولاہ الغنی عما سواہ ابوبکر بن اسمٰعیل الشنوانی عفا اللہ تعالیٰ عنہ واسعدہ بفور الامانی وغفر لہ ولذنوبہ ولوالدیہ واحسن الیھم والیہ الخ"

نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۴۶ فن کلام مرتب ست بخط عالمانہ مکتوبہ سال یکہزار و بست و ہشت ہجری بقلم علامہ عبدالرحمٰن بن فخر الدین عثمان بن عارف باللہ شہاب الدین شنوانی الدخانی الشافعی است۔ کما یظھر من عبارۃ الخاتمۃ۔

علقھا لنفسہ ولمن شاء اللہ بعدہ فقیر رحمۃ ربہ عبدالرحمٰن بن فخر الدین عثمان ابن العارف باللہ تعالیٰ شھاب الدین النوائی الرفائی الشافعی وکان الفراغ منھا یوم السبت ۱۹ جمادی ۲ سنہ ۱۰۲۰ھ۔ [۱۰۲۸]
جملہ اوراق یکصد و نود و پنج۔ وسطور فی صفحہ بست و یک۔ [۱۹۵ / ۲۱]

قصد السبیل الی توحید الحق الوکیل

شرح منظومہ وجیزہ شیخ احمد بن شیخ محمد مقدسی مدنی دجانی انصاری معروف بہ علامہ قشاشی ست۔ دران عقاید اسلامیہ بطور اختصار نظم نمودہ و تلمیذش علامہ ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکردی الکورانی الشہرزوری المتوفی سنہ ۱۱۰۱ھ باجازت ناظم قصیدہ استاد خود حسب استدعاء علی بن احمد بعلی دمشقی کہ یکے از اولیاء ناظم قصیدہ بود در سال یکہزار و شصت و پنج ہجری در مدینہ منورہ شرح آن نمودہ۔ اولش این است۔

"الحمد للہ رب العالمین اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور و یہدیہم قصد السبیل المنتہی الی جنۃ الخلد فی نعیم السرور احمدہ بجمیع محامدہ ولہ الحمد من کل ذاکر و مذکور و اشکرہ علی سوابغ نعمائہ و منہ النعیم کلہا و ہو الشکور الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰ فن کلام مربوط است نسخہ صحیح مقابلہ شدہ مکتوبہ موسیٰ تلمیذ شارح در مکان شارح در سنہ ۱۰۹۳ھ یکہزار و نود و سہ ہجری ست بموجودگی شارح۔ چنانچہ از عبارت خاتمہ ظاہر است۔

"بلغ مقابلۃ و تصحیحا فی مجالس اخرہا لیلۃ الاربعاء قبل العشاء ۲۵ ذی القعدہ سنہ ۱۰۹۳ھ فی ظاہر المدینۃ المنورۃ فی منزل المصنف حفظہا اللہ تعالی علی ید اقل العباد و اضعفہم و احوجہم یوم التناد موسی خویدم المصنف ابقاہ اللہ فی عافیۃ"

جملہ اوراق یکصد و نود و یک ۱۹۱۔ و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔

کتاب الرد على المنطقيين

تصنیف تقی الدین احمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحنبلی متوفی ۷۲۸ھ ثمان و عشرین و سبعمائۃ۔

شروع کتاب اینست:-

الحمد لله رب العالمين واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى اله وسلم تسليما اما
بعد فاني كنت دائما اعلم ان المنطق اليوناني لا يحتاج اليه الذكي ولا ينتفع به
البليد ولكن كنت احسب قضاياه صادقة لما رأيت من صدق كثير
منها ثم بين لي فيما بعد خطاء طائفة من قضاياه وكتبت في ذلك شيئا
ثم لما كنت بالاسكندرية اجتمع بي من رأيته العظيم المتفلسفة بالتهويل
فذكرت له بعض ما يستحقونه من التجهيل والتضليل واقتضى ذلك الى
كنت في قعدة بين الظهر والعصر من الكلام على المنطق ما علقته تلك الساعة
ثم تعقبته بعد ذلك في مجالس الى ان تم ولم يكن ذلك من همتي فان همتي
انما كانت فيما كتبته عليهم في الالهيات وبين لي ان كثيرا مما ذكروه في المنطق هو
من اصول فساد قولهم في الالهيات مثل ما ذكروه من تركيب الماهيات
من الصفات التي سموها ذاتيات وما ذكروه من حصر طرق العلم بما ذكروه
من الحدود والاقيسة البرهانيات بل فيما ذكروه من الحدود التي بها
تعرف التصورات بل ما ذكروه من صور القياس ومواد اليقينيات فاراد

بعض الناس ان یکتب ماعلقته اذ ذالک من الکلام علیهم فی المنطق فاذنت فی ذالک لانه باب معرفة الحق وان کان ما فتح من باب الرد علیهم یحتمل اضعاف ماعلقته تلک الساعة۔

ازین عبارت ظاہر است کہ علامہ ابن تیمیہ درین کتاب تردید منطقیین نمودہ و قواعد وضوابط کہ منطقیین در علم منطق مقرر نمودہ اند بران نقض و جرح کردہ گفتہ کہ این ہمہ اصطلاحات مخترعہ منطقیین ست و منطق چنان علمی ست کہ شخص ذکی محتاج آن نیست و شخص بلید از ان منتفع نمی شود و ابن تیمیہ در شروع زمانہ خود قضایا منطقیہ را صادقہ می دانست بعد آن برا و خطائے بعض قضایائے منطقیہ ظاہر شد و چیزے درین باب تا اینکہ ابن تیمیہ در اسکندریہ رسید و آنجا شخصے را دید کہ تعظیم و تکریم و تجبیل و تجہیم فیلسفین می نماید و تقلید شان می کند آن وقت در رد منطق این کتاب نوشت و بر حاشیہ ورق آخر این نسخہ این عبارت مرقوم ست۔

بلغت مقابلة باصل المصنف بخط المقرو علیہ رضی اللہ عنہ فی سنة ثمان وعشرین وسبعمائة۔

وقد قرأت علیه اوائل هذه النسخة وکتب بخطه علی حواشیها زیادات۔

پس ازین عبارت ظاہر ست کہ این نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۱۹ فن کلام مخزون ست بخط عرب نسخہ قدیمہ ست در حیات مصنف علامہ نوشتہ شدہ و ناقلے ہمین نسخہ را بر مصنف علامہ خواندہ و مصنف علامہ وقت قرأت فاصل مذکور چند جا در اوائل این نسخہ بخط خود بر حاشیہ اضافہ نمودہ و آن مقامات کہ علامہ ابن تیمیہ بر حاشیہ بخط خاص خود اضافہ نمودہ این است۔ بر صفحۂ اولی دو لفظ در صفحہ ۵ دو سطر و صفحہ ۹ و ۱۰۔ جملہ صفحات نسخہ مذکورہ ۱۸۱ ۵ سطور فی صفحہ ۱۹۔ نام کاتب محمود۔ احمد بن حسن الشافعی۔

المتممة المسئلة المهمة

متعلق اقوال مجدد الف ثانی رح

شخصے از علمائے حجاز حسب سوال مستفسر یک رسالہ در سال یکہزار و نود وچہار ہجری سنہ ۱۰۹۴ نوشتہ نام آن متممہ للمسئلۃ المہمہ قرار دادہ۔

اول رسالہ این ست :-

"الحمد للہ رب العالمین واشہد ان لا الہ الا اللہ الواحد القہار ذو القوۃ المتین واشہد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ الفاتح الخاتم الصادق الامین الخ"

بعد خطبہ گفتہ خداوند عالم مدد تو بنور خود نماید تو از من سوال نمودی از مسائل چندکہ شیخ احمد کابلی ثم السرہندی در مکاتیب خود نوشتہ کہ این مسائل موافق کتاب وسنت وعقاید صحیحہ اسلامیہ است یا نہ پس می گویم کہ من در اواخر سال یکہزار وہشتاد ہجری آن مکاتیب را و رسالۃ المبدأ والمعاد و رسالہ المعارف الدینیہ کہ از مصنفات شیخ مذکور می باشد دیدہ بودم پس درین مصنفات تناقض کثیر و مخالفت با کتاب وسنت و با عقاید حقہ و با عقاید ائمہ المحققین ارباب کشف تمام تر یافتم والحال کہ سال یکہزار و نود وچہار ہجری است پیش من نہ جملہ رسائل شیخ موصوف موجود است نہ جملہ مکاتیب لہذا ہر قدر کہ از مکاتیب موجود ست و دران خلاف کتاب وسنت وعقاید فقہ وعقاید صوفیہ کرام است درین رسالہ آن را بیان می کنم۔

نسخۂ موجودۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۴ فن کلام مخزون است بخط عادی عالمانہ است وازآخر ناقص است بایں وجہ نام کاتب وغیرہ غیر معلوم است۔

م مصنف ہم ہمین وجہ معلوم نشدہ اما بر صفحہ اولی ورق اول عبارت تملیک نوشتہ دران
ل ملک یکہزار و یکصد و شصت و یک ہجری نوشتہ است ۔

قیاس غالب این است کہ این رسالہ از مصنفات شیخ ابو علی حسن بن علی الجمی الموفی
بسنہ ۱۰۹۵ھ می باشد واللہ اعلم بالصواب ۔

اوراق ہفدہ ۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج ۔

المسلك المختار

فی معرفة الصّادر الاوّل واحداث العالم بالاختیار

تصنیف علامہ شیخ ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکردی الکورانی الشہرزوری الشہرانی
المدنی متوفی سنہ ۱۱۰۱ھ یک ہزار و یک صد و یک ہجری است۔
موضوع رسالہ این دو مسئلہ است:۔
مسئلہ اولیٰ اینکہ اول مخلوق کہ خداوند عالم خلق فرمودہ باختیار بودہ یا بلا اختیار و بے ارادہ۔
مسئلہ ثانیہ اینکہ حق تعالیٰ عالم را باختیار و ارادہ خلق فرمودہ یا بلا اختیار و
بے ارادہ۔
ولش این است:۔

"اللهم صل علی سیدنا محمد عبدك وعلی اله واصحابه وسلم اللهم
لنی ماینفعنی وتقبله منی امین۔ الحمد لله الغنی بالذات عما سواه من العالمین
لجواد الرحیم العزیز الحکیم المقدم المؤخر الملك الحق المبین واشهد ان لا اله الا الله
لقائل انما قولنا لشیء اذا اردناه ان نقول له کن فیکون فنبه بهذه الاضافة علی
ن التکون للاشیاء لیس من احدیة الذات بل من احدیة جمع الاسماء فیهما
لها التصریف والایجاد لکل ذی حرکة او سکون واشهد ان سیدنا محمدا
بده ورسوله الفاتح الخاتم نبی الرحمة صاحب المقام المحمود الصادق الامین الخ"
بب تصنیف این رسالہ چنانکہ مصنف علامہ در خطبہ رسالہ فرمودہ اینست کہ شخصے
مستفیدان مصنف از مصنف علامہ سوال کردہ بود کہ شیخ محی الدین ابن العربی در کتاب
و فرمودہ است کہ ہرکس قائل این قول باشد ان الواحد لا یصدر منہ الا الواحد

آن شخص جاہل است۔ و تلمیذ شیخ ابن عربی صدرالدین محمد بن اسحاق رومی قونوی در کتاب خود گفته که قول حکما که الواحد لا یصدر منہ الا الواحد صحیح و درست است اما در مصدور و مخلوق اول حکما خطا کردہ اند که مخلوق اول عقل را میگویند بلکہ حق اینست که مخلوق اول وجود عام است۔

شخص مستفسر و سائل نوشتہ که جمع و توفیق درمیان ہر دو قول استاد و تلمیذ که بظاہر یکے با دیگری مخالف است چہ طور می شود حل آن بفرمایند۔ پس علامہ بجواب سائل مذکور این رسالہ تحریر نمود۔ چنانچہ بعد خطبہ گفتہ ؎

”اما بعد فانك ایها الناهض بهمته تطلب الکمال حقق الله لك الامال وایدك الله نور الارض والسماء تائید عباده الاولیاء فی عافیة امین قد ذکرتم فی کتابکم المکرم ما فیه الطلب للجمع بین کلامی الشیخین امام المحققین ولسان الموحدین الشیخ محی الدین محمد بن علی بن العربی الحاتمی قدس سرہ وتلمیذہ الفرد المحقق المنتج الشیخ صدرالدین محمد بن اسحاق الرومی القونوی قدس سرہ ونفعنا بهما وبعلومهما والمحبین امین۔ حیث قلتم رایت فی کلام حضرت الشیخ ابن العربی انه ینسب الی الجهل من یقول بان الواحد لا یصدر منه الا الواحد وحضرت الشیخ صدرالدین القونوی یقول الحکماء اصابوا فی هذا القول الا انهم اخطاوا فی الذی صدر اولا فانهم قالوا الصادر الاول هو العقل الاول ولیس کذلك بل الصادر اولا هو الوجود العام فان احد الشیخین انکروا الاخر صدق وانکر شیئا اخر ومع هذا الحکماء یقولون فی الصادر الاول انه من الموجودات الخارجیه نرجو من لطفکم وشفقتکم وعلی حسب وعدکم ان تبینوا لنا اما بالترجیح او بالتوفیق ما الصواب عندکم انتهی۔“

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در نمبر ۱۳۳ فن کلام شامل است نسخہ صحیحہ مقابلہ شدہ بخط نسخ صاف مکتوبہ ۱۵ ذی حجہ سال یکہزار و نود و سہ ہجری بخط موسیٰ بن ابراہیم البصری المدنی ست کہ در حیات مصنف علامہ در مدینہ مصنف موصوف تحریر نمودہ شدہ بجلد اول بست و یک سطور فی صفحہ بست و پنج۔

منہاج الرّضا

تصنیف علامہ فخر الدین بن محمد بن عمر الرازی المتوفی سال ششصد و شش ہجری سنہ ۶۰۶ھ است۔

ابتدائے کتاب این است :-

"الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین وصلی الله علی سیدنا محمد وآله اجمعین نحمده کما هدانا الی صراط المستقیم وارشدنا بدینه القویم واکرمنا بالقران وجنبنا عبادة الاوثان وجعلنا من المکرمین بخدمته ومن المقربین لوحدانیته وبعث عنه واختارنا من کثیر من الانام وجعلنا من امة محمد علیه السلام ونسال الله تعالیٰ ان یثبتنا علی المنهاج الرضی والحق الوصی یعصمنا ویحفظنا من الردی وان یمسکنا علی سبیل الاستقامة والهدیٰ فانه علی ما یشاء قدیر وهو علیه یسیر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم"

موضوع کتاب۔ بیان عقاید اسلامیہ۔ در اول کتاب گفتہ تا وقتیکہ انسان اقرار باین شصت و دو خصلت مذکورہ کتاب نماید داخل فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت نمی شود۔ بعد آن بالاجمال جملہ خصائل مذکورہ ذکر نمودہ۔ بعد آن برائے ہر یک از خصائل مذکورہ تفصیلے نوشتہ وآن را بہ مسئلہ تعبیر نمودہ تا اینکہ کتاب را بر مسئلہ شصت و دوم ختم نمودہ۔

نسخۂ موجودۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۲۸ فن کلام تقطیع خورد نسخۂ قدیمہ خط نسخ بخط عرب ست نام کاتب مرقوم نشدہ۔ سال کتابت ہفتصد و شصت و دو ہجری است۔ جملہ اوراق نود و نہ۔ وسطور فی صفحہ یازدہ۔

منہج النجاۃ

نصنیف علامہ محمد بن مرتضیٰ مشہور بہ ملا محسن کاشی المتوفی سنہ ۱۰۹۱ھ۔ موضوع کتاب بیان آن امور کہ دانستن آن بر ہر مسلمان واجب و فرض ست۔ اولش این ست:-

"الحمد للہ الذی ھدانا للدین القویم والمنھج المستقیم والصلوٰۃ علی من بعثہ بالملۃ البیضاء والحنفیۃ السھلۃ السمحاء وعلی الہ ھداۃ الناس والمطھرین عن الارجاس الخ"

کتاب مرتب است بر یک مقدمہ و دو مقصد۔ و ہر مقصد پنج باب است۔

مقصد اوّل در اعتقادات و در آن پنج باب ست۔

باب اوّل در توحید۔

باب دوم در عدل۔

باب سوم در نبوت۔

باب چہارم در امامت۔

باب پنجم در معاد۔

مقصد دوم در بیان اعمال و دران ہم پنج باب ست۔

باب اول در بیان طاعات کہ تعلق آن از جوارح و اعضای باشد۔

باب دوم در بیان معاصی کہ تعلق بہ جوارح ست۔

باب سوم در بیان طاعات قبلیہ و مراد ازان صفات حمیدہ و اخلاق حسنہ ست۔ وآن بسیارست منجملہ آنہاست بجا آوردن فرایض و ادا کردن نوافل۔ و توبہ و انابت و ترک معاصی و صبر در بلا و مصائب و زہد و تقویٰ و توکل بر خداوند عالم و تفویض بہ مشیت حق تعالیٰ و رضا بر رضائے حق تعالیٰ و شکر نعمات او تعالیٰ شانہ و خوف از

پروردگار خود ونیت در عبادات واخلاص در اعمال۔
باب چہارم در گناہان کہ تعلق بآن قلب ست۔
باب پنجم در ارادت صحبت۔
نسخہ مخزونۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بہ نمبر ۱۱۸۲ فن کلام مربوط ست بخط نسخ نسخہ
صحیحہ مخدومہ اہل علم می باشد۔ نام کاتب وسال کتابت دران مرقوم نشدہ۔ اما بظاہر
نوشتۂ اوائل صدی دوازدہم معلوم می شود جملہ اوراق کتاب ۸۷ وسطور فی صفحہ شانزدہ[16]۔
وعلامہ ملا محسن کاشی پس از مشاہیر مجتہدین وعلماے شیعہ وصاحب تصانیف
عدیدہ مفیدہ می باشد وفات او بعد سال یکہزار ونود ویک ہجری بود۔
مفصل ترجمۂ او زیر لغت وافی فن حدیث این فہرست نقل شدہ انجا باید دید۔

الناشرة الناجرة
للفرقة الفاجرة

تصنیف علامۂ محمد بن رسول برزنجی متوفی ....
که در سال یکهزار نود و سه هجری در مدت دو روز نوشته -

اول رساله این است :-

اللهم لك الحمد علی ان هدیتنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم و لا الضالین - و نسألك من فضلك ان تفتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین الخ -

مخفی نماند که این رساله هم علامه برزنجی در رد شیخ احمد سرهندی نوشته چنانچه بعد خطبه گفته که محصلش این ست :-

در سال یکهزار و نود و سه هجری در شهر جمادی الآخر از هندوستان ضلالات و خیالات شیخ احمد سرهندی بطور استفتاء در دیار عرب رسید که او دعوی رسالت کرده بمجرد ملاحظه استفتاء و استماع اقوالات و خیالات او جهابذه علمائے کرام مکه معظمه و مدینه منوره در رد و نقض هفواتش رسائل عدیده و مصنفات مفیده از جمله ایشان کسانیکه در مکه بودند عمده علمائے این زمانه صاحب ورع و تقوی شارح مشکوٰة و سفر السعادة و غیره فقیه و محدث و صوفی عبدالحق دهلوی ست که در حیات شیخ سرهندی رد او نوشته بود و علمائے معاصرین که از مکه معظمه بودند و بر رد و قدح اقوال شیخ مذکور همت گماشتند و داد تحقیق دادند اسماء شریفه شان این ست -

شیخ کبیر محمد صالح اورنگ آبادی ہندی دکھنی کہ چند رسائل در رد آن نوشتہ۔
شیخ عبداللہ سورتی یک رسالہ نوشتہ۔
شیخ عارف باللہ شیخ مشایخ ما عالم ربانی شیخ تاج الدین زکریا عثمانی و شیخ علامہ محقق افضل علمائے مکہ۔
شیخ حسن ابن شیخ علی العجمی۔
شیخ عبداللہ البوسنوی الرومی نزیل مکہ۔
شیخ علی افندی رومی نزیل مکہ۔
حسین افندی رومی نزیل مکہ۔
و این حقیر مصنف این رسالہ قبل ازین نہ رسالہ در رد او در رد اولاد و خاصان او نوشتہ ام و این یک رسالہ رسالۂ دہم است کہ نام آن الناشرہ الناجرہ للفرقۃ الفاجرہ مقرر کردم و از علمائے مدینۂ منورہ کہ رد آن نوشتند شیخنا العلامہ مربی ظاہر و باطنی و قدوہ اہل تحقیق صفی الدین قاسی ست۔
و عالم فاضل بایزید رومی آفندی مفتی مدینۂ منورہ۔
و شیخ عبدالرحمن جباری شافعی۔
و شیخ عرس الدین خلیلی شافعی۔
و عالم صوفی سید جلیل سید ماہ حنفی بخاری۔
و شیخ محمد مفتی شوافع۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۲۳ فن کلام مرتب است بخط عرب معمولی مکتوبۂ ہفتم محرم ۱۰۹۵ہجری ست و نسخۂ صحیحہ مقابلہ شدہ و بر حاشیہ جابجا عبارت ساقط شدہ نوشتہ۔
جملہ اوراق ۲۶ و سطور فی صفحہ ۱۹۔

نهایة العقول فی الکلام
و
فی الاصول

تصنیف امام علامه فخر الدین محمد بن عمر الرازی متوفی سنه ۶۰۶ ششصد و شش
ری ست - در علم کلام و اصول فقه تصنیف نموده کتاب را بر بیست اصل مرتب
نموده -
ل کتاب - اما بعد حمد الله علی تسابق آلائه و تلاحق نعمائه الخ
نسخهٔ مخزونه کتبخانهٔ آصفیه نمبری ۱۵ بخط طبعی نستعلیق و شفیعا ممزوج ست -
آخر سنه کتابت و نام کاتب مذکور نشده اما بظاهر مکتوبه صدی یازدهم می باشد
صفحات هشتصد و هفتاد و هفت و سطور فی صفحه بیست ۲۵ و پنج کتاب مذکور تا حال چاپ
نشده -

نهایة المرام فی درایة الکلام

تصنیف ضیاء الدین شمس الاسلام شرف الخطباء ابو القاسم عمر بن الحسین بن الطبری المکی المتوفی بعد سنہ ۵۵۰ھ پانصد و پنجاہ ہجری۔

اول کتاب۔ القول فی خلق الاعمال ان الترتیب مستدعی مقدمین الخ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۷ بخط نسخ خط عرب۔ مکتوبہ سنہ ۵۵۰ھ پانصد و پنجاہ ہجری است کہ تا آن زمان مصنف علامہ در قید حیات بود و در آخر کتاب اجازہ بقلم خود مصنف برائے عبد العزیز بن ابی النجیب بن بندار القلانسی موجودست و تاریخ کتابت این اجازہ ہم سنہ ۵۵۰ھ است۔ جملہ اوراق سہ صد و ہشتاد و پنج و سطور فی صفحہ بست و یک و اجازۂ مذکورہ بعد ختم کتاب بر ورق ۳۸۵۔ مرقوم است۔

ہدایۃ المرید
شرح قصیدۂ جوہرۃ التوحید

متن قصیدہ و شرح ہر دو بیان عقاید اسلامیہ بتوحید و نبوت و معاد و غیرہ تصنیف شیخ الاسلام شیخ ابراہیم اللقانی المتوفی سنہ ۱۰۴۱ھ یک ہزار و چہل و یک۔
اول کتاب۔ الحمد للہ الذی تفرد لوجود وجودہ وجود الوجود الاسلام الخ
سابقا در ذکر عمدۃ المرید دانستی کہ علامہ ابراہیم موصوف یک قصیدہ بنام جوہرۃ التوحید حسب الارشاد شیخ خود تصنیف نمودہ و برائے آن سہ شرح کبیر و وسیط و صغیر نوشتہ پس این شرح ہدایۃ المرید شرح صغیرست چنانچہ در خطبہ میفرماید۔
وشرحتہا (اے القصیدۃ) قبل ہذا الشرحین جلیلین احدہما عمدۃ الجلیل وثانیہما تلخیص التجرید ثم ادرکتنی رحمۃ الضعاف فثنا عنان القلم الیہم وحسب الاسعاف حین طلب منی جماعۃ من الاخوان وخلیف من الخلان شرحا لہا الا یکون قاصرا عن الافادۃ القاصرین خالیا عن الاسباب والاطناب وعما تصعب فہمہ من الایجاز علی المبتدیین وغیر الممارسین لیعلم نفعہ العباد وینفرغ لہ العباد ویتعاطاہ الحضر والباد فاجبتہم الی ذلک ۔۔ ابتغا بامداد العلم المالک وسمیتہ ہدایۃ المرید لجوہرۃ التوحید۔
نسخۂ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ نمبری ۹۹ فن کلام بخط نسخ معمولی محشی بحواشی کثیرہ از اول تا آخر مورخہ سنہ ۱۲۲۹ھ یکہزار و دو صد و بست و نہ ہجری۔
بقلم محمد بن حسین بن محمد بن عبد القادر بن محمد ہاشم عوفی الشافعی جملہ اوراق دو صد و ہشت سطور فی صفحہ نوزدہ۔

رسالہ جواب سوالات بعض ملاحدہ

تصنیف قمر الملۃ والدین شیخ العلماء سید الفضلاء العارف باللہ سید قمر الدین اورنگ آبادی متوفی ۱۱۹۵ھ است۔

اولش این است۔

حال مہران کلام کہ بنام تفسیر قرآن است و در حقیقت تغیر و تغییر کہ آن را از ہدایت بضلالت بردہ از نورانیت بظلمانیت آوردہ است چند احتمال دارد۔

موضوع کتاب اینکہ راجہ بدری ناتھ داروغہ ہرکارہ بادشاہ عالم غازی کہ دم بفرمان الٰہی می زد و دعوئ ہم کلامی خدائے جل شانہ می نمود بجہالت تمام تفسیر سورۂ والضحیٰ والم نشرح تحریر کردہ بنظر تمامی علمائے ہندوستان رسانید جملہ علمائے آنجا بجہت دنیاطلبی و تحسین آن تفسیر نمودند مگر مولوی فخر صاحب خلف الصدق شاہ نظام الدین سکوت فرمودہ۔

راجہ مذکور یعنی بدری ناتھ تفسیر سورتین مع نقل خطوط علماء و تقریظات بمہر قاضی شاہجہان آباد نزد راجہ کندر را[؟] کہ نائب برادر قرابتی او بود در دکن فرستاد تا بنظر علمائے دکن رساند و عرضی خدمت جناب مولوی سید قمر الدین خان بتمام الحاح و عجز برائے اصلاح آن تفسیر نوشتہ۔

بجواب آن عرضی مولوی قمر الدین اورنگ آبادی این رسالہ نوشتند۔ این کیفیت مولوی فخر الاسلام خان عرف مولوی صفدر نوشتہ بودند۔

کاتب رسالہ از قلم شان نقل نمودہ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در ۵۶۳ مجلد ست بخط ہمان محمد داور خان مکتوبہ ۱۲۹۳ھ ہجری ست کہ رسالۂ سوال و جواب اربعہ نمبری ۵۶۳ بخط اوست۔
جملہ اوراق این رسالہ (۸) و سطور فی صفحہ ۱۵۔
در اول و آخر مہر قادر الدولہ و قادر جنگ ثبت ست۔

رسالہ سوال وجواب اربعہ

تصنیف مولوی قمر الدین اورنگ آبادی متوفی سنہ ۱۱۹۵ھ۔

شروع رسالہ این است:۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الاولین والآخرین وعلی آلہ ائمۃ الامۃ وعلی اصحابہ اولی الفضائل اجمعۃ الخ۔

موضوع ومضمون رسالہ اینکہ شخصے از مولوی قمر الدین اورنگ آبادی چہار سوال کردہ بود۔

اول آنکہ گویندہ این قول کہ دوازدہ امام وپنجتن پاک رافضی بودند راضی می شوند یا نہ؟

دوم آنکہ شہادت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بحدیثے ودلیلے ثابت می شود یا نہ؟

سوم آنکہ اسامی حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا وحسنین رضی اللہ عنہم در خطبہ جمعہ وعیدین ذکر کردن آن رواست یا نہ؟

چہارم آنکہ بیمار را در حالت احتضار از تخت وچارپائی بر زمین فرود آوردن رواست یا نہ؟ مولوی قمر الدین صاحب جواب این ہر چہار سوال نوشتہ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۳ ۵ فن کلام مربوط است بخط نستعلیق صاف مکتوبۂ چہارم ماہ محرم سنہ ۱۱۹۳ ہجری یوم شنبہ وقت عصر در قصبہ کیواری پرگنہ سرکار صوبۂ اورنگ آباد بخط غلام داور خان۔

جملہ اوراق (۷) وسطور فی صفحہ ۱۵۔

و بر صفحۂ اولیٰ ورق اول مہر نور الحسنین نور الاصفیا ثبت است و در آخر
ماله مہر قادر جنگ بہادر که در آن سنہ ۱۲۵۰ہجری کنده است ۔
و مہر دیگر که در آن قادر الدوله سنہ ۱۲۷۴ کنده است ۔

رسالۂ نور ظہور

تصنیف مولوی سید قمر الدین خان اورنگ آبادی متوفی ۱۱۹۵ھ۔
درباب غسل و مسح رجلین در وضو۔

اول رسالہ۔

الحمد للہ الذی انزل من السماء ماء طہورا وجعل اثار الوضوء ضیاءً ونوراً والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین قائد الغر المحجلین و علی اہل بیتہ الطاہرین وعلی اصحابہ المتطہرین۔ امابعد می گوید احقر المستفیدین المدعو بقمر الدین نور اللہ وجہہ بنور وجہہ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ این چند کلمائے است در تبیین غسل و مسح رجلین وتعیین احد المحتملین الخ۔

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ در نمبر ۵۶۳ شامل ومجلد ست بخط عادی ہمان کاتب محمد داور خان مکتوبہ ۱۱۹۵ھ ہجری است کہ بقلم او رسالہ سوال وجواب اربعہ نمبری ۵۶۳ نوشتہ شد۔

جملہ صفحات ۱۱۳ و سطور فی صفحہ ۱۵۔

شرح تجرید فارسی

اصل تجرید از مصنفات خواجہ محقق طوسی نصیر الدین طوسی متوفی ۶۷۲ھ ست و
ناب تجرید مرتب ست بر شش مقصد۔
مقصد اول در امور عامہ۔
مقصد دوم در جواہر و اعراض۔
مقصد سوم در اثبات صانع۔
مقصد چہارم در نبوت۔
مقصد پنجم در امامت۔
مقصد ششم در معاد۔
زین الدین عاملی: محشی بن عبداللہ از مقصد سوم تا آخر کتاب بزبان فارسی ترجمہ
تجرید بطور شرح نمودہ۔
اولش این است۔
شکر و سپاس بادشاہی را سزد و حمد و ثنا خالقی را رسد کہ در خلقت انسان دقائق
نعمت بے پایان و حقایق قدرتش بیرون از حد و بیان است۔ علی را کہ نوع انسان را
از اجناس مختلفہ و اصناف کیفیات متضادہ آراستہ و اساس بنیت ہیکل او را بکمال
ہیئت و جمال صورت مزین ساختہ الخ۔
نسخۂ موجودہ در کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۸۹ فن کلام مخزون است بخط نستعلیق
معمولی شفیعا امینی می باشد۔
در آخر نہ نام کاتب مرقوم ست نہ سال کتابت اما بظاہر نسخۂ مذکور نوشتۂ صدی دوازدہم ست
جملہ اوراق ۲۱۱ و سطور فی صفحہ ۱۵۔

مناظرہ میر یوسف علی
با شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری

در میان میر یوسف علی و قاضی نور اللہ شوستری بذریعۂ تحریرات سوال و جواب
درین مسئلہ مناظرہ و مباحثہ واقع شدہ کہ انبیاء و اوصیاء و اولیاء اطلاع بر ضمائر جمیع مردم
دارند یا بر جملہ ضمائر مردم اطلاع ندارند۔

میر یوسف علی صاحب موید این بودند کہ انبیاء بر جملہ ضمایر مطلع می باشند۔ و قاضی صاحب
موافق اصول مذہب شیعہ مثبت تخصیص آن بودند۔

پس درین مسئلہ میان ہر دو بزرگ متعدد خطوط نوشتہ شد۔
بزرگے عبد الرحیم الحسینی الخضری البغدادی آن مکاتیب را جمع نمودہ۔ این ہمان رسالہ است۔
اولش این است :-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد وآلہ اجمعین اما بعد نمود بندہ
اثیم الراجی الی غفران الملک الہادی عبد الرحیم الحسینی الجعفری البغدادی آنکہ این مناظرہ ایست
کہ میان میر یوسف علی الحسینی الاستر آبادی و قاضی نور اللہ الحسینی الشوستری در باب اطلاع
حضرت پیغمبر بر ضمائر جمیع مردمان در جمیع احوال واقع شدہ۔

بعد این عبارت رقعہ میر یوسف علی صاحب است۔ بعد آن جواب قاضی صاحب۔
بعد ان رقعہ دوم میر یوسف علی صاحب۔ بعد آن جواب قاضی صاحب۔
وہمین طور تا آخر۔

جملہ خطوط میر یوسف علی سیزدہ ست و خطوط قاضی صاحب دوازدہ۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱۸۴ فن کلام مربوط است بخط نستعلیق نسخہ

قدیمه ست سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست اما مکتوبه قریب عهد قاضی صاحب
معلوم می شود۔ و واقعه قاضی صاحب در سال یکهزار و نوزده هجری می باشد۔
جمله اوراق کتاب پنجاه و یک وسطور فی صفحه بست و سه۔

اصلاح المنطق

تصنیف شیخ ادیب یعقوب بن اسحاق الشہیر بابن السکیت اللغوی المتوفی سنہ ۲۴۴ اربع واربعین ومائتین ہجری کتابیست نہایت معتبر ومفید در فن ادب وبعض وجوہ ادبا وعلما بر شرح واضافہ واختصار آن پرداختہ حاجی خلیفہ در کشف الظنون یازدہ شروح ومختصرات وزیادات وغیرہ برائے آن نوشتہ۔

اول کتاب الحمد للہ الذی

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ نمبر ۱۵۲ لغت خط نسخ خوش خط کاغذ نہایت کہنہ بقلم جلی مکتوبہ سنہ ۵۹۹ تسع وتسعین وخمسمائۃ ہجری۔ بخط عرب۔

نسخۂ مذکور نزد اکثر علما بودہ چنانچہ بر ورق اول چند مہر وعبارات تملیک مرقوم است یکے اینکہ من کتب العبد محمد سعد بن مولانا خواجہ المشہور بمیر کلان۔

عبارت دیگر من عواری الزمان بعد آن مہر است کہ خواندہ نمی شود تحت مہر سنہ ۹۸۵ نہصد وہشتاد وپنج ہجری نوشتہ است۔

در عبارت دیگر ہم در پہلو عبارت مہر است وتحت آن سنہ ۸۹۵ تحریر یست۔

اوراق ۲۰۱ سطور فی صفحہ ۱۷۔

جمهرة اللغة

تصنیف ابوبکر محمد بن الحسن بن درید الازدی اللغوی البصری متوفی سنه ۳۲۱ احدی و عشرین وثلثمایه بزبان عربی در بیان لغت عربیه۔ اول کتاب این است۔

"قال ابوبکر محمد بن الحسن بن درید الحمد لله الحکیم بلا رویة الخبیر بلا استفادة الاول القدیم بلا ابتداء الباقی الدایم بلا انتهاء کل شیء خلقه علی ارادة مجریة علی مشیته الخ۔

برائے یاد گرفتن لغات عرب بہتر ازین کتابے در فن لغت تالیف نشده و ترتیب لغات این کتاب از جملہ کتب لغویہ علحده وجداگانه ونهایت عجیب ومفید واقع شده در هر لفظ به ترتیب واختلاف واجتماع حروف هجا هر قدر الفاظ موضوع ومهمل پیدا می شود همه را تحریر نموده الفاظ موضوعه معانی بیان ساخته وبرائے مهمله تصریح اهمال آن نموده۔ در ترتیب لغات خیال اوزان ثلاثی ورباعی وخماسی هم نموده پس در باب اول آن اوزان بیان کرده که دو حرفے وصحیح ست پس مثلاً شروع از تب که مرکب است از تاء مثناة فوقانیه وباء موحده نموده ولفظ تب۔ حرف دو طور خوانده می شود یک لفظ خود تب ودیگر بت که تقدیم باء موحده وتاخیر تاء مثناة وسوائے این دو طرح صورتے دیگر بعد تقدیم وتاخیر حروف درین لفظ پیدا نمی شود پس این هر دو لفظ تب وبت را در حرف باء موحده می نویسد چراکه باء موحده بر تاء مثناة فوقانیه مقدم است۔

ولفظ بخ وخب هم در حرف تحت حرف باء موحده از همین باب اول می نویسد زیراکه این لفظ مرکب ست باء موحده وخاء معجمه وحرف باء موحده از خائے معجمه مقدم است پس آنهم تحت باء موحده متکلم شد۔

ولغت خُمّ و صُخّ را اگر می خواهی تلاش کنی پس آن را تحت لغات حرف خاء معجمه به مین نه تحت حرف میم چراکه خاء معجمه مقدم است بر حرف میم۔

(۲) بعد این باب یک باب دیگر برائے لغات دو حرفی مضاعف رباعی قرار داده و آن مثلاً لغت بجبج و جبجب در یک ماه وارد کرده تحت حرف باء موحده چراکه باء موحده مقدم است بر حرف جیم۔ و لغت بلبل و معکوس آن لبلب را تحت حرف باء موحده مقدم است بر حرف لام۔

(۳) بعد این هر دو باب برائے لغات معتل دو حرفی باب دیگر قرار داده و دران بابی و بیو و آب یوب در یک ماده ذکر نموده و این لغت هم در حرف باء موحده مذکور ساخته۔

(۴) بعد آن یک باب برائے لغات سه حرفی مقرره نموده و دران الفاظ بتع و تبع و عبت و بعت و تعب همه را تحت باء موحده نوشته زیراکه باء موحده تاء فوقانیه تحتانیه و عین هر دو مقدم است و بعل و بلع و عبل و علب و لعب و لبع این همه الفاظ هم تحت باء موحده در عین باب سه حرفی خواهی یافت و این باب لغات سه حرفی از همه ابواب کتاب بزرگتر و کلان ست۔

(۵) بعد این باب در باب دیگر آن لغات ثلاثی وارد نموده که دران دو حرف از یک جنس باشد مثلاً سدس و قصص۔

(۶) بعد این باب برائے لغات مهموزه یک باب ساخته۔ و برین ابواب لغات سه حرفی ختم شد۔

(۷) بعد این باب برائے لغات رباعی یعنی لفظ چهار حرفی باب علیحده قایم کرده و درین باب اول جمله کلمات رباعی به ترتیب حروف هجا نوشته بعد آن ابواب افعال بر اوزان نوشته مثلاً الفاظیکه بر وزن فعلل آمده۔

(۸) در یک باب دیگر برائے وزن فعلل باب دیگر بعد آن لغات پنج حرفی را به ترتیب حرف هجا ضبط نموده۔

و درین باب ازان جمله مصادر مذکور ساخته و در آخر کتاب بعد ختم لغات
باحث عدیده مفیده هم افزوده ـ
نسخهٔ کتب خانهٔ آصفیه که بر نمبر ا فن لغت مخزون ست نسخهٔ قدیمه مخدومه
صحیحه خوشخط بخط نسخ ابواب همه از نسخهٔ موصوف مکتوبه بست و هفت محرم سال یکهزار و
فتاد و هشت ۱۰۷۸ھ هجری است در دار السلطنت بزمانهٔ سلطنت عالمگیر بادشاه
لم محمد شریف بن عبد الغنی التتوی نوشته شده جمله اوراق ۲۳۲ سطور فی صفحه ۳۱ ـ
و ترجمهٔ علامه ابن درید پس در کتب رسال و تاریخ طبقات نحاة مذکور و مسطور ست
تصرایکه علامه موصوف در بصره در کوچهٔ صالح در سال دو صد و بست ۲۲۰ھ هجری
ین عالم وجود قدم نهاد و همانجا نشو و نما یافت و تحصیل علم در شرع علامهٔ ابو حاتم سجستانی
علامه ریاشی و عبد الرحمن بن عبد الله بن اخی الاصمعی و علامهٔ ابو عثمان سعید بن هارون الاشنانذانی
ده بعد آن همراه عموی خود در زمان ظهور زنج از بصره به عمان رفت و دوازده سال
با اقامت نموده باز به بصره مراجعت کرده زمانهٔ دراز در آنجا بسر نموده بعد آن از
ره سفر کرده به نواح فارس رفت و آنجا به درصحبت دو فرزندان میکال که حاکم فارس
رسید و برائے اوشان این کتاب جمهرهٔ تصنیف نموده دو فرزندان میکال اورا ـ
دفتر تقرر کردند و بعد معزولی پسران میکال و رفتن شان به خراسان و در سال سه صد و
ست هجری ابن درید از فارس به بغداد منتقل شد و همانجا در بغداد روز چهارشنبه دوازدهم
شعبان سال سه صد و بست و یک هجری بجوار قدس خرامید و در مقبرهٔ عباسیه جانب
رقی پشت سوق سلاح قریب شارع اعظم مدفون شد ـ
من شاء التفصیل فلیرجع الی کتاب وفیات الاعیان فی انباء ابناء الزمان
تصنیف علامه ابن خلکان ـ
این کتاب در ۱۳۴۴ھ در مطبع دائرة المعارف حیدرآباد دکن طبع گشته است ـ

حیوۃ الحیوان

تصنیف شیخ کمال الدین محمد بن عیسی الدمیری الشافعی المتوفی ۸۰۸ھ ثمان وثمانمائۃ من الہجرۃ النبویہ کتابےست مشہور ومعروف در علم حیوانات۔ کتاب مرتب ست بر حروف ہجا۔ اسامی حیوانات باعتبار حرف اول اسم زبان عربی تحت ہمان حرف می نویسد مثلاً لفظ اسد را در حرف الف وبقر را در حرف با موحدہ وفرس را تحت فاوقس علی ہذا۔ ودر ذکر ہر حیوان حلیہ آن وخواص طبی آن وحکم فقہی متعلق حرمت وحلت آن ودیگر امور ضروری کہ متعلق آن می باشد مفصل ومشرح می نویسد۔

واین کتاب از پانصد وشصت کتاب وبکصد ونود ونہ دواوین شعراء عرب اخذ کردہ چنانچہ در خطبہ گفتہ است۔ وکتاب را دو نسخہ نمودہ۔ یکے نسخہ کبری دیگر صغری۔ ودر نسخہ کبریٰ حالات تاریخی وتعبیر خواب ہم داخل کردہ۔ واز تسوید وتالیف این کتاب در ماہ رجب سال ہفتصد وہفتاد وسہ ۷۷۳ھ ہجری فارغ شدہ۔ اول کتاب این ست:—

الحمد للہ الذی شرف انواع الانسان بالاصغرین القلب واللسان وفضلہ علی سائر الحیوان بنعمتی النطق والبیان ورجحہ بالعقل الذی وزن بہ قضایا القیاس فی احسن میزان ما قام علی وحدانیتہ بالبرہان احمدہ حمداً عدنا بمواد الاحسان فاشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الذی لا یدرک کنہ ذاتہ بالحدود والرسوم والاذہان واشہد ان سیدنا محمداً عبدہ ورسولہ المخصوص بالایاب صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ صلاۃً وسلاماً الخ

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخہ قلمیہ آن در فن لغت بر نمبر ۳۰ و ۳۱ ۔ ۲۲۴ مرتب است۔

نسخۂ اولی در دو جلد ست کہ بر نمبر ۳۰ و ۳۱ مرتب شدہ این نسخہ بخط عرب ہر دو حصہ بخط کاتب واحد مرقوم ۱۰۸۳ھ یکہزار و ہشتاد و سہ ہجری ست صفحات نصف اول سہ صد و ہشتاد و یک ۳۸۱ سطور فی صفحہ سی و یک ۳۱۔ و اوراق نصف دوم یکصد و ہفتاد و نہ ۱۷۹۔ و سطور فی صفحہ ہمان سی و یک ۳۱۔

نسخۂ ثانیہ نمبری ۲۲۴ بخط نسخ واضح نام کاتب ننوشتہ۔ و سال کتابت در خاتمہ جلد اول یکہزار و نود و شش نوشتہ ست و ہر دو جلد درہمین یک جلد مجلد ست جملہ اوراق پانصد و پانزدہ ۵۱۵۔ و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔ و این نسخہ از کتب خانہ حکیم مسیح الدولہ لکھنوی ست۔ عبارت پسر شان حکیم مظفر حسین موجود ست۔

و نیز این نسخہ ہم در دو جزو ست جزو اول بر ورق ۲۷۰ ختم ست و جزو دوم بر ورق ۵۱۵ جملہ اوراق ۵۱۵ و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔

کتاب مذکور در مصر و ایران چاپ ہم شدہ۔ چنانچہ طبع مصری ۱۲۷۰ھ در دو جلد بر نمبر ۳۲ و ۳۳ فن لغت و مطبوعہ ۱۳۰۵ھ مجلد در یک جلد بر نمبر ۲۲۵۔ و مطبوعہ ایران طبع سال ۱۲۸۵ھ بر نمبر ۲۲۶ موجود است و بر حواشی نمبر ۲۲۵ عجائب المخلوقات قزوینی ہم طبع کردہ اند۔

[illegible handwritten note]

زبدۃ الامثال

بزبان عربی در بیان امثال عربی تالیف مصطفیٰ بن ابراہیم ست در زمان سلطان مراد خان (۷۶۰-۷۹۱) تصنیف نمودہ و خدمت سلطان موصوف ہدیہ پیش نمودہ۔ مصنف مذکور بعد حمد و صلوٰۃ در خطبہ گفتہ کہ اگرچہ اکثر کتب در امثال عرب تصنیف شدہ اما ہر یک از بنہا بلحاظ حروف اول امثال بر حروف ہجا مرتب است و کاتب و منشی را ازان فائدہ کم می شود بلکہ برائے کاتب و منشی باید کہ ترتیب امثال وغیرہ بر مضامین کردہ شود تا کہ وقت ضرورت برائے ہر مطلب موافق مطلوب خود مثل بدست آوردہ استعمال نمایند۔ شروع کتاب این است:-

"الحمد لله الذی زین عبادہ بالالفاظ والاقوال و فضلھم بما علمہ من بدایع الحکم و لطائف الامثال والصلوٰۃ علی رسولہ المبعوث بمکارم الخصال الموصوف بمحاسن الاخلاق و اکارم الافعال و علی اٰلہ و اصحابہ المکرمین بالفضل والافضال ما تناوب الایام واللیالی و تعاقب الاسحار والاٰصال و بعد فیقول افقر عباد اللہ الکریم مصطفی بن ابراھیم عفی عنھما الغفور الرحیم من بلدۃ دار الغزاۃ والمجاھدین و مدار الاولیاء العارفین کلیبولی المحمیۃ صین عن البلیاۃ الی یوم الدین احسن المقال والذ الکلام الامثال الصادرۃ عن العلماء العظام و العقلاء الکرام الدائرۃ علی السنۃ الانام السائرۃ فی صحایف الایام الخ"

وکتاب ماخوذ ست از امثال میدانی و مستقصی علامہ زمخشری و کنز مدفون و فلک مشحون یونس مالکی و روضۃ الاخبار منتخب ربیع الابرار وغیرہ و کتاب مشتمل است بر بست باب حسب تفصیل ذیل:-

الباب الاول فی السلاطین والامرا والوزرا والقضاۃ۔

الباب الثانی فی الاسلام والایمان والصلوٰۃ ۔
الباب الثالث فی العلم والعلماء والتعلیم ۔
الباب الرابع فی العقل والفہم والقلب والاذہان ۔
الباب الخامس فی الدعا والاستغفار والاستعانۃ والقرأۃ القرآن ۔
الباب السادس فی الاخلاق الحسنہ والحلم والتواضع ۔
الباب السابع فی المحبۃ والمواخاۃ وحسن المعاشرۃ ۔
الباب الثامن فی الصمت والسکوت وحفظ اللسان ۔
الباب التاسع فی الدنیا وسرورہا وغرورہا ۔
الباب العاشر فی الصحبۃ والامن والجوٗدۃ وطول العمر ۔
الباب الحادی عشر فی المال والغناء والیسار والحلال والحرام ۔
الباب الثانی عشر فی الکسب والتجارۃ والزراعۃ ۔
الباب الثالث عشر فی الفقر والاحتیاج واحوال الفقراء ۔
الباب الرابع عشر فی الصبر والتحمل والحزم والاحتیاط ۔
الباب الخامس عشر فی الشیب والضعف وطول العمر ۔
الباب السادس عشر فی النساء وحسنہن وعفتہن ۔
الباب السابع عشر فی الظلم والظلمۃ والشر ۔
الباب الثامن عشر فی الغضب والحدۃ والظلم ۔
الباب التاسع عشر فی السفر والرفیق ووقت السفر ۔
الباب العشرین فی الجہل والحمق وقلۃ العقل والسہو والخطاء ۔
نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ برنمبر ۱۹۷ فن نعت مرتب ست تقطیع خورد کاغذ ریشمی نظ نسخ جدول طلائی ۔ مکتوبہ بقلم حسن تلمیذ عبداللہ القرشی در سال یکہزار و نہ ہجری است ۔ وراق شصت ونقل وسطور فی صفحہ پانزدہ ۔

صراح

لغت عربی بزبان فارسی علامۂ ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد القرشی الشہیر بجمالی المتوفی بعد سنہ ۷۰۰ھ ہفتصد ہجری صحاح علامۂ جوہری المتوفی سنہ ۳۹۲ھ در زبان فارسی ترجمہ نمودہ۔

اول کتاب۔ قال الفقیر الی مولاہ الغنی عمن سواہ الواثق بالمتعال عن الوالد والوالد الخ۔

درین کتب خانہ آصفیہ کہ چہار نسخۂ قلمیہ ازان بر نمبرہائے ۱۸ و ۲۴۳ و ۲۶۱ و ۲۷۵ در فن لغت موجود است۔

نسخۂ نمبر ۱۸۔ بخط نسخ مغربی مکتوبہ سنہ ۷۰۰ھ ہفتصد ہجری بر ورق اول آن سید علی رفاعی تاجر کتب نوشتہ است۔

صراح اللغت بخط المولف نسخت فی سنہ ۷۰۰ ہفتصد ہجری فی مدینہ کاشغر من ارض الصین الادنی۔

جملہ صفحات ہفتصد و پنجاہ و ہشت ۷۵۸ و سطور فی صفحہ بست و پنج ۲۵۔ نسخۂ ثانیہ نمبری ۲۴۳ بخط عادی با جدول طلائی نستعلیق و نسخ مخروج۔

مکتوبہ سنہ ۱۰۹۵ھ یکہزار و نود و پنج ہجری بخط محمد زمان در کشمیر نوشتہ شدہ جملہ اوراق چہار صد و ہشتاد و پنج و سطور فی صفحہ بست و سہ ۲۳ و نسخۂ نمبر ۲۶۱ ہم بخط طبعی مکتوبہ سنہ ۱۰۸۳ھ ہجری یکہزار و ہشتاد و سہ ہجری است۔

جملہ اوراق سہ صد و سی ۳۳۰ و سطور در ہر صفحہ بست و ہفت نسخۂ نمبری ۲۷۵ بخط نسخ حاشیہ جملہ اوراق کتاب وصلہ کردہ در آخر سال کتابت مذکور نیست۔ جملہ اوراق دو صد و ہشتاد و چہار و سطور در ہر صفحہ سی و یک۔ این کتاب بارہا در مطابع ہند طبع شدہ است۔

قاموس اللغات

در بیان لغات عربیه تصنیف علامۀ مجد الدین محمد بن یعقوب الفیروزآبادی الشیرازی متوفی سنہ ۸۱۷ھ سبع عشرہ و ثمانمائۃ کتابیست مشہور و معروف متداول میان طلبہ و علمائے فحول کتاب مذکور در ہندوستان و عرب و عجم طبع ہم شدہ۔ اول کتاب الحمد للہ منطق البلغاء فی البراری الخ۔

درین کتب خانہ آصفیہ شش نسخہ قلمیہ کاملہ ازان بر نمبر ہائے ۵۸ و ۵۹۔ ۱۸۳۔ ۲۲۹۔ ۲۳۲۔ ۵۸۴۔ مخزون ست منجملۂ آنہا پنج نسخہ نمبر ۱۸۳ و ۲۲۹۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۵۸۴ نسخہائے عمدہ می باشد۔

نسخۂ نمبری ۱۸۳ بخط نسخ خوشخط معرب با عراب کاغذ خان بالغ بغیر لوح و جدول۔ نام کاتب و سنہ کتابت نیست۔ اما بر ورق اول این عبارت تحریر است بتاریخ دوم شہر صفر ختمہ اللہ بالخیر و الظفر سنہ ۱۱۳۰ھ ہجری یکہزار و یکصد و سی ہجری از کتب لاہور داخل کتب خانہ شد بعرض در آمد ازین عبارت ظاہر است کہ مکتوبہ قبل سنہ ۱۱۳۰ ہجری ست جملہ اوراق پانصد و نوزدہ ۵۱۹ و سطور در ہر صفحہ بست و نہ نسخۂ نمبری ۲۲۹ است تقطیع کلان بخط نسخ خوب معرب با عراب بر کاغذ خان بالغ در اول لوح طلائی تا آخر جملہ اوراق مجدول با جدول طلائی مکتوبہ سنہ ۱۰۸۱ھ یکہزار و ہشتاد و یک ہجری۔ بقلم محمد شریف ولد شیخ عبد الغنی حیدرآبادی بن شیخ خضر الخطابی تاریخ چہاردہم جمادی الاولی۔ جملہ صفحات ہفصد و چہل و ہشت سطور فی صفحہ سی و پنج۔

نسخۂ نمبری ۲۳۱ ہم بخط نسخ خوش خط با لوح طلائی باقی بر جملہ اوراق جدول سرخی مکتوبہ سنہ ۹۶۹ھ نہصد و شصت و نہ ہجری بقلم حبیب اللہ جملہ صفحات ہشتصد و بست و یک سطور فی صفحہ ۳۳۔

نسخۂ نمبری ۲۳۲ بخط نسخ خوشخط معرب بر کاغذ کشمیری با لوح طلائی و جدول طلائی و سرخی و لاجوردی۔

کاتب کتاب را چہار حصہ نمودہ و در شروع ہر حصہ لوح طلائی مختصر ساختہ است حصۂ اول ۲۷۹ صفحات یعنی دو صد و ہفتاد و نہ و سطور ہر صفحہ سی و یک ۳۱ ختم بر فصل زائے معجمہ و باب رائے مہلہ۔

حصۂ دوم شروع از فصل سین مہلہ و باب رائے مہلہ و ختم بر فصل سین مہلہ و باب مین مہلہ جملہ صفحات دو صد و چہل و ہشت ۲۴۸ و سطور ہر صفحہ سی و یک ۳۱ حصۂ سوم شروع از فصل شین معجمہ مع العین المہلمہ

جملہ صفحات دو صد و سی و شش ۲۳۶ و سطور بر ہر صفحہ سی و یک ۳۱۔

حصۂ چہارم شروع از فصل الطاء المہملہ مع اللام تا آخر کتاب۔ جملہ صفحات دو صد و پنجاہ و دو ۲۵۲ و سطور فی صفحہ سی و یک ۳۱ در آخر سال کتابت و نام کاتب تحریر نیست اما بلا ہم تخمیناً نوشتہ سہ صد ۳۰۰ سال خواہد بود۔

نسخۂ نمبری ۵۸۴ بر کاغذ خان بالغ خانی مجدول طلائی بخط نسخ خوشخط و محشی بحواشی مفیدہ و بر حواشی ہم جدول طلائی کشیدہ برائے کتب خانہ نواب شہاب احمد خان در سال ۹۹۱ھ ابو بکر بن ابو محمد مکی تحریر نمود از اول بست و چہار ورق کم است و از لغت عترب شروع ختم کتاب بر ورق ۵۹۷ است و جملہ اوراق بعد طرح بست و چہار ورق اولین ضائع شدہ۔ ۵۷۳ باقی ست سطور فی صفحہ ۲۵۔

شرفنامۂ احمد منیری

و بنام فرہنگ ابراہیمی ہم مشہور است۔ کتابے نادر و کمیاب تصنیف شیخ ابراہیم قوام الدین فاروقی مرید و خلیفہ مخدوم جہانیان ست۔ ابراہیم موصوف در تصوف ہم مقام اعلیٰ داشت۔ و مقبرۂ او در لکھنوتی است کما ذکر فی محبوب الالباب۔
مصنف ممدوح کتاب را بنام مخدوم شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری المتوفی ۷۸۲ھ موسوم نمودہ و در عہد سلطنت سلطان ابوالمظفر رکن الدین باربک شاہ بن ناصر الدین محمود شاہ اول والی بنگالہ کہ از سال ۸۶۴ھ تا ۸۷۹ھ سلطنت می کرد کتاب مذکور تصنیف شد
شروع کتاب این است:۔

بنام خداوند ہستی بہ است ٭ سرآغاز ہر نامہ را کہ ہست
خداوند انس و خداوند جان ٭ خداوند جسم و خداوند جان
سپاس و ستایش فزون از قیاس ٭ مر او را کہ عقل آفرید و حواس
کہ آرد برون‌ش درون بحار ٭ صدف را بہا دید دُر در کنار
بگوہر بیاراست دو کان کان ٭ ببازار کون و مکان کن فکان
عرض را بہ جوہر کند پایدار ٭ بہ چرخ فلک نیز بخشد مدار
پدید آورد بوالبشر را ز طین ٭ ہمہ دیگر انسند ز ماء مہین

بعد خطبہ در یک باب معانی حروف مفردہ مع شواہد اشعار بیان می نماید یعنے میگوید کہ الف در زبان فارسی برائے چند معانی می آید و شاہد آن از کلام شعرائے کاملین می آرد۔ بعد بیان حرف الف معانی حرف با موحدہ بیان می کند و ہم چنین بعد آن ترتیب لغات باین طور کردہ حرف اول را باب قرار دادہ و حرف آخر را فصل۔ پس لفظ احسان در باب الالف فصل النون مذکور ست۔ و لفظ کامیاب

دربابِ الکاف فصل الباء دہم چنین ۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۹۳ فن لغت مخزون ست نستعلیق صاف
نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما در آخر یک مہر ثبت ست دران بسال
۱۲۶۵ھ ہجری خواندہ می شود۔ و بر اول چند مواہیر بودہ۔ آن را حک کردہ اند بہ وا نسبت
غیر عجب نیست کہ مکتوبہ اواخر صدی یازدہم باشد
جملہ اوراق ۲۵۸ و سطور فی صفحہ ۲۳ ۔

شمس البیان

میرزا خان متخلص بہ طپش حسب فرمائش نواب امیر الملک شمس الدولہ سید احمد علیخان
ذو الفقار جنگ بہادر والی مرشدآباد در سال یکہزار و دو صد و ہفت ہجری بزبان فارسی
تصنیف نمودہ اصطلاحات زبان اردو کہ در دہلی و روزمرہ فصحائے اردوئے معلی استعمال می شود
بہ ترتیب حروف ہجا جمع نمودہ و کتاب را بر دو قسم تقسیم کردہ۔ نوع اول در ذکر محاورات
عوام و نوع دوم روزمرہ خواص۔ اول کتاب این است:۔

بعد تحمید حضرت سخن آفرین کہ زبان انسان را بانواع اقسام قدرت گویائی
بخشیدہ و پس از تمہید نعت ختم النبیین کہ نکتہ سنجان سخن رس را بفیضان نطق و بلاغت مشرف
گردانیدہ ذرۂ بیمقدار ہیچمدان متخلص بہ طپش مرزا خان معروض رائے محاورہ دانان فصیح زبان
و لطیفہ شناسان صحیح بیان میگرداند کہ چون در خاطر امیر بلا نظیر مظہر محاسن تدبیر سعد اکبر سپہر
حشمت و اجلال نیر اعظم برج دولت و اقبال زیب مسند شوکت و کامگاری نگین خاتم
ابہت و نامداری نبرد کی باز وے کشور کشایان مصلحت آموز فرمانروایان سورۂ الطاف
رحمانی سوید سخنور آسمانی مرجع و مآب جمہور علو نفس پاکی طینت مشہور بحسن خلق یکتائی روزگار
بل روزگار را سرمایۂ افتخار مرکز دائرۂ مروت ناصب اعلام فتوت قدوۂ روسائے عالیمقام
مرتبہ سنج شعرائے ذو الاحترام عندلیب گلستان معانی گل سرسبد چمنستان سخندانی نقاد جوہر
اہل زبان معیار ہر صاحب زبان ہنر پرور فیض گستر شگفتہ رو لطیفہ گو افصح الفصحا امیر الشعرا
نواب سپہر جنگ امیر الملک شمس الدولہ سید احمد علیخان بہادر ذو الفقار جنگ دام اقبالہ وعم
افضالہ خطور نمود کہ نسخۂ اصطلاحات دیار دہلی روزمرہ فصحائے اردوئے معلی آنچہ در
بعضے اشعار منظوم می گردد فہم و در دستان ہر آنانکہ در امصار بعید واقع اند با دراک
کنہش نمیرسد بزیور تالیف آراستگی یابد تا مطالعۂ آن انواع کتابت را صراحت بخشد و

بر طالبان این فن کار آسان گردد امتثالاً لامرہ تحصیل این سعادت واجب دیدم و بتقدیم ارشاد مصروف گردیدم اما چون این نسخہ ایست مبین مصطلحات ریختہ باصناف لطائف معنوی آمیختہ لہذا برعایت خطاب کارفرما موسوم شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان گردید و در سنہ یکہزار و دو صد و ہفت از ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در شہر محرم الحرام بتاریخ بست و دوم در بلدۂ مرشد آباد باتمام رسید۔

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۶۶ فن لغت مربوط ست بخط معمولی نوشتہ محمد نصیر الدین حیدرآبادی ست کہ در سال یکہزار و دو صد و ہشتاد ہجری در ہمین حیدرآباد دکن تحریر نمودہ

جملہ صفحات آن ۷۶ و سطور فی صفحہ ۱۱ ۔

در آخر این یک رسالہ فرہنگ ظفرنامہ اقبال نادری بخط ہمین محمد نصیر الدین شامل است ۔

جملہ صفحات آن یازدہ ست و در آخر نوشتہ کہ تمام شد اصطلاحات ترکی ۔

فرہنگ ترکی

محمد تقی بیگ ابن معصوم بیگ ابن قوام الدین بیگ لغت مصنفۂ شخص دیگر را
تیب جدید وسہل دادہ ونیز بر اصل اضافہ لغات نمودہ۔
خطبۂ کتاب این است دو چہار جا الفاظ ضایع شدہ خواندہ نشدہ ہمین طور بعینہ
ن کردہ و بجائے الفاظ ضایع شدہ بیاض گذاشتہ شد۔
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ۔
شدہ نماند کہ فرہنگے ترکی مرحوم
غت واصطلاح ہر طائفہ جمع نمودہ از ترتیب حرف ثانی غافل شدہ بود ازین
ب اگر برائے دانستن لغتے بآن فرہنگ رجوع می شد۔ اکثر این بود کہ آن لغت
طلوبہ یافتہ نمی شد لہذا فقیر حقیر کثیر التقصیر محمد تقی بیگ ولد ابو المعصوم بیگ ابن
ترکمان قراقو نیلو مدتہا خود را صرف ترتیب کلمات ولغات د
روف این فرہنگ را بلحاظ حرف ثانی مرتب نمودہ بعنایت الٰہی بر حسب مدعا ترتیب
اد واز کتب معتبرہ آنچہ ممکن بود بہان رعایت وترتیب در ابواب وفصول اضافہ
نمودہ۔ از افراد اتراک لغتے ضرورتے افتد بے تصدیع بسہولت و
سانی یافتہ شود وآن واین فقیر را بفاتحہ خیری یاد نماید۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۹۸ فن لغت مخزون ست خط معمولی بد خط
نوٗبہ سال یکہزار ویکصد وچہل ہجری در شہر احمد نگر دکن است۔
جملہ صفحات ۱۸۳ وسطور فی صفحہ ۱۶۔
و در خاتمہ این عبارت مرقوم ست۔
تمت تمام شد این کتاب وترتیب یافت بفصول وابواب برعایت حرف

ثانی بعون و عنایت ربانی در نهم شهر صفر ختم بالخیر والظفر در بلدهٔ احمدنگر که تاریخ ہجری
ہزار و صد و چہل و تاریخ جلوس محمد شاہ غازی سنہ ۹ و تاریخ فصلی ۱۱۴۷ سنہ بود تا آن کسی
بخوانند این فقیر را بفاتحه یاد آورده ممنون سازد که عمرے را بجہت نمودن و ترتیب دادن
این کلمات صرف نموده تا شایقان و متکلمان این زبان را لغتے اگر احتیاج افتد بآسانی
دیده و دی بیابند و بمعانی که آمده واقف و آگاه گردند الحمد لله علی اتمامه ۔

دران لغات فارسی و ترکی جمع نموده ترتیب کتاب بر حروف ہجاست.
پس حرف اول لفظ را باب قرار داده و حرف آخر را فصل پس لفظ کالیدن باب
الکاف مع النون می نویسد۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ از اول دو ورق ناقص است و نام مصنف و مولف
بخوبی معلوم نشده اما در آخر کتاب یک قطعہ تحریر است ازان معلوم می شود کہ نام
کتاب فرہنگ جعفری و نام مصنف جعفر ست۔ قطعہ مذکور این است :۔

زیبد کہ از ذخار فرہنگ جعفری ختم اللغۃ بگویمش از بیک بنگری
چون کردم ابتدا و تمامش ہشت ماہ در سال ختم ہجرت ختم پیغمبری
دارم امید آنکہ چون بینی خطائے من برمن خطا نگیری و بے باک بگذری
ورزانکہ خشم داری و بر خاش میکنی تسلیم می کنم کہ تو دانی و داوری

تمت تمام شد کتاب فرہنگ بعون اللہ تعالی کاتب العبد فقیر حقیر عبدالمومن
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۳۰ فن لغت مخزون ست خوشخط بخط نسخ کاغذ خان
بالغ با جدول طلائی مکتوبۂ سال یکہزار و چہل و یک ہجری بقلم عبدالمومن است ۔
جملہ صفحات ۳۶۷ و سطور فی صفحہ ۲۱۔

قواعد الفرس

بزبان عربی در بیان قواعد فارسی۔ مصنف نام خود ننوشتہ۔
موضوع رسالہ بیان قواعد نحو و صرف زبان فارسی ست۔ بزرگے برائے اہل عرب این رسالہ بزبان عربی تصنیف نمودہ۔ تا حضرات عرب بملاحظہ این رسالہ بقدر ضرورت بزبان فارسی واقف شوند۔
نام رسالہ قواعد الفرس ست و مرتب ست بر چہار باب:۔

باب اوّل در بیان اسماء۔
باب دوم در بیان افعال۔
باب سوم در بیان حروف۔
باب چہارم در تعداد اسماء۔

شروع رسالہ این است:۔
" الحمد للہ الذی یحیی من تواتر نعمائہ تدوین قواعد الفرس بکرام الطافہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید العرب والعجم وعلی آلہ واصحابہ البانین لمبانی الادب وبعد فہذہ رسالۃ مشتملۃ علی القواعد الفارسیۃ و ملتفیۃ لمن حفظہا بمعرفۃ لسان الفارسیۃ قد سلکت فی بیانہا فوائد من فوائد تالیہا اذنی مستمعا من کلام البلغاء ونظمت قوانینہا عدرا من درر غاص بہا ذہنی مستشہدا بابیات الفصحاء وافرغت فی قالب البیان اکثر ما ہو من مفصلات الفرس وسمیتہا الاحتوائہا علی بیان قواعد الفرس اسئل اللہ النافع ان ینفع بہا ویفیض کثیرا علی صاحبہا وطالبہا وجعلتہا علی اربعۃ ابواب معتصما بہ لا الہ الا ہو ربی توکلت علیہ وہو حسبی الباب الاول

فی احوال الاسم الباب الثانی احوال الفعل الباب الثالث فی احوال الحرف،
لباب الرابع فی تعداد الاسم وترجمته بالعربیة سواء کان عینا او معنی الخ:"
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ در نمبر ۱۹ فن لغت شامل ست بخط نستعلیق مکتوبہ
سال نہصد و شصت و یک ہجری ست۔ نام کاتب مذکور نیست۔ جملہ اوراق ہفدہ ۱۷۔
سطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵۔

لغات نعمت اللہ

تصنیف نعمت اللہ بن احمد بن مبارک رومی در بیان لغت فارسی۔ اولش این ست :۔

حمد بیقیاس و شکر ناسپاس آن مالک بی ہمتای را کہ ملکش بی انباریست و درگاہ لطفش با بندگان مخلص باز غفار الذنوب ذات پاک اوست ستار العیوب صفات بی ہمتای او قطعہ۔

ای بوصف بیان ما ہمہ ہیچ | ما بکنہ | سم
ای یقین و گمان ما ہمہ ہیچ | (بیاض است)

درود بی غایت و صلوٰۃ بی نہایت بر روضۂ آن سید کائنات و خلاصۂ موجودات شفیع المذنبین یوم العرصات۔

کتاب مرتب ست بر سہ اقسام۔

در قسم اول فارسی بہ ترتیب ہجا نوشتہ۔

در قسم دوم قواعد زبان فارسی ذکر نمودہ۔

در قسم سوم اسماء جامدہ بہ ترتیب حروف ہجا بیان کردہ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۰۰ فن لغت مرتب ست بخط نستعلیق صاف مکتوبہ سال نہصد و نود و سہ ہجری بقلم عثمان بن محمد می باشد جملہ صفحات ۳۵۱ و سطور فی صفحہ ۲۵۔

مؤیّد الفضلاء

تصنیف محمد بن لاد دہلوی متوفی بعد ۹۲۵ھ۔

در لغات عربی و فارسی و ترکی کتابے است جامع و حامل لغات ضروریہ از کتب لغات متعددہ آن را جمع نمودہ۔ اولش این ست:۔

محامد متوافرہ و مدائح متکاثرہ مر دادار دادار او تنگری توانا را کہ بتالیف چندین حروف معدودہ و چندین لغات نامحصورہ و کلمات غیر محدودہ پرداخت کہ لوکان البحر مداداً بکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی بلکہ لوان مافی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر مانفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم وبحکمت بالغہ خود حامل آن لغات بے حد و شامل آن کلمہ بے عد نسخۂ انسانیہ کہ محرم اسرار الٰہیہ است کتابے است بے نظیر و مجموعہ ایست دلپذیر صراح عالم کبیر ساخت کما قال جل و علیٰ وعلم آدم الاسماء کلھا۔

کتاب باعتبار لغات بر حروف تہجی مرتب است۔

حرف اول الفاظ را کتاب قرار دادہ یعنی لفظے کہ در اول آن الف باشد در کتاب الالف ذکر مے کند و برائے حرف آخر کلمہ سہ فصل در ہر باب مقرر نمودہ۔

فصل اول در لغات عربی فصل دوم در لغات فارسی فصل سوم در لغات ترکی اگر لفظے ازان یافتہ شد۔

و در خاتمۂ کتاب اعداد و حساب و بعضے تصرفات فرس بدان ملحق نمود کہ دران فوائد بسیار است۔

در کتب خانۂ آصفیہ سہ نسخۂ قلمیہ ازان بر نمبر ہائے ۹۱ و ۲۲۳ و ۲۳۰ فن لغت موجود ست اما نسخۂ نمبری ۲۲۳ خوشخط بخط نستعلیق با جدول طلائی بر کاغذ خان بالغ در آخرش نام کاتب

نہ سال کتابت لیکن بخیال من نوشتہ اوائل صدی دوازدہم می باشد۔
جملہ اوراق ۲۹۷ وسطور فی صفحہ ۱۹۔

ونسخۂ نمبری ۴۴ بخط عادی نسخۂ صحیحہ جابجا محشی وبعض لغات جدیدہ برحاشیہ کسے اضافہ نمودہ نوشتہ سنہ ۱۱۱۱ ہجری نام کاتب مرقوم نیست۔ جملہ صفحات ۴۴۴ وسطور فی صفحہ ۱۷۔

نسخۂ نمبری ۹۱ مکتوبہ سال یکہزار و یک ہجری است نام کاتب مرقوم نیست۔
جملہ صفحات ۸۳۰ وسطور فی صفحہ ۱۲۔
سیزدہ ورق دراول ویکی ورق درآخر جدید الخط است۔

گفتار ہندوستانی

و نام دوم او مخیلۃ الشعرا از ہر دو نام سال تصنیف یکہزار و دو صد و ہشتاد و ہفت ہجری حاصل می شود و در فہرست مطبوعۂ کتب خانہ آصفیہ از نام مخیلۃ الشعرا درج شدہ تصنیف محمد نصیر الدین بن عباس متخلص بہ نقش حیدرآبادی است محاورات زبان اُردو را جمع نمودہ زبان کتاب را دوست و سبب تالیف کتاب ہمان مضمون نوشتہ کہ علی اوسط لکھنوی در نفیس اللغات نوشتہ بود کہ چون مولوی اوحد الدین بلگرامی نفایس اللغات در لغات اُردو نوشتہ و بوجہ اینکہ آو از اہل قصبات بود اکثر بموجب محاورہ شہر خطا کردہ ہذا برائے اصلاح این کتاب نوشتہ شد۔ شروع کتاب این است:-

حمد بیحد معلوم قلم ہوتی اگر نہ ادراک و اہمہ مستلزم محال اور لغت بیعدد وقوم رقم ہوتی اگر دراکہ ناطقہ منتج محال ہوتا کسی محاورہ کی تعریف احد میں سمائی نہیں لب کو سکوت سے سرگوشی ہے کسی نعت کی توصیف احمد میں بن آئی نہیں زبان پر حرف خموشی ہے صلی اللہ علی محمد و علی آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار و در خاتمۂ کتاب ابیات ذیل مرقوم است۔

جو تائید یزدان قادر ہوئی ۔۔۔ یہ اتمام تالیف نادر ہوئی
ہے گفتار ہندوستانی جو نام ۔۔۔ وہ تاریخ آغاز یہ اختتام
تھی ماہ جمادی کی اول ربیع ۔۔۔ تھی پچیسوین اور دن بھی ربیع
جو بار اسے اثنا سی الحال ہیں ۔۔۔ پیمبر کی ہجرت کے وہ سال ہیں
ہیں اشعار اس میں عجیب و غریب ۔۔۔ ہیں امثال جس میں غریب و عجیب
یہ دستور ہے شاعروں کیلئے ۔۔۔ یہ گلزار ہے خاطروں کیلئے

الٰہی یہ اظہر من الشمس ہو　　الٰہی یہ آمین من الاس ہو
کہیں جامع اصطلاحات بول　　تو چھوٹے سے منہ سے بڑی بات لو
رہیں رمز ایمی سے یوں بہرہ یاب　　نصر من اللہ دین کتاب
سکونت گہ حیدرآباد ہے　　جواں روز وں و بھر آباد ہے
خدا اسکو آباد و شاداں رکھے　　خدا اس کو مانند ارماں رکھے

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۴۸ فن لغت مربوط است بخط معمولی و مبیضہ اولی از مسودۂ مصنف است و درین مبیضہ جابجا بر حاشیہ خط مصنف موجود است جابجا عبارات بر حاشیہ زیادہ کردہ و جا ہا در متن عبارت را قلم زد نمودہ این دلیل قطعی است کہ نسخہ موصوفہ مکتوبہ و نظر ثانی کردہ خود مولف است ۔

صفحات ۳۴۶ سطور ۱۳

مخزن اسرار

تصنیف و تالیف نیاز علی بیگ نکہت ساکن جہان آباد بزبان اردو ست محاورات و لغات زبان اردو مصنف ممدوح دران جمع کردہ۔

محمد نصیر الدین بن عباس متخلص بہ نقش حیدرآبادی کتاب مذکور را بطور خود در سال ۱۲۸۳ھ ہجری در حیدرآباد دکن مہذب و مرتب نمودہ اول کتاب این است۔

حمد بیحد اسکو زیبا ہے کہ جس نے اہل بیان کو ناطقہ عطا فرمایا ہے اور نعت بے عدد اسکو بجا ہے کہ جس نے اہل زبان کو ذائقہ فصاحت کا چکھایا صلی اللہ علی محمد و علی آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار۔ پس واضح ہو کہ کمترین محمد نصیر الدین نقش تخلص نے حسب استدعا بعض احبابوں کے یہ کتاب کہ مخزن الاسرار فوائد سے تالیف کی ہوئی نیاز علی بیگ نکہت ساکن شاہجہان آباد کی بے ترتیب حشو و زواید سے بھری ہوئی تھی علی الترتیب جمع کر کے لکھا فقط ۱۲۸۳ھ میں

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۳ فن لغت مخزون است بخط عادی نوشتہ خود محمد نصیر الدین متخلص بہ نقش است۔

جملہ صفحات ۳۶۲ و سطور فی صفحہ ۱۳ مکتوبہ ۱۲۸۴ھ ہجری است۔

مصطلحات ٹھگی

علی اکبر الہ آبادی سررشتہ دار محکمہ ٹھگی ڈکیتی جبلپور منشی کرنیل طامس پاٹرس اسمتھ بہادر و کرنیل کپتان سلمن صاحب در بیان اصطلاحات قزاقان کہ در اردو او شان را ٹھگ و ڈاکو نامند کتابے نوشتہ دران ہفتصد و چہل اصطلاح جمع کردہ و معنی ہر یک بزبان اُردو بیان نمودہ۔ و در خطبہ حالات قلع قمع قزاقان کہ بہ تدابیر انگریزان در ہندوستان ظاہر شد بیان نمودہ و بعد خطبہ یک فہرست تحریر کردہ ازان معلوم می شود کہ از ابتدائے ۱۸۲۶ء لغایت ۱۸۳۵ء یکہزار و پانصد و پنجاہ و یک قزاقان مخوذ و محبوس گردیدند و ہندوستان از ظلم و ستم و قتل و نہب و غارت ایشان رہائی یافت۔ شروع کتاب این است:۔

"حمد و سپاس زیادہ اندازۂ شرح و بیان ذی جان سے جناب خلاق ہجدہ ہزار عالم کو زیبا ہے کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ و حکمت بالغہ سے انسان خاکی بنیان کو بطبایع متضاد پیدا کیا اور لغات مختلفہ و اصطلاحات جداگانہ سے گویا اور درود و سلام افزون طاقت طلاقت لسان جن و انسان سے برگزیدہ داور داد حضرت رسول مختار صلعم کو بجا ہے کہ جس نے گروہ سعادت پژوہ کو وعدہ کرامت فرمایا اور فرقۂ شقاوت اساس کو وعید سیاست سنایا الخ"

و در آخر کتاب یک عرضی بظاہر بنام کرنیل طامس نوشتۂ مصنف مذکور است کہ ہمراہ آن کتاب مذکور خدمت او شان پیش کردہ۔ و آن عرضی این است:۔

جناب غریب پرور دریا نوال فیض رسان منبع جود و الاحسان حاتم زمان نوشیروان دوران دام اللہ اقبالہٗ و اجلالہٗ

بحضور فیض گنجور عرض کرتا ہے

خداوندا فدوی نے جب سے یہ کتاب بنظر کہ ظاہرا مطلوب خواص و عوام و صاحبان

ذوی الافہام سے تصنیف کی تھی ارادہ بھیجنے کا خدمت عالی میں واسطے ملاحظہ بندگان والا
کے رکھتا تھا لیکن بمقتضائے "کل امر مرہون باوقاتہا" اب تک اتفاق ترسیل کا بسبب
عدم فرصت و مقابلہ کے نہ ہوا تھا اب فدوی ایک نقل اوسی کتاب کی بعد مقابلہ کے
اور سب لغتوں پر اعراب بنا دئے ہیں اور بخوبی دیکھ لیا ہے حضور پرنور میں گزرانتا ہوں ع
گر قبول افتد زہے عز و شرف ۔ بندہ نے لغت تفسیری انبر ویکر سرخی سے لکھے ہیں اور
جہاں کہیں عبارت میں تذکرۃً لغات اصطلاحی ٹھگوں کے واقع ہوئے ہیں وہاں بھی
فدوی نے سرخی سے مد اوس پر بنا دیا ہے کہ کسی کو بسبب عدم واقفیت کے شبہ نہ ہووے
کہ یہ لفظ کسی اور زبان فارسی و عربی وغیرہ کا ہے بلکہ علامت مد سے سمجھ لیا جاوے کہ لغت
ٹھگی کا ہے اور اگر شرح معنی اس کے دریافت کرنا منظور ہووین تو اوسی لفظ کے خاص
مقام پر نکال کر معنے اوس کے ملاحظہ کریوے ۔ بندہ کا ارادہ تھا کہ حلیہ لغتوں کا لغتوں کے
ساتھ لکھ کر معنی اوس کے بیان کرے لیکن جناب آقائے نامدار کپتان ولیم ہنری سلیمن صاحب
بہادر نے فرمایا کہ اس طرح کتاب ذرہ طولانی ہو جاویگی فقط لغتوں پر زبر و زیر لکھ دینا
کافی ہے جو کوئی رسم خط سے واقف ہو گا بخوبی پڑھ لیگا چنانچہ فدوی کو سوائے اوسکے اعراب
امر کے بن نہ پڑا لیکن جناب جیمس پاٹن صاحب بہادر و جناب کرنیل طامس پاٹرسن اسمٹ
صاحب بہادر کے واسطے جو فدوی نے ایک ایک نقل تیار اس میں حاشیوں پر چہرہ لغت کا
جیسا کہ اہل لغت کا دستور ہے لکھ دیا ہے اگر جناب عالی کی مرضی ہووے تو
اس کتاب پر بھی لکھ دیوے نہیں تو اعراب کہ لگا دیئے ہیں کافی ہیں ۔ مطلب اس
کتاب کے گذراننے سے فدوی کا یہ ہے کہ شاید کسی وقت اوس کے ملاحظہ سے فدوی کا
دھیان خاطر مبارک پر گذریگا ۔ زیادہ حد ادب ۔ آفتاب دولت و اقبال کا ہمیشہ روشن رہو ۔

فدوی

عرض علی اکبر سررشتہ دار کچہری جنرل سپرنٹنڈنٹی مقام جبلپور ۔ معروضہ پنجم جون سنہ ۱۸۳۶ عیسوی

نسخهٔ موجودہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۷۵ فن لغت مخزون است بخط نستعلیق
نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست ۔ اما در عرضی تاریخ پنجم جون سنہ ۱۸۳۶ مسیحی
نوشتہ است ۔ ۱۲۵۲ھ
جملہ صفحات یکصد و چہل و چہار ۔ و سطور فی صفحہ دوازدہ ۔

نفیس اللغات

تصنیف سید علی اوسط ہندی لکھنوی شاگرد رشید ناسخ در بیان لغات اُردو ہندی است۔

علامۂ اوحد الدین بلگرامی کتابے نفائس اللغات نام در لغات ہندی نوشتہ بود از علامۂ بلگرامی آنچہ تسامح وغیرہ در نفائس اللغات واقع شدہ بود سید علی اوسط تصحیح آن نمودہ۔ اول کتاب اینست۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ وآلہ المجتبین الطاہرین المعصومین۔ اما بعد باعث تحریر و سبب تسطیر این کتاب فصاحت انتساب آنکہ ہر زبانے از عرب وعجم را ضرور بود کہ منضبط شود بصحت واغلاط مخبر باشد و زبان ہندی را کسے تا حال متوجہ نشدہ بود الا آنکہ در زبانہائے سابق رسالہ ہائے مختصر کہ بیشتر از دو سہ چیز نبودند بہ لغاتیکہ بر فارسی و عربی آن کسے مطلع تالیف فرمودند و بعد از ان شخصے مولوی اوحد الدین از اہل بلگرام کہ قصبۂ از مضافات لکھنؤ است دخل در معقولات دادہ کتابے ضخیم و حجیم در زمانہ بادشاہ محمد علی شاہ خلد آرام گاہ تالیف نمود وآن کتاب مزین بحلیہ طبع شد چون ارباب فرہنگ کہ منتخب زباندانان و منتخب فصیحان بودند آن کتاب را نہ پسندیدند چراکہ مولف کتاب مذکور مرد قصباتی بود وار دوئے لکھنؤ و محاورات آنچہ بر زبان فصیحان و شعرائے ہندوستان خصوصاً شیخ ناسخ مرحوم کہ زبان ہندی انچنان تراشیدہ درست کردہ اند کہ کلام او شان مستند فصحائے ہند است پس چگونہ زبان اہل قصبہ پیش زبان مردم لکھنؤ فروغ پذیرد الخ۔

نسخۂ کتبخانۂ آصفیہ کہ دو جلد مجلد بر نمبر ۲۸۴ و ۲۸۵ فن لغت مربوط است مکتوبہ ۱۲۸۳ھ بخط محمد نصیر الدین منقول از نسخۂ مولف است خط معمولی جملہ صفحات جلد

اول ۵۰۵ وسطور فی صفحه ۱۲ واین جلد بر حرف بای فارسی ختم است وجلد دوم از
تاء مثناة فوقانی شروع و بر خاء معجمه ختم جملۀ اوراق ۲۲۲ - وسطور فی صفحه ۱۳ - واین جلد
دوم نوشتۀ محمد نصیر الدین سال یکهزار و دو صد وهشتاد و دو هجری است - کتاب مذکور
غالباً تا حال چاپ نشده و زیاده مشهور هم نیست کمیاب است -

بوستان

تصنیف شیخ مصلح الدین محمد بن عبداللہ شیرازی متوفی سنہ ۶۹۱ ششصد و نود و یک ہجری۔
کتابیست مشہور و معروف و در درس طلبہ داخل و رائج است۔
شعر اول این ست۔

بنام خداوند جان آفرین — حکیم سخن در زبان آفرین

حالات فضائل و مناقب شیخ سعدی ہم در کتب مرقوم و مسطور است اعادہ آن غیر ضرورت ندارد۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بنمبر ۴۲ فن مثنویات مربوط است خوش خط نستعلیق ایرانی کاغذ خان بالغ با جدول طلائی مکتوبہ غرۂ جمادی الثانی سال نہصد و ہشتاد و چہار ہجری اسم کاتب نوشتہ بود اما حک کردہ شد بر حاشیہ و نیز لفظ چہار بعد ہشتاد بود آنہم حک کردہ شد چراکہ بر حاشیۂ کتاب منطق الطیر ہم نوشتہ از حاشیۂ صفحۂ اول بوستان منطق الطیر شروع است و ہر ورق ہشتاد و ہشت ختم در خاتمۂ منطق الطیر کہ بخط ہمین کاتب بوستان است سال کتابت نہصد و ہشتاد و چہار ہجری نوشتہ است۔ جملہ اوراق ۸۳ اسطور فی صفحہ ۱۲۔

خمسۂ امیر خسروؒ دہلوی

خمسۂ امیر خسروؒ خواجہ ابوالحسن بن محمود سیف الدین لاچین متوفی ۵۲۵ھ پانصد و بست و پنج ہجری متضمن است بر پنج کتب
(۱) مطلع الانوار (۲) شیرین و خسرو (۳) لیلی مجنون (۴) آئینۂ سکندر (۵) ہشت بہشت۔
کتاب مشہور و معروف متداول میان خاص و عام است۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۲۳۹ فن مثنویات نستعلیق ایرانی بر کاغذ خان بالغ مجدول طلائی و عنوانات ہمہ از اول تا آخر بحروف طلائی نوشتہ در ہر سطر چہار مصرعہ نوشتہ جملہ اوراق آن ۲۲۸ سطور فی صفحہ ۲۰ مکتوبہ ۸۹۲ھ ہجری بقلم محمود بن حسن نیساپوری۔
ترجمۂ امیر خسروؒ بشرح و بسط تمام تحت دیوان خسرو مرقوم شد انجا باید دید۔

خمسہ نظامی علیہ الرحمہ

نظامی الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۶ھ پانصد و ہفتاد و شش ہجری مجموعہ پنج مثنوی ست اول آن مخزن الاسرار کہ مطلعش این است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ‏ ‏ ‏ ‏ ہست کلید در گنج حکیم

و امیر خسرو و ملا و داعی و عرفی و ہاتفی تتبع ہمیں مثنوی نمودہ مخزن الاسرار خود گفتہ اند۔

دوم آن مثنوی خسرو شیرین مطلعش۔

خداوندا در توفیق بکشا ‏ ‏ ‏ ‏ نظامی را رہ توفیق بنما

مثنوی سوم لیلی مجنون مطلع آن۔

اے نام تو بہترین سر آغاز ‏ ‏ ‏ ‏ بے نام تو نامہ کے کنم باز

مثنوی چہارم ہفت پیکر مطلع آن۔

اے جہان دیدہ بود پیش از تو ‏ ‏ ‏ ‏ ہیچ بودے نبود پیش از تو

مثنوی پنجم۔ شرفنامہ مشہور بہ سکندر نامہ است۔ مطلع دفتر اول۔

خدایا جہان بادشاہی تراست ‏ ‏ ‏ ‏ ز ما خدمت آید خدائی تراست

مطلع دفتر دوم کہ آن را اقبال نامہ ہم گویند۔

خرد ہر کجا گنجے آرد پدید ‏ ‏ ‏ ‏ ز نام خدا آن را سازد کلید

درین کتب خانہ آصفیہ سہ نسخہ قلمی بر نمبر ۸ و ۴۴ و ۵۶ موجود است۔

نمبر ۸۔ نستعلیق بخط ولایت۔ کاغذ خان بالغ با جدول و لوح طلائی در ہر صفحہ چہار مصرع و بر حاشیہ ہم نوشتہ۔

جملہ اوراق یکصد و چہل و یک و سطور فی صفحہ بست و پنج بر پشت ورق ۱۰۶ ایک صفحہ تصویر دستی و بر پشت ورق ۱۴۱ ہم تصویر دستی و سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست۔

نمبر ۴۴ ہم بخط ولایت نستعلیق کاغذ خان بالغ نسخۂ قدیمہ سال تحریر و نام کاتب نیست
بظاہر محررہ کم از کم سہ صد سال نخواہد بود جملہ اوراق دو صد و ہفت وسطور فی صفحہ بست و
یک ۔ نمبر ۵۶ ہم خط نستعلیق ولایتی کاغذ خان بالغ در ہر صفحہ چہار مصرع بالوح وجدول طلائی۔
جملہ اوراق سہ صد و چہار دہ سطور نوزدہ در ہر صفحہ۔
خمسۂ مذکور در ہندوستان و ایران وغیرہ بارہا چھاپ ہم شدہ۔ چنانچہ مطبوعۂ بمبئی بر نمبر
۹۷ موجود است۔

خلاصۂ خمسۂ نظامی علیہ الرحمہ

اولش این است:—

بر اصحاب دولت و ارباب مکنت واجب و لازم است کہ بعد از قرأت قرآن قدیم و سماع احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تعلیم کتب ائمہ دین در مطالعہ کلمات حکمت آمیز و تامل حرکات موضع انگیز مستغرق شوند الخ

بزرگے خمسہ نظامی را ملخص نمودہ و از ہر پنج مثنوی اشعار متعلق بر مضامین برچیدہ یکجا بترتیب ذیل جمع نمودہ۔

باب اول در توحید	باب دوم در نعت
باب سوم در صدق	باب چہارم در صبر
باب پنجم در رزق	باب ششم در قناعت
باب ہفتم در بیان فال نیک	باب ہشتم در نصیحت خاص
باب نہم در نصیحت	باب دہم در مہمات بادشاہان
باب یازدہم در صفتہ دولت	باب دوازدہم در التجا باصحاب دولة۔
باب سیزدہم در جدل و احسان	باب چہاردہم در سخاوت
باب پانزدہم در عقل	باب شانزدہم در رائے و تدبیر
باب ہفدہم در آداب سخن	باب ہژدہم در تواضع
باب نوزدہم در عبادت	باب بستم در اخلاص
باب بست و یکم در نہداشتن راز	باب بست و دوم در منع ظفر دشمنی
باب بست و سوم در مکافات	باب بست و چہارم در شناختن
باب بست و پنجم در ضعف پیری	باب بست و ششم در راحت

باب بست وهفتم در منع غیبت

باب بست وهشتم در تضرع

باب بست ونهم در بسیار خوردن

باب سی ام در منع خنده

باب سی ویکم در مذمت طمع

باب سی ودوم در ترک دنیا

باب سی وسوم در شکایت روزگار

باب سی وچهارم در شکایت روزگار

باب سی وپنجم در امثال راستان

نسخهٔ کتب خانهٔ آصفیه که بر نمبر ۱۲ فن مثنویات مخزون است خوشخط نستعلیق با لوح طلائی ودو سه ورق اولین مطلا تقطیع خورد کاغذخان بالغ نام کاتب وسال تحریر در آخر نیست اما بر صفحهٔ اول ورق کتاب سه مهر ثبت است یک مهر علی بن المکی سید ابراهیم الحسینی است وصاحب مهر این نام خود را بقلم خود بالائے مهر تحریر نموده وسال انجا یکهزار و چهل وشش نوشته ست ازان واضح می شود که سال تحریر کتاب قبل ازین خواهد بود بگمان حقیر مکتوبهٔ اوائل صدی دهم باشد عجب نیست ۔

جمله اوراق ۶۸ وسطور ۸ ۔

سکندر نامۂ برّی

تصنیف نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۶ھ پانصد و ہفتاد و شش ہجری از جملہ مثنویات پنجگانہ نظامی است کہ بنام خمسۂ نظامی مشہور و متداول است۔
حالات اسکندر و جنگ و جدال او با دیگر سلاطین نظم نمودہ۔

اول کتاب — خدایا جہان پادشاہی تراست
زما خدمت آید خدائی تراست

درین کتب خانہ آصفیہ شش نسخۂ قلمیہ و دو نسخے مطبوعہ ازان موجود نسخ قلمیہ بر نمبرہائے ۶۱۔ ۱۲۵۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۴۔ نمبر ۶۱ نستعلیق خوشخط در ہر سطر دو شعر یعنی چہار مصرعہ بر کاغذ خان بالغ با لوح و جدول طلائی مصور با ۳۰ تصاویر دستی جملہ تصاویر در آخر یک صفحہ جدید الخط است نام کاتب و سنہ تحریر موجود نیست۔
جملہ اوراق ہفتاد و سطور بست و پنج۔
و مخفی نماند کہ این نسخہ سکندر نامہ از خمسہ شخصے علیحدہ نمودہ فروخت کردہ است زیراکہ در اول دو ورق از کتاب ہفت پیکر موجود است و سکندر نامہ صفحہ ثانیہ ورق دوم شروع و از آخر ہم یک ورق قدیم موجود نیست۔
نمبر ۱۲۵ نسخۂ معمولی ایک ورق از اول ناقص جملہ اوراق دو صد و ہژدہ ۲۱۸ و سطور بر ہر صفحہ پانزدہ ۱۵۔
نمبر ۱۷۰ ہم نسخۂ معمولی خط شفیعا آمیز مکتوبہ ۱۲۴۷ھ بقلم میر لطف علی جملہ اوراق دو صد و ہفتاد و یک ۲۷۱ و سطور فی صفحہ سیزدہ ۱۳۔
نمبر ۱۷۱ نستعلیق معمولی صاف مکتوبہ ۱۰۶۶ھ ہجری یکہزار شصت و شش تمام نسخہ محشی جملہ اوراق دو صد و پنج ۲۰۵ و سطور فی صفحہ ہفدہ ۱۷۔

نمبر ۱۷۳ - خوشخط نستعلیق بخط ولایت خان بالغ عنائی در متن و حاشیه هر دو نوشته است
سال کتابت در آخر از سرخی نوشته بود کسے آن را حک کرده ظاهراً اول صدی
دوازدهم است۔

نمبر ۱۷۴ - خط معمولی بر کاغذ گنده نهایت محشّی مکتوبه ۵ سنه جلوس بادشاه غازی
فرخ شاه بمقام حیدر آباد دکن بقلم عاشق محمد بن صدر جهان ساکن همیرپور سرکار کالپی۔
جمله اوراق دو صد و شش و سطور فی صفحه هفده ۱۷۔

اما نسخ مطبوعه دو نسخه است یکے بر نمبر ۶۷ مخزون است آن مطبوعه لکهنو مطبع مرتضوی
محشّی بر شرح خان آرزو۔
جمله صفحات سه صد و سی و نه ۳۳۹ سال مطبوعه در آن مذکور اما قبل غدر ۱۸۵۷ء
چهاپ شده نسخه ثانیه مطبوعه لکهنو مطبع منشی نولکشور مطبوعه ۱۸۷۶ء بر نمبر ۲۱۸ مخزون است

شرح مخزن الاسرار

اصل مخزن الاسرار از تصنیفات جمال الدین نظامی ابو محمد الیاس بن یوسف بن موید است بر آن اکثر ارباب کمال شروح نوشته از جملہ آن ابراہیم در سنہ ۱۰۳۷ھ یکہزار وسی وہفت ہجری شرحے مختصر و مفید نوشتہ این ہمان شرح ست غالباً کمیاب است۔

اول آن شکر بیحد و سپاس بیعدد حکیمے را سزد کہ بمقتضاء حکمت بالغہ و قدرت کاملہ لسان انسان را کلید مخزن اسرار غیبی ساختہ الخ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۸۳ بخط نستعلیق صاف۔

سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست اما در عبارت نوشتہ است بتاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ ۱۰۶۸ ہجری یکہزار شصت وہشت ہجری بمقابلہ این نسخۂ شریفہ سمت اتمام وصورت اختتام یافت در صورتیکہ اصل متن مثنوی احرار از سرخی نوشتہ و شرح بسیاہی و بر حاشیہ مقابل ہر شعر عدد آن می نویسد۔

چنانچہ بر شعر آخر عدد یکہزار و چہل وشش نوشتہ است۔

جملہ اوراق یکصد و ہفتاد وپنج وسطور فی صفحہ پانزدہ۔

شیرین خسرو

تصنیف نظام الدین گنجوی رحمة الله علیه متوفی سنه ۵۷۶ه پانصد و هفتاد و شش ہجری کتابیست معروف و مشهور مقبول و مرغوب خاص و عام۔

اول کتاب۔ خداوندا دلم را چشم بگشا
بمعراج یقینم ره بنما

درین کتب خانهٔ آصفیه دو نسخهٔ قلمیهٔ آن بر نمبر ۳۸ و مثنوی ۱۱۹ و نسخهٔ مطبوعهٔ بمبئی و ایران بر نمبر ۱۱ و ۱۳۱ موجود است۔ نسخهٔ قلمیه نمبر ۳۸ خط نستعلیق عمده با جدول طلائی از اول چند اجزا ناقص جمله اوراق موجوده دو صد و هفتاد و سطور فی صفحه چهارده در آخر سال کتابت و نام کاتب مرقوم نیست۔

نسخهٔ ثانیه شموله نمبر ۱۱۹ خوش خط با جدول و لوح طلائی بر کاغذ خان بالغ خانی۔ نام کاتب و سال تحریر غیر موجود۔ جمله اوراق یکصد و شصت و هشت و سطور فی صفحه نوزده ۱۹ نمبر (۱۱) طبع ایران است و نمبر ۱۳۱ چاپ بمبئی۔

صفات العاشقین

تصنیف بدرالدین ہلالی المتوفی سنہ ۹۳۹ھ۔
بزبان فارسی مثنوی است مشتمل بر بست باب۔
شروع ازین شعر کرده۔
خداوندا درے از غیب بکشا   جمال شاهد لاریب بنما
تفصیل ابواب کتاب چنین است:
باب اول در عشق که وجود است۔
باب دوم در صدق
باب سوم در وفا
باب چهارم در خلق خوش که پایۂ راحت است مرهم جراحت۔
باب پنجم در سخاوت که در صرف مال و تحصیل کمال است۔
باب ششم در شجاعت که پائے مردانگی پیش نهادن است۔
باب هفتم در همت که روئے توجه بکار آوردن است۔
باب هشتم در احسان که محتاجان را افراختن و بینوایان را نواختن است۔
باب نهم در تواضع که سر بخاک نیاز افگندن است۔
باب دهم در آداب که ظاهر را بکردار خیر و باطن را باوصاف حمیده آراستن است۔
باب یازدهم در حیا که از ناشایست در حجاب بودن است۔
باب دوازدهم در صبر که کلید گنج سرورست و سرمایۂ حضور۔
باب سیزدهم در شکر که گفتن موجب کمال و ناگفتن موجب زوال است [illegible]
باب چهاردهم در توکل که اعتماد کردن است بر کرم حضرت رزاق [illegible]

بر نعمت منعم علی الاطلاق۔
باب پانزدہم در قناعت کہ باندک توشہ خرسند بودن است۔
باب شانزدہم در کم خوردن کہ صفائی جان و دل است۔
باب ہفدہم در کم گوئی کہ سبب نجات و موجب رفع درجات۔
باب ہژدہم در کم خوابی کہ دولت بیدار است و ہم نعمت دیدار۔
باب نوزدہم در عزلت۔
باب بستم در توحید۔

ملا ہلالی از شعرا و ماہرین و عرفا کاملین بود در ظل عاطفت امیر علی شیر در مدرسۂ نظامیہ ہرات چہار دہ سال تحصیل علوم نمودہ ہرگاہ عبداللہ خان اوزبک ہرات را فتح کرد ہلالی را بجرم تشیع حکم قتل داد مردے سیف اللہ نامی او را در ۹۳۹ھ کشت و سیف اللہ کشت ہمین مادہ تاریخ قتل اوست معلوم می شود کہ در مادہ تاریخ وفات تعمیہ است۔ زیرا کہ ازین مادہ اعداد ۹۳۷ برآمدی شود و تذکرہ نویسان وفاتش در ۹۳۹ھ نوشتہ اند و صاحب فہرست موزۂ بریطانی ہم این تاریخ اختیار نمودہ است ہلالی یک دیوان غزل کہ در فرہنگ کانپور طبع ہم شدہ است و دو مثنوی یادگار گذاشت یک شاہ و درویش و دیگر صفات العاشقین۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن مثنویات بر نمبر ۲۷ مرتب است نسخۂ قدیمہ صحیحہ بخط نستعلیق خط ایرانی با جدول طلائی است بسرخی نوشتہ در آخر نہ نام کاتب است نہ سال کتابت۔ بر خاتمہ دو مہر است در یک مہر عبداللہ قلی خان کندہ است۔ جملہ صفحات ۸۹ و سطور فی صفحہ ۱۳۔

عجائب الدنیا

تصنیف شاعر شیرین بیان شیخ جلال الدین حمزہ خراسانی آذری متوفی ۸۶۶ھ۔
شروع کتاب اینست :۔

ابتدا می کنم بہ بسم اللہ	کوست بر کل کائنات گواہ
آفرینندۂ وجود و عدم	شرف اندوز زیب طینت آدم
احمد و اللہ یا اولی الالباب	و اشکر و المفتح الابواب
ابتدا می کنم بنام خدا	صانع خلق و مبدع اشیا
جملہ اندر کمال قدرت او	قائل لا الہ الا ھو
ہمہ از فرش تا بعرش مجید	شاہدات علیہ بالتوحید
عقل گم گشتہ در صنائع او	فہم سر گشتہ در بدائع او
کردہ از حکمت درون و برون	از تراکیب مختلف معجون

درین کتاب شاعر موصوف عجائب عالم بیان نمودہ۔
و بعد حمد و نعت در مقدمۂ کتاب گفتہ کہ شاعرے غزل وغیرہ بازی و دکان سب و در مثنوی ہم ذکر قصۂ فرہاد شیرین و لیلی مجنون وغیرہ خوب نیست بلکہ باید در مثنوی مضامین حکمیہ و پند و نصائح و عجائب مذکور شود تا از ان بہرہ وافر و حظ کامل بخوانند و بینندہ حاصل شود۔
نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۴ فن مثنوی مرتب است بخط نستعلیق ولایتی بر کاغذ خان بالغ با جدول طلائی می باشد در آخر نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما بر ورق اول چند دوائر ابواب آن حک کردہ شد و در یک جا عبارت تاریخ داخلہ

کتب خانۂ شخصے ۲۲ر شعبان سنہ ۱۱ ہجری نوشتہ است نام مالک کتبخانہ وغیرہ حک کردہ اند۔
جملہ اوراق ۱۴۶ سطور فی صفحہ ۱۹۔

قصۂ گل و نوروز

تصنیف میرزا دولت رضا بیگ جنگی موجود و زندہ تا سال ۱۰۴۱ سنہ یکہزار و چہل و یک ہجری۔

نسخۂ موجودۂ کتب خانہ آصفیہ شامل نمبر ۴۴ بخط نستعلیق صاف بر کاغذ خان بالغ مجدول با جدول طلا۔

مکتوبۂ سنہ ۱۰۴۱ سنہ یکہزار و چہل و یک ہجری۔

بخط محمد ضیاء الدین پسر مصنف۔

شروع از ورق ۱۶۵ ختم بر ورق ۲۱۸ سطور فی صفحہ ۱۴ چہاردہ۔

گلشن راز

تصنیف ملا محمود شبستری متوفی ۷۰۸ھ ہفتصد و ہشت ہجری در مضامین تصوف نوشته اولش این که۔

بنام آنکه جان را فطرت آموخت چراغ دل بنور جان برافروخت

نسخہ موجودۂ کتب خانہ نمبری ۱۲۷ خط نستعلیق بخط ولایت کاغذ نشیمی تقطیع خورد با جدول طلائی

جملہ اوراق سی و شش وسطور فی صفحہ پانزدہ ۱۵

در محبوب الالباب مذکور است ملا محمود شبستری از اکابر ارباب تصوف است مولد و موطن او شبستر از توابع تبریز باعث ذات پاک حضرت ایشان شهرت یافته معاصر حسینی سادات صاحب زاد المسافرین بوده مثنوی گلشن راز پیش جملہ متصوفین عزت تمام و وسعت مالاکلام دارد شروح مطول این مثنوی و مختصر نوشته اند احوال ملا مزبور در مجالس العشاق ہم بنظر آمده در شبستر در ۷۰۸ھ بر بستر خاک اجل اقامت جاودانی انداختند رحمته اللہ علیہ۔

کنز الرموز

بزبان فارسی مثنوی درسلوک تصنیف میر حسینی سادات متوفی ۷۱۹ھ معتقد و
ـده ہجری۔
شروع ازین ابیات است:۔

باز طبعم را ہوائے دیگراست　　　　بلبل جان را نوائے دیگراست
باز شہباز دلم پرواز کرد　　　　این چہ رسم ست اینکہ باز آغاز کرد

سادات حسینی از اکابر اعیان صوفیہ و از تلامذہ و مریدان شہاب الدین سہروردی است۔
بوی خدابخش خان در محبوب الالباب در ذکر کتاب زاد المسافرین گفتہ
سینی سادات۔ مرات رموز افادات است از اکابر صوفیہ بودہ از شیخ المشایخ
رت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ استفادہ یافتہ و با شیخ اوحد الدین کرمانی
یخ عراقی ہم صحبت داشت گویند در زمانے میر مزبور و شیخ اوحدی و شیخ عراقی
ہ معتکف شدند در حالت اعتکاف میر مزبور مثنوی زاد المسافرین و شیخ اوحدی
و شیخ عراقی لمعات نوشتند این مثنوی زاد المسافرین عجب مختصرے مفیدست
برائے عابد متصوفین و ہم برائے علمائے محققین وفات سید در ہرات در ۷۱۹ھ
ع شدہ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶ فن مثنویات مربوط است بخط نستعلیق مکتوبہ یکہزار
ستادونہ ہجری از دست محمد صادق ولد علی بیگ می باشد جملہ صفحات آن پنجاہ و ہشت
ر فی صفحہ ۱۷۔

کتاب المصباح

مثنوی منظوم بزبان فارسی مشتمل بر مواعظ و حکم مرتب ست بر سه اصل محبت و فنا و نیاز۔
مصنف شیخ رشید الدین محمد الاسفراینی احوال مصنف معلوم نه شده۔
کتاب از اول یک ورق ناقص است از تصنیف سال هشتصد و پنجاه و دو هجری است چنانکه در اشعار خاتمه مذکور است۔

چو گذشت از هجرت خیر الانام هشتصد و پنجاه و دو این شد تمام

نسخهٔ کتب خانهٔ آصفیه ۱۲۳ فن مثنویات مجدول ست۔
بخط ولایت شان نستعلیق بر کاغذ خان بالغ مجدول با جدول طلائی جمله صفحات ۲۲۴ و سطور فی صفحه ۱۵ در سال نهصد و شصت و یک هجری بقلم مبارک ابن حسن شیرازی نوشته شد۔

لیلی المجنون

تصنیف مکتبی از شعرائے پارس است در سال ۸۹۵ھ ہشتصد و پنج ہجری در زمانہ سلطنت قاسم بن امیر منصور تصنیف نمودہ جملہ ابیات آن دو ہزار و یکصد و شصت است۔

اے برا حدیث ز آغاز — خلق ازل و ابد شد آواز

اے سایہ مثال گاہ بینش — در حکم وجودت آفرینش

اے کالبد آفرین جانہا — گوہر کش رشتہ زبانہا

اے طرف نہ آسمان عالی — زہر تو چون جناب خالی

اے طائر عقل عرش پرواز — بے یاد خوش تو ناخوش آواز

اے مبدع آفرید کاری — سرمایہ دہ بزرگواری

اے قطرہ ابر ز درہ ریح — در خلعت طاعتش بہ تسبیح

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۴۰ فن مثنویات مرتب ست بخط ولایت خوشخط نستعلیق کاغذ رشمی از اول تا آخر جدول طلائی نام کاتب و سال کتابت تحریر نشدہ اما نسخہ مکتوبہ کم از سہ صد سال نخواہد بود۔ جملہ اوراق ۹۱ و سطور فی صفحہ ۱۲۔

مثنوی عشقیہ

تصنیف امیر خسرو ابوالحسن الترکی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۷۲۵ھ

مطلعش۔
سرنامہ بنام آں خداوند
کہ دلہا را بخوباں داد پیوند

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبری ۱۳۱ خوش خط با لوح و جدول طلائی بر کاغذ خان بالغ
گندہ۔ سنہ کتابت و نام کاتب مرقوم نیست۔
اما در آخر این عبارت تحریر یافت۔
ہذا کتاب عشقیہ حق و ملک کمال جلال حسینی بخاری بتاریخ شہر جمادی الثانی سنہ ۹۹۹
نہصد و نود و نہ ہجری در بلدۂ لاہور ابتاع شد ازیں عبارت معلوم شد کہ کتاب نوشتہ
قبل سنہ ۹۹۹ است بگمان فقیر مرقومہ شروع صدی دہم خواہد بود۔
جملہ اوراق ۱۵۲ یکصد و پنجاہ و دو سطور فی صفحہ پانزدہ۔

مثنوی عماد

۱

بخط ولایت نہایت خوشخط نستعلیق بر کاغذ خان بالغ با جدول طلائی اصل متن حنائی ست وحاشیۂ جدید وصل کردہ شد۔

شروع مثنوی این است:۔

الحمد لخالق البرایا　　والشکر لواہب العطایا

نسخہ کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۳۸ فن مثنویات مخزون نام کاتب وسال کتابت غیر مرقوم۔ ظاہرا نوشتہ صدی یازدہم باشد۔

جملہ اوراق　　وسطور فی صفحہ ۱۰۔

مثنوی گوی و چوگان

از

تصنیف شاعر خوش بیان متخلص بہ بیانی بزبان فارسی نہایت مختصر مطلع آن -

زان پیش کہ حسب حال گویم
از خالق ذوالجلال گویم

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ مخزونہ نمبر ۴۶ مثنویات خوشخط نستعلیق کاغذ خان بالغ لوح و جدول و برحاشیہ گلگاری طلائی نوشتہ سنہ ۹۸۹ھ نہصد و ہشتاد و نہ ہجری -

بقلم سلطان محمد کاتب

جملہ اوراق بست و سہ و سطور فی صفحہ دوازدہ ۱۲ -

مثنوی ملا محمد جان قدسی

ملا محمد جان قدسی مشہدی درین مثنوی غزوات و محاربات عالمگیر نظم نمودہ وحالات تسخیر ملک بندیلہ و فتح قلعہ دولت آباد دکن وتعریف دولت آباد در سلک نظم کشیدہ ۔ اولش این ست :-

بجنگشت صحرا و عزم شکار ÷ چو صاحبقران داد دل را قرار
بفرمود تا فال ہامون زدند ÷ سراپردہ از شہر بیرون زدند
فلک خیمہ برکند اول ز جائے ÷ کہ شد بارگاہ سلیمان بپائے
نظر چون کند سوئے این بارگاہ ÷ فتد بر زمین آسمان را کلاہ الخ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۹۶ مثنویات مخزون است بخط ایرانی خوشنما بر کاغذ خان بالغ با جدول طلائی تقطیع خورد مکتوبہ سنہ ۱۰۴۲ھ یکہزار و چہل و دو ہجری ست نام کاتب مرقوم نشدہ ۔ جملہ اوراق بست و دو ۔ وسطور فی صفحہ یازدہ ۔

اما ترجمۂ قدسی پس در محبوب الالباب نقلا از ملا طاہر نصیر آبادی مذکور است :-

"ملا طاہر نصیر آبادی می نویسد کہ ملا محمد جان قدسی مشہدی قدسی تخلص میکرد حقا کہ قدسی خلقت و پاک طینت بود بسعادت مکہ معظمہ مشرف شدہ از طور سخن او کمال شاعری ظاہر است اما در قصیدہ گاہی ابیات بی نسبت دارد و گاہی قدرت می نماید از ین ولایت دلگیر شدہ بہ ہند رفت کمال عزت و قرب منزلت داشت در خدمت بادشاہ و امراء و شعراء بحدیکہ طالب آملی بہ منصب ملک الشعرائی ممتاز بود جہت مراعات خاطر او در دربار بادشاہی بائین دست او ایستادی بعد ازان بمنصب ملک الشعرائی سرفراز گردید در ایام حیات مبلغی کلی جہت بازماندگان خود و پسر و جماعت دیگر کہ بودند فرستادہ در ہندوستان فوت شد استخوانش را در مشہد

مقدس بروند نصیرآبادی گوید که دیوان او را در ایران فقیر دیدم اشعار که در ہند
گفته مثنوی به تعریف کشمیر دیده شد مثنوی دیگر مشتمل بر غزوات بادشاه به نظم آورد
الحق خوب گفته بنا

مخزن معنی

بزبان فارسی منظوم بطور مثنوی
تصنیف ملا مسعود رساله ایست در بحث تیغ و قلم

شروع این بیت :-

قلم چون به تیغ زبان بازگفت — حقیقت بنام خدا بازگفت
خدائے خرد بخش روزی رسان — پناہ فقیران کسے بے کسان
فرازندہ چتر فیروزہ چہر — فروزندہ مشعل ماہ و مہر

بعد حمد و نعت و مناجات بدرگاه رب العزت مدح شاہزادۂ یوسف بہادر خان نمودہ و بعد آن مباحثہ تیغ و قلم شروع نمودہ باین طور کہ اول قلم فضائل و مناقب و محاسن و فواید خود بیان می کند تیغ بر رد آن فضائل و محاسن و فوائد خود می گوید حالات مصنف بہ چیزے معلوم نشد اما ختم کتاب برین شعر است :

جو دیدش خرد ز معانی تمام — روان مخزن معنیش کرد نام

از اعداد مخزن معانی سال ہشتصد و شصت و ہفت بر می آید عجب نیست کہ ہمین سال تصنیف باشد و نام تاریخی باشد۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن مثنویات بر نمبر ۱۴۵ مرتب است بخط شکست مکتوبہ بسال یکہزار و یکصد و نود و دو ہجری ست و در مقام ترمل گیری نوشتہ شد۔
کاتب نام خود نوشتہ۔ جملہ اوراق ۴۵ و سطور فی صفحہ ۱۲۔

مطلع الانوار

تصنیف امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ منظوم بزبان فارسی مشتمل بر مواعظ و حکایات اول کتاب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خطبۂ قدسی بملک قدیم۔ درین کتب خانہ دو نسخۂ قلمیہ نمبر ۱۱۹ و ۱۵۸ و یک نسخہ مطبوعہ بر نمبر ۱۹۹ موجود است۔

اما نسخۂ اولین و نام کاتب مرقوم نشدہ اما بظاہر محررۂ او اخر صدی یازدہم معلوم می شود۔ جملہ اوراق نود و سطور فی صفحہ نوزدہ۔

نسخۂ نمبری ۱۵۸ نسخۂ معمولی ست و در آخر آن انشاء فردوسی ہم مربوط است۔

یوسف زلیخا

منظوم ناظم هروی متوفی در آخر صدی یازدهم۔

مطلع آن۔ خدایا سپهرم سینه بگشا
دلم طوطی کن آئینه نما

این مثنوی بنام نواب مستطاب عباس قلی خان معنون کرده و در سنه یکهزار و پنجاه و هشت هجری تصنیف نموده۔

نسخه کتب خانهٔ آصفیه نمبری ۴۰۔ از اول یک ورق ناقص کمتوبهٔ ۱۱۴۵ یکهزار و یکصد و چهل و پنج هجری مقام عظیم آباد بزمانهٔ صوبه داری نواب فخر الدوله می باشد خط نستعلیق معمولی جمله صفحات سه صد و چهل و نه و سطور هر صفحه پانزده۔

یوسف زلیخا

تصنیف دولت رضا بیگ جنگی۔

اول کتاب:۔

اے وجودت شہ بقائے ہمہ — باز بین و زماں صفائے ہمہ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۴۴ خط نستعلیق کاغذ خان بالغ با جدول ولوح مکتوبہ ۱۱۴۱ سنہ یکہزار و چہل و یک ہجری۔

بقلم محمد ضیاء الدین پسر ناظم و وقت تحریر کتاب مصنف موصوف زندہ بود چنانچہ از عبارت ضیاء الدین موصوف کہ در آخر قصہ گل و نوروز کہ دہمیں نمبر مجلد ظاہر است کہ مصنف یعنی والد خود را در عبارت خاتمہ باین الفاظ یاد نمودہ سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاء الدہور واطال اللہ بقاوہ الی انتہاء السنین والشہور۔

جملہ اوراق یکصد ۱۶۴ و شصت و چہار و سطور فی صفحہ چہار دہ ۱۴ و این یوسف زلیخا بخیال حقیر نایاب است و غالباً از مصنفات دکن است۔

مثنوی دستور نامہ

نمبر ۵

تصنیف نزاری

مصنفہ سنہ ۷۱۰ہ ہفتصد و دہ ہجری در نصائح فرزندان خود نوشتہ و قبائح و فضائح

می نوشی مع حکایات بیان نمودہ۔

اول کتاب:۔ قل الحمد للہ نزار فقل

خداوند جزء و خداوند کل

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ تقطیع خورد خط نستعلیق لوح و جدول طلائی مکتوبہ سنہ ۱۰۲۳ہ ہجری

یکہزار و بست و سہ ہجری۔

بقلم شاہ علی ابو محمد در کتبخانۂ محمد قطب شاہ نوشتہ شد۔

جملہ اوراق بست و نہ و سطور بر صفحہ نہ۔

نسخۂ مذکور مخزونۂ محمد قطب شاہ بادشاہ دکن است بر اوراق اول مہر شاہ موصوف

ثبت ست۔ و ہم بقلم خاص شاہ ممدوح عبارت تملیک نوشتہ بود قدرے ازان باقیست

این قدر خواندہ میشود (سلطان قطب شاہ رزقہ ہمایتمناہ)

مثنوی روح الامین

تصنیف شاعر شیرین بیان مسمی به روح الامین المتوفی ۱۰۴۷؁ در ۱۰۱۹؁ یکهزار و نوزده هجری بزمانه سلطان محمد قلی قطب شاه در حیدرآباد است۔

در مثنوی مضامین مختلفہ مثل خلقت انسان و دیگر غیر آمیز نظم نموده۔

اول کتاب یعنی مثنوی اینست ؛۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
مطلع آیات کلام حکیم

قبل شروع مثنوی یک دیباچہ منثور و منظوم هم بر هفت ورق نوشته است که در آن حمد و نعت و مدح محمد قلی قطب شاه کرده۔

درین کتب خانہ دو نسخه ازان بر نمبر ۴۵ و ۱۰۴ موجود است۔

نسخه نمبر ۴۵۔ خط نستعلیق نهایت خوش خط با لوح و جدول طلائی کاغذ خان بالغ حاشیه جلد کتاب جدید وصله کرده۔

جمله اوراق ۸۷۔ علاوه ورق دیباچه و سطور دوازدهم نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست۔

مثنوی سحر البیان

تصنیف شاعر شیرین بیان میر حسن دہلوی متوفی سنہ ۱۲۰۱ یکہزار و دو صد و یک ہجری
کہ جد بزرگوار میر انیس بود نہایت مشہور و معروف مقبول خاص و عام ست۔ شروع مثنوی این است۔

"کروں پہلے توحید یزداں رقم — جھکا جس کے سجدہ میں اول قلم
سر لوح پر رکھ کر بیاض جبیں — کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں
قلم پھر شہادت کی انگلی اٹھا — ہوا حرف زن یوں کہ ربِّ علا
نہیں کوئی تیرا نہ ہوگا شریک — تری ذات ہے وحدہٗ لاشریک" الخ

در اول مثنوی یک تبصرہ رقم زدہ میاں مصحفی در زبان اردو می باشد کہ دران نسب و حسب
مختصر حالات میر حسن مرحوم درج کردہ۔ نقلش از مقام شروع مطلب این است،
"بعد اس حمد و نعت کے مثنوی سحر البیان اسم با مسمی ہے کیونکہ اس کا ہر شعر اہل مذاق
کے دلوں کے لبھانے کو موہنی منتر ہے اور ہر داستان اس کی سحر سامری کا ایک دفتر جو
چیز کہ حقیقت میں خوب ہوتی ہے وہی طبایع کی مقبول و مرغوب ہوتی ہے راست
ہے کہ انداز اس کا سراپا اعجاز ہے اور وہ ہر ایک صاحب طبیعت کی دمساز تعریف
اس کی جہاں تک کیجئے بجا ہے کیونکہ فصاحت و بلاغت کا اس میں دریا بہا ہے احیاناً
اگر کسی شعر میں غلطی و یا اس کی بندش میں سستی پائی جائے تو قابل نام دھرنے و اعتراض کرنے کے
نہیں اس لئے کہ جہاں ہنر کی کثرت ہوتی ہے وہاں عیب بقلت شمار میں نہیں آتا اور
تعرض اس کا منصف مزاجوں کو نہیں بھاتا بقول شخصے ع شعر گر اعجاز باشد بے بلند و پست نیست
صلے کا اس کے ماجرا یہ ہے کہ نواب وزیر الممالک آصف الدولہ مرحوم نے ایک دوشالہ
خاص اپنے اوڑھنے کا دست بقچے میں سے نکلوا کر عنایت کیا رتبہ تو البتہ اس کا بڑھا پر دل
گھٹ گیا کہ مطلب دلی حاصل ہوا لیکن یہ کھوٹ صرف طامع کی ہے کیونکہ مال کھرا خریدار

اتنا بڑا اور سودا خاطر خواہ نہ ہوا بلکہ گھاٹا آیا۔ یہی چند سطریں مصنّف کے حسب و نسب اور احوال میں مصنف اس کا میر حسن دہلوی متخلص بہ حسنؔ خلف میر غلام حسین ضاحک کا وطن اجداد شہر ہرات قوم سادات گردش فلکی سے انھوں نے شہر مذکور کو چھوڑا اور دلّی میں آکر پرانے شہر کا رہنا اختیار کیا وہیں یہ بزرگ پیدا ہوا بلکہ سن تمیز کو پہونچا دادا اس عالی قدر کا سنتے ہیں کہ حاجی و فاضل تھا لیکن باپ کو فضیلت نہ تھی مگر طالب علمی میں ملا شرح تک پڑھا تھا پر فارسی میں استعداد اچھی تھی بلکہ شعر بھی شیریں و رنگین گاہے گاہے اس زبان میں کہتا تھا چنانچہ یہ رباعی طبع زاد اس کی راقم نے اس کی زبان سے سُنی ہے

فریاد دلا کہ غمگساراں رفتند ؛ سیمین بدنان و گلعذاران رفتند

چون بوئے گل آمدند بر باد سوار ؛ در خاک چون قطرہ ہائے باران رفتند

فہمیدہ بھی ایک آدھ اس مغفور کا رتبہ دار دیکھا ہے لیکن ہزل پر از بسکہ مزاج مرغوب تھا غزل کہنے ترک کی تھی قیامت کا ہنسوڑ و ٹھٹھول تخلص اس کا اس پر دال ہے بظاہر نہایت ثقہ اور متشرع اکثر عمامہ عربی سر پر باندھا رہتا تھا اور جامہ کم گھیر اپنی کا گلے میں داڑھی متوسط بین لی ہوئی قد میانہ گندم گون لیکن میر حسن داڑھی منڈھواتے تھے پر جامہ نیمہ انکا ویسا ہی تھا اور پگڑی کی پرانی بندش قدیم ہندوستان زادوں کی سی قد لمبا تھا اور رنگ گندمی ہر چند وضع تو ایسی تھی پر شوخ مزاج و لطیفہ گو وے بھی تھے نہ ہزّال و فحّاش سوائے اس کے بردباری اور انکساری انکی خلقت میں تھی کسی کو میں نے اس عزیز سے شاکی نہیں پایا اور بیزار نہیں دیکھا طبع اس کی موزون طفولیت سے تھی شعر کی طرف رغبت رکھتا تھا اکثر خواجہ میر درد کی صحبت سے مستفید شاہجہان آباد میں لڑکائی کے بیچ ہوا ہے بعد برہم ہونے سلطنت کے شہر مذکور سے مجبور اپنے والد کے ساتھ صوبہ اودھ میں آیا۔ نحوست فیض آباد میں اختیار علاقہ روزگار کا نواب سالار جنگ بہادر مرحوم کی سرکار میں بہم پہونچایا مصاحب میرزا نوازش علی خان بہادر سردار جنگ دام ثروتہ کا ہوا میرزا موصوف بڑا بیٹا نواب مغفور کا ہے خدا اسے سلامت رکھے کہ اشعار سے اسے رغبت اور شعرا سے محبت ہے چنانچہ میر مذکور کو بھی اس نے اپنا جلیس دائمی کیا تھا اور وہ تھا بھی

اسی لایق اگرچہ علم عربی مطلق اُسے نہ تھا ہاں فارسیت تھی بلکہ جستہ جستہ شعر یا کوئی رباعی کبھی کہہ بھی لیتا تھا لیکن علم مجلس میں بے بدل اور شعر ہندی میں اکمل تھا مشق سخن اُس نے اسی ملک میں میر ضیاء الدین ضیا تخلص سے کہ ہم مشق میرزا رفیع السودا اور میر تقی کے تھے کی تھی سوائے اُن کے میرزا مرحوم سے بھی انکی غیبت میں اکثر اوقات اصلاح لی تھی چنانچہ اُس کا اقرار راقم کے سامنے کیا ہے۔ غرض میر مرحوم صاحب دیوان ہے غزل رباعی مثنوی مرثیے میں سلیقہ نہایت خوب رکھتا تھا بلکہ سوائے قصیدہ کے ہر قسم کی نظم پر قادر تھا سچ تو یہ ہے کہ ادا بندی کا حق اُسنے خوب ادا کیا اور انداز کا شعر کس خوبی سے کہا خدا اُسے بیامرزد راقم کو اسے دوستی دلی تھی کبھو خفگی ورنجش باہم نہیں ہوئی حالانکہ اوسی سرکار میں یہ بھی نوکر اور اسی صاحب زادے کا ہم نشین تھا دس برس تک دن رات ایک جگہ رہے بلکہ اکثر آپس میں غزلیں طرح ہوئیں اور صحبتیں شعر کی رہیں لیکن نہ بطور استفادے کے جیسا کہ نواب علی ابراہیم خان مغفور نے بے تحقیق اپنے تذکرے میں لکھا ہے صاف اُسنے معلوم ہوتا ہے کہ میں نے مشورہ سخن کا اوس مرحوم سے بھی اگر یہ بات حقیقت میں ہوتی تو کچھ عیب نہ تھا ہر گاہ حضیر میر حیدر علی حیران کی شاگردی کا مقر ہے باوجود اسکے کہ شاعری انکی میر حسن سے زیادہ نہ تھی پھر کس لئے اس بات کا انکار کرتا قاعدہ یہی ہے کہ ایک سے سیکھتے ہیں اور دوسرے کو سکھاتے ہیں لیکن جھوٹی بات پر اقرار نہیں کیا جاتا اور سچی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ آخر چرخ تفرقہ پرداز نے باہم تفرقہ ڈالا۔ اتفاقاً میر ارونز گارسن گیارہ سے نانوے میں صاحب عالم میرزا جوان بخت کی سرکار میں ہوا میں ان کے ہمراہ بنارس میں آیا بعد اس کے بعد اُس بزرگ کو آخر ذیحجہ سن بارہ سے پانچ ہجری میں مرض الموت لاحق ہوا اندان غرہ محرم کو کہ سن بارہ سو ایک شروع ہو چکے تھے اس دار فانی سے اس نے سرائے جاودانی کو کوچ کیا اور شہر لکھنؤ مفتی گنج کے بیچ مرزا قاسم علی خان بہادر دام ظلہ کے باغ کے پیچھے مدفون ہوا خدائے کریم اسکو یہاں دار السلام عطا کرے اور وہاں قصر جنت بخشے۔

عدم سے مسافر جو آیا ہے یاں ؛ مقرر وہ جاویگا ایک روز واں

رہے جنگ میں ہرچند وہ مر کہیں ∴ پر اوس کا ٹھکانا ہے زیرِ زمین
نہ غفلت میں اپنی تو اوقات کھو ∴ ارے بے خبر جاگتے میں نہ سو
جہاں میں تو مہمان ہے چند روز ∴ ترے جسم میں جان ہے چند روز
یہ مہلت غنیمت ہے کرلے وہ کام ∴ کہ جس سے رہے تا ابد نیک نام

نسخہ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۸ فن مثنویات مخزون است بخط معمولی نام کاتب و تاریخ کتابت مرقوم نیست غالباً مکتوبۂ ختم صدی دوازدہم باشد۔
جملہ اوراق ہشتاد و ہفت و سطور فی صفحہ سیزدہ ۱۳۔

وجہ انتخاب این مثنوی درین فہرست دیباچۂ بیان مصحفی ست ورنہ براہ خطا و ندرت وغیرہ انتخاب نہ شدہ۔

مجموعہ نمبری ۲

(۱) این مجموعہ بخطوط مختلفہ ست و دران دو اجازہ است برائے علامہ
ن حضر بن حاج سنوہری شافعی ست۔
اجازۂ اولی عطیۂ علامۂ نور الدین بن عبد القادر بن احمد البرسی الشافعی ست
جامع از ہر شیخ حدیث بود سال تحریر اجازہ دران مرقوم نشد۔
(۲) اجازۂ ثانیہ بخط علامۂ ابو بکر بن اسمٰعیل الشنوانی ست و تاریخ اجازہ نجم
سنہ یکہزار و یازدہ ہجری ست۔
(۳) و یک پارۂ تاریخ مصر ست کہ از اول و آخر ناقص ست بخط عرب ست
ول آداب و طریقہ حکمرانی سلاطین از احادیث بیان کردہ بعد آن شروع تاریخ از
نہ وفات احمد بن طولون نمودہ و خاتمۂ اوراق بر حال سلطان بایزید ست در آخر حکو
حکومت سلطان سلیم کردہ درین تاریخ از ابن خلکان و علامۂ ذہبی اخذ کردہ کما ہو مذکور
مجموعہ اثنین و ثلاثین۔

(۴) و درین مجموعہ نقل وقف نامہ اراضی ست کہ ملک اشرف ابو نصر
ان مصر برائے مدفن شیخ زیاد کردہ بود و آن مقبرہ در بیروت واقع ست در زمانۂ
نت ملک اشرف ابو النصر از سال ہشتصد و بست و پنج ہجری تا سال ہشتصد
و یک ہجری بودہ۔ ذکر ملک اشرف ابو المنصور درہمین پارہ تاریخ کہ قبل ازین تحریر
یم بر صفحہ ہشتاد و یک این مجموعہ موجود ست و در خاتمہ حالات او نوشتہ است۔
موذج اللبیب فی خصایص الحبیب۔ تصنیف علامہ سیوطی ہم درین مجموعہ
رست۔

(۵) و ہم از مصنفات علامہ سیوطی یک رسالہ مقامہ کہ نام آن مقامہ فی ضعایع الصاحب

عیف ست درین مجموعه مجلد ست۔

درین مقامه علامه سیوطی آن احادیث جمع نموده که دران مذکورست که روز قیامت در سایه رحمت باری کدام بندگان خواهند بود۔ علامه سیوطی وجه تالیف این رساله در خطبه چنین فرموده که در سال هشتصد و هفتاد و چهار هجری وقتیکه من املاء احادیث بطریق سیف از حفاظ و ائمه میکردم روز آن حدیث مذکور شده که دران بر اصحاب سبعه که روز قیامت در ظل خدا خواهند بود و ذکر نظم ابو شامه هم آمده چنانکه گفته است۔

قال النبی المصطفی ان سبعة　　یظلهم الله العظیم بظله
محب عفیف ناشی متصدق　　وباك مصل والامام بعدله

و هم آن احادیث سبعه که ابن حجر عسقلانی برین سبعه سابقا افزوده مذکور شده هم مذکور شد که علامه ابن حجر بست یک حدیث دیگر متضمن همین مطلب علاوه آن هفت حدیث روایت کرده است که منجمله آن هفت حدیث صحیح الاسناد و چهار وه ضعیف ست علامه شمس الدین هروی آنوقت دعوی فرمود که من دوازده هزار احادیث یاد دارم حافظ ابن حجر بعلامه هروی گفت که شما درین دوازده هزار حدیث یک حدیث یاد دارید که علاوه این احادیث سبعه باشد۔

علامه هروی ساکت شد جوابے نداد و حافظ ابن حجر ان بست و یک احادیث نظم نموده۔

علامه سیوطی میفرماید که از همین وقت و ازین واقعه همیشه مشتاق بودم و کوشش میکردم که علاوه آن هفت احادیث سابقه بست و یک حدیث متخرجه ابن حجر حدیث دیگر بدست من بیاید تا اینکه به چهل و دو حدیث دیگر متضمن همین مضمون فائض شدم بعد این علامه سیوطی اشعاریکه درین مضمون آن احادیث نظم فرموده رقم کرده و علامه سیوطی برائے این احادیث چهل و دو متخرجه خود دو کتاب تصانیف نموده یک مطول و یک مختصر نام مطول تمهید الفرش فی الخصال الموجبة بظل العرش و نام مختصر فروع الخصال الموجبة للظلال و فرمع الخصال در مجموعه نمبر ۱۲ بخط عرب درین کتب خانه موجود ست

حاجی خلیفه در کشف الظنون ذکر این هر دو کتاب همچنین نموده ۔
(۶) و یک رسالهٔ تصوف مجهول المصنف و یک رسالهٔ عقاید مجهول المصنف هم در آخر مجلد ست ۔
جمله اوراق مجموعه ۲۳۵ سطور مختلف ۔
تاریخ کتاب وقف نامه بر صفحه اول وقف نامه سال هشتصد و هفتاد و هفت نوشته است ۔

مجموعۂ تسع رسائل

مجموعۂ مذکورہ بر نمبر ۳ فن مجامیع مرتب ست۔

(۱) شروع یک رسالہ ست کہ بر پیشانی آن فائدۂ جلیلہ متعلق بہ اشکالات کثیرہ نوشتہ دران خواب ابو جعفر محمد بن عبد اللہ القاضی السلمی الواعظی المرجانی مذکور ست کہ او جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم را در خواب دیدہ و حصول اجازت سوال از علمے بر احادیث ضعیفہ و ترک عمل بر موضوعات نمودہ و جواب آنہا بر زبان مبارک شنیدہ فائدۂ مذکورہ در دو ورق بخط عالمانہ نسخ محررہ ۸۷۳ سنہ ہجری ست۔

(۲) یک اربعین جمع الجوامع فی الاحادیث اللوامع تالیف محمد بن عفیف الصفوی ست و بران اجازہ ہم است۔

(۳) سیف القضاۃ علی البغاۃ تصنیف علامۂ ابو عبد اللہ محی الدین الکافجی الحنفی ست کہ کیفیت اوقات خیریہ و احکام آنہا بیان نمودہ نام کاتب و سال کتابت دران مرقوم نشدہ۔

(۴) رسالہ جواز نقل و بیع اوقات برائے مصالح شرعیہ تصنیف علامہ تقی الدین ابو العباس احمد بن تیمیہ۔

ح (۵) نخبۃ النفرۃ فی احادیث العشرۃ تصنیف عفیف الدین محمد بن نور الدین الایجی ست کہ دران سلسلۂ مرویات خود تا آنحضرت عشرہ مبشرہ بیان و آن بظاہر مکتوبہ حدود صدی ہشتم ہجری خواہد بود۔

(۶) اجازات عفیف الدین محمد بن نور الدین الایجی ست۔ آن مکتوبہ ہفتصد و ہشت ہجری۔

(۷) امالی تصنیف علامۂ حافظ ابو محمد البرزالی در سنہ سبعمائۃ جمع کردہ احادیث است و مکتوبہ ہفتصد و ہشتاد و شش ہجری۔

(۸) رسالہ در اعراب جمع مذکر بحرکات ثلثہ تصنیف علامہ شمس الدین مکتوبہ ہنصد وبست ہجری ست۔

(۹) یک رسالہ زبدۃ البیانی فی رسوم مصاحف عثمانی تصنیف محمد بن علی بن نور الدین الکرمانی مجادر مکہ بست نام کاتب و سال کتابت وغیرہ درج نہ شدہ۔
جملہ اوراق مجموعہ ۴۵ اسطور مختلف۔

مجموعہ نمبر (۶)

درین مجموعہ سہ رسالہ ست بزبان عربی۔

۱۔ رسالہ اولی ارشاد السالک المحتاج الی بیان المعتمر والحاج تصنیف شیخ یحیی بن محمد بن محمد الخطاب ست۔ دران بیان مسائل حج وعمرہ نمودہ و در سال یکہزار و دو صد و پنجاہ ہجری در مکہ معظمہ تصنیف نمودہ۔

رسالہ مذکورہ بقلم صالح سلامہ بن الحاج علی سلامہ مالکی اسکندری در مکہ معظمہ در سال یکہزار و دو چہل و نہ ہجری نوشتہ شدہ جملہ صفحات ہفتاد و پنج سطور فی صفحہ بست و ہفت۔

اولش این ست:۔

"الحمد للہ الذی افترض الحج الی البیت العتیق وسیر لقاصدہ اسباب التوفیق فاجابوہ بالاتیان الیہ رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق والصلوۃ والسلام علی من حضہ اللہ بمزید عنایتہ وفضلہ تفضیلا الخ"

۲۔ رسالہ ثانیہ ابتہاج الصدور ببیان کیفیۃ الاضافۃ والتثنیۃ والجمع للمنقوص والمقصور۔ تصنیف علامہ شیخ احمد الغنمی الانصاری۔ تصنیف سال یکہزار و سی ہجری۔

نسخہ مذکورہ بظاہر اصل نسخہ مصنف ست کہ جابجا عبارات را قلم زدہ حاشہا از اول رسالہ تا آخر عبارات افزودہ۔ در آخر رسالہ کتابت مرقوم نیست۔ اما خاتمہ نوشتہ مصنف است۔ دران سال یکہزار و سی نوشتہ ست شروع رسالہ از صفحہ ۷۷ است و ختم بر صفحہ ۱۳۸۔

اولش این است:۔

۳۔ رسالہ ثالثہ بزبان عربی اتحاف الناقد البصیر ببیان احکام الحجۃ الفقیر تصنیف

عربی

۱۷۴۴

مبیع
بد محمد مسعودی الحسینی القادری الحنفی است که در سال یکهزار و یکصد و چهار ہجری (۱۱۰۴) از نسخه مکتوبه مصنف نقل شده۔ کاتب نام خود ننوشته۔ صفحات کل مجموعه یکصد و چهل و هشت (۱۴۸)۔
اولش این است۔

مجموعہ عربی نمبر (۷)

درین مجموعہ دو رسالۂ عربیہ بخط عرب مجلد ست
رسالۂ اولیٰ نام آن شفاء الاشواق بحکم ما یکثر بیعہ فی الاسواق تصنیف مجتہد علامہ نور الدین ابو الحسن علی بن جمال الدین الحسنی السمہودی الشافعی مدینہ منورہ متوفی سنہ ۹۱۱ھ نہصد و یازدہ ہجری ست۔
اولش این است :۔

الحمد للہ الذی افترض علی الانسان طلب الحلال لیضیق بہ علی الشیطان المجری منہ والمجال وان کان یجری من ابن ادم مجری الدم المسال فھو من زم نفسہ بزمام الحلال انس من ناصرہ الاول الخ

مصنف علامہ درین رسالہ بیان کردہ کہ چون درین زمان اخراج زکوٰۃ از خرمہ و انگور و دیگر غلات کہ بران زکوٰۃ واجب ست مردم نمی دہند و حصہ فقرا درین اشیا شریک ست پس بیع آنہا ناجائز و حرام خواہد بود ہمچنین بیع کنیز و غلام ناجائز ست چرا کہ تقسیم غنایم بموجب شرع نمی شود۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ درین مجموعہ نمبر ۷ فن مجامیع مجلد ست مکتوبہ محمد بن حسن بن علی بن الیفیبی قاری حدیث نبوی ست سال کتابت تحریر نشدہ اما بظاہر نسخہ قدیمہ مکتوبۂ آخر صدی یازدہم خواہد بود جملہ صفحات ۹۲ سطور فی صفحہ ۲۱۔

رسالۂ ثانیہ تفصیل النشاتین وتحصیل السعادتین تصنیف علامہ ابو القاسم الحسین بن محمد بن المفضل الراغب الاصفہانی متوفی سنہ ۵۰۲ھ اولش این ست :۔

الحمد للہ الذی ارسل بالنبوۃ عبدہ وعلمنا لسانہ حمدہ ورغبنا فما عندہ ونسئلہ ان یصلی علی نبیہ محمد وآلہ وان یعدینا باوضح

دلیل انجح سبیل و اقوی حجۃ الی اقوم محجۃ الخ۔

درین رسالہ بیان خلقت انسان دفعہ اول یعنی درین عالم و خلقت دوم کہ بعد موت در آخرت خواہد شد از احادیث و آیات قرآنی بہ تفصیل تمام بیان نمودہ کتاب مرتب ست برسی و سہ باب حسب تفصیل ذیل۔

باب اول معرفۃ الانسان نفسہ۔

باب الثانی ذکر اجناس الموجودات و مواضع الانسان۔

الباب الثالث ذکر العناصر التی منہا اوجد الانسان۔

الباب الرابع ذکر قوی الاشیاء التی جمعت فی الانسان۔

الباب الخامس تکون الاشیاء شیئاً شیئاً حتی انساناً کاملاً۔

الباب السادس ظہور الانسان فی شعلو الموجودات و تخصیصہ بقوۃ شئی شئی منہا۔

الباب السابع ذکر ماھیۃ الانسان۔

الباب الثامن کون الانسان مستصلحاً فی الدارین۔

الباب التاسع تمثیل ذات الانسان و تصویرہ۔

الباب العاشر کون الانسان ہو المقصود من العالم و ایجاد ما عداہ لاجلہ۔

الباب الحادی عشر الغرض الذی لاجلہ اوجد الانسان و منازلھم۔

الباب الثانی عشر تفاوت الناس و اختلافھم۔

الباب الثالث عشر سبب تفاوت الناس۔

الباب الرابع عشر بیان الشجرۃ النبویہ و فضلہا علی سائر جوھر النبویہ۔

الباب الخامس عشر ھدایۃ الاشیاء الی مصالحہا۔

الباب السادس عشر سعادۃ الانسان و نزوعہ الیہا۔

بعیداہ۔
اب الثالث والثلاثون فضل الانسان اشرف الملک ہ۔
نسخہ کتب خانۂ آصفیہ بخط عرب نسخ، قدیمہ مکتوبہ بیستم ماہ ذی حجہ سنہ ۹۰۰ ہجری بقلم شاہین المجدی الشہیر بطبیخی ست جلد صفحات ۵ سطور فی صفحہ ۲۸۔

مجموعۂ فیہا ثمان رسائل

این مجموعہ بر نمبر ۸ فن مجامیع مرتب شدہ است دران ہشت رسائل مفصلۂ ذیل مجلد است :-

(۱) منظومہ فی اسماء الحفاظ تصنیف علامۂ ذہبی — رجال

(۲) منظومہ اسماء مدلسین تصنیف علامۂ ذہبی — رجال

(۳) رسالہ در بیان ساعات اجابت دعا از علامہ حسین بن سلیمان زبیدی مصنفہ و مکتوبہ ۱۱۹۷ھ ہجری ۵۶۹ تا ۵۷۶

(۴) منظومہ در بیان اوقات خلاف ساعات اجابت از علامہ حسین موصوف۔

(۵) در بیان اسماء مشائخ تصنیف علامہ ابو محمد عزیز الدین بن سعید الدین الدمیری مکتوبہ ۸۳۵ھ۔ — تراجم

(۶) الکلام علی الحکم بالصحۃ والحکم بالموجب تصنیف شیخ الاسلام ابوزرعہ احمد العراقی۔ — فقہ

(۷) بیان الاحکام فی تحلیل الحائض من الاحرام۔ — فقہ

(۸) فی بیان المجاز نمبر ۶ و ۷ وہ بخط عرب خوشخط نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست امانوشتۂ اوائل صدی نہم است۔ جملہ اوراق مجموعہ ۵۰ سطور فی صفحہ مختلف۔

مجموعۂ قصائد

مجموعہ نمبر ۹ فن مجامع بخط عرب مکتوبہ سال یکہزار و سی و ہفت ہجری بخط محمد بن ہرم می باشد جملہ اوراق ۱۰ سطور مختلف۔

درین مجموعہ ۹ قصاید ست تخمیس قصیدۂ ہمزیہ از علامہ ابو المبرور البولاقی از ۵۱۳ ۶

(۲) الکواکب الدریہ فی مدح خیر البریہ تصنیف شرف الدین ابو عبد اللہ محمد بن البوصیری۔

(۳) القصیدۃ الخمریہ تصنیف علامہ عمر بن فارض مصری در فن بلاغت۔

(۴) قصائد مدحیہ از علامۂ ابن رشد۔

(۵) قصائد مناجاتیہ مصنف غیر معلوم۔

(۶) قصیدہ در مواعظ۔

(۷) القصیدۃ المنفرجہ تصنیف علامہ غزالی در مواعظ۔

(۸) وصیت منظوم از علامہ عمر الوردی بہ پسر خود۔

(۹) شرح قصیدہ بردہ از علامہ خالد ازہری۔

مجموعۂ نمبر (۱۱)

درین مجموعہ کہ برنمبر ۱۱ فن مجامیع مربوط است بست و چہار رسائل در فنون مختلفہ از مصنفین کاملین مجلدست در شروع مجموعہ یک فہرست رسائل بخط سید علی رفاعی تاجر کتب کہ درین کتب خانہ اکثر کتب فروخت نمودہ موجود است دران فہرست تفصیل رسائل نوشتہ و محاذی نام ہر رسالہ عدد شمار آن رسالہ نوشتہ و جملہ شمار رسائل بست و چہار نوشتہ است و سیزدہ رسائل کہ نام مصنفین آن معلوم شدہ حسب ذیل است :-

تصنیف شیخ الرئیس ابو علی سینا پنج رسالہ است۔

برنشان ۲ تقاسیم الحکمت۔ نشان ۴ نوروزیہ۔ نشان ۸ اثبات الواجب والعقول والنبوۃ۔ نشان ۹ فی اثبات الملائکۃ الکروبین۔ نشان ۱۰ دربیان نفس۔

از علامہ فارابی یک رسالہ در تعریف فلسفہ برنشان ۱۱۔

از علامہ محقق طوسی دو رسالہ۔ در بقاء نفس برنمبر ا۔ و در صدور ممکنات از واجب برنمبرہ۔

از محمد بن احمد بن العاص الاندلسی در بیان بحران یک رسالہ برنمبر ۱۷۔

از علامہ غرس الدین بن شہاب الدین احمد نقیب در ربع مجیب یک رسالہ برنمبر ۱۸۔

از محمد شہیر بالجاحظ دربیان تصویر ہیولی یک رسالہ برنمبر ۲۲۔

از محمد بن ابراہیم بن ساعد الانصاری یک رسالہ در ذکر موضوعات علوم برنمبر ۲۴۔

از شمس الدین محمد بن محمد الکیسی یک رسالہ کشف الغطاء لاخوان الصفا برنمبر ۳۔

و باقی یازدہ رسالہ نام مصنفین آن معلوم نشدہ۔

نشان ۶ در حدود فقہ۔ نشان ۷ در نعت۔ نشان ۱۲ در تصوف۔ نشان ۱۳ در اخلاق۔ نشان ۱۴ نصف الدائرہ۔ نشان ۱۵ اجازہ۔ نشان ۱۶ ماہیۃ الروح والحیوۃ والنفس۔ نشان ۱۹ استخراج تاریخ قبط۔ نشان ۲۱ منازل قمر۔ نشان ۲۳ رسالہ فی النصب۔ و یک رسالہ

از فتوحات مکیه است بر نشان ۲۰ ـ

نسخه موجوده کتب خانه آصفیه بخط نسخ خوشخط محرره ۱۰۷۶ یکهزار و هفتاد و شش هجری است ـ نام کاتب مرقوم نشده ـ جمله اوراق دو صد و شصت و هفت (۲۶۷) ـ سطور فی صفحه بست و یک (۲۱) ـ

اما در سیاهی چیزے اکال ممزوج بود که بوجه آن اکثر اوراق خراب شد و هر مقام خود بدن وصل موجود نیست بوجه بوسیدگی ترمیم آنها ممکن نیست ـ بکمال احتیاط بجائے خود نهاده است برائے مطالعه هر وقت برآوردن او نمی شود ـ

مجموعۂ رسائل عربیہ

مجموعہ نمبر ۱۲ درین مجموعہ بست و یک رسائل در علوم و فنون مختلفہ مجلد ست از جملۂ آن انچہ قابل قدر و توجہ ست۔ حال آنہا نوشتہ می شود۔

(۱) یک رسالہ است در بیان عمل بالربع المجیب اصل متن از علامہ بدرالدین المارِدینی ست و شرح از علامہ احمد بن عبدالحق السنباطی الشافعی اول رسالہ۔

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد خاتم النبیین والمرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین وصحابۃ اجمعین۔

وبعد فیقول الفقیر الی اللہ احمد بن عبدالحق السنباطی الشافعی ہذا توضیح لطیف علیٰ رسالہ الموضوعۃ فی العمل بالربع المجیب رسالۂ مذکورہ بخط نسخ صاف ممزوج المتن ست اصل متن از سرخی نوشتہ و شرح از سیاہی جملہ اوراق سطور فی صفحہ ۲۷ در آخر رسالہ نہ نام کاتب است نہ سال کتابت اما بعد ختم رسالہ یک ورق خانہ از رسالۂ دیگر کہ شرح قصیدہ مدحیہ می باشد ہمین کاتب موجود ست در آن سال کتابت آن رسالہ یکہزار و پنجاہ و سہ نوشتہ پس قیاس ست کہ این رسالہ ربع مجیب ہم نوشتہ ہمان سال باشد۔

(۲) بزوغ الہلال فی الخصال الموجبۃ للظلال تصنیف علامۂ جلال الدین السیوطی ست کہ در آن احادیث خصال و صفات کہ موجب سایۂ عرش بر صاحب آن خصال بروز قیامت باشد جمع نمودہ اول رسالہ این است۔

الحمد للہ علیٰ احسانہ العمیم واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ القدیم واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ المبعوث بالدین القویم الخ۔

و وجہ تالیف و تصنیف این رسالہ علامہ سیوطی در یک رسالہ خود کہ مسمیٰ ساخت سیف علیٰ صاحب حیف بیان کردہ و این رسالہ در مجموعہ نمبر ۲ مجلد است ذکر آن

شرح وبسط انجا نموده شد انجا ملاحظه فرمایند و یک نسخهٔ آن درہمین مجموعه برنمبر ۲۱ انجا طعز
ندست آن نسخه نوشته نهصد ونه هجری ست ۔

(۳) الدقایق المحکمه فی شرح المقدمه علامهٔ شیخ الاسلام محمد بن محمد الجزری تجوید
ب رسالهٔ منظومه در فن قرأت تصنیف فرمود علمائے اعلام بران شروح
شتند شیخ الاسلام قاضی زکریا انصاری المتوفی سنه ۹۲۶ھ هم بران شرح نوشته نام آن دقایق محکمه
فی شرح المقدمه نهاده اولش این ست :۔

الحمد لله الذی افتتح بالحمد کتابه واجزل لمن جوده
عمل به ثوابه الخ ۔

نسخهٔ مذکوره بخط نسخ صاف نوشته سال یکهزار و هشتاد و یک هجری بقلم احمد
ن محمد بن احمد بن محمد بن علی ست ومقابله شده وبملاحظهٔ اکثر علماء بوده عبارت دشان
راول و آخر ثبت ست سطور فی صفحه ۲۳ دو نسخهٔ قلمیه این شرح در فن تجوید
بنمبر ۵ و ۸۶ و یک نسخه مطبوعه بر حاشیه نمبر ۵۳ فن تجوید موجود ست ۔

(۴) شرح ورقات اصول و فقه اصل ورقات تصنیف امام الحرمین عبدالملک اصول فقه
ن عبدالله الجوینی الشافعی المتوفی سنه ۴۷۸ھ ثمان وسبعین واربعمائه ست علمائے کرام بران
شروح متعدده نوشته منجمله اوشان علامهٔ شیخ جلال الدین محلی شافعی متوفی سال هشتصد و
شصت وچهار هجری ست شروع این است :۔

هذه ورقات قلیلة تشتمل علی معرفة فصول من اصول
الفقه ینتفع بها المبتدی وغیره الخ ۔

نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست ۔

(۵) کتاب التحفة القلیبیه در لغات مثلثات عربیه که باختلاف حرکات لغت
ثه معنائے آن هم مبدل می شود ۔ تصنیف علامه موسی بن محمد القلیبی مکتوبه سال
هزار و یکصد بقلم سلیمان بن علی بن احمد بن سلیمان بن احمد بن سلامه بن حامد بن سعدی
احمد الصوم المرقاعی ست ۔

(۶) رسالہ استعارات تصنیف ملا عصام الدین اسفرائنی متوفی ۹۴۳ھ مکتوبہ یکہزار و نود وسہ ہجری بقلم محمد سعید بن حسین القرشی الکوکنی و بر صفحہ اول این رسالہ اجازہ بقلم علامہ محمد رسول برزنجی است کہ در مدینہ منورہ در مسجد نبوی در سال یکہزار و نود وسہ ہجری برائے کاتب رسالہ محمد سعید نوشتہ شد۔

اعت (۷) شرح رسالہ استعارات مذکورہ از علامہ ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ اسفرائنی آنہم مکتوبہ ۱۰۹۳ھ بخط موسی بن ابراہیم البصری ثم المدنی ست۔

مائد (۸) شرح قصیدہ بانت سعاد تصنیف قاضی عماد الدین ابوبکر عبداللہ بن عبدالواحد بن علی بن خضر الحلبی مکتوبہ سال یکہزار و پنجاہ وسہ ہجری ست نام کاتب غیر مرقوم ست۔

مائد (۹) نیل المراد شرح قصیدہ بانت سعاد تصنیف قاضی جمال الدین محمد بن المساوی بن عبدالقادر الاہدل ست کہ در سال یکہزار و دو صد و بست و ہفت ہجری تصنیف نمودہ و مکتوبہ ہمین سال ست غالبا در حیات مصنف نوشتہ شد۔

(۱۰) الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال تصنیف علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی متوفی ۹۱۱ھ علامہ سیوطی درین رسالہ وجود ابدال ونقبا ونجبا واوتاد واقطاب از احادیث ثابت نمودہ بعد حمد وصلوٰۃ گفتہ کہ مرا معلوم شد کہ بعضے از مردمان کہ علم ندارند انکار ابدال واوتاد واقطاب ونقبا ونجبا می نمایند پس درین رسالہ احادیث دالہ بر وجود شان جمع نمودہ اول رسالہ این است۔

الحمد للہ الذی فاوت بین خلقہ فی المراتب وجعل فی کل قرن منہم سابقین بہم یحیی ویمیت وینزل الغمام الساکب۔

رسالہ بخط نسخ خوش خط نام کاتب وسال کتابت مرقوم نیست بظاہر محررہ کم از دو صد سال نیست۔

بث (۱۱) رسالہ مختصرہ از علامہ سیوطی در فضائل سبحہ یعنی تسبیح ست درآن احادیث

فضائل سبحہ جمع فرمودہ نام آن المنحہ فی فضائل السبحہ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما نسخہ قدیمہ بخط عرب است ۔

(۱۲) بزوغ الہلال نسخۂ ثانیہ بخط عرب مکتوبہ نہصد و نہ ہجری ست ۔

(۱۳) رسالۂ توریث الجد مع الاخوۃ ۔

(۱۴) رسالہ الفضل عند فقد الولد تصنیف علامہ سیوطی ۔

(۱۵) شرح حزب النووی اصل حزب از علامہ محی الدین ابو بکر یحیی بن شرف النووی ست علامہ محمد بن الطیب بن محمد الفاسی ثم المدنی در مدینۂ منورہ در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و دو ہجری بر آن شرح نوشتہ رسالۂ مذکور بخط نسخ صاف ست نام کاتب و سال کتابت ننوشتہ اما بر خاتمہ کتاب بر حاشیہ اجازہ بقلم خود مصنف برائے جمال احمد بن شہاب احمد نوشتہ است ازان ظاہر است کہ رسالہ محررہ حیات خود مصنف ست

(۱۶) قصیدۂ تمثیلیہ در مواعظ ست نام مصنف و کاتب غیر معلوم و تاریخ کتابت سنہ ۱۲۴۴ معلوم می شود ۔

(۱۷) شرح کتاب النکت در فن کلام اصل نکت تصنیف علامہ سیوطی ست علامہ شہاب الدین احمد بن قاسم عبادی بر آن شرح نوشتہ و این نسخہ مکتوبہ نہصد و نود و ہفت ہجری ۔

(۱۸) الکشف المختل عن احکام الجمل تصنیف علامہ ادریس بن احمد بن ادریس در بیان احکام جملہ درین رسالہ اعراب جملہ بیان می کند کہ بعض جملہ مبتدا می باشد بعض خبر بعض حال ہمین طور حالات جملہ و اعراب آن بیان نمودہ ۔

(۱۹) الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ الالف تصنیف علامہ سیوطی متوفی ۹۱۱ ہجری در بیان مدت دنیا و ظہور حضرت مہدی علیہ السلام و خروج دجال و نزول حضرت عیسیٰ و غیرہ آثار و اشراط قیامت در آن بیان کردہ نام کاتب و تاریخ کتابت مرقوم نیست ۔

(۲۰) رسالۃ العقد الجواہر فی الفرق بین قدرتی الماتریدی و الاشعری تصنیف

علامۂ غرۂ اہل الزمان وزبدۂ اولیاء الرحمٰن خالد ضیاء الدین بخط عالمانہ نام کاتب وسال کتابت مرقوم شدہ۔

جملہ اوراق این مجموعہ ۲۱۰ دو صد وده ورق سطور فی صفحہ مختلف۔

مجموعہ نمبر ۳۲

درین مجموعہ چہل وشش رسائل بزبان عربی در فنون تصوف وریاضی وفقہ وفلسفہ ولغت و منطق وکلام از تصنیفات علمائے اعلام مثل محقق نصیر الدین طوسی وعلامہ قطب الدین رازی ورشید وطواط ومحمود بن شیخ محمد گیلانی وعطاء اللہ بن محمد الحسنی صفی بخاری وعبد النبی بن قاضی عبد الرسول احمد نگری وشمس الدین اکبرآبادی ومحقق دوانی وابن کمونہ وحسین خوانساری و صدر الدین شیرازی وعلامہ تفتازانی وغیرہ وغیرہ یک جا تحریر شدہ در یک جلد مجلدست محض یک رسالہ در فن لغت فارسی ست باقی ہمہ بزبان عربی۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۲ فن مجامیع مجلدست خط معمولی عالمانہ جدید المخطست در خاتمہ رسالۂ اولی کہ در بیان سمت قبلہ ست تحریرست کہ این رسالہ نقل شدہ از رسالہ کہ منقول بود از رسالہ خطی مصنف۔

نام کاتب این رسالہ محمد قطب الدین ست و در سال یکہزار وسہ صد ونہ ہجری حسب فرمایش حکیم الحکماء حکیم محمد حسین حیدرآبادی نوشتہ شدہ واگرچہ در اواخر جملہ رسائل نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت اما کل مجموعہ بخط ہمان مولوی محمد قطب الدین ست وغالبا سال تحریر ہم ہمان خواہد بود۔

جملہ صفحات ۸۴۲ سطور فی صفحہ ۱۴۔

مجموعہ نمبر ۳۷

جملہ رسائل بزبان عربی ہیں و نہ حسب تفصیل ذیل است :-

(۱) حاشیہ علی رسالۃ المحقق جلال الدین الدوانی المتوفی ۹۰۸ھ فی اثبات واجب الوجود۔
(۲) رسالہ علی بحث المواجہات۔
(۳) مغالطہ جذر الاصم۔
(۴) حاشیہ علی بحث ان دلالۃ التضمن والالتزام تستلزمان المطابقہ۔
(۵) رسالہ فی تحقیقات الکلیات۔
(۶) رسالہ فی بیان کون الاحکام الیقینیۃ اقوی واشرف فی الاستدلال۔
(۷) البحث فی البرہان السلمی۔
(۸) البحث فی القضیۃ الحملیہ۔
(۹) حاشیہ فی بحث الموجہات علی رسالہ قطب الدین شیرازی۔
(۱۰) البحث فی التصور والتصدیق۔
(۱۱) ایضاً
(۱۲) فی ایمان الیاس من کتاب الزواجر۔
(۱۳) بحث فی مسئلہ خلق افعال۔
(۱۴) احکام نفاذ وصیت عبداداے دین۔
(۱۵) فوائد آیۃ الکرسی۔
(۱۶) فواید آیۃ یا ابن آدم خذوا زینتکم۔
(۱۷) حاشیہ علی تصورات القطبی
(۱۸) رسالہ فی بیان اقسام الاستعارۃ۔

۱۵- ازانجمله رسالہ ست دربیان فواید آیۃ الکرسی تصنیف علامۂ صدرالدین محمد بن ابی الصفا واکحسینی بخط عالمانہ مکتوبہ سال یکہزار وسی ہجری ست ۔

۱۶- ویک رسالہ تصنیف جلال الدین محقق متوفی سنہ ۹۰۸ھ در تفسیر آیۃ خذوا زینتکم بخط ہمان عالم ست قلم وخط وکاغذ یکے ست پس اینہم نوشتہ یکہزار ودواست ۔

رسالہ بلاغت دربیان اقسام استعارہ ۔ بلاغت

رسالہ اثبات واجب الوجود تصنیف علامہ صدرالدین شیرازی معروف بملا صدرا فلسفہ مکتوبہ سال یکہزار وشش ہجری بخط ہمان عالم ست ودر فہرست کتب خانۂ آصفیہ بنام کتاب صدرا بر نشان ۲۱ عجب مجموعہ نمبر ۳۰ طبع شد ۔

۳۴- شرح رسالہ عقل کل در فن فلسفہ متن از مصنفات علامۂ نصیر الدین محقق طوسی ست علامہ جلال الدین محمد بن اسعد معروف بعلامۂ دوانی بران شرح نوشتہ رسالۂ مذکورہ منقول ست از اصل کہ مکتوبہ سنہ ۹۲۴ھ ہجری بود وخود این رسالہ ہم بخیال مخبر نوشتہ است ہمین قرن عاشر ست بخط عالمانہ ۔

جملہ اوراق ۲۰۲ سطور فی صفحہ مختلف ۔

مجموعہ نمبر ۱۴۴

درین مجموعہ درامل چند جوابات علامہ ابن حجر مکی ست کہ در مسائل سائلین نوشتہ
و در آخر یک رسالہ شرح حدیث زید بن ثابت ابن الضحاک الانصاری الصحابی المتوفی
سنہ ۴۵ چہل و پنج ہجری کہ دران یک دعا مذکور است ابو الفرج عبد الرحمن بن الشیخ
الامام الزاہد ابو العباس احمد بن رجب الحنبلی المتوفی سنہ ۷۹۵ شرح آن دعا فرمودہ ـ
اولش این است :-

الحمد للہ مخرج الامام احمد والحاکم من حدیث زید بن ثابت
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم علمہ دعاء وامرہ
ان یتعاھد بہ عند کل یوم قال قل حین تصبح لبیک اللھم لبیک
وسعدیک والخیر فی یدیک ومنک وبک والیک اللھم ما قلت
من قول او نذرت من نذر او حلفت من حلف مشیتک بین
یدیہ ما شئت کان وما لم تشالم یکن ولا حول ولا قوۃ الا بک انک
علی کل شیء قدیر الخ ـ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ خوش خط بخط عرب نسخہ قدیمہ صحیح در آخر نام کاتب و
سال کتابت مرقوم نیست اما بظاہر مکتوبہ صدی یازدہم می باشد ـ
جملہ صفحات ۸۰ سطور فی صفحہ مختلف و در آخر ۱۵ ـ

مجموعہ نمبر ۱۵

درین مجموعہ بست و چہار رسالہ بزبان عربی در فنون مختلفہ حسب تفصیل ذیل ست۔

(۱) شرح منظومہ رسم الخط ثمن و شرح ہر دو تصنیف صالح بن یحیی الموصلی تصنیف ۱۲۹۷ھ ہجری ست

(۲) رسالہ رد المغالطین تصنیف محب اللہ بہاری صاحب سلم العلوم — کلام

(۳) فی رد المغالطین تصنیف مولوی عبد الحلیم الکھنوی از ورق ۱۶

(۴) القول الاشبہ فی حدیث من عرف نفسہ فقد عرف ربہ از علامہ سیوطی ۲۹ — حدیث

(۵) افادة الخبر فی زیادة العمر از علامۂ سیوطی ۳۲

(۶) الشماریخ فی علم التاریخ از علامۂ سیوطی ۳۵

(۷) اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ از علامۂ سیوطی ۴۱ — حدیث

(۸) ریح الندین فیمن عاش من الصحابہ مائة و عشرین از علامہ سیوطی از ورق ۴۴

(۹) وصول الامانی باصول التہانی تصنیف علامۂ سیوطی ۴۶ — حدیث

دربیان تہنیت و مبارکباد گفتن۔

طی اللسان عن ذم الطیلسان از علامۂ سیوطی۔

کشف الصلصلة عن وصف الزلزلة از علامۂ سیوطی دربیان زلزلہ ۵۲ — حدیث

المصابیح فی صلوٰة التراویح از علامۂ سیوطی دربیان نماز تراویح ۵۰ — "

تحفة الانجاب بمسئلة السنجاب از علامہ سیوطی ۶۱ — "

جزء فی صلوٰة الضحیٰ ۷۰ — "

الجواب الحاتم عن سؤال الخاتم ۸۳

حسن المقصد فی عمل المولد ورق ۸۴ از علامۂ سیوطی ۔

فتح المغالق فی انت طالق از علامۂ سیوطی ۔

القول المشرقة فی مسئلہ النفقہ از علامۂ سیوطی ۹۴ — فقہ

مسالک الحنفا فی والدی المصطفی از علامۂ سیوطی ۱۰۰ — مناقب

رسالہ فی تحریم المنطق از علامۂ سیوطی ۱۱۵ — فقہ

اربعین علامۂ نووی ۱۱۸ — حدیث

اربعین شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۱۲۵ — ″

رسالہ دربیان اقسام حدیث ۱۲۷

جملہ اوراق ۱۲۶ سطور فی صفحہ نام کاتب وسال کتابت مرقوم نیست ۔

مجموعہ نمبر ۱۴۱

درین مجموعہ ہفت رسائل بزبان فارسی در فنون مختلفہ از چند مصنفین می باشد

(۱) رسالۂ اولی در قواعد شعر موسوم بہ دستور نظم تصنیف سید محمد والا موسوی صـ ۸۸

(۲) رسالۂ قانونچہ در طرق انشا تصنیف سید محمد موصوف محررہ ۱۲۵۲ھ

(۳) کلام سید محمد گیسو دراز در تصوف در دو ورق۔

(۴) الکشف الرموز در تصوف از سید محمد والہ موسوی۔

(۵) قطعہ تاریخ کدخدائی کامگار خان از نعمت خان و از سید محمد والہ موسوی۔

(۶) رسالۂ کبوتربازی از والہ موسوی۔

(۷) رسالۂ مرغ بازی از والہ موصوف۔

مجموعۂ مذکورہ بخط خوشخط نستعلیق مکتوبۂ یکہزار و یکصد و پنجاہ ہست می باشد

نام کاتب مرقوم نشد۔

در آخر مہر جہدی یاور خان ہم ثبت ست در آن سال ہجری ۱۲۲۰ کندہ است۔

جملہ اوراق سطور فی صفحہ ۱۳۔

مجموعۂ نمبر ۳۱

درین مجموعہ سیزدہ رسائل ہمہ بزبان فارسی وجملہ رسائل بظاہر بخط یک شخص واحد معلوم می شود یک رسالہ بخط دیگر خوشش خط نستعلیق مکتوبۂ ماہ صفر سال یکہزار وپنجاہ وسہ ہجری جملہ اوراق ۸۸ السطور فی صفحہ ۲۷ رسالۂ اولی دربیان جبر واختیارست در فن کلام درزبان فارسی تصنیف علامۂ نصیر الدین محقق طوسی متوفی سنہ ۶۷۲ھ شروع این ست:-

"الحمد للہ رب الارباب ومسبب الاسباب ومفتح الابواب وملہم الصواب والصلوٰۃ علی محمد المبعوث بفصل الخطاب وعلی آلہ اولی الالباب والانساب الخ"

رسالہ مشتمل ست بر دہ فصل۔

فصل اول دربیان مذاہب ومختار اہل اسلام درین مسئلہ ودلائل ہریکے ازاہل۔

فصل دوم درذکر وجوب وامکان وامتناع واحکام ہریک۔

فصل سوم در ذکر اسباب وعلل واشارت بمعنی جبر واختیار۔

فصل چہارم درآنکہ سبب تاموجب نبود مسبب از وصادر نشود۔

فصل پنجم درکیفیت استناد واتفاقیات علل برطریق مجمل۔

فصل ششم دربیان آنچہ وجوب فعل از فاعل منافی اختیار او نباشد۔

فصل ہفتم درذکر قوی وافعال انسانی وفرق میان آنچہ باختیار او بود وآنچہ نبود۔

فصل ہشتم دربحث قدرت وارادت وکیفیت صدور افعال اختیاری ازہردو۔

فصل نہم درآنچہ حاصل این مباحث است درین مطلوب وحل بعضے شبہ مذکور۔

فصل دہم درآنکہ اطلاق باختیار این معنی برباری تعالیٰ وتقدس شاید یا نشاید۔

واین ست فہرست کتاب وبعد ازین ابتدائے تقریر این معانی کنیم وبتوفیق اللہ وعونہ

جملہ اوراق این رسالہ ہفت ورق در آخر نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت۔
رسالہ ثانیہ کشف الحقیقہ ست در مسائل تصوف و حکمت نام مصنف معلوم نشدہ نام کاتب و سال کتابت ہم مرقوم نیست جملہ اوراق ہشت ورق ہم
رسالہ ثالثہ ترجمۂ رسالۂ زوراء تصنیف میر شجاع الدین محمود در تصوف جملہ اوراق ہفت ورق در آخر نہ نام کاتب نہ سال کتابت۔
رسالۂ رابعہ مراۃ المحققین تصنیف شیخ محمود شبستری جملہ اوراق ۹ تاریخ کتابت ۲۷ ماہ محرم الحرام ۱۰۵۳ھ۔
رسالۂ خامسہ تصنیف علامۂ فخر الدین رازی در بیان موت بجواب تعزیت نامہ بادشاہ کہ بر علامۂ موصوف در وفات پسر علامہ نوشتہ بود پنج ورق۔ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نشد۔
رسالۂ سادسہ عقد انامل یک ورق۔
رسالۂ سابعہ مقداریہ تصنیف میر محمد مومن استرآبادی در بیان اوزان عربی و عجم کہ در کتب فقہ و طب مذکور می شود در زمان سلطنت محمد قطب شاہ در حیدرآباد دکن تصنیف نمودہ و میر محمد مومن استرآبادی در حیدرآباد وفات یافت و درین جا مدفون گشت۔
رسالہ ثامنہ در قلع آثار تصنیف حکیم عماد الدین محمود درین رسالہ تدابیر رنگ از پارچہ وغیرہ جدا کردن بیان نمودہ و دران ہشت و چہار باب ست و جملہ اوراق ۷ تحریرہ ۳۰ ماہ رمضان المبارک ۱۰۵۲ھ۔
رسالۂ تاسعہ دانش نامہ جہانیان تصنیف میر غیاث الدین علی اصفہانی در بیان پیدائش کواکب و صاعقہ و برد و باد و حیوانات و نباتات و جملہ کائنات در رسالہ مرتب ست بر دہ فصل و بست اصل و چہار نتیجہ و یک خاتمہ و فہرست آنہا این است۔

فصل اول در بیان پدید آمدن عقل کل و نفس کل بر سبیل اجمال۔
فصل دوم در بیان پدید آمدن افلاک و ترتیب ایشان۔
فصل سوم در بیان حرکت افلاک و مدت دور ہر یک۔

فصل چهارم در بیان پیدا شدن عناصر و مکان هریک۔
فصل پنجم در بیان تقسیم عناصر۔
فصل ششم در کیفیاتے کہ لازم عناصر اند۔
فصل ہفتم در بیان طبیعت طبقات عناصر۔
فصل ہشتم در شکل افلاک و عناصر و چگونگی ایستادن زمین۔
فصل نہم در بیان معنی و حقیقت جسم۔
فصل دہم در تقسیم جسم بسیط و مرکب
اصل اول در استحالت عناصر۔
اصل دوم در سبب پیدا شدن بخار و دخان۔
اصل سوم در بیان پیدا شدن باد۔
اصل چہارم در بیان پیدا شدن ابر۔
اصل پنجم در بیان پیدا شدن باران۔
اصل ششم در بیان پیدا شدن برف۔
اصل ہفتم در بیان پیدا شدن تگرگ۔
اصل ہشتم در حدوث
اصل نہم در پیدایش رعد۔
اصل دہم در پیدا شدن برق۔
اصل یازدہم در پیدا شدن صاعقہ۔
اصل دوازدہم در بیان پیدا شدن کواکب منقضہ و شہب و شہاب ثاقب و کواکب ذوات الاذناب و کواکب ذوات الذوائب۔
اصل سیزدہم در بیان علامات حمرہ۔
اصل چہاردہم در پیدا شدن سمات۔
اصل پانزدہم در حدوث نیازک۔

اصل شانزدہم — در پیدا شدن قوس و قزح۔
اصل ہفدہم — در پیدا آمدن ہالہ۔
اصل ہژدہم — در پیدا شدن زلزلہ۔
اصل نوزدہم — در برآمدن آواز از زمین و بیرون آمدن باد و آتش از درون زمین۔
اصل بستم — در پیدا شدن آب چشمہ و کاریز و چاہ۔
و نتیجۂ اول در پیدا شدن معاون کہ اقسام آن حجریات و سمیات و ملحیات و مشتعلات و منطرقات است۔
" دوم — در پیدا شدن نبات نفس و قوائے آن۔
" سوم — در پیدا شدن حیوانات۔
" چہارم — در پیدا شدن انسان و بسیار از نکات و خاتمہ در ایراد تشریحات اعضائے انسان جملہ اوراق پنجاہ و دو تاریخ کتابت علاحدہ آخر سال یکہزار و شش ہجری۔

رسالۂ عاشرہ مناظر الانشا تصنیف محمود بن شیخ محمد گیلانی در فن انشا جملہ اوراق چہل و شش ورق در آخر سال و نام کاتب نیست۔

رسالۂ حادی عشر حدایق السحر فی دقایق الشعر تصنیف محمد بن محمد عبد الجلیل العمری المعروف بالرشید الوطواط در بیان صناعات شعر مکتوبہ ماہ ذی قعدہ سال یکہزار و پنجاہ و محمد رفیع بن عصام الدین محمد جملہ اوراق ۱۷۔

رسالۂ ثانیہ عشر تصنیف عطاء اللہ بن محمد الحسینی در بیان قوافی کہ حسب فرمایش عضد الدولہ امیر علی تصنیف نمود جملہ اوراق بقلم حاجی طغرل مولفہ سال یکہزار و پنجاہ و دو

رسالۂ ثالثہ عشر در علم عروض تصنیف سیفی بخاری جملہ اوراق پانزدہ آخر نصف ضایع شدہ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نشد۔
جملہ اوراق مجموعۂ ہذا یکصد و ہشتاد و ہشت۔

مجموعہ نمبر ۳۹

کلی بہ شجرۂ دانش۔
مولفہ حکیم نظام الدین گیلانی ست کہ تلمیذ رشید ملا محمد باقر داماد بودہ و در حیدرآباد دکن بزمانۂ سلاطین قطب شاہیہ بدرجات عالیہ فن طبابت مشرف و ممتاز و تا زمانہ عبداللہ قطب شاہ موجود بود۔
این کتاب مجموعہ یکصد و دو رسائل و منتخبات ست اکثرے قریب ہشتاد رسائل تصنیف خود حکیم نظام الدین احمد گیلانی ست و بعضے ازان انتخاب کتب اکثر فنون کہ حکیم مرحوم انتخاب نمودہ۔ و نام مجموعہ شجرۂ دانش نہادہ از ورق اول تا ورق ۲۷۔ منتخبات مختصرہ کہ بخط نسخ و شفیعہ نوشتہ ست این بخط خاص حکیم موصوف ست و بر ورق ست و ہشتم فہرست جملہ رسائل یکصد و دو کہ نوشتہ ست آن فہرست ہم بخط خود حکیم موصوف می باشد و از ورق ۳۲ صفحۂ ثانیہ مصنفات حکیم موصوف ست کہ اکثر آن بخط ملا محمد لاری بن حاجی محمود لاری ایرانی ست کہ از مسودات مصنف صاف نمودہ باشد کیفیت بعض رسائل کہ در شروع ست بطور مشتے نمونہ از خروارے نوشتہ می شود بعد آن نقل فہرست جملہ رسائل نوشتہ می شود تا بالاجمال حال جملہ رسائل معلوم شود۔

پس رسالۂ اول کہ در فن طب شروع می شود بزبان عربی ست از ورق ۳۲ و ختم بر ورق ۱۵۹۔ اولش این ست۔

الحمد للہ الذی جعل للداء دواء و جعل للمرض شفاء و ارسل رسولا ہادیا و شفیعا صلی اللہ علیہ و آلہ سلاما کثیرا و بعد فیقول الفقیر الی اللہ الغنی نظام الدین احمد المتطبیب الملقب بحکیم

الملك الجيلاني اني كنت الفت كتاباً في الطب مشتملاً على بعض معالجات المستغربة التي اعطاها الله تعالى لي ولم يمثلها غيري ۴۱

بعد این مصنف موصوف قصۀ سوخته شدن این کتاب و کتب دیگر در واقعه فتح قلعه دولت آباد از دست خانخانان مهابت خان بیان کرده و اراده مراجعت خود با یران و رسیدن تا بندر پٹن مچھلی بندر و دستیاب نشدن جهاز و توقف در بندر مذکور در انتظار جهاز تا موسم آینده و رسیدن حکم سلطان عبد الله قطب شاه در طلب خود باصرار تمام در بندر مذکور و مراجعت خود در حیدرآباد خدمت سلطان موصوف قلمبند نموده کتاب مرتب ست بر ده مقاله و در هر مقاله چند فصول ست و در آخر این عبارت مرقوم ست۔

وقد فرغت من اقتصارها في سنة ۱۰۴۵ خمس واربعين والف من هجرة خير البرية في شهر حيدرآباد حرسها الله تعالى عن الآفات وانا العبد احقر عباد الله نظام الدين احمد واردت ان الحق اليها المركبات الضرورية التي خالية عنها احباً لله تعالى وهو في التوقف الى ان يشتهر هذا المختصر في البلاد حتى الايران والجيلان ثم وقفت بالحاقها في تاريخ خمس وخمسين والف بتوفيق الله تعالى والحمد لله رب العالمين

کتبهٔ ابن حاجی محمود لاری ملا محمد لاری ۔

رسالۂ دوم بزبان عربی در بیان کیفیت و جوهر وعرض که هر یک بدون دیگر در وجود یافت نمی شود گو جوهر اشرف و اعلی و اقدم است و عرض ادنی و موخرست این رساله بر صفحه دوم ورق ۵۹ بخط خود مصنف ست و رسالۂ سوم بزبان فارسی در بیان احوال حیوانات ذوات السموم و تدابیر و ادویۂ دفع زهر بر صفحۂ دوم ورق ۶۰ است و رسالۂ چهارم مقامات نظامی بزبان عربی تصنیف خود حکیم موصوف درین رساله حیوانات تا اکثر شبهات که در فنون حکمیه و علمیه و دینیه راه می یافت حکیم موصوف تحریر فرموده داد کمال تبحر و تمهر خود در فنون داده مقامات مذکور از صفحۂ دوم ورق ۱۹۲

شروع در ورق ختم بقلم ملا محمد لاری نوشتہ شدہ۔
و فہرست کامل تمام مجموعہ این ست۔

مجامیع ۳۹ فہرست کتب شجرۂ دانش من مولفات اقل عباد اللہ نظام الدین احمد گیلانی ملقب بحکیم الملک عفی اللہ عنہ۔
خطبۂ فارسی و خطبۂ عربی۔

نشان صفحات کتاب
منتخب ابیات حکیم فردوسی و شیخ نظامی وغیرہ مشتمل بر لفظ صرف و نحو ۳۳۔
مختصر کتاب معالجات بقراط اضافہ بعضے ضروریات۔
(۱۵۹) رسالہ در بیان جوہر و عرض کہ جوہر بے عرض موثر نیست۔
(۱۶۰) رسالہ در بیان حیوانات ذوات السموم و رفع زہر آں
(۱۶۱) کتاب مقامات از مولف کتاب۔
رسالہ در بیان اثر دعا و رقا و سحر دعا در دفع شرور شیاطین جن و انس و تعویذات
رسالۂ عجائب الانوار فی بیان عالم الجمہور۔
رسالۂ اسرار الخفیہ فی ابنیۃ النسیہ
(۱۸۴) رسالۂ فی بیان سبب اختلاف المذاہب
(۱۸۵) رسالۂ فی العجز عن الاجتہاد و التوقف و التوکل علی اللہ
(۱۸۶) رسالۂ فی بیان صحۃ الاخبار عن الفعل و الحرف۔
(۱۸۵) رسالۂ فی بیان نکتہ عظمہ شان سورۃ الفاتحہ و الحمد للہ
(۱۸۷) رسالۂ فی بیان اصول العناصر و کیفیاتہا بالقوہ
(۱۸۹) رسالۂ در وجود اشیاء محسوسہ و حسن و قبح عقلیہ و نقلیہ
(۱۹۰) رسالۂ در بیان وجود فقرا و اغنیاء در ہر سلسلہ علیا و سفلی
(۱۹۱) رسالہ در بیان حدوث دہری۔
(۱۹۴) رسالہ در بیان سر مرکب کلمۂ توحید از حروف اسم اعظم۔
(۱۹۵) رسالہ در بیان دفع صداع و کیفیت علاج امراض منقول از محمد زکریا۔

(۱۹۹) رسالۂ در بیان فضیلت علم۔
(۲۰۲) کلمات مواعظ حسنہ من الحکماء العظماء۔
(۲۰۳) فی بیان عجیب الالہ من النبی و عاجب الخواص الاشیاء منقولہ من الاطباء۔
(۲۰۴) کلمات متفرقہ من المجربات المنقولۃ و ما ہو مجرب لنا۔
(۲۰۹) من الالغاز المسائل المنقولہ من المقامات۔
کلمات متفرقہ حکمتہ نقلیہ وعقلیہ و بیان معنی مفتوح العنوۃ
(۲۱۰) رسالۂ استجابت دُعا
(۲۱۲) رسالۂ در اقسام محبت
(۲۱۳) در بیان وقوع اتحاد والندم فی یوم و لیلۃ
(۲۱۴) رسالہ در بیان اصول علم منطق و بودن قمر در بروج اثنا عشر۔
(۲۱۴) رسالہ در بیان مراتب بلوغ
(۲۱۵) رسالہ اختصار تعلیقات و بعض دیگر مسائل حکمتہ۔
(۲۱۸) رسالۂ در کیفیت تزویج و اہتمام در کفو۔
(۲۱۸) در تعلق نفس با عدل اعضاء۔
(۲۱۹) منتخب ابیات شاہنامہ
(۲۱۹) در بیان صفات و خواص مومیائی
(۲۲۰) رسالہ در بیان خواص بعض زہر و طرق خوردن آن۔
(۲۲۲) کلمات مولف با اہل قبور۔
(۲۲۵) کلمات مواعظ منقولہ از احادیث شریفہ و کلام حضرت امیرؑ
(۲۲۶) نقل عجیب از خواص خواندن کلام امیر علیہ السلام منقول از دیوان حضرت۔
(۲۲۶) رسالۂ شرح احوال شیخ ابو علی سینا و فہرست تصنیفات
(۲۲۷) رسالہ منتخب ربیع الابرار زمخشری۔
رسالۂ اثبات اثنا عشریہ۔

۲۲۷ رسالۂ در شرح خواص بلیلہ و احوال او
۲۲۷ دربیان کیفیت اعتقاد در مذہب حق۔
۲۲۳ نقل کتاب جالینوس یا افلاطون بحضرت عیسیٰ و جواب کہ حضرت عیسیٰ گفتہ
دربیان مارایت شیئاً الا ورایت اللہ صلہ
رسالۂ دراحکام شرح لباب
درتاریخ احوال شیخ ابونصر فارابی وحکمائے دیگر و بعض علماء۔
رسالۂ کلمات مہملات معجبات
رسالۂ دربیان مگس عسل وکرم ابریشم و بعضے حیوانات عجائب۔
منتخب کلمات طیبات خواجہ عبداللہ انصاری۔
رسالۂ دربیان بعضے اعمال غریبہ وشرح خواص اشیاء۔ ودفع تپ ازو
برون آوردن نام دزدان وغیرہ۔
رسالۂ درکیفیات العضاء و بیان حرارہ غریزہ وغیر ذالک۔
رسالۂ درتاثیر نفوس و وقوع بعضے چیزہا واثبات لذات عقلیہ
وخواص بعضے ادویہ مفردہ ومرکبہ۔
رسالہ استجابت دعوات وخواندن وشروط آن۔
رسالہ عربی دربیان کیفیت انعقاد سنی و بیان حرارت غریزیہ۔
رسالہ دربیان احوال ملوک عجم بطریق اجمال۔
رسالہ دربیان خواص بلیلہ وغیر ذالک بعضے ادویۂ مرکبہ۔
رسالہ درفہرست کتاب شفا واشارات
رسالہ فیروزیہ شیخ وفہرست کتاب قانون
رسالہ اثبات واجب ونقل دلائل توحید واثبات نبوت وامامت واباحت
متعہ ونقل اسولۃ المتفرقہ
رسالۂ منتخب کتاب درۃ الغواص فی اوہام الخواص

رسالۂ در شرح کلمات طیبات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

رسالہ مراتب لا الہ وکیفیت صدور الاشیاء صادرات با جمال۔

رسالۂ ابطال تناسب وکیفیت آن

رسالہ در بیان قضا وقدر ورسالۂ وجود سرور بالعرض و بالذات۔

رسالۂ انموذج وجمع مسائل متفرقہ در ہر علوم

رسالۂ ادب الصبیان وذکر موضوعات وحدود کل علوم ورسوم‌ہا۔

رسالۂ تعالیم الطبیان وذکر موضوعات وغایات علوم

رسالہ در بیان فواید ادویہ نسبت با عضاء انسان وکیفیات آن۔

رسالہ در بیان درجات کیفیات ادویہ وبیان اعتدال آن۔

در بیان بعضے ادویہ باہیہ وذکر آن بطریق اجمال۔

رسالہ فی بیان المزاج الحقیقی والطبی والمعتدل وغیر معتدل۔

کلام مخاطبات ومواعظات مع النفس۔

خطبہ توبہ نامہ ودعاء عدیلہ۔

نقل بعض احادیث فی فضیلۃ العلم ودعا

سواد نامۂ شاہ عباس بپادشاہ ہندوستان بعد از فتح بغداد۔

جواب نامہ مذکور از جہانگیر بادشاہ بحضرت شاہ عباس۔

سواد نامہ شاہ عباس در وقت منازعت

جواب نامۂ مذکور از حضرت شاہ بود۔

سواد نامۂ عبدالمومن خان بحضرت شاہ عباس۔

جواب نامۂ مذکور از حضرت شاہ باد

سواد فرمان حضرت سلطان عبداللہ قطب شاہ بحکم ملک صاحب ایران۔ بعد از واقعہ شاہ صفی۔

رسالہ در علم قیافہ و رسالہ توبہ و نیت آن و صیغہ آن۔
رسالہ در عقد انامل رسالہ مطائبات از رو۔
رسالہ در بیان عمال عجائبات و بعضے عملہائے غریب و متعبدات ۔
کلمات انما مخلع بدن از حضرت استاد امیر محمد باقر داماد
رسالہ چوب چینی و قہوہ و چائے و تنباکو طریق خوردن چوب چینی با نواع نسخہائے
مرکبات ضروریہ در معالجات ۔
نسخہ ترکیب و مفرحات کہ برائے بادشاہان ترتیب دادہ اند۔
نسخہائے مرکبات کہ از خط حکیم علی منقولہ شدہ
نسخہائے ترکیبات امیر محمد باقر داماد۔
رسالہ در بیان اصطلاحات اطباء۔
کتب طبی فارسی کہ از کتاب اعراضی نقل شدہ ۔
انتخاب کتاب اخبارات بدیعی مسمی باختیارات نظامی کمالی
رسالہ فی التفسیر
بیان آیات بعضے آیات قرآن مجید۔
رسالہ در بیان سبب موت۔
رسالہ در بیان خواص بقول منقول از حدیث ۔
رسالہ در بیان خواص اثمار منقول از حدیث ۔
رسالہ در بیان خواص حبوب منقول از حدیث۔
کلمات چند از اخبار احوال ملوک عجم
کلمات چند از وقائع مجالس علماء و صحبت اشعار ۔
رسالہ در علم موسیقی و کیفیت اصل و فرع آن ۔
وصیت نامہ خواجہ رشید کہ از عجائب دور کار است
رسالہ در بیان اصول علوم و اقسام آن ۔

کلمات چند مواعظہ آمیز در بیان واقع و برخے از احوال خود۔

حالات مختصرہ مولف کہ افسر الاطباء حکیم سید محب حسین بقلم خود در اول کتاب در اُردو نوشتہ این است:-

حکیم نظام الدین احمد گیلانی گنبد جو پہاڑ قلعہ گولکنڈہ کی جانب شمال واقع ہے اوس کے اوپر ہی اور پہاڑ کے نیچے ایک گاؤن ہے جس کا نام حکیم پیٹھ ہے وہ انھیں کا آباد کیا ہوا ہے ان کا زمانہ سلطنت قطب شاہیہ میں بہ عزت و آبرو گذرا اُن کے نسخے اکثر کتابوں میں موجود ہیں یہ اہل ایران سے ہیں اور بہت ذی علم اور ذی حکمت تھے چنانچہ اس کتاب کے معائنہ سے ان کی لیاقت ہویدا ہوگی یہ کتاب انہی کی تالیفات سے ہے سنہ وفات ان کا یکہزار و پنجاہ و نہ ہجری ہے۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن مجامیع نمبر ۳۹ مخزون ست مکتوبہ قبل سال یکہزار و پنجاہ و نہ ہجری ست کہ درین سال وفات مصنف واقع شدہ۔

جملہ اوراق ۴۳۹ سطور مختلف ہر جا کہ بقلم ملا محمد لاری ست بست و ہفت سطر و ہر جا کہ خط دیگر ست آن بر یک نمط نیست۔

مجموعہ نمبر ۶۰

این مجموعہ ہفت کتب ست کہ علماء و اعلام بقلم فضل و کمال آنہا را نوشتہ اند اولش
اجزاء متفرقہ ست بزبان عربی و فارسی کہ درو مواعظ و مسائل صلوٰۃ وغیرہ مذکور ست و
بعد ازان شرح اربعین است موسوم بہ انیس الفقراء بزبان فارسی کہ دران شرح احادیث
متعلقہ بہ فقر مذکور ست و برحاشیہ شرح مذکور شرح چہل حدیث تصنیف قاضی محمد ارشد
متعلوی بزبان فارسی ست و لطائف الحجین تصنیف قاضی موصوف بزبان عربی ست
دران حکایات حضرات صوفیہ جمع نمودہ۔
و شراحی منظوم بزبان عربی در میراث است۔
مجموعہ ہذا بر نمبر ۶۰ در فن مجامیع مرتب ست و بخط اہل علم نوشتہ شدہ نام کاتب و
سال تحریر مرقوم نیست جملہ اوراق۔ ۸۶ سطور و صفحہ مختلف۔

مجموعہ نمبر ۶۸

در ین مجموعہ چہار رسالہ است رسالۂ اولی بزبان عربی نام آن وسیلہ ابی لقاء جمال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در بیان معراج آن حضرت تصنیف شیخ محمد بن شیخ فضل اللہ برہان پوری متوفی سنہ ۱۰۲۹ یکہزار و بست و نہ ہجری رسالۂ ثانیہ تحفۂ مرسلہ زبان عربی در تصوف درین رسالہ بیان وجود و مراتب وجود تصنیف ہین شیخ محمد بن شیخ فضل اللہ تاریخ کتابت ۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳..ھ ونام کاتب سعد الرحمن۔ — تصوف

رسالہ ثالثہ حاشیہ تصنیف شیخ موصوف بزبان فارسی العجبیہ اللاسوت در بیان بعض معانی لوائح علامہ عبد الرحمن جامی المتوفی سنہ ۸۹۸ھ۔ — تصوف

رسالہ حواس خمسہ مصنفۂ شاہ عیسی جند اللہ بن محمد قاسم بن محمد یوسف بن رکن الدین سہروردی متوفی سنہ ۱۰۰۱ یکہزار و یک ہجری در تصوف مکتوبہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری بقلم محمد خلیل الرحمن برہان پوری ترجمہ محمد بن فضل اللہ پس درین کتاب سفینۃ الاولیاء تصنیف شاہزادۂ محمد داراشکوہ مذکور است۔ — تصوف

ومولوی عبد الجبار خان صوفی ملکاپوری براری حیدرآبادی متوفی سنہ ۱۳۲۴ ہجری در کتاب خود مسمی بہ محبوب ذی المنن تذکرۂ اولیاء دکن ترجمۂ شان در ہشت ورق از صفحہ ۸۰۱ تا صفحہ ۸۱۶ بہ تفصیل تمام حالات ولادت و تربیت و تعلیم و تصنیف و وفات و شجرۂ نسب وغیرہ نوشتہ۔

و ترجمۂ شاہ عیسیٰ جند اللہ پس در سفینۃ الاولیاء مذکور ست۔
جملہ اوراق ۸۴۔

بحرالنفائس

جلد دوم

شیخ احمد المشہور بہ محمد شروانی بن میرزا محمد تقی متوفی سنہ ۱۲۵۶ ہجری از کتب مختلفہ درین انتخاب نمودہ کتاب بطور کشکول ست و اصل نسخہ شروانی موصوف ست و جاہائے کثیرہ نوشتہ قلم خود شروانی ست بایں وجہ کتاب قابل نہایت قدر ست و ہمین یک نسخہ غالباً باشد۔ نسخہ دیگر بظاہر مرقوم نشدہ۔

مصنف ممدوح از مشاہیر است۔ کتاب عجب العجاب و نفحۃ الیمن وغیرہ از مصنفاتش چاپ ہم شدہ و در دیار ہند شائع است۔

در اول کتاب سہ خط بزبان عربی بخط خود علامہ شیخ احمد شروانی موصوف چسپان ست۔ یک خط مکتوبہ پنجم ماہ صیام سنہ ۱۲۴۴ ہجری ست و یک خط مرقومہ دوم شوال سنہ ۱۲۴۳ ہجری ست۔ و کتاب مذکور را محمد عبدالرزاق مصنف البرامکہ از بھوپال برائے فروخت درین کتب خانہ آصفیہ فرستادہ بودند موصوف بقلم خود حالات علامہ شیخ احمد شروانی از تذکرہ صبح گلشن بزبان اردو نوشتہ در اول کتاب چسپان کردہ بودند نقل آن اینجا کردہ می شود۔ و آن این است:۔

"شیخ احمد بن میرزا محمد تقی (ملقب بہ شیخ محمد شروانی) بن میرزا محمد سلطان بن میرزا ابراہیم ہمدانی اپنے زمانہ کے مشہور ادیب ہیں۔ شیخ کا خاندان یمنی مشہور ہے۔ لیکن در اصل وہ ایرانی ہیں۔ اور اس خاندان کی مختصر حالت یہ ہے کہ میرزا ابراہیم نادر شاہ کے وزراء میں تھے جو نادر کے مظالم سے تنگ ہو کر نجف اشرف میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ لیکن میرزا کا بیٹا محمد سلطان ہنوز مستوفی الممالک (اکونٹنٹ جنرل) کی خدمت پر

سرفراز تھا لیکن وہ بھی نادر شاہ کے قہر وغضب سے نہ بچ سکا اور قتل کر دیا گیا۔ اور مطالبہ شاہی میں گھر تک نیلام ہو گیا۔ اس تباہی کے بعد مقتول کا بھائی میرزا محمد حسن خان ہندوستان آیا اور اس کا بیٹا میرزا محمد تقی شروان جا کر آباد ہوا۔ اور دشمنوں کے خوف سے اپنا نام شیخ محمد رکھا چنانچہ علامہ شیخ احمد اسی نسبت سے شروانی مشہور ہوئے۔ شیخ محمد کو جب معلوم ہوا کہ اس کا چچا میرزا محمد حسن خان ہندوستان میں ہے تو وہ شروان سے قطع منازل کرتا ہوا ہندوستان پہونچا اور بنارس آیا جہاں میرزا مقیم تھا۔ لیکن میرزا کا انتقال ہو چکا تھا جائداد پر اس کے بیٹے قابض تھے لہٰذا شیخ محمد بنارس سے لکھنو آیا۔ اور چند روز وزیر الممالک نواب آصف الدولہ بہادر کی خدمت میں رہ کر یمن چلا گیا اور حدیدہ میں سید حیدر بغدادی (ایک تاجر تھا) اوس کی دختر سے عقد کیا جس کے بطن سے شیخ احمد (صاحب نفحۃ الیمن وغیرہ) پیدا ہوا اور یمن میں پرورش پائی۔ اور صنعاء کے درسگاہوں میں تعلیم علوم کی۔ عالم شباب میں شیخ کلکتہ آیا اور ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۲۳۰ھ میں شیخ کو مدرسہ کے بعہدہ کلکتہ کا پروفیسر مقرر کیا۔ لیکن علامہ کو بنگالہ کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ ترک ملازمت کر کے لکھنو چلے آئے۔ نواب غازی الدین حیدر نے بنظر قدر دانی پندرہ سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر کیا علامہ نے نواب کے عہد حکومت کی تاریخ موسومہ مناقب حیدریہ لکھی۔ اس پر علامہ شاہ عبد العزیز دہلوی وغیرہ نے تقریظیں لکھیں (شاہ صاحب کی تقریظ کتاب ہذا میں موجود ہے ملاحظہ ہو) نواب کے انتقال پر حسب الطلب راجہ چندو لال (مدار المہام حیدر آباد دکن) دکن گئے اور کچھ دنوں قیام کر کے بنارس روانہ ہوئے۔ راستہ میں ٹھگوں نے مال و اسباب لوٹ لیا۔ علامہ صرف نقد جان لیکر بنارس پہونچے یہ واقعہ ۱۲۴۵ھ کا ہے۔ اس کے بعد مسٹر ولکنس صاحب پولیٹکل ایجنٹ سیہور نے جو علامہ کے شاگرد تھے بھوپال طلب کیا اور نواب جہانگیر محمد خان بہادر مرحوم کے اتالیق مقرر ہوئے۔ اس عہد میں عربی میں تاریخ شمس الاقبال بھوپال لکھی۔ یہ عہد جہانگیری کی تاریخ ہے۔ اس میں ولکنس صاحب کی بھی مدح لکھی ہے۔ یہ تاریخ ۱۲۴۸ھ میں ختم ہوئی ہے۔ بعد ازاں علامہ بھوپال سے پونہ گئے

اور اوائل سنہ ۱۲۵۶ھ م ۱۸۴۰ء میں انتقال کیا۔ محمد عباس رفعت شروانی علامہ کے صاحبزادے تھے جو عہد نواب شاہجہاں صاحبہ میں مہتمم تاریخ تھے۔ یہ مجموعہ ان کے خاندان سے ملا ہے۔

"خاکسار محمد عبدالرزاق مصنف البرامکہ وغیرہ منتظم تاریخ اسلام (عہد نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ دام اقبالہا) ۱۵ ہر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء۔"

محمد عباس رفعت مہتمم تاریخ بھوپال نے خود ہی یہ خاندانی حالات لکھے ہیں رفعت شیخ احمد کے صاحبزادے ہیں اور ان کی تحریر سے علامہ کا انصاری اور یمنی ہونا ثابت نہیں ہے"۔

نسخہ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۶۵ فن محاضرات مخزون است بخط نسخ است و سال کتابت و نام کاتب بوجہ اینکہ در اوقات مختلفہ نوشتہ شدہ مرقوم نیست۔ اما براہ قیاس مکتوبہ عشرہ ثالثہ صدی سیزدہم خواہد بود۔ و در آخر کتاب الاسد و صادح با غم وغیرہ ہم مجلد است۔ سال کتابت آن سنہ ۱۱۲۹ ہجری است۔ جملہ اوراق کتاب مع ملحقات سنہ ۳۱۰ صد و دہ۔ و سطور فی صفحہ بست و سہ۔

ربیع الابرار و فصوص الاخبار

در محاضرات تصنیف علامہ ابوالقاسم محمود بن عمر جار اللہ الزمخشری المتوفی ۵۳۸ سنہ ثمان وثلثین وخمسمائۃ۔

اولش این است:۔

الحمد للہ الذی استحمد الی عبادہ بموجبات المحامد بما اسبغ علیہم من نعمہ البوادی للفوائد حمداً ملأ ذات الرجع وطلاع ذات الصدع الی ان یبلغ مبالغ رضاہ ویقضی موجب حقہ ومقتضاہ والصلوٰۃ علی النبی المرسل رحمۃ للعالمین المبعث قدوۃ للعالمین اوضح بایاتہ نہج المبطلین ومحق بمعجزاتہ المعطلین والرضوان علی من طاب وطہر من عترتہ واہل قرابتہ ومہاجر ونصر من احبتہ و صحابتہ ومن کشف دومۃ العجم والعرب حتی کشف عن وجہہ الکرب والرحمۃ علی من اتبعہم باحسان وعلی علماء الملۃ الحنفیہ فی کل زمان۔

اصل کتاب مرتب است بر نود و دو باب۔ اما نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۳ فن محاضرات مخزون است محض نصف اول است و از باب اول تا باب چہل و ہفت است و در اول کتاب فہرست ابواب ہم نوشتہ و در آخر فہرست مذکور نوشتہ است انتہت فہرست الجزء الاول من ہذا الکتاب النافع وللہ تعالی

الحمد لله والمنه۔
نسخه مذکوره بخط عرب خوش خط مکتوبه سـ۱۰۸۶ـنه یکهزار و هشتاد و شش هجری بقلم احمد بن محمد بن ابی القاسم بن احمد الحداد الشهیر بالکتبان ست۔
جمله اوراق ۳۷۹ وسطور فی صفحه ۲۰۔
و بر صفحهٔ اول ورق اول چند عبارات تملیک نوشته است منجمله آن یک عبارت این ست۔

فی خزانة ربیع الابرار وسلالة الاطهار خلیفة الله فی ارضه القایم باداء سننه و فرضه المداح لسطوات عزمه اقطار الیمن ولعز الشارخة فی بنی الحسن المالک رقاب العالمین المشید القواعد الدین ذی المناقب الحمیدة والخصال الشریفة الخلیفة بن الخلیفة رب الندا والناس والمطهر عن خبائث الادناس امیر المومنین المهدی لدین الله العباس لابرح النصر خادما تحت لوائه ولازال الاقبال متفیا فی ظل فنائه امین اللهم امین تاریخ شهر ذی القعدة من شهور سـ۱۱۷۳ـنه من الهجرة۔

شرح مقامات حریری

اصل مقامات حریری کتابے است مشہور و معروف تصنیف ادیب فاضل علامہ ابو محمد القاسم بن علی الحریری المتوفی سنہ ۵۱۶ علماء ادباء ہمیشہ شروح بر آن نوشتہ اکثر شروح حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت لغت مقامات حریری ذکر نمودہ منجملہ آنہا شرح علامہ شیخ ابو العباس النحوی احمد بن عبد المومن القیسی السریشی متوفی سنہ ۶۱۹ ستمائۃ وتسعہ عشر

اولش این است :-

الحمد لله الذی اختص هذه الامة بافصح الالسنة واقوم الاذهان وشرف علماءها بالافتنان فی اسالیب البلاغة والبیان الخ۔

مشہور بین العلماء این است کہ جملہ فواید کہ شارحین مقامات حریری قبل سریشی در شرح خود نوشتہ بودند علامہ سریشی ہمہ را درین شرح جمع نمودہ پس این شرح اکمل و انفع بہ نسبت جملہ شروح است مرتبۂ علامہ سریشی در فضل و کمال کتب تاریخ و تراجم بذکر آن مملوست۔

علامہ جلال الدین سیوطی در بغیۃ الوعاۃ فی طبقات النحاۃ میفرماید۔

هو احمد بن عبد المومن بن موسی بن عیسی بن عبد المومن القیسی السریشی ابو العباس النحوی قال ابن عبد الملک کان ماهرا فی المعرفة فی النحو حافظا للغات ذاکرا للاداب کاتبا بلیغا فاضلا ثقة عنی بالرحلات فی طلب العلم وله ثلاثة شروح علی المقامات۔ شرح الایضاح۔ شرح الجمل۔ مختصر نوادر القالی وغیر ذلک مات بشریش فی ذی الحجة سنة ستمائة وتسعة عشر تغمده الله برحمته واسکنه فسیح جنته آمین۔

نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۴۷ فن محاضرات موجود است نسخۂ قدیمہ صحیحہ مجدولہ بخط نسخ خوشخط مکتوبہ بسنہ ثمان و مأتہ والف بخط مصطفیٰ بن محمد القوجوی ثم المدنی ست و در مدینۂ منورہ تحریر یافت جملہ صفحات ۶۸۰ وسطور فی صفحہ ۳۱ -

---

شرح مقامات حریری

تصنیف قاسم بن القاسم الواسطی النحوی - بر مقامات حریری شرح نوشته و ترتیب آن بر حروف ہجا نموده یعنی شروع از حرف ہمزه باشد۔ شرح وحل آن الفاظ در تحت باب ہمزه می نویسد و شرح وحل الفاظ کہ شروع آن از حرف بای موحده تحتانیه است در باب الثانی نویسد وہم چنین تا آخر۔

شروع کتاب این است :-

"الحمد لله وحده وشرف بالصلوة محمد اعبده وكرم بالسلم اله وجنده وبعد فانی رائت المقامات من افصح المصنفات تهذيبا واوضح المولفات تبيانا وترتيبا قد استملكت فصاحتها وعباراتها واستملكت البلاغة امثالها واستعاراتها فاقدمت على معانيها قوادم خاطر المسرور وانهضت الى مبانيها نواهض قلبى المولور فما استجاب لاقدامى عليها مستجيب ولا انتجب لانتهاضى اليها من الملوك نجيب الخ"

برخاتمه این عبارت نوشته است :-

"وتم الكتاب بحمد الله وحسن توفيقه فى يوم الثلاث من شهر الله المبارك جمادى الاخر سنة سبعين وسبعمائة على يد العبد الضعيف المحتاج الى رحمة ربه كتبه الحسين بن الحسن البخارى الوغفر الله ولوالديه ولجميع المسلمين۔

نسخه کتب خانه آصفیه کہ بر نمبر ۲۱۵ فن محاضرات مرتب است بخط عرب قدیم مکتوبه سال ہفتصد و ہفتاد ہجری۔

بقلم حسین بن الحسن البخاری ست۔
جملہ صفحات دوصد و ہشتاد (۲۸۰) و سطور فی صفحہ نوزدہ (۱۹)۔
و در آخر بعد ختم کتاب دعاہائے ایام ہفتہ نوشتہ است۔

عقد النظام لعقد الکلام

تصنیف نجم الدین ابن الامام بدر الدین الغزی الشافعی۔
درین کتاب مدح و ثنای کلام منظوم از حدیث نبوی ثابت کردہ بعد آن۔
گفتہ کہ بہترین شعر آنست کہ شاعر در شعر خود از قرآن مجید یا از حدیث شریف یا از
کلام علما و حکما چیزے و مطلبے تضمین نماید۔
و علامۂ موصوف درین کتاب اشعار خود جمع نمودہ کہ مشتمل بر مطالب قرآنی یا حدیث
یا کلام علما یا حکما باشد۔
اولش اینست:۔

الحمد لله الذي بيده العقد والحل ومن بره الوابل والطل
وباسمه تستنزل الرحمة وتستتبع النعمة تنسكب ويهطل احمده ان
جعلنا من خير امة وجعل منا ايمة يرشدون من زل ويهدون
من ضل ويمنعون من اضل واصلي واسلم على آله المنزهين عن
وصمة واصحابه الناصرين بكلمة الحق ويالها كلمة وافضل صلوة
وسلام اجل۔

کتاب مرتب ست بر حروف ہجا باعتبار قافیہ پس اشعاریکہ قافیۂ آن
الف است اول می آرد و بعد آن اشعاریکہ قافیہ آن بائے موحدہ تحتانیہ و علی ہذا۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۸۶ فن محاضرات مخزون است بخط عرب معمولی
مکتوبہ سنہ ۱۰۴۴ھ یکہزار و چہل و چہار ست نام کاتب مرقوم نیست۔

جملہ صفحات ۱۹۶ و سطور فی صفحہ ۲۲ -

و نسخۂ مذکورہ نسخۂ مملوکہ خود مصنف است کہ در سال یکہزار و چہل و ہفت ہجری، مصنف موصوف این نسخہ را بہ محمد علی بن علان صدیقی فقیہ شافعی در مکۂ معظمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً بہ مقام منی یوم نحر ہبہ فرمودہ -

چنانچہ از عبارت مکتوبہ ورق اول کتاب ظاہر و ہی ہذا -

الحمد للہ من کتب الفقیر الی اللہ سبحانہ و تعالی محمد علی بن علان الصدیقی الشافعی خادم السنۃ النبویۃ تملیکی بالھبۃ من مولفہ المذکور بمنی یوم النحر بالقرب من مسجد الخیف سنۃ ۱۰۴۷ھ -

کشکول

تالیف فاضل حسن والد میرزا ابوالقاسم قمی مجتہد عراق صاحب قوانین۔

درین کشکول ہم فوائد و نوادر و مضامین مفیدہ از ہر فن علم جمع نمودہ و کتاب در دو جلد اول از خطبۂ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام است کہ آن خطبہ را موتقہ و مجبہ می نامند و صنعت در آن خطبہ این است کہ حرف الف در تمام خطبہ یک جا ہم نیامدہ و وجہ ارشاد حضرت امیرالمومنین باین خطبہ چنین روایت نمودہ کہ روزے جماعتے از صحابۂ کرام خدمت حضرت خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ جمع شدند و درین باب گفتگو کردند کہ آن حرف کہ زیادہ تر در کلام می آید کدام است۔ بالاتفاق گفتند کہ از حرف الف زیادہ تر کدامی حرف در کلام نمی آید باستماع این قول حضرت امیرالمومنین فی البدیہہ برجستہ این خطبہ فرمودند کہ باوجودیکہ خطبہ طولانی ست مگر در یک جا ہم الف نیامدہ۔

شروع خطبۂ حضرت این است:۔

حمدت من عظمت منته و سبغت نعمته و سبقت غضبه رحمته وتمت كلمته و نفذت مشيته و بلغت قضيته حمدت حمد مقر بربوبيته متخضع بعبوديته متنصل من خطيته معترف بتوحيده الخ

جلد اول کشکول مذکور کہ بر نمبر ۲۰۷ فن محاضرات مرتب ست تقطیع خورد کاغذ کشمیری بخط نستعلیق ایرانی نہایت خوشخط با جدول طلائی مکتوبہ ۱۱۰۱ھ یکہزار و یازدہ ہجری بخط احمد الحسینی بن میرزا محمد است و در آخر این عبارت تحریر است۔

تم بعونه وحسن توفيقه المجلد الثالث والرابع والخامس من الكشكول سنة ۱۱۰۱ سوده العبد المذنب ابن ميرزا محمد احمد الحسيني۔

از عبارت خاتمہ ظاہر شد کہ جلد اول و دوم کشکول علاوہ این جلد است کہ آن جلد درین کتب خانہ موجود نیست۔

جملہ اوراق این جلد ۱۶۱ و سطور فی صفحہ مختلف و در صفحہ کہ سطور کامل نوشتہ الحاقی صفحہ ۲۴ است و اول و آخر بر حاشیہ اشعار عربی و فارسی شعراء کاملین مرقوم است اما جلد دوم موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۰۸ فن محاضرات مخزون است۔ شروع جلد مذکور این است۔

اللھم لک الحمد حمدا یماذلک ولک الحمد باقیا مع لقائک ولک الحمد خالدا مع خلودک ولک الحمد کما ینبغی لکرم وجھک وعز جلالک یاذا الجلال والاکرام تبارکت وتعالیت لا الہ الا انت منک البدأة والیک المصیر سبحانک اللھم اعم الصلوة واتم سلم علی صفوتک وخیرک من بریتک نبینا محمد المبعوث علی جمیع خلقک وعترتہ منتجبین الاکرمین الطائعین احکامک وحرم اسرارک۔

و بر صفحہ اول ورق اول این جز ہندسہ صفحات ۱۶۲ نوشتہ است و دران نوشتہ الجزء السادس من الکشکول این جزو ہم در تقطیع و کاغذ و خط و جدول وغیرہ مثل نمبر ۲۰۷ است و بخط ہمان کاتب ست اما در خاتمہ نہ نام کاتب نہ سال کتابت مرقوم شد بلکہ لفظ ختم تا تمت وغیرہ ہم نوشتہ بلکہ لفظ تمت تمام شد کسے دیگر از قلم و مداد دیگر بد خط نوشتہ است و بر حواشی این جزو ہم از اول تا آخر اشعار وغیرہ مکتوب است۔ جملہ اوراق ۳۲۸ است۔

منجملہ آن در آخر یک ورق سادہ است کہ بر ہندسہ ۳۹۹۔ از سرخی نوشتہ است و شروع ہندسہ این جلد از ۱۶۲ است و ختم بر ۹۹۹ و سطور ہم مثل جلد اول مختلف۔

کشکول

۴

میر غلام علی آزاد بلگرامی متوفی سنہ ۱۱۹۶ھ یک ہزار و نود و شش ہجری۔
آزاد موصوف مطالب مفیدہ و مضامین مختلفہ از کتب عدیدہ فنون متعددہ درین کشکول جمع نمودہ۔ علاوہ ازین اکثر قطعات تاریخہائے وفات مشاہیر علماء و شعراء و امراء معاصرین خود کہ نظم کردہ بود و نیز تاریخ وقوع دیگر واقعات زمانہ خود دران نوشتہ است۔
چنانچہ منجملہ آنہا بر صفحہ ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ تاریخ ہائے اموات یک جا نوشتہ است و نیز دیگر مقامات ہم جابجا نوشتہ۔
کتاب مذکور بخطوط مختلفہ ست جابجا بخط خود آزاد ہم است۔
و نسخۂ مذکورہ در کتب خانہ نواب صدیق حسن خان بھوپال بودہ۔ چنانچہ بر صفحہ ۲۳ بعض عبارات بخط نواب موصوف نوشتہ است چنانچہ بر حاشیہ صفحہ مذکورہ سید احمد مکی تصدیق این معنی باین عبارت نمودہ۔

الحمد لله وحده جميع الاسطر التي في هذه الصحيفة هي بخط السيد العلامة صديق حسن خان القنوجي البخاري دفين بوفال و جميعها عدا النظم منقولة من كتاب انسان العين في مشائخ الحرمين للشيخ ولي الله المحدث الدهلوي ما له وكتبه العبد الفقير احمد ابو الخير بن عثمان المكي الحنفي الاحمدي في يوم السبت التاسع عشر من شعبان سنة ۱۳۲۵ھ۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۴۲ فن محاضرات مربوط است بخطوط مختلفہ۔ سنہ کتابت مرقوم نیست۔ جملہ صفحات چہار صد و شصت و شش۔ و سطور در ہر صفحہ مختلف است۔

کشکول

فن

تصنیف علامہ محمد شرف الدین بن محمد ضیاء الدین بن الحسن بن زین الدین من ذریۃ
ابا عبداللہ الشریف محمد مکی المطلبی الخزرجی الحارثی الہمدانی العاملی موجود تا سال ۱۱۷۲ ہجری۔
در اول کتاب خطبہ موجود نیست۔ خوش خط بخط ایرانی۔
مضامین مختلفہ و فوائد متنوعہ از کتب تاریخ و حدیث و تفسیر و نحو و صرف و معانی
بیان وغیرہ وغیرہ بلا ترتیب جمع نمودہ واز کاتب خوش قلم خوش خط اکتتاب نمودہ۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۳ فن محاضرات مخزون است۔
جملہ اوراق ۲۰۸ و سطور فی صفحہ ۲۵ دارد۔
این نسخہ نسخہ مصنف و مولف است و در ہفدہ جا عبارت نوشتہ قلم خود مصنف
موجود است و تفصیل آن اوراق این است۔
ورق ۲۱ - ۶۳ - ۹۱ و ۹۹ - ۱۰۳ - ۱۰۷ - ۱۱۲ - ۱۳۶ - ۱۳۸ - ۱۷۶ - ۱۸۰ - ۱۹۳ -
۹۹ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۵۸ - ۲۷۵ -
بعض عبارات آن نقل می شود کہ ازان معلوم خواہد شد کہ نسخہ مذکورہ نسخہ مصنف ست و
با رابع دیگر کتب خود وقف نمودہ و بہ تولیت فرزند خود دادہ۔ بر پشت ورق
۲۰۵ مولف علامہ تاریخ ولادت فرزند خود بہاء الدین ابو المعالی تحریر نمودہ بعد
ازن گفتہ۔

ثم انی قد وقفت علیہ مع کتب اخری دفعۃ للہ تعالی للعمل
بہ و بغیرہ ثم اوصیک یا ولدی محمد بہاء الدین ابو المعالی بتقوی
للہ فی السر و العلانیہ و العمل بما اوصیتک بہ فی وصیتی الیک
فیما کتبتہ لک فی غیر ہذا الموضع و کن لی بار او لوالدتک و بالمومنین

واللہ ناظر الیک یا ولدی ومطلع علیک وکتب بیدہ افقر الطلبۃ محمد مکی
بن محمد وقد تقدم فی اول التاریخ ذکر لسنۃ کتب سنہ ۱۱۷۰ سنہ۔
ازین عبارت ظاہر است کہ این کشکول مع دیگر کتب مملوکہ خود را مصنف بر پسر خود در
سال سنہ ۱۱۷۰ھ یکہزار و یکصد و ہفتاد ہجری وقف نمودہ۔
و مخفی نماند کہ حقیر نسبت تالیف و تصنیف این کشکول بہ محمد مکی بن محمد بن ولد الشریف ابی
عبداللہ العاملی کہ نمودم ماخذ من یک عبارت نوشتہ مصنف است کہ بر ورق ۲۷۵ مرقوم
وہی ہذہ۔
فاسئل اللہ سبحانہ وتعالیٰ بمحمد واہل بیتہ الطاہرین و بجلالہ العظیم
وبجبروتہ القدیم ان یغفر لکل مومن نظر فی ہذہ الکتاب وانتفع بہ ولم
یحنہ فاو خانۃ احد سرقۃ او اخذۃ من غیر اذن صاحبہ محمد بہاء الدین
ابی المعالی فاسئلہ سبحانہ ان عمرہ واب سلبہ فہمہ وعلمہ و
ان یجعلہ فی اذلین فی الدنیا والآخرۃ ولیعلم الناظر فی ہذا الکتاب انی
لقد انفقت اموالا وایاما علی تحصیلہ وجمعہ فلہ الحمد والمنۃ وانی علی
ذلک من الشاکرین والحمد للہ رب العالمین وکتبت بیدہ محمد مکی
شرف الدین بن محمد ضیاء الدین بن الحسن بن زین الدین من ذریۃ
ابی عبداللہ الشریف محمد مکی المطلبی الخزرجی الحارثی الہمدانی العاملی
سنہ ۱۱۶۳۔
ازین عبارت ظاہر ست کہ راقم این عبارت مال وایام خود در جمع و تحصیل این کشکول
صرف نمودہ پس ازین فقرہ کہ مال وایام در جمع و تحصیل صرف نمودم ظاہر ست کہ
صرف ایام در تالیف کردہ باشد ورنہ صرف خرید وغیرہ معنی ندارد۔

مستطرف من کل فن مستظرف

تصنیف شیخ امام محمد بن احمد الخطیب است که در سنه ۸۵۰ھ وفات یافت مصنف علامہ درین کتاب از فن ظریف جمع نموده و از قرآن مجید و احادیث نبوی دلائل بیان کرده و ماخذ او ربیع الابرار علامہ زمخشری و عقد ابن عبد ربہ ست و دران لطائف عدیده و فواید کثیره از دیگر کتب مفیده جمع کرده و امثال عرب و نوادر و ہزلیات و غرائب و دقایق و اشعار ہم دران جمع نموده و بر ہشتاد و چہار باب کتاب را مرتب ساختہ۔ اول کتاب این است:۔

الحمد للہ الملک العظیم الکبیر الغنی الحمید اللطیف الخبیر المتفرد بالعز والبقاء والارادة والتدبیر الحی العلیم الذی لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر احمدہ حمد عبد معترف بالعجز والتقصیر واشکرہ علی ما ایمان من قصد وییسر من عسیر واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ولا مشیر ولا ظہیر ولا وزیر۔ واشھد ان محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ عبدہ ورسولہ البشیر النذیر السراج المنیر المبعوث الی کافة الامة من غنی وفقیر ومامور وامیر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ صلوة بفوز قائلہا بغفران کبیر وینجو بہا فی الاخرة من عذاب السعیر وحسبنا اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر۔

در محبوب الالباب گفتہ۔
شیخ محمد بن احمد الخطیب الابشیہی در جمیع فنون چہ معقول و چہ منقول دست رسی کامل داشت کتاب وے کہ مشتمل است بر بیشتر فنون دال بر کمال قابلیت اوست و این کتاب محتوی ست بر ہشتاد و چہار باب ماخذ مستطرف ربیع الابرار زمخشری است و عقد فرید

ماورائے ربیع الابرار انتخاب از دیگر کتب مفیدہ ہم داخل کردہ در فن محاضرات نفیست
ست شیخ مذبور در عشرہ اول قرن تاسع سفر آخرت کرد۔
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۰ فن محاضرات مخزون است نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط
عرب مکتوبہ زمانہ مصنف است چند اوراق از اول تا ورق ۴۳ بخط نستعلیق ست
باقی جملہ بخط نسخ۔
جملہ اوراق ۲۸۹ و سطور فی صفحہ ۲۹۔

کتاب المقامات

تصنیف شیخ الامام العلامۃ شمس الدین محمد الکواس۔ کتاب کمیاب و نایاب و غیر مشہور است شروع کتاب این است:۔

الحمد للہ الذی جعل قلوب العارفین مشکوۃ لمصباح محبتہ ورش علی اجساد ارواح العقول فانتعشت بنفحتہ من نفحتہ والھمہ لابصارھم اسرار الحکم بواسطۃ علمہ فشاھدن وابدایع صنعۃ فاطلق اعنۃ التکلم فی میادین افواھھم فنطقت بوحدانیۃ و فتح اقفال اسماعھم الانفاسھم فصنعت لاوامر مشیتہ وجعل وجوھم ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ ولسانھم جلالۃ وھیبۃ من نور شرفہ وعظمتہ۔

مقالہ اولی مکیہ
مقالہ ثانیہ دمیالیہ
مقالہ ثالثہ دمشقیہ
مقالہ رابعہ دمشقیہ
مقالہ خامسہ طرابلسیہ
مقالہ سادسہ حمویہ
مقالہ سابعہ مصریہ
مقالہ ثامنہ حلبیہ
مقالہ تاسعہ قاہریہ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن محاضرات بر نمبر ۱۰۲ مخزون است بخط عرب مکتوبہ سال یکہزار و دو ہجری است نام کاتب تحریر نیست۔

جلد اوراق ۱۳۰ و سطور فی صفحہ ۱۳۔

طرب المجالس

حسین بن حسن بن السید الحسینی کتابے مختصر بزبان فارسی در بیان نصایح وحکم را از بیان طیور و وحوش جمع کردہ ومناظرۂ یک یک قسم حیوانات با انسانہا پیش بادشاہ جنیان تحریر نمودہ اولش این است۔

حمد وثنا خدائرا کہ جل جلالہ وعم نوالہ کہ ذرہ خاک را از حضیض مرکز طبیعت در دائرہ نقطۂ علم وحکمت درآورد و قطرۂ آب ضعیف را در قعر دریائے محیط ظلمت بشریت بلغوز رحمت بر سر آورد و روح قدسی سیرت را در جسم بہیم حیوانی مزاج بکرم مرتبۂ انسانی بخشید۔

و کتاب مرتب است بر یک مقدمہ و پانزدہ فصل و یک خاتمہ

واین فہرست مضامین مقدمہ وفصول خاتمہ۔

فصل دہم در مناظرۂ مور با حکیم شام۔
فصل یازدہم در مناظرۂ با حکیم ترک۔
فصل دوازدہم در مناظرۂ عنکبوت با حکیم روم۔
فصل سیزدہم در مناظرۂ کشف با حکیم عراق۔
فصل چہاردہم در مناظرۂ طاؤس با حکیم ہند۔
فصل پانزدہم در مناظرہ ہمائے با حکیم خراسان۔
خاتمہ در بیان علم و ریا و حرص و شہوت بخل و اسراف و نخوت۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۵، فن محاضرات مرتب است نسخۂ قدیمہ صحیحہ
تقطیع خورد بخط ولایت کاغذ خان بالغ مجدول مکتوبہ بسال ہشصد و چہل و یک ہجری
بقلم علی حکاک حسینی۔
جملہ صفحات ۱۹۰ و سطور فی صفحہ ۱۲۔

کشکول

میرزا سلطان محمود بن محمد میرزا نبیرهٔ بایقرا ابن عمر شیخ میرزا ابن صاحبقران امیر تیمور گورگان از کتب فنون مختلفہ تفسیر و حدیث و لغت و تاریخ و نحو و صرف و منطق و فلسفہ وغیرہ انتخاب کردہ بود اوراقش پریشان بود عنایت خان بن ظفر خان بن خواجہ ابوالحسن در سال یکہزار و شصت و یک (سنہ ۱۰۶۱) ہجری ایں اوراق در کشمیر از حسن محمد صحاف حواشی کاغذ سادہ وصلہ کنانیدہ چنانچہ در ورق اول و دوم ایں دو عبارت بقلم خود عنایت خان بر ورق زاید از کشکول مرقوم است۔ عبارت اول ایں است:۔

"روز دوشنبہ نہم شوال موافق دوم مہر ماہ الٰہی سنہ ۲۲ جلوس شاہجہانی مطابق سنہ ۱۰۶۱ ہجری نبوی صلعم ہنگامی کہ حسب الحکم مطاع بادشاہی متعاقب اردوی معلی از دار العیش کشمیر فردوس نظیر روانۂ دار السلطنت لاہور بود و در لری ہمہ فرود آمدہ بود در باغچۂ لری گل عباس خوشی شگفتہ بود چند گل چیدہ و رنگ آن کشیدہ ایں چند سطر بیاد بود نوشت امید کہ حضرت مسبب الاسباب باز بزودی وسیلۂ برانگیزد کہ رفتن بہشت آباد کشمیر میسر شود و باز مکان فیض نشان رسیدہ شود و از گرمائے ہند مخلصی رو می دہد"

عبارت دوم ایں است:۔

"چون ایں جنگ بخط مرحومی میرزا سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ نداشتہ و باز ضخامت بسیار کم قطع بود از مطالعہ آن بہ دشواری استفادہ می توانست گرفت در ماہ رجب سنہ ۱۰۶۱ حوالہ ملا حسن محمد صحاف از صحافان کشمیر امتیاز فاحش وارد شدہ بود کہ بر دور آن حاشیہ وصل کند در قطع وسعتے بہم رساند و جلد و جدول نیز بکند روز جمعہ ۲۹ شہر رمضان المبارک مطابق ۲۲ شہریور ماہ الٰہی سنہ ۲۵ جلوس شاہجہانی موافق سنہ ۱۰۶۱ ہجری در حینے کہ فقیر حسب الامر مطاع بادشاہی متعاقب اردوی معلی اندر عیش

کشمیر بے نظیر براہ دہ باب روانہ دار السلطنت لاہور بود و در مقام او ہر کہ داخل عرصۂ کشمیر است قیام داشت از کشمیر رسیدہ داخل عارتخانہ کردہ و این چند سطر بیاد بود تحریر یافت حررہٗ عنایت خان بن ظفر خان بن خواجہ ابوالحسن غفر ذنوبہا"

و تحت عبارت دوم عنایت خان یک عبارت دیگر چنین نوشتہ ست :-

"این جنگ کہ مزین بخط بے نظیر میرزا سلطان محمود ولد سلطان محمد میرزا ابن میرزا امیر بایقرا ابن عمر شیخ میرزا ابن حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگان است بہ قیمت یکصد خرید شدہ داخل کتب خانہ شاہی شد سنہ ۳ جلوس بہادر شاہی مطابق سنہ ۱۱۲۰ نبوی"

مہر علی رضا خان صفوی

و بر صفحہ اول ورق اول کشکول یک عبارت دیگر نوشتہ است :-

"اللہ اکبر از بابت اموال خالوے مرحوم و مغفور سلطان محمود عارتخانہ شد العبد الاقل احسن اللہ بن ابوالخیر"

و تحت این عبارت دو مہر ثبت است۔ در یک مہر "عنایت خان فدوی شاہجہان" کندہ۔ و در مہر دوم "عنایت خان فدوی شاہجہانی سنہ ۱۰۶۰" ثبت است۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۶۳ فن محاضرات مرتب است خوشخط بخط شفیعہ بخط خاص سلطان محمود ست و اکثر ہر یک مضمون علیحدہ علیحدہ بریک ورق نوشتہ است۔ و جابجا مضامین مختلفہ بریک ورق ہم ست۔ کاغذ متن خان بالغ خانی ست و حاشیہ وصلہ شدہ کاغذ سفید است سنہ کتابت در آخر نیست۔ اما بر ورق ۱۲ تاریخ انتخاب یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۰۲۰ یکہزار و بست۔ و بر ورق ۹ پنجم صفر سنہ مذکور و بر ورق ۲۲ ثالث و عشرین رجب سال یکہزار و بست و چہار بلدہ اجمیر نوشتہ ست۔

جملہ اوراق ۳۹۹ سطور فی صفحہ مختلف۔

ریاض النضرۃ
فی
فضائل عشرہ

تصنیف محب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری الشافعی المکی المتوفی سنہ ۶۹۴ اربع وتسعین وستمائۃ۔

شروع این است :-

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبعد فھذا المختصر یتضمن بعض فضائل العشرۃ الکرام النورۃ ذکرتہ انموذج بیان لما اصفوا بہ من عظیم الشان فخصصتھم بذکر الاختصاصھم من الصحبۃ الشریفۃ باکرم مزید وتخصص سید المرسلین مالھم بکل وصف حمید اعاد اللہ علینا برکتھم وحشرنا فی زمرتھم آمین۔ الحمد للہ مختص من یشاء برحمتہ ورافتہ من سبقت لہ منہ الحسنی اثواب عنایتہ الخ۔

موضوع کتاب ذکر فضائل ومناقب حضرات عشرۂ مبشرہ است کہ در احادیث وارشاد حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وارد شدہ۔ پس اولاً احادیث وارد می کند کہ جامع فضائل عشرہ مبشرہ باشد بعد آن احادیثکہ بہ باقی حضرات عشرہ متعلق باشد۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ درفن مناقب بر نمبر ۲۹ مرتب است۔
نسخۂ صحیحہ مخدومہ محشی خوش خط بخط نسخ با جدول طلائی بر کاغذ ریشمی۔
نام کاتب وسال کتابت مرقوم نیست۔ اما در آخر یک عبارت مطالعہ کنندہ نوشتۂ دراں سال یکہزار وچہل ونہ ہجری نوشتہ۔
جملہ اوراق چہار صد ویک ورق اوسطور فی صفحہ ۲۲۔

ترجمۃ المناقب

علامہ بہاء الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عیسی بن ابی الفتح الاربلی متوفی ۶۹۲ھ
اثنتین وتسعین وستمائۃ کتابے بزبان عربی در فضائل ومناقب ومحاسن ومکارم و
موالید و وفیات حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت ائمہ اطہار صلوات
علیہ وعلیہم السلام نوشتہ بود کہ نامش کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ست علامہ علی بن
حسن الزواری مشہور بہ مولانا حافظ ترجمۂ آن بزبان فارسی در ماہ ذی قعدہ
سال نہصد و ہفتاد و یک ہجری نمودہ نام آن ترجمۃ المناقب مقرر کردہ این
ہمان ترجمہ ست۔

شروع ترجمہ این است:۔

"حمد بلا حد واحصا وسپاس بلا عدو انتہا معبودی را روا ست کہ اساس
قوایم قوام دین قویم وبنائے دعایم نہج مستقیم را بوسایط سید انبیاء وائمہ ہدی انوار
ساخت وبمقتضائے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی علم لواء
اہل البیت را بر مفارق اہل ایمان از ثری تا ثریا برافراخت وآیت وافی
ہدایت لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔
در شان رفیع نشان ایشان منزل گردانید الخ"

در آخر کتاب تاریخ ختم ترجمہ چنین نوشتہ:۔

"کان اتمام فی خامس عشرین من شہر ذی قعدۃ الحرام سنۃ
احدی وسبعین وتسعمائۃ من الہجرۃ النبویہ وعلی ید العبد
محمد الحسینی"

ترتیب کتاب باین نہج ست۔ اول ذکر اسامی شریفہ ونسب وحال بعثت و

معجزات و وفات حضرت سرور کائنات بیان می کند۔ بعد آن ذکر حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب و جناب سیدہ حضرت فاطمہ و یازدہ ائمہ علیہم السلام بہ ترتیب می نماید۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۰ فن مناقب مخزون است بخط ایرانی معمولی می باشد ذر آخر سال کتابت تحریر نیست۔ نام کاتب محمد حسینی جوینی ست۔

و بر ورق اول بالای بسم اللہ سال خریدی سنہ ۱۱۳۱ھ ہجری ست۔

بہ خیال فقیر مکتوبہ اوائل صدی دوازدہم خواہد بود۔

جملہ اوراق دوصد و پنجاہ و دو۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج۔

و مخفی نماند کہ ذکر این ترجمۃ المناقب مولوی خدابخش خان در محبوب الالباب بر صفحہ ۱۱۵ نمودہ اما چون آن نسخہ کہ پیش مولوی صاحب موصوف بود اول ناقص بود نام کاتب و نام مصنف نزد او شان محقق نشد و او شان بطور شک نوشتہ اند کہ گویند این ترجمہ از ملا علی بن حسن الزواری ست۔

و جناب خال علامہ مولانا السید اعجاز حسین طاب ثراہ غالباً بر این ترجمہ مطلع نشدند ورنہ در کشف الحجب ذکر آن می فرمودند۔ اما ذکر تفسیر ملا علی بن حسن زواری در کشف الحجب باین فرمودند۔

۵۳۵ - ترجمۃ الخواص تفسیر القرآن بالفارسیہ لعلی بن حسن الزواری ذکر فیہا ترجمۃ القرآن بالفارسیہ بالاختصار و اشار الی ما نزل فی امیرالمومنین علی بن ابی طالب و آل بیتہ الطاہرین اولہ:

حمد بیحد و شکر بلا عد منعمی را سزد کہ شقایق حقایق قرآنی را در حدائق صدور انسانی بشگفانید الخ۔

توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل

تصنیف علامہ شہاب الدین احمد

اصل کتاب بزبان عربی ست وموضوع کتاب ذکر فضائل قرآن مجید وفرقان حمید وحاملان قرآن مجید ومعلمان وقاریان وتلاوت کنندگان۔ وذکر فضائل مناقب ومحاسن ومفاخر حضرت امیر المومنین سید الوصیین علی ابن ابی طالب حضرت سیدہ عالیہ جناب فاطمہ زہرا و فضائل ومناقب حضرات ائمہ اثنا عشر

اصل کتاب توضیح الدلائل درین کتب خانہ آصفیہ موجود نیست اما ترجمہ بزبان فارسی بر نمبر یکصد فن مناقب خوشخط نستعلیق موجود است۔ اولش این است:

بنام آنکہ شرکت بر نتابد ÷ بجز واحد کسے اورا نیابد

اعنی سپاس بے غایت ما لانہایت وستائش برتر از کاہش وافزایش شایستہ کہ باشارت معہ بشارت کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق بنابر ظہور دبر ور کنوز حقایق در افراد مفردہ موجودات واجماع مجموع مقصورات بخودی خود لا غیر تجلی نمود کہ کنایہ وجودین ذی جودین شہودین مرشد کاملین مکملین کہ اعم واخص مخلوقات اند وہو تعین الاول حیث گفت انا وعلی و بین یدی اللہ مطیعا۔

مترجم کتاب در خطبہ وغیرہ نام خود ننوشتہ نام جدید برائے ترجمہ هم ننمودہ۔ کتاب مرتب ست بر سہ اقسام۔ قسم اول در فضائل قرآن ودارندہ قرآن عائچہ معدود ست از شمائل قرآن وقاریان ومعلمان قرآن واین قسم مشتمل

بریستہ باب۔
باب اول درانچہ وارد شدہ است در وی جملہ فضائل و ثواب کسیکہ قرآن را بخواند خصوصاً فی العذاٰیا والاصال یعنے صبح و شام۔
باب دوم درانچہ نازل شدہ ست در مادہ بعضے سور و آیات از مغفرت ذنوب و محو خطیات۔
باب سوم در ذکر سور و آیاتیکہ وارد شدہ است قرأت آن در بعضے نمازہائے مخصوصہ بعض احیان کہ برآوردم از تالیف مشتہرہ و فرا گرفتم از تصانیف معتبران و از جہتران راہ نما و مقتدایان اعیان۔
قسم چہارم در فضائل امام ہمام کریم الشمایل حاوی از محل نوال اکمل نائل اسداللہ و سیفہ المنتضی امیر المومنین ابوالحسن علی المرتضیٰ علیہ السلام و درین قسم چہل و سہ باب است۔
باب اول در ولادت باسعادت او کہ مرور اند بدان اہل ارض و سما و انچہ مراو را از کرائم القاب و عظائم اسماء۔
باب دوم در فضیلت او کہ قرآن ناطق است بہ بیان آن وانچہ نازل شدہ در آیات در علو شان او
باب سوم دران کہ او نخستین کسی است کہ ایمان و اسلام و صلوٰۃ بجای آوردہ و نور حق از دل او طلوع و تجلی کرد۔
باب چہارم در رسوخ قدم او در اسلام و ایمان و مرتبہ و مزیت ایمان او در کافہ انام۔
باب پنجم در بیان آنکہ نبی از دست وا داری برغم ہر جاحد غوی و جاہل غبی۔
باب ششم در ذکر صدور محبۃ او از نبوت پناہ و در ہنگام جدای چون مشتاق بہای آن ولایت دستگاہ۔
باب ہفتم در ترنم نمودن دستان برامان نبوت و در سرالشان فخرت اجابت الی اللہ و رسولہ و تبسم او کہای اعالی و لایہ راتبسم سواہق معالی عنایۃ بطور آنکہ او اوضاعاً للہ

و رسوله است۔
باب ہشتم در بر غلانیدن و حرص دادن بر ولایہ و محبہ او و باز داشتن و تحذیر فرمودن از عداوت او و ہر کہ مرتکب بغض اوست بغض نبی ست و ہر کہ محب اوست محب نبی و ہر کہ مطیع اوست مطیع نبی و ہر کہ محارب اوست محارب نبی۔
باب نہم در آنکہ او مولی و خداوند ہر کسی کہ آن سرور مولی و خداوند اوست فیالہ من عطاو ما اعزاہ واولاہ۔
باب دہم در آنکہ او وصی و میراث دار آن سرور است و متوالی امر ہر مومنی بعد او و آنکہ او قضائی دین نبی نماید و انجاز وعداو۔
باب یازدہم در نطق نبی با آنکہ او خلیفہ اوست و بر غلانیدن آنحضرت بر نامیر او دایر از اینمعنی بروفق ظاہر و ضمیر او۔
باب دوازدہم در آنکہ نبوت پناہ اندم کہ برادر گیر داد میان ہر دو شخص مثل یکدیگر از مہاجرین و انصار برگزید او را برای خویش بجہۃ آن مطلب و این رفعہ شرف و بزرگی و خلعۃ عظمت و جلالست کہ در بیدہ نشد مگر برائے قدر قدر او۔
باب سیزدہم در آنکہ او ظہر نبی است و وزیر او مثل اوست ہچنانچہ نامید و نظر او۔
باب چہاردہم اسم او قرین نبی است در عرش و در جنان فیالہ من روح الروح۔
باب پانزدہم در انکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار حکمت و مدینہ علم است و علی مرہی و را باب او اعلم الناس باللہ تعالی و احکام او و کلام اوست بلا ارتیاب۔
باب شانزدہم در انکہ ہچنانچہ کارزار میفرمود نبی صلی اللہ علیہ وسلم بر تنزیل قرآن بوعر تعجب قتال میشد بر تاویل او و آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وعید کفار بدو میکرد و بود براو اکثر اعتماد و تعویل او۔
باب ہفدہم در انکہ وحی فرستاد حق تعالی بسوی نبی در شب معراج در مدیحہ او و آنکہ او سر گروہ و تقوی یافت بر اولیاء اللہ تعالی و اہل طاعت کہ در آفاق اعلاء حق

و برپه او۔
باب هجدهم درانکه او سید المسلمین و امیر المومنین و امام اولیاست پس اعتبار کن بدین سخن بشان او را در حضرت عزت و جناب کبریا۔
باب نوزدهم درانکه او جامع خصایص نفیسه اعاظم الانبیاءست و فائز بخصائل کامله اکارم اصفیاء۔
باب بستم در تلفظ ملائکه حق تعالی به تعریف و ذکر او و مشاهدهٔ او مر ایشان را و تکلم ایشان با او در بعضی امور وانکه هرگاه امیر لشکری شدی جبرئیل از یمین او بودی و میکائیل از یسار او وصلوة و سلام ملائکه بر وی۔
باب بست ویکم درانکه او حامل لواء پیغمبرست در مشاهده و مخصوص ست بدین امتیاز و حمل علم محمد روز قیامت از محامده۔
باب بست ودوم درآنکه الله تعالی تفاخر فرموده بوی با ملائکه سموات علا وآنکه ایشان وانبیاء مشتاق لقای او گشتند ای شدن او بر متون و مناقب و بر نشستن او بر مناکب مراتب و از لقای او۔
باب بست وسوم درآنکه اوست برگزیده ملک جبار بعد از نبی مختار از اهل ارض ای چه علو بنا و سمو علا که موصوف بشرف و عظمت است در طول و عرض۔
باب بست وچهارم در بیان منزله و کیفیت منزلهٔ او نزد پیغمبر صلی الله علیه وسلم پس باید که تامل کند تامل کننده دران و اعتبار کرامت او نماید بر وی۔
باب بست وپنجم در مشورت کردن و راز گفتن پیغمبر صلی الله علیه وسلم باوی و رای غیر او حتی که گفتند انچه گفتند در بارهٔ او و جواب نبی از فحوای آن۔
باب بست وششم در بالا رفتن او بسوے نبی سید الانام در حین خروج آنحضرت برای دفع اضداد و اصنام و وجه حیاست که اینست افراط ابتهاج او۔
باب بست وهفتم در فزودن نبی بستن ابواب مشروعه در مسجد غیر باب او و تخصیص او بدین خصوصیت میان اصحاب و احباب او۔

باب بست وهشتم درانچه مراوراست از خصوصیات نفیسه وبلندی های سوابق که مجاراه ومماراة ننماید دروی سبح لاحق۔
باب بست ونهم دربیان افضل منزل او نبی وآنکه کسب نکردهیچ مکتبی مثل فضل او وعجب وشگفتی نیست ازیمعنی چراکه هیچ شرفی نیست مگرکه او یافت وبود اهل او۔
باب سی ام درآنکه ثابت است وروی جمیع انچه درمردمانست ازحسن شمایل و نیست درمردمان انچه دروست ازمناقب علیه وفضایل۔
باب سی ویکم درانکه نظربوجه کریم او عبادتست وآنکه اکابر صحابه نظر تبری کردند بسوی او بدین ارادت۔
باب سی ودوم درمژده دادن نبی مراورا بمغفرت حق خوشا حال او ازعطای اکرام وتحت او فرمود بدان الله تعالی۔
باب سی وسوم درانکه الله تعالی بسوی او ارسال هدیه جنت فرمود دردنیا پس نظرکن درین منقبه شریفه ومرتبه منیفه علیه۔
باب سی وچهارم دراشفاق وارفاق وحسن معونه نبی مراورا۔
باب سی وپنجم دروصف نبی شیعه واتباع او وامیان اصحاب وذکر انچه مرایشان راست عندالله تعالی ازاجر وثواب۔
باب سی وششم درذکر احوال او روز قیامت ومناصب او وانچه تخصیص الهی ست مراورا دران جا ازمناقب او۔
باب سی وهفتم درجلال علا وکمال اعتلاء او ودرفرادالجنات فوابالمن وجه وجیه وجه بکامه الوجوه وشرق به الوجنات۔
باب سی وهشتم درانچه ازظهور وجلوه گری کرد ازخصایص کرامات اگرچه ذکر خوارق عادات نه مناسب قدر اوست درجنت انچه مراوراست ازنفایس مقامات۔
باب سی ونهم درزهد وملال او ازدنیا وبه مقتضا رغبت بقرب حق تعالی ونیل مقامات علیه وصفت بذل وعطا وجود وسخای او وقلت مبالات او بوجود

ودنیا و دنیه وعدم آن وکثرت غنائی او۔
باب چهلم در انحسار جناح او از دنیا و دنیه وملال خاطر خیر مآل او از دوستی بقا در عالم فنا و اختیار صلاح او در مواشنت وہمداستانی ملاء اعلائی مواطن القدس العالیة البنا۔
باب چهل ویکم در ذکر انچه مراو راست از اولاد و اعقاب تغشاہم رحمة اللہ تعالیٰ بتجدید بدے الاحباب۔
باب چهل ودوم لطیفها از لطائف ثنائے او برا فریدگار و ادعیه وشرائف خطب موعظه فصاحت آمیز وطرفها از طرائف اقضیه وغرایب مکاتیب و اجوبه ملاحت انگیز او۔
قسم سوم در ذکر اہل بیت که حب وموالات شان حیوة ہر دل میت است و درین قسم چہار باب ہست۔
باب اول در ذکر خاندان وفضایل ایشان بر سبیل اجمال وتفصیل وتعریف آن ذواتی که مراد اند بروایت ایجاب وتطهیر بغیر اطناب وتطویل۔
باب دوم در شان سیده نساء العالمین فی حضرت الکبریا طاہره بتول الزاہرۃ خیرۃ ول فاطمہ قرۃ عین رسول سید الانبیاء۔
باب سیوم در ذکر دو سبط رسول اللہ و دو قرط عرش اللہ الحسن المجتبیٰ والحسین الواقعه علیه واقعه حاطمه۔
باب چهارم در ذکر سوائی ایشان از فرزندان مرتضیٰ و در شیر بچه او معه دو نفر از اولاد وانکه منعقب ایشان ہست از مشاہیر واتفاق کردند۔ بر تعظیم او جماہیر در بلاد آلے آن آل الزمان الی زماننا علی تعاقب المیلاد۔
ومخفی نماند که گو اصل کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضایل کمیاب است بنظر حاجی خلیفه نیامده چراکه درکشف الظنون ذکر آن ننموده اما بعضے از علمائے اعلام ومحققین عالیمقام ملک ہندوستان کتاب مذکور را دیده وازان نقلها در مصنفات خود فرموده اند۔

از جملہ آنہا مولوی شاہ سلامت اللہ صاحب از علمائے حنفیہ ہستند کہ بجواب حضرات شیعہ نقل عبارت توضیح الدلائل در کتاب خود مسمی بمعرکۃ الآرا فرمودہ واز جملہ آنہا حضر خالی العلامہ مولانا سید حامد حسین می باشد کہ نسخہ عتیقۂ توضیح الدلائل وقت تشریف شان بزیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام در نجف اشرف دیدند نقل بمقامات متعددہ ازان گرفتہ در مجلدات کتاب خود عبقات الانوار فی امامۃ الائمۃ الاطہار داخل فرمودند۔ چنانچہ در جلد ثانی عبقات الانوار مختص حدیث غدیری عبارتش نقل فرمودہ اند۔

اکنون ثبوت اینکہ ترجمہ مذکور ترجمہ توضیح الدلائل ست۔ پس چون حقیر مقابلہ آن عبارات توضیح الدلائل کہ جناب خال علامہ در عبقات الانوار نقل فرمودہ اند با این ترجمہ نمودم ازان معلوم شد کہ حتما وجزما ترجمہ مذکورہ در اصل ترجمہ توضیح الدلائل ست۔
نسخۂ ترجمہ توضیح الدلائل کہ در کتب خانہ آصفیہ بر نمبر یکصد ۱۰۱ فن مناقب مخزون ست بخط نستعلیق خوشخط نسخہ قدیمہ ست نام کاتب وسال کتابت در آخر مرقوم نیست بظاہر نسخہ موصوفہ کم از کم نوشتہ آخر قرن حادی عشر یعنی آخر صدی یازدہم ہجری می باشد۔

جملہ اوراق پانصد و شصت وہفت۔ وسطور فی صفحہ بست ودو ۲۲۔ واصل توضیح الدلائل وترجمۂ فارسی آن در فہرست کتب خانہ خدیو مصر موجود ست نہ در فہرست برٹش میوزیم نہ در فہرست رامپور نہ بانکی پور۔

حاشیۂ شرح مطالع

تصنیف میر سید شریف الجرجانی متوفی ۸۱۶ھ ہجری است کہ بر شرح مطالع مصنفہ علامہ قطب الدین رازی المتوفی ۷۶۶ھ نوشتہ۔

اولش این است:-

قال وحيد زمانه تغمده الله بغفرانه الحمد لله فياض زوارف العوارف الفياض الوهاب من فاض الماء فيضا وفيوضة اذا كثر حتى سال عن جانب الوادي فكان الوهاب ماء زاد على موضعه فسال عن جوانبه وهو وصف له بنعت مواهبه والفيض في الاصطلاح انما يطلق فعل فاعل وانما لا يعوض ولا يغرض ومنه قولهم المبدء الفياض اما على قياس ما عرفت واما بمعنى ذو الفيض الخ۔

اما تبحر و کمال علامہ سید شریف بس در کتب تراجم مذکور ست۔

و در محبوب الالباب گفتہ۔

میر سید شریف الدین در ۷۴۰ھ در قریۂ طاغو کہ از اعمال استرآباد ست قدم از کتم عدم بعالم وجود نہاد چون بہ سن رشد و تمیز رسید در تحصیل علوم پرداخت و در اندک زمانہ بین علماء العصر سر امتیاز افراشت در ۷۷۹ھ ہفتصد و ہفتاد و نہ جائیکہ شاہ شجاع الدین مظفر در قصر زرد اقامت داشت مولانا بوساطت مولانا سعد الدین مسعود انسی بحضور وے رسید و چون شاہ مذکور بجال میر موصوف دانا شد مراسم تعظیم و تکریم بہ تقدیم رسانید و از انعام نقد و جنس نقد میر مشار الیہ را مالا مال فرمود و مصحوب خود بہ شیراز برد و بمنصب تدریس دار الشفاء نمود کہ در شیراز ساختہ بود

میر مذکور تفویض نمود ه حضرت سید ده سال درین کار جمیل و شغل نبیل پرداخت
چون شیراز به تحت تصرف امیر تیمور آمد مولانا را به سمرقند برود آنجا در اکثر مجالس
امیر تیمور حضرت سید را به مولانا سعدالدین تفتازانی مباحثات و مناظرات روداد
بعد رحلت امیر تیمور سید مذکور به شیراز رجوع نمود و همانجا بود تا در ۸۱۶ھ بدار القرار
رفت ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر تیسیرہ فن منطق مرتب است نسخہ قدیمیہ بخط عالی
عالمانہ نوشتہ علامہ میرزا خان شیرازی است کہ در شیراز در سال نہصد و شصت و
سہ ہجری نوشتہ ۔ چنانچہ از خاتمہ کتاب ظاہر است ۔

حاشیۂ ملا حاجی محمود تبریزی

ملا حاجی محمود تبریزی بظاہر متوفی قرن عاشر
بر حاشیہ سید شریف المتوفی ۸۱۶ھ بر شرح مطالع ست حاشیہ نوشتہ۔
اولش این است:۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید الانبیاء
المرسلین وآلہ وصحبہ الغر المحجلین وبعد هذہ حواشی
علقت لبعضنا علی شرح المطالع وبعض حواشیہ الشریفۃ
وان النظر فیما جمعتها تذکرۃ لبعض من الاحباب وتبصرۃ لمن
لہ توجہ الی صوب الصواب والمرجو منہم ان یرجوا حسناتہ
ویصلحوا ھفواتہ طلبا لرضا اللہ ومرضاتہ۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۸ فن منطق مرتب است بخط معمولی عالمانہ
نوشتہ سال نہصد و چہل و دو ہجری بخط پسر مصنف حاجی محمود تبریزی است۔
کما ھو مرقوم فی آخرہ قد فاز بتعلیق هذہ الحواشی ولد مصنفہا
وھو ابن حاجی محمود حمد ضحوۃ یوم الاحد سلخ جمادی الاولی
سنۃ ۹۴۲ھ۔

نسخۂ مذکورہ بر کاغذ خان بالغ تقطیع خورد است۔
جملہ اوراق ۶۲ وسطور فی صفحہ ۲۳۔
بر ورق اول صفحہ اول و صفحۂ دوم ورق آخر عبارت تملیک بخط شفیعا خوشخط نوشتہ است۔
نام مالک شکر اللہ و سال تملیک ۹۴۰ و در عبارت صفحۂ دوم ورق آخر مرقوم ست ازان
ظاہر ست کہ نسخۂ مذکور از کتب خانہ شکر اللہ است۔

کتاب باری ارمیناس

تصنیف ارسطو در منطق ۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون از نوادر الاخبار ابو الخیر نقل کردہ :۔
باری ارمیناس لغت یونانی ست معنائے آں منطق است از مصنفات معلم اول ارسطاطالیس می باشد حنین آں را بزبان سریانی ترجمہ کردہ ۔ و اسحاق بن حنین بعربی ترجمہ نمودہ ۔
بعد آں جماعتے شرح و تفسیر آں نمودند اول شان اسکندر فرودیسی ست و تفسیر آں یافت نمی شود ۔ بعد آں یحییٰ نحوی و ابلخس و فرفوریوس و اصطفن تفسیر نمودند تفسیر اصطفن هم یافتہ نمی شود و از مفسرین آں هستند جالینوس و فریری و ابو بشر متی بن یونس و علامہ فارابی و ثاو فرسطس ۔ و کسانیکہ آں را مختصر نمودند اینہا هستند حنین و اسحاق و ابن المقفع و الکندی و ابو بہر والرازی و ثابت بن قرہ و احمد بن الطیب ۔ شروع این است :۔

"کتاب باربرمیناس فلناخذ فی الکلام فی کتاب باربرمیناس وهو الکلام فی العبارة ویجب ان یجری علی العادة فی ایراد الابواب الثمینة التی جرت العادة بایرادها فی اول کل کتاب الاول منها هو الغرض فنقول ان غرض ارسطوطالیس فی هذا الکتاب هو الکلام فی صورة القول الجازم البسیط الحملی التی هی اقتسام الصدق والکذب وذلک ان غرضه فی هذه الصناعة باسرها او اعنی بالصناعة الصناعة المنطقیة البرهان الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در مجموعہ نمبر ۲۷ فن فلسفہ شامل است بخط نسخ نسخہ قدیمہ مکتوبہ ۱۰۲۲ھ یکہزار و بست و دو ہجری ۔
نام کاتب مرقوم نیست ۔

این رساله از ورق ۱۸۱ مجموعهٔ مذکوره شروع و بر ورق ۲۰۰ ختم - جمله اوراق بست - و سطور فی صفحه بست و سه -

---

الآداب الشرعیہ والمصالح المرعیہ

تصنیف شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن مفلح الحنبلی الدمشقی المتوفی سنہ ۷۶۳ ثلاث و ستین و سبعمائۃ۔

کتاب در دو جلد است۔ نسخۂ کتب خانہ محض جلد دوم است۔

موضوع کتاب اینکہ جملہ عادات و افعال و اخلاق طریقۂ اسلام چہ طور باید کرد برائے ہر فعل و کار حدیث می آرد کہ ازاں طریقہ آن فعل معلوم می شود۔ شروع کتاب حسب تحریر حاجی خلیفہ این است:۔

الحمد للہ رب العالمین فھذا کتاب یشتمل علی جملۃ کثیرۃ من الآداب الشرعیۃ والمصالح المرعیۃ یحتاج الی معرفۃ الی اخرہ۔

و شروع جلد ثانی کہ در کتب خانہ موجود است این است۔

فصل قال ابوداود باب الھدی فی الکلام حدثنا عبدالعزیز بن یحیی الحرانی حدثنی محمد یعنی بن سلمہ عن محمد بن اسحاق عن یعقوب بن عبید عن عمر بن عبدالعزیز عن یوسف بن عبداللہ بن سلام عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء ابن اسحاق مدلس ثم روی من حدیث مسعر سمعت شیخا فی المسجد سمعت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یقول ان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترسل او یرسل او یرسل ثم روی من حدیث سبعین عن اسامۃ ھو ابن زید عن الزہری عن عروہ

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کلاما فصلا یفہمہ من ہو سمعہ و قالت وان یحدث حدیثا لوعد
العاد الاحصاہ و قالت انہ لم یکن یسرد الحدیث کسردھم متفق علیہ
وللبخاری عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ وکان
اذا تکلم بکلمہ اعادھا ثلثا لتفہم عنہ واذا اتی علی قوم مسلم قلنا۔

نسخۂ موجودہ کتب خانہ کہ نمبر ۱۷ فن مواعظ مرتب است بخط عرب
مرقومہ سنہ ہفتصد و ہشتاد و شش ہجری بخط حسین بن محمد بن علی الحنبلی الزینی است
بست و سہ سال بعد وفات مصنف نوشتہ شدہ و با اصل نسخہ مصنف مقابلہ شدہ چنانچہ
برحاشیہ ورق آخر تحریر است کے

بلغ مقابلۃ علی نسخہ بخط الشیخ شمس الدین ابو عبد اللہ الحنبلی
نقلت من اصل المصنف رحمہ اللہ۔

جملہ صفحات این جلد دوم ۵۵۸ وسطور فی صفحہ ۱۷۔
واین نسخۂ جلد دوم نزد اکثر از علمائے اعلام بودہ چنانچہ پنج عبارات تملیک بر صفحۂ
اول ورق اول مرقوم ست و بر صفحۂ آخر کہ بران شمار ۵۶۰ تحریر است یک عبارت
مطالعہ این جلد نوشتہ کہ محمد بن محمد بن بیرم حکیم این جلد را در شہر رمضان سنہ ہشتصد و
ہفتاد و ہشت ہجری مطالعہ نمودہ۔

تنبیہ المغترین فی القرن العاشر علی ما خالفوا فیہ سلفہم الطاہر

تصنیف علامہ شیخ عبدالوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی ۹۷۳ھ نہصد و ہفتاد و سہ ہجری مصنف علامہ درین کتاب حالات و عادات و اخلاق حسنہ و خضوع و خشوع عجز و انکسار و تواضع و صفائی قلب حضرات صحابہ و تابعین و علمائے عاملین برائے وعظ و پند ابنائے زمانہ خود کہ مدعیان صلاح اند نوشتہ تا اوشان از حالات سابقین حالات و عادات خود را مقابلہ نمودہ اخلاق حسنہ اختیار نمایند و از کبر و نخوت و خودپرستی و بغض و حسد و از جملہ اخلاق ذمیمہ احتراز فرمایند۔

مصنف علامہ بعد حمد و صلوٰۃ میفرماید کہ من خدمت یکصد و پنجاہ شیوخ کرام حاضر شدہ ام و یکے از ینہا ندیدم کہ دعویٰ صلاح و فضل و کمال خود نماید حالانکہ اینہا بدرجۂ اعلائی صلاح و کمال فایز بودند۔

یقول مولفہ عبدالوہاب بن احمد بن علی الشعرانی عفی اللہ عنہ الحمد للہ رب العالمین واصلی واسلم علی سیدنا محمد و علی سائر الانبیاء والمرسلین وعلی آلہم وصحبہم اجمعین وبعد ہذا کتاب نفیس صغیر الحجم کبیر القدر جمعت فیہ نبذۃ صالحۃ من طریق القوم اہل اللہ وما کانوا علیہ من الزہد والورع والعلم والخشیۃ والخوف وغیر ذلک وحررتہ لتحریر الذہب والجوہر بحسب میزان علمی وعقلی حال الکتابۃ من نظر فیہ من المدعین للصلاح بعین البصیرۃ ونفسہ لم یشم من طریق القوم رائحۃ ودائی

منسلخة من صفات الصالحين كما تنسلخ الحية من ثوبها وهو
كالسيف القاطع كل من ادعى الصلاح في هذه الايام بعكسه و يبين
من غلة وتظهر لكل الناس ان فعل هذا المدعى يخالف قوله۔
نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۲ فن مواعظ مخزون است نسخۂ قدیمہ بخط
عرب است نام کاتب و سال کتابت در آخر مرقوم نیست اما گمان فقیر مکتوبۂ
صدی یازدہم ہجری باشد۔
جملہ صفحات ۴۰۶ و سطور فی صفحہ ۱۹۔
در اول یک ورق جدید الخط است و در آخر ہم از صفحہ ۳۷۷ تا آخر جدید الخط است۔

الحقایق
فی احیاء اسرار علوم الدین

تصنیف علامہ محمد بن محمد بن المرتضیٰ المدعو بہ محسن الکاشی متوفی سال ۱۰۹۱ھ یکہزار و نود و یک ہجری۔ کتاب مذکور در مواعظ است و آن لب لباب و خلاصہ کتاب محجۃ البیضا است کہ در سال یکہزار و نود علامہ موصوف از تالیف آن فارغ شدہ و مصنف علامہ بعد حمد و صلوٰۃ در خطبہ گفتہ کہ مضامین این کتاب را از قرآن مجید و احادیث نبوی و احادیث ائمہ اثنا عشریہ جمع کردہ ام و از احیاء العلوم علامہ غزالی درین کتاب چیزہا اضافہ نمودم۔ و کتاب مرتب است بر شش مقالہ۔ و در ہر مقالہ چند ابواب است۔ و در ہر باب چند فصول۔

مقالہ اولی در بیان علم۔ و دران سہ باب است۔

باب اول در علم۔

باب دوم در عقاید۔

باب سوم در معرفت نفس

مقالہ ثانیہ در اخلاق ذمیمہ و تہذیب آن و دران چہار باب است۔

باب اول در معنی خلق

باب دوم در بیان چیزہائے کہ موجب خرابی اخلاق می شود۔

باب سوم در بیان غضب و حسد و حقد۔

باب چہارم در بیان ریا و کبر و خودپسندی۔

مقالہ ثالثہ در مذمت دنیا و فریب خوردن ازان و دران پنج باب است۔

باب اول درمعرفت دنیا۔
باب دوم بیان آیات واحادیث کہ درمذمت دنیا وارد شدہ۔
باب سوم درمذمت حب مال۔
باب چہارم درمذمت حب جاہ۔
باب پنجم درمذمت غرور۔
مقالہ رابعہ دربیان اخلاق حسنہ۔ ودران شش باب ست۔
باب اول دربیان صبر۔
باب دوم دربیان شکر ورضا۔
باب سوم دربیان امید وبیم وخوف ورجا۔
باب چہارم دربیان محبت وانس۔
باب پنجم دربیان یقین وتوکل۔
باب ششم دربیان راست بازی واداے امانت۔
مقالہ خامسہ درعبادات واسرار آن ودران ہفت باب است۔
باب اول درنیت واخلاص۔
باب دوم درطہارت ولطافت۔
باب سوم درصلوٰۃ وذکر۔
باب چہارم درتلاوت قرآن۔
باب پنجم دربیان زکوٰۃ۔
باب ششم دربیان روزہ۔
باب ہفتم درحج وزیارت مشاہد مقدمہ۔
مقالہ سادسہ درذکر سائر اعمال ودران پنج باب است۔
باب اول دربیان توبہ وذکر گناہان۔
باب دوم درمحاسبہ نفس۔

باب سوم در تدبیر و تفکر۔
باب چہارم در ذکر موت و قصر امال۔
باب پنجم در اخوت والفت۔
شروع کتاب این است،۔

"الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الایمان وعرفنا من اسرار الحدیث والقرآن والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وعلی آله الطیبین الطاهرین المعصومین اما بعد فیقول الفقیر الی الله محمد المرتضی المدعو بمحسن ایده الله انی اذکر بعون الله تعالی فی هذا الکتاب من اسرار الدین ما یرتقی به من کان له قلب سلیم او القی السمع وهو شهید الی معارج الیقین وانما اخذته من کتاب الله تعالی وسنة سید المرسلین واحادیث الائمة المعصومین واضفت الیه ما وجدت فی کتب علماء الدین ولاسیما کتاب احیاء علوم الدین لابی حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی مما یصلح لان یکون بیانا للمبانیه وتفسیرا لمعانیه بتقریر الطف ومزید مما هو من الفرائد مخلیا سبیل الزوائد وسمیته بالحقائق ورتبته علی ست مقالات فی کل مقالة ابواب و فی کل باب فصول الخ"

جناب خال علامہ در کشف الحجب والاستار فرمودہ،۔

۱۰۲۳۔ الحقایق فی احیاء اسرار علوم الدین لمحمد بن محمد بن المرتضی المدعو بمحسن الکاشی المتوفی سنة بضع وتسعین والف وهو ملخص کتاب محجة البیضاء ولبابه وقع الفراغ من تالیفه فی سنة تسعین والف وقال فیه انه ذکر فی هذا الکتاب اسرار الدین وانما اخذها من کتاب الله وسنة سید المرسلین واحادیث الائمة المعصومین واضاف الیها ما وجدها فی الاحیاء للغزالی ورتبه علی ست مقالات

و فی کل مقالة ابواب فی کل باب فصول۔ اولہ الحمد للہ الذی نور قلوبنا بنور الایمان الخ۔"

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۹۲ فن مواعظ مرتب است بخط مائل القرائن عالمانہ است۔ نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست۔ اما بقرائن مکتوبہ صدی دوازدہم است۔

جملہ صفحات نسخہ ۳۵۰ سہ صد و پنجاہ۔ و سطور فی صفحہ ۲۲ بست و دو۔

روضة المشتاق الی الکریم الخلاق

تصنیف شیخ فقیہ ابو حفص عمر بن سید المجید القرشی قاضی الحرمین۔
در مواعظ مشتمل بست بر پنجاہ و ہفت مجالس۔
خطبۂ کتاب پنج شش سطور ناقص است۔ اما این عبارت خواندہ می شود۔

وجعلته روضة لانسی وراحة لنفسی ورجوت ان ینفعنی به و سامعیه وان لایحرمنی اجرالثواب آمین وسمیته روضة المشتاق الی الکریم الخلاق وهوالمسئول ان یجعل ذلك خالصا وان ینفعنا و من سمعه۔

بعد آن می گوید المجلس الاول۔
نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۰۸ فن مواعظ مخزون ست نسخۂ قدیمہ بخط عرب معمولی مکتوبہ سال ہفتصد و پنجاہ و ہفت ہجری ست۔ نام کاتب بخوبی خواندہ نمی شود۔
نسخۂ مذکورہ بمطالعہ اکثر علما بودہ خطوط شان بران موجود ست۔
جملہ صفحات دو صد و نہ ۲۱۵ و سطور فی صفحہ بست و ہفت ۲۷۔

الطریقۃ المحمدیۃ

تصنیف علامہ محمد بن پیر علی المعروف بہ برکلی متوفی ۹۸۱ھ نہصد و ہشتاد و یک ہجری۔ ابتدائی کتاب این است:۔

" الحمد للہ الذی جعلنا امۃ وسطا خیر امم والصلوٰۃ والسلام علی افضل اولی النبوۃ والحکم وعلی آلہ واصحابہ المقتدین فی القصد والشیم مادامت السمٰوات والارض وما تعاقبت الاضواء والظلم وبعد فان العقل والنقل موافقان والکتاب والسنۃ متطابقان ان الدنیا فانیۃ سریعۃ الزوال والخراب عزھا ذل ونعیمھا نقم وشرابھا سراب وان الدار الاخرۃ ھی الحیوان اعدت للمتقین من اھل الایمان عزتھا باقیۃ ابدیۃ ونعیمھا صافیۃ سرمدیۃ وشرابھا خالیۃ عن اثم ولاغیۃ فیھا حور مقصورات فی الخیام ناعمات مطھرات عن ادناس والآلام کانھن الیاقوت والمرجان لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ عندہ مرضیۃ مطمئنۃ وعنہ راضیۃ شاکرۃ "

کتاب مرتب بر سہ باب۔ در باب اول سہ فصل۔
فصل اول در بیان تمسک واعتصام بقرآن مجید واحادیث نبوی۔
فصل دوم در بدعات۔
فصل سوم در اقتصاد۔
باب دوم در امور مہمہ و دران ہم سہ فصل است۔
فصل اول در تصحیح اعتقاد۔

فصل دوم در بیان علوم مقصوده بغیرہا و آن ۳ قسم است - نوع اول تقوی

فصل سوم در تقوی -

باب سوم در امور یکه بران گمان تقوی میشود ولاکن تقوی در اصل آن نیست دران ہم ۳ فصل است -

فصل اول در وقت طہارت -

فصل دوم در تورع از طعام اہل وظائف -

فصل سوم در امور مبتدعه -

حاجی خلیفه در کشف الظنون نسبت کتاب مذکور گفته که مصنف علامه در شب ہفتم شعبان سال نہصد و ہشتاد ہجری از تصنیف آن فارغ شده چنانچه من از خط خود مصنف نقل این تاریخ نموده ام و آن کتابے ست نہایت مفید و معتبر - و مولی محمد یزدی معروف به عشقی متوفی ۱۰۱۶ھ یکہزار و شانزده ہجری کتاب مذکور را خلاصه نموده و شیخ محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی بکری مکی متوفی ۱۰۵۷ھ یکہزار و پنجاه و ہفت ہجری شرح آن نوشته - بعد آن حاجی خلیفه شروح متعدده برائے کتاب مذکور ذکر نموده -

درین کتب خانه آصفیه دو نسخه قلمیه در فن مواعظ بر نمبر ۱۰۰ و ۱۰۱ موجود است - نسخه نمبری ۱۰۰ بخط نسخ خوشخط نہایت محشی مکتوبه ۱۰۲۱ھ ہجری بقلم مصطفی بن عبد الجلیل بن یوسف بن محمود بن ابراہیم است و بر خاتمه این عبارت مرقوم است -

"قد اتفق فراغی من تحریر هذه النسخة الشريفة المباركة فی يوم الجمعة فی وقت الضحوة الكبرى على عبد الضعيف النحيف الفقير الحقير المذنب المحتاج الى رحمة ربه وشفاعة حبيبه هو مصطفى بن عبد الجميل بن يوسف بن محمود بن ابراهيم غفر الله له ولهم ولاساتذته

ولمشایخہ ولمن قراء ولمن دعاء بالخیر لکاتبہ وختمہ فی اواخر ماہ صفر الجرادفی سلک شہور سنۃ اثنی وتسعین والف بعد الہجرۃ۔
جملہ اوراق این نسخہ دوصد وچہارده۔ وسطور فی صفحہ ہفدہ۔
ونسخہ ثانیہ نمبری ۱۰۱ بخط نسخ معمولی نوشتہ یکہزار ونود وپنج ہجری است۔

قمع النفوس ورقیۃ المایوس

تصنیف علامہ تقی الدین ابوبکر بن محمد الحصنی متوفی سنہ ۸۲۹ ہشتصد و بست و نہ ہجری۔
درآں معجزہ و کرامات وغیرہ از قسم مواعظ و نصائح جمع کردہ۔
اول کتاب اینست:۔

الحمد للہ الذی خلق الموجودات من ظلمۃ العدم بنور الایجاد و جعلہا دلیلاً لذوی البصائر الی یوم المعاد شرع شرعاً اختارہ لنفسہ وانزل بہ کتبہ وارسل بہ رسلہ للعباد فاوضحوا المحجۃ فلا یزیغ عنہا الا ھالک قد ظہر علی صفحات وجہہ وفلتات لسانہ العناد صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ متصلۃ الی یوم التناد وبعد فان الناس کانوا فی جاھلیۃ جہلاء وعمیہ عمیاء حتی جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا وکان ذلک علی ید سید الاولین و الآخرین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسال عن اصحاب الجحیم۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۵۱ فن مواعظ مربوط است نسخۂ قدیمہ بخط عرب مکتوبہ سیزدہم ربیع الاول سنہ ۸۲۵ ہشتصد بست و پنج ہجری بخط احمد بن محمد بن علی الموہوب الناسخ بمسجد القصب است کہ تا آں زمان مصنف علامہ بقید حیات بود۔ جملہ صفحات ۲۱۸۔ وسطور فی صفحہ ۱۷۔

کان الفراغ من کتابتہ یوم السبت ثالث عشر ربیع الاول

خمس وعشرين وثمانمائة على يد العبد الفقير الى الله تعالى احمد بن محمد بن على الودب الناسخ بمسجد العقب غفر الله له ولوالديه ولمن قرأه ودعا له بالتوبة والغفران ولجميع المسلمين والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم الى يوم الدين۔

کتاب التوابین

تصنیف علامہ موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلی متوفی سنہ ۶۳۰ھ ششصد و سی ہجری۔

کتابیست نہایت مفید مصنف علامہ درین حکایات و حالات توبہ کنندگان از گناہان ذکر نمودہ۔ اولاً توبۂ ملائکہ ذکر نمودہ بعد آن توبۂ انبیاء کرام سلام اللہ علیہم اجمعین بعد آن توبۂ آدمیان از امم سابقہ بعد آن توبہ اصحاب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بعد آن توبہ سلاطین زمان بعد آن توبہ دیگر مردم ازین امت مرحومہ۔

اول کتاب این است :-

الحمد للہ الملہم الوہاب الرحیم التواب غافر الذنب قابل التوب

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱ فن مواعظ مربوط است بخط عرب مکتوبہ پنجم ماہ صیام سنہ ۷۹۹ھ ہفتصد و نود و نہ ہجری بخط عبد اللہ بن شفیع بن سعید بن عمران بن مالک التیمی الحنبلی ست۔

جملہ صفحات ۲۶۰ و سطور فی صفحہ ۱۷۔

نسخۂ مذکورہ در کتب خانہ اکثر اہل علم مخزون بودہ چنانچہ بر صفحۂ اولی ورق اول عبارات اوشان موجود است یک عبارت نوشتہ یکہزار و ہشتاد و ہفت است و یک عبارت نوشتہ سنہ ۱۱۶۰ھ یکہزار و یکصد و شصت ہجری است۔

مجالس مستنصریہ

سی وپنج مجلس دران مرقوم است ودر ہر مجلس یک خطبہ مشتمل بر وعظ و پند است نام مصنف درخطبات مذکور نیست اما از کلام معلوم می شود کہ این خطبات از عالم و امام مذہب اسمٰعیلی ست۔

شروع این است :-

ھذا الکتاب المجالس المستنصریۃ صلوات اللہ علیہ المجلس الاول فی ثقۃ الامام وعلم الاسلام۔

الحمد للہ المتوحد بالجبروت والکبریاء المتفرد بالملکوت و البقاء المتجلی الی خلقہ بسوابغ النعماء المتعالی عن الشرکاء والنظراء لا الہ الا ھو المتنزہ صاحبتہ وابناءہ وصلی اللہ علی رسولہ محمد المخصوص بشرف الاصطفاء علی الرسل والانبیاء المصلی باھل الارض والسماء وعلی وصیہ علی ابن طالب افضل الانبیس والاوصیاء واجل الاصحاب والاقرباء والمخصوص بفاطمۃ الزھراء بنت النبی سیدۃ النساء وعلی الائمۃ من ذریتھما الابرار الاتقیاء وسلم علیھم اجمعین۔ سلاما متواصل الخلود والبقاء۔

ودر آخر این عبارت نوشتہ است :-

کتب ھذا الخط عبد عبید سیدنا ومولانا عبد القادر نجم الدین ابن سیدنا ومولانا طیب زین الدین ابن سید و مولائی الشیخ جیونجی ابراھیم ابن موسیٰجی ابن دوشلجی بن شیخ طیب بن ابراھیم فی دارالفتح اوجین من ھجرۃ النبی المختار صلی علیہ

خالق اللیل والنھار وعلی آلہ الاطھار الی ان عزہ قمری علی الانجاز فی یوم الاثنین تاریخ شھر ربیع الثانی سنہ ۱۰۲۹ ھجری۔

ازین عبارت ظاہر کہ بزرگے از حضرت بواہیر در سنہ ۱۰۲۵ یکہزار و بست و پنج در شہر اجین این نسخہ را نوشتہ۔

جملہ اوراق ۱۳۲ و سطور فی صفحہ ۱۴۔

خط نسخ معمولی بر نمبر ۵۷ فن مواعظ کتب خانہ آصفیہ محفوظ است۔

خلاصۂ کیمیائے سعادت

اصل کیمیائے سعادت کہ تصنیف امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی المتوفی ۵۰۵ھ است۔

علی عسکری خوافی مخاطب بہ عاقل خان بحکم عالمگیر بادشاہ دہلی ۱۰۶۸ھ - ۱۱۱۸ھ خلاصہ آن در سال ۱۰۷۹ھ یکہزار و ہفتاد و نہ ہجری نمودہ۔ اوش ہمان اول اصل کتاب است۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹۷ مخزون است خط نستعلیق معمولی است نام کاتب و سال کتابت مرقوم نیست اما بظاہر مکتوبہ اول صفحۂ دوازدہم می باشد جملہ صفحات ۱۱۳۶ و سطور فی صفحہ ۲۱۔

و در آخر این عبارت مرقوم است:

بر ضمیر فیض پذیر صدر نشینان انجمن آفرینش یعنی ارباب دانش و بینش مخفی نماند و این خلاصہ است از نسخہ کیمیائے سعادت نصاب و اصل و اصول و فصل و فصول کتاب افادت انتساب بل لباب عنوان و ارکان آن کتاب کہ بامر و ارشاد سلطان سلاطین مآب قہرمان مالک رقاب خاقان مستغنی از القاب شاہی کہ شمہ درگاہ سلطانی را بوجہ عنوان سلمانی ساخت دین پناہی کہ ارکان سلمانی و جہان بانی را بعنوان ضوابط سلمانی مستقیم داشتہ سعیدے کہ بیرش صورت ہدایت صورتش معنی کیمیائے سعادت ملہمے کہ قول و فعلش شاہدین عدلین بر اثبات فرق عادت مطاعی کہ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم در شان شاہان شجاعی کہ آیۂ نصر من اللہ از رایت او نمایان امیرے کہ امر معروف از امرش معروف عالمگیری کہ از نہیب نہیش فعل منکر و قول موقوف مرشد حقیقی و

سلطان غازی ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی مد اللہ تعالی ظلال اجلالہ علی مفارق العالمین الی یوم الدین بجد و اجتہاد بردئے عاصی جانی علی عسکری خوافی المخاطب من حضرت سلطانی بخطاب عاقل خان صورت انتخاب و اختصار پذیرفت و زبان وقت و تاریخ ترتیب آن این نظم و نثر گفت۔ نظم

تاریخ سال خواستم این انتخاب را　　گفتہ خرد خلاصہ ارکان کیمیا

نثر۔ سال ہجری ہزار و ہفتاد و نہ درین فقرہ تاریخ منثور و لطیفۂ آئینست مستور کہ عدد حروف این عبارت معرا از استعارت بحسب حساب ابجد مطابق آنست

اللھم اجعل خواتیم الامور بما ینفعنا یوم الجزا وصل علی سید الخلایق محمد خاتم الانبیاء وعلی آلہ الاصفیاء و اصحابہ الاتقیاء۔

رشتہ

ترجمۂ درر غرر

بخش صاحب نامی مرید راز الٰہی از سکنائے احمد نگر ترجمہ درر غرر بزبان فارسی در نظم نمودہ اولش اینست۔

چو حمد خدا عز بس و اہی — بدیباچہ گفتن بود واجبی
روے حدیثے ورا سلف — بہ باید کہ گویم بترس تلف
درود پیغمبر از روے کلام — کہ قدس است ثابت شدہ برانام
درود پیمبر مگو بعد آن — بہ اصحاب و آلش درودے بخوان
بتالیف وجہ شوق طالبا — کتاب درر یافتم پربہا
حدیث پیغمبر در و بود ہم — حکایات بودند باوے معظم
بخاطر در آمد بآنکہ چنین — کہ گر نظم بودی چنین نشر دین
زیادہ شدی شوق خواندن ما — کہ منظوم دارد بسا حالہا
چو شاعر باحمد نگر کس نبود — بناچار بخشی حنیفش نمود

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۷۵ فن مواعظ مربوط است
مکتوبہ ۲۶ ذی قعدہ سال ہفت جلوس محمد شاہ بادشاہ است کہ مطابق ۱۱۳۸ سال ہجری بود۔
کاتب آں سید محمد شجاع پسر خود مصنف است۔
جملہ صفحات ۵۱۹۔ و سطور ۱۳ اہل منظومہ فی صفحہ
در اہل منظومہ از صفحہ ۲۶ شروع و بر صفحہ ۱۴۸ ختم است۔

وازصفحۂ اول تاصفحۂ ۲۵ وازصفحۂ ۴۸۵ تا ۵۱۹ دیگر اشعار متفرقہ تصنیف سید بخش صاحب مذکور نوشتہ است وبظاہر خط خود مصنف است۔

صد پند لقمان

اولش اینکہ:۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔

این صد پند سودمند دلپسندست کہ لقمان حکیم پسر خود را وصیت کردہ وفرمودہ کہ این سخنان را ہر کہ یادگیرد و بدین عمل نماید خردمند و زیرک گردد الخ۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۳۲۷ فن مواعظ مخزون ست تقطیع خورد کاغذ خان بالغ مجدول باجدول طلائی در میان سطور ہم از طلا کار کردہ۔ خوشخط بخط نستعلیق نام کاتب و سال کتابت ہیچ مرقوم نشدہ۔
جملہ صفحات پانزدہ۔ و سطور فی صفحہ ہفت۔
بر جلد ہم از طلا نقش و نگار نمودہ۔

کیمیائے سعادت

بزبان فارسی در مواعظ و اخلاق تصنیف حجۃ الاسلام ابوحامد محمد الغزالی متوفی پانصد و پنج ہجری نبوی۔

و کتاب مرتب است بر چہار عنوان و چہار رکن۔

عنوان اول در معرفت النفس۔
عنوان دوم در معرفت باری تعالیٰ اجل شانہ۔
عنوان سوم در معرفت دنیا۔
عنوان چہارم در معرفت عقبیٰ۔
رکن اول در عبادت۔
رکن دوم در معاملات۔
رکن سیوم پاک کردن نفس از اخلاق رذیلہ خبیثہ۔
رکن چہارم آراستن دل باخلاق حسنہ و پسندیدہ۔

شکر فراوان بعدد ستارہ آسمان و قطرۂ باران و برگ درختان و ریگ بیابان و ذرہائے زمین و آسمان مران خدائے راست کہ یگانگی صفت اوست و جلال و کبریا و عظمت و علا و مجد و بہا خاصیت اوست و از کمال جلال او ہیچ آفریدہ را چنانکہ اوست آگاہی نیست بلکہ اقرار دادن بعجز از غایت معرفت وے نہائے معرفت صدیقانست و اعتراف آوردن بتقصیر در حمد و ثنائے او تعالیٰ و تقدس ثنائے فرشتگان و پیغمبران است صلوات اللہ علیہم اجمعین و خیرآ و ہیچ کس را بحقیقت معرفت او راہ نیست و غایت عقل عقلا در مبادی اسیر و اجلال و حیرت است و منتہائے سالکان و مریدان در طلب قرب بحضرت جلال او در دہشت و گشتن امید از محل معرفت وے

از خیال تشبیه و تمثیل است - نصیب همه چشمها از ملاحظت جمال او خیرگی است و ثمرهٔ همه عقلای از نظر بعجائب صنع وے معرفت ضروری است هیچ کس مبادا در عظمت ذات وے اندیشه کند تا چگونه واجبست و هیچ دل مبادا که از غایت صنع وے یک لحظه غافل ماند و یکبست تا بضرورت بشناسد که همه آثار قدرت اوست و همه انوار عظمت او و همه بدایع و غرائب حکمت اوست و همه پرتو جمال حضرت اوست و همه از وست و بدوست بلکه همه خود اوست که هیچکس جزوی هستی بحقیقت نیست بلکه هستی همه چیزها از نور هستی اوست -

درین کتب خانهٔ آصفیه دو نسخهٔ کلیه آن بر نمبر ۱۶۶ و ۱۶۷ فن مواعظ موجود است -

نسخهٔ نمبر ۱۶۶ الخط نستعلیق ولایتی بر کاغذ حنائی مجدول جدول طلائی و لاجوردی در آخر نه نام کاتب است نه سال کتابت - اما بخیال حقیر بملاحظه کاغذ و رنگ کاغذ و سیاق تحریر و نشان حرف این نسخه نوشته آخر صدی دهم می باشد -

جمله اوراق ۳۹۵ و سطور فی صفحه ۲۱ -

نسخهٔ نمبر ۱۶۷ الخط نسخ ولایتی بر کاغذ خان بالغ مجدول بجدول طلائی و لاجوردی مکتوبه سال یکهزار و هشت هجری -

بقلم محمود بن احمد تونی است -

جمله صفحات ۷۰۰ و سطور فی صفحه ۲۲ -

مصابیح القلوب

بزبان فارسی تصنیف علامہ حسن شیعی سبزواری در مواعظ۔
کتاب مرتب است بر پنجاہ و سہ فصول۔
شروع کتاب این است :۔
شکر و ثنا و حمد بے منتہا خدارا منزہ ایست از ادراک و افہام متعالیست از حوادث لیالی و صرف ایام و لغت نامحدود بر مرقد مدفن و شجیع بہایون و روضہ زاہر خاتم الانبیاء و خلاصہ صفیاء حضرت محمد مصطفیٰ و اہل بیت او باد کہ مصابیح انوار و مفاتیح اسرار اند و بر پیروان اقوال و افعالش۔
اما بعد چون مولف این کتاب العبد الراجی برحمۃ الباری الحسن الشیعی السبزواری بحکم فذکر فان الذکری تنفع المومنین رغبتہ و تذکیر بود خواست کہ از برای بندیان این فن درین نوع جمع کند پس از گشتہ جان و بخشانیدۂ اتش و جان مدد خواست و این کتاب تالیف کرد بے تکلفی مفصل گردانیدہ پنجاہ و سہ فصل و مصباح القلوب نام نہاد از انکہ دانست کہ دلہارا از گفتن و شنیدن انچہ در دست روشنا بود جانہارا خرمی و سرور الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ وآلہ اجمعین۔
جناب خال علامہ در کشف الحجب میفرماید۔
مصابیح القلوب بالفارسیۃ فی المواعظ والنصایح لحسن السبزواری رتبہ علی ثلاث وخمسین فصلا اولہ شکر و ثنا و حمد بی منتہا خدائے راکہ منزہ است از ادراک واوہام وافہام ومتعالی است از حوادث لیالی و صروف ایام الخ۔

درین کتب خانۂ آصفیہ دو نسخۂ آن بر نمبر ۱۶۳ و ۶۰ فن مواعظ موجود است
نسخۂ نمبر ۱۶۳ بخط نستعلیق خط ایرانی بر کاغذ حنائی خان بالغ لوح طلائی و جدول طلائی
ولاجوردی جملہ صفحات پانصد و شصت و پنج و سطور فی صفحہ ۱۷ -
سال کتابت و نام کاتب در آخر نیست بظاہر مکتوبہ کم از دو صد سال نخواہد شد
و نسخۂ ثانیہ نمبر ۶۰ بخط نسخ معمولی آنہم بظاہر مکتوبہ دو صد سال ست -
در آخر صدہا ورق جدید الخط است نام کاتب باین وجہ و سال کتابت معلوم نشد
جملہ صفحات ۳۴۵ و سطور فی صفحہ ۱۷ -

ترجمہ زواجر

اصل کتاب زواجر فی بیان الکبائر تصنیف علامہ شہاب الدین احمد بن محمد الہیثمی مشہور بابن حجر مکی متوفی سنہ ۹۷۳ھ نہصد و ہفتاد و سہ ہجری است شیخ آدم بزبان اردو دکھنی ترجمہ نمودہ نام آن ترجمہ آدم فی الحدیث مقرر کرد۔

شروع این است:۔

جمیع حمد و ثنا خدا کے تئیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کے تئیں توبہ کا نہر مہرہ بخشا ہے اور عصیان کے کوہ کے تئیں عاصی کے عذر و حیا کی مایکی تئیں اوکھاڑ دیا ہے جل جلالہٗ وعظم شانہٗ سب نعمت اور درود رسول کے تئیں لایق ہے جو گنہگار بدکرداراں کی کمال رحمت و شفقت سے اپنی شفاعت کے دامن میں جھیل لیا ہے اور پیغمبران نفسی نفسی پکارینگی قیامت کے دن امتی امتی کی آواز سنیں امت کو مغفرت کی دولت دلایا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم الخ

بعد حمد و صلوات مصنف گفتہ کہ نواب امیر الملک معین الدولہ محمد علی حسین خان بہادر ثمرہ فواد قرۃ العین جناب نواب امیر اللہ داد والا جاہ از من درس زواجر ابن حجر مکی میگرفتند روزے فرمودند کہ اگر ترجمہ این کتاب بزبان ہندی میشد بسیار برای نصائح عوام و نسوان میشد چنانچہ این عاصی شیخ آدم ترجمہ آن نمود نام آن ترجمہ آدم فی الحدیث مقرر کرد۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۶۵ فن مواعظ مخزون است بخط شفیعا معمولی با جدول شنجرفی بخط محمد برہان الدین خلف محمد اعظم بتاریخ دہم جمادی الثانی سال یکہزار و دو صد و پنجاہ و یک ہجری ۱۲۵۱ھ است۔

و بر صفحہ اول و دوم لوح طلائی و گلکاری بر حاشیہ ہم است عجب نیست کہ این ہمان

نسخه باشد که برای هدیه دادن امیر الملک معین الدوله نوشته شده باشد۔
جمله صفحات آن ۲۰۲ و سطور فی صفحه
ومخفی نماند که یک ترجمه هندی زواجر بعد این مذکور می شود که آن بر نمبر ۱۹۵ فن هذا
نام مترجم مربوط است آن ترجمه سید فضل الله شاه قادری است هر دو ترجمه بلفظ حرف
بحرف یکے است فرق یک حرف و یک نقطه در هر دو نیست نسخهٔ دیگر نمبر ۱۹۵
سنه ۱۲۴۴ هجری است معلوم نمی شود که آیا شیخ آدم همان ترجمه را نسبت بخود داده چه توارد
کتاب کامل بظاهر خلاف عادت و خلاف عقل و خیال ست۔ والله اعلم بالصواب۔

الفیہ

علامہ جمال الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الطائی الجیانی المعروف بابن مالک متوفی ۶۷۲ھ ششصد و ہفتاد و دو ہجری در فن نحو و قواعد و عوامل آن یکہزار بیت نظم نمودہ۔ اصل نام آن خلاصہ است۔ مگر چونکہ دران یکہزار شعر است لہذا در میان مردم بنام الفیہ مشہور شد۔ کتاب مذکور در دیار عرب مثل کافیہ متداول و مطمح نظر علماء و طلاب است۔ اولش این است:۔ قال الشیخ الامام العالم العلامہ حجۃ العلماء قدوۃ البلغاء فخر النحاۃ دین القرا ابو عبد اللہ محمد جمال الدین بن عبد اللہ بن مالک الطائی قدس اللہ روحہ و نور ضریحہ۔

قال محمد هو ابن مالك ۔ احمد ربی اللہ خیر مالك

مصلیا علی الرسول المصطفی ۔ وآلہ المستکملین الشرفا الخ

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۱۳۹ فن نحو مخزونہ است خوشخط نسخ از اول تا آخر بحواشی مفیدہ مکتوبہ سال ہشصد و ہشتاد ہجری است نام کاتب مرقوم نیست جملہ صفحات یکصد و بست و دو۔ و سطور فی صفحہ ۱۵۔

تحفة الاحباب وطرفة الاصحاب على ملحة الاعراب

امام علامہ جمال الدین محمد بن عمر بحرق الحضرمی البصری متوفی سنہ ۹۳۰ھ بر ملحۃ الاعراب تصنیف ابو محمد القاسم بن علی الحریری شرحی نوشتہ این ہمان شرح است اولش این است۔

"الحمد لله الذى خلق الانسان وعلمه البيان وانزل القرآن بافصح لسان على نبيه المبعوث الى الانس والجان محمد المصطفى من عدنان صلى الله عليه وسلم على غرر الدهور والازمان وآله واصحابه والتابعين لهم باحسان اما بعد فهذا شرح علقته على ملحة الاعراب ونسخة الآداب اختصرته من شرح ناظمها رحمه الله تعالى وضممت الى ذلك فوائد جمة وزوائد مهمة واقتصرت فيه على حل عباراتها وايراد امثلتها واشاراتها وتفسير الغريب من لغاتها والمشكل من اعرابها بعبارة قريبة والى الافهام ظاهرة للخاص والعام ليكون تبصرة للطلاب المبتدى وتذكرة الراغب المنتهى والله اسأل ان ينفع به انه قريب مجيب وما توفيقى الا بالله عليه توكلت واليه انيب الخ"

درین کتب خانہ آصفیہ دو نسخۂ قلمیہ و یک نسخۂ مطبوعۂ مصری ازان موجود شد نسخ قلمیہ بر نمبر ۳۱ و ۳۲ فن نحو مرتب است۔ نمبر ۳۱ بخط عرب معمولی مکتوبہ ۱۱۸۲ھ ہجری نام کاتب محمد بن محمد الحنفی العسکری و درین جلد قصیدۂ دریۂ ہم مجلد ست۔ جملہ صفحات دو صد و شصت و پنج۔ و سطور فی صفحہ پانزدہ۔

نسخهٔ دیگر نمبری ۲۳۲ ہم بخط عرب معمولی مکتوبہ سنہ ۱۲۱۱ ہجری بخط محمد مصری است کہ برائے ذات خود نوشتہ از ورق ۱۶ شروع و بر ورق ۵۵ ختم سطور فی صفحہ ۲۳ -
و از ورق اول تا ۱۵ منظومہ زنجانی و دیگر فواید نحویہ وغیرہ بخط بعض علماء نوشتہ است -
نسخۂ ثالثہ کہ بہ نمبر ۱۱۰ فن نحو مخزون باشد مطبوعہ مصری ست کہ در سنہ ۱۳۰۶ ہجری چاپ شدہ -

---

تصریح شرح توضیح

علامۂ جمال الدین عبد اللہ بن یوسف معروف بابن ہشام نحوی المتوفی سنہ ۷۶۱ھ ہفتصد و شصت و یک ہجری ابن مالک کہ منظوم است در یک جلد منثور کردہ و نام آن اوضح المسالک الی الفیہ ابن مالک قرار دادہ بود مگر درمیان مردم آن منثور بنام توضیح مشہور گردید علماء اعلام و مصنفین عالیمقام برآن شروح نوشتند از جملۂ آنہا علامہ شیخ خالد بن عبد اللہ الازہری النحوی المتوفی سنہ ۹۰۵ھ است کہ در سنہ ۸۸۰ھ ہشتصد و ہشتاد ہجری برآن شرح نوشتہ نام آن تصریح بمضمون التوضیح مقرر نمودہ۔

شروع کتاب این است:-

الحمد للہ الملہم لتحمیدہ حمدا موافیا لنعمہ مکافیا لمزیدہ و اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ مخلص فی توحیدہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اشرف خلقہ و اعظم عبیدہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ و علی آلہ و اصحابہ و جنودہ و بعد فیقول العبد الی مولاہ الغنی خالد بن عبد اللہ الازہری عاملہ اللہ بلطفہ الخفی و اجراہ علی عوائد برہ الحفی ان الشرح المسمی با لتوضیح علی الفیۃ ابن مالک فی النحو للشیخ الامام العلامۃ الربانی جمال الدین ابی محمد عبد اللہ بن یوسف ابن ھشام الانصاری تغمدہ اللہ بالرحمۃ والرضوان فی غایۃ حسن الوقع عند جمیع الاخوان لم یات احد بمثالہ ولم ینسج ناسج علی منوالہ ولم یوضع فی ترتیب الاقسام مثلہ ولم یبرز للوجود فی ھذا النحو شکلہ غیر انہ یحتاج الی شرح یسفر عن وجوہ مخدراتہ النقاب و یبرز من خفی مکنوناتہ ما وراء الحجاب وقد ذکرت ذلک لمصنفہ

فی المنام فاعترف بهذا الکلام ووعد بانه سیکتب علیه ماییین مطولیه[25] ویظهره مفاده فقصصت هذه الرؤیا علی بعض الاخوان فقال هذا اذن لک یا فلان۔

ازین عبارت ظاهر است که شیخ خالد ازهری تعریف و توصیف و مدح و ثناء کتاب توضیح تصنیف ابن هشام نحوی در خواب بیان کرده ابن هشام در خواب فرموده که من عنقریب یک شرح بر توضیح مذکور خواهم نوشت که کاشف مجملات آن باشد۔ شیخ خالد ازهری این خواب خویش احباب خود بیان نموده او چنین گفت که ای ازهری مطلب خواب این است که تو شرح توضیح بنویس پس خالد ازهری این شرح نوشته۔
نسخه کتب خانه آصفیه که زیر نمبر ۱۲۶ فن نحو مرتب است بخط نسخ صاف و متن و شرح هر دو ممزوج است اما متن از سرخی و شرح از سیاهی نوشته تاریخ کتابت نوزدهم شهر رجب سال یکهزار و یکصد هجری ست نام کاتب مرقوم نشده۔
جمله اوراق ۳۴۲ سطور فی صفحه ۳۱۔

حاشیہ عبد الکریم
بر حاشیہ عبد الغفور بر شرح ملا جامی

کتاب فوائد ضیائیہ کہ مشہور بر شرح مولانا جامی بر کتاب کافیہ علامہ ابن حاجب است۔ بران شرح مولوی عبد الغفور حاشیہ نوشتہ بر حاشیہ عبد الغفور دیگر علمائے اعلام حواشی نوشتند منجملہ آنہا عبد الحکیم سیالکوٹی المتوفی سنہ ۱۰۶۷ھ ہم بر حاشیہ عبد الغفور حاشیہ نوشتہ این ہمان حاشیہ است۔ نسخۂ موجودۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۹ فن نحو مخزون است بخط عالمانہ مایقرا مکتوبہ سنہ ۱۰۷۴ھ یکہزار و ہفتاد و چہار ہجری بخط حبیب اللہ بن شیخ یوسف بن عبد اللہ عباسی ساکن برہانپور است۔ در اول دو سہ ورق ناقص است و در آخر یک مہر کلان ثبت است دران نوشتہ است "احمد یار جنگ قادر الملک محمد خان بہادر فدوی محمد اکبر بادشاہ"

جملہ اوراق ۳۴۳ و سطور فی صفحہ ہفدہ۔

حاشیہ ملاداد صادق برشرح ملا جامی

اولش این است۔

"ھذہ عدۃ نکات علقتھا علی بعض الفوائد الضیائیۃ لامر حملنی ذلک مستعینا بمن لیست افعالہ معللۃ با لعلۃ الغائیۃ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۷۶ فن نحو مخزون ست بخط عالمانہ معمولی ست و در حیات مصنف نوشتہ و جابجا حواشی خود مصنف بران نوشتہ است و بعد حاشیہ کاتب لفظ منہ سلمہ اللہ و ابقاہ می نویسد۔

و تصنیف این حاشیہ در ۹۹۴ھ نہصد و نود و چہار ہجری واقع شد چنانچہ در خاتمہ مذکور است۔

"و قد استراح جواد القلم عن العدو فی میدان البیان بتوفیق الملک المنان وقت الظھر من یوم الاثنین خامس شھر اللہ رجب المرجب المنخرط فی سلک شھور سنہ ۹۹۴ھ و الحمد للہ علی التوفیق و الصلوۃ علی افضل ھداۃ الطریق و علی آلہ و اصحابہ الراشدین المرشدین بارشادہ علی التحقیق"

و نسخہ مذکور بخط تلمیذ مصنف ست کہ در حیات مصنف در سال نہصد و نود و نہ ہجری نوشتہ چنانچہ در خاتمہ تحریر است۔

وقد وافق الفراغ من تسوید ھذہ النسخۃ الشریفۃ المیمونۃ المنسوبۃ الی العالم المحقق و النحریر المدقق مولانا و استاذنا ملا صادق

قاه الله ذاته على مفارق المتعلمين وانا العبد الضعيف المتوكل
لله الباري حمر بن طاهر خامس والعشرين من شهر شوال سنة ١١٩٩
اوراق دو صد و سی و دو ۲۳۲ و سطور فی صفحه بست و سه ۲۳

خصائص ابن جنی

تصنیف علامۂ ابوالفتح عثمان بن الجنی متوفی ۳۹۲ھ اثنین وتسعین وثلثمائۃ من الہجرۃ در علم نحو دران اصول نحو بیان کردہ۔

علامۂ سیوطی کتاب اقتراح علی ما نقل حاجی خلیفہ در کشف الظنون در بارۂ این کتاب گفتہ کہ گو علامہ ابن جنی کتاب خود را محض برائے اصول نحویہ تصنیف نمودہ، با آن موضوع خارج شدہ اکثر مسائل علاوہ اصول نوشتہ وبہمین وجہ سیوطی خلاصہ خصائص نمودہ نام آن اقتراح مقرر کردہ کتاب مرتب است بر دو قسم ودر ہر قسم سی وہشت باب۔

شروع این است:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ الثقۃ الحمد للہ الواحد العدل القدیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ المنتجبین وعلیہ وعلیہم السلام اجمعین ہذا الحال اللہ بقاء مولانا السید الملک المنصور المؤید بہاء الدولۃ وضیاء الملۃ وغیاث الامۃ وادام ملکہ ونصرہ وعزہ وسلطانہ وجدہ وتائیدہ وسموہ وکبت شانیہ وعداہ۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ بخط نسخ خوشخط برکاغذ خان بالغ مکتوبہ ۱۰۸۶ھ بسال یکہزار وہشتاد وشش ہجری بقلم زین الدین حسن بن یحیی الحمیری البحرانی بر نمبر ۲۶۷ فن نحو محفوظ است۔

جملہ اوراق ۱۲۹ سطور فی صفحہ ۲۳۔

الغرة المخفیہ
فی شرح الدرۃ الالفیہ

شیخ زین الدین یحیی بن عبد المعطی النحوی المتوفی ۶۲۸ھ ثمان وعشرین وستمائۃ من الہجرۃ یک منظومہ مشتمل بر یک ہزار شعر بر قواعد نحو در سال (۵۹۵ھ) پانصد و نود و پنج ہجری تصنیف نمودہ نام آن الدرۃ الالفیہ مقرر نمودہ۔ علمای اعلام وفضلای عالیمقام بران شروح نوشتند منجملہ آن علامہ شمس الدین احمد بن الحسین بن الخباز الاربلی المتوفی ۶۳۷ھ سبع وثلاثین وستمائۃ این شروح نوشتہ کہ نام آن الغرۃ المخفیہ فی شرح الدرۃ الالفیہ است۔

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ از اول یک دو ورق ناقص ست بایں وجہ شروع کتاب معلوم نشد۔ اسم کتاب در آخر مرقوم ست۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون ذکر این شرح تحت لغت الفیہ ابن معطی چنین نمودہ۔

"وشرح شمس الدین احمد بن الحسین بن الخباز الاربلی المتوفی سنۃ سبع وثلاثین وستمائۃ وسماہ الغرۃ المخفیہ فی شرح الدرۃ الفیہ"

نسخۂ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶ فن نحو مربوط ست بخط عرب مکتوبہ سال ششصد وہشتاد وچہار ہجری بقلم موسی بن قیمار الحلبی ست کہ از زمرۂ اہل علم بودہ۔ وبر صفحۂ ثانیہ آخر کتاب یک اجازہ تحریر ست ازان معلوم می شود کہ موسی بن قیمار کاتب نسخۂ مذکورہ کتاب را از اول تا آخر بر علامہ علی بن یوسف حریری شافعی مصری در ماہ ربیع الاول ۶۸۵ھ ششصد وہشتاد وپنج ہجری عرض کردہ۔ جملہ اوراق ۱۷ اسطور فی صفحہ بست ویک۔

شرح تسهیل الفوائد وتکمیل المقاصد

اصل تسہیل تصنیف ابن مالک طائی نحوی متوفی سنہ ۶۷۲ ششصد و ہفتاد و دو ہجری است
علمای اعلام در ہر زماں براں شروح و حواشی مفیدہ نوشتہ از جملہ آنہا علامہ جمال الدین
عبداللہ یوسف بن ہشام النحوی الحنبلی متوفی سنہ ۷۶۱ ہفتصد و شصت و یک شرح
مبسوط براں نوشتہ نام آں التحصیل والتفصیل لکتاب التذیل والتکمیل مقرر کردہ
این شرح غالباً ہماں است چونکہ نسخہ از اول ناقص است باین وجہ نام مصنف
حتماً معلوم نشدہ۔ اما در خاتمہ این عبارت مرقوم است۔

"ہذا آخر ما وجد من خط الشیخ رحمہ اللہ تعالی وھو آخر ما الفہ
من ھذا الکتاب ونقلت ھذا من خط ذکر انہ نقل من خط مصنفہ
رحمہ اللہ غفر اللہ لصاحبہ ولکاتبہ ولقاریہ ولمن نظر فیہ ودعا لکاتبہ
بالمغفرۃ والتوبۃ ولوالدیہ ولجمیع المسلمین فرغ من تعلیقہ ضحی یوم
الاثنین سادس شھر رمضان المعظم بمکۃ المشرفۃ والحمد للہ وصلی اللہ
علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم احد شھور
سنۃ ۷۴۴ اربع واربعین وسبعمائۃ الحمد للہ رب العالمین۔"

ازین عبارت ظاہر است کہ شرح مذکور در سال ہفتصد و چہل و چہار ہجری
تصنیف شدہ پس غالباً این شرح ہمین جمال الدین عبداللہ بن یوسف بن ہشام
النحوی باشد کہ وفات او در سال ہفتصد و شصت و یک ہجری است۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ در دو جلد مجلد است و بر نمبر ۶۹ و ۷۰ فن نحو مخزون
بخط عرب نسخہ قدیمہ صحیح محشی مخدومہ مطالعہ فرمودہ ارباب فضل و کمال است
نصف اول کہ بر نمبر ۶۹ مخزون است از آخر قدرے ناقص است جملہ صفحات آن

یکصد و نود و دو [۱۹۲] سطور فی صفحه بست و چهار [۲۴] سطر۔
و نصف دوم شروع از باب مستثنیٰ تا آخر کتاب۔ جمله اوراق آن ۱۵۱ و سطور
فی صفحه سی و یک۔ مکتوب بخط همان کاتب نصف اول۔ نام کاتب و سال کتابت
تحریر نشده و لاکن نسخهٔ مذکور مکتوبه قبل سال هشتصد و چهل و هشت [۸۴۸] است چراکه بر ورق
اول این نصف دوم در یک عبارت تملیک سال ۸۴۸ھ هجری نوشته است
و آن عبارت این است:۔
"الحمد لله علی نعمائه الواثق بالمعبود الباری عبد القادر الانصاری
عامله بلطفه سنه ۸۴۸ه"

شرح شواهد قطر الندا

در کتاب قطر الندا تصنیف ابن ہشام المتوفی ۷۶۱ھ ہر قدر اشعار عربیہ بعرض شاہد در بیان مسائل مذکور شدہ علامہ ابو القاسم بن محمد البخاری شرح جملہ آن اشعار نمودہ۔ و ترتیب کتاب چنین کردہ کہ شواہد ہر مطلب یکجا کردہ شرح می نماید پس شروع از شواہد مبنیات کردہ بعد آن شواہد افعال بعد آن شواہد اسمیہ مہاجی نویسد اول کتاب این ست:۔

"یقول عبید اللہ و اقل عبیدہ ابو القاسم بن محمد البخاری تاب اللہ علیہ و اصلح حالہ لحیاہ محمد و آلہ الحمد للہ الذی شرف نوع الانسان باللسان و خصصہ من الانواع بالنطق و البیان و جعلہ عالما باصول الفصاحۃ و التبیان و صیرہ معدن البلاغۃ و منبع العرفان والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد المؤید بالقران المصطفی من خلاصۃ ولد عدنان صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ ینابیع اللطف والاحسان وبعد فھذا شرح لطیف علی شواھد قطر الندا للامام عبد اللہ بن ھشام الانصاری رحمۃ اللہ تعالی و رضی اللہ عنہ ناقلا ذالک من شرح شواھد الامام اللخمی علی الکتب الاربعۃ و من شرح ابن ھشام اللخمی علی ابیات جمل الزجاج و من وشی الحلل علی ابیات الجمل المذکورۃ للامام الفھری و من الدمامینی الکبیر و الصغیر و من حاشیۃ الشمنی علی الدمامینی المذکور و من شرح شواھد مغنی اللبیب للامام السیوطی و غیر ذلک من الکتب و قصدی بذلک جمعھا لتیسر للطالب اخذھا و باللہ استعین و ھو حسبی و نعم الوکیل و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۲۰ فن نحو منخرط است بخط عرب خوشخط منقول است از نسخہ کہ از اصل نسخۂ مصنف منقول شدہ بود۔ سال کتابت یکہزار و شصت و چہار ہجری نام کاتب محمد بن الشیخ محمد بن العارف باللہ تعالیٰ الشیخ محمد النووی المالکی۔
جملہ صفحات یکصد و پنجاہ و پنج۔ و سطور فی صفحہ بست و یک۔

شرح کافیہ

علامہ امام اقدم وہمام اعظم جامع فضائل شیخ رضی الدین محمد بن الحسن الاسترآبادی متوفی ۶۸۶ھ ششصد وہشتاد وشش ہجری بر کافیہ ابن حاجب چنین نوشتہ کہ مثل آن در شروح کافیہ تاحال کسے شرح ننوشتہ ومثل آن کسے ندیدہ۔ علمائے اعلام ونحویین عظام بہ تفرد وجامعیت آن قایل اند۔ اول شرح این است:۔

"الحمد للہ الذی جلت آلائہ عن ان تحاط بعد وتعالت کبریائہ عن ان یشتمل بحد تاھب فی ھوائی معرفتہ سائلۃ الافہام وغرقت فی بحار عزتہ سابحۃ الاوھام کل ما یخطر ببال ذوی الافکار فمعزل عن حقیقۃ ملکوتہ وجمیع ما یعقد علیہ ضمائر اولی الابصار فعلی خلاف ما ذاتہ المقدسۃ علیہ من نعوت جبروتہ وصلوتہ وسلامہ علی خاتم انبیائہ ومبلغ انبائہ محمد بن عبد اللہ المبشر بہ قبل میلادہ وعلی السادۃ الاطہار من عترتہ واولادہ الخ"

جناب خال علامہ احل اللہ دار الکرامہ در کشف الحجب والاستار فرمودہ:۔

"۲۳۴۹۔ شرح الکافیہ للامام الاقدم والھمام الاعظم جامع الفضائل الشیخ رضی الدین محمد بن الحسن الاسترآبادی المتوفی سنۃ ست وثمانین وستمائۃ علی ما ذکرہ القاضی نور اللہ بن شریف بن نور اللہ الشوستری فی مجالس المومنین لم یصنف مثلہ فی النحو کما اقربہ الموالف والمعادی والموافق والمنادی وھو فی غایۃ التحقیق والتدقیق وایضاح القواعد وتبیین الفوائد اولہ الحمد للہ الذی جلت آلائہ عن ان تحاط بعد وتعالت کبریائہ عن ان تشتمل بحد الخ"

شرح مذکور در طہران وہندوستان چاپ ہم شدہ۔ درین کتب خانہ آصفیہ
اب طہران دو نسخہ برنمبر ۵ و ۲۱۳ فن نحو موجود است۔
ویک نسخہ قلمیہ کہ برنمبر ۶ فن نحو مربوط است نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط عالمانہ مکتوبہ ۸۴۸ھ
رار وچہل وہشت ہجری است۔ نام کاتب در آخر نوشتہ بود کسے آن را حک نمودہ۔
اوراق چہار صد و نہ ۴۰۹ وسطور فی صفحہ بست و دو ۲۲۔

شرح منظومہ عمریطیہ

علامہ شرف الدین بن نور الدین العمریطی الشافعی الازہری الانصاری متوفی... یک منظومہ در فن نحو نوشتہ بود۔ علامہ ابو اسحاق برہان الدین ابراہیم بن حسن بران شرح نوشتہ این ہمان شرح ست۔ اولش این است:۔

"اللهم انا نحمدك بجميع محامدك كلها ما علمنا منها وما لم نعلم على جميع نعمك كلها ما علمنا منها وما لم نعلم عدد خلقك كلهم ما علمنا منهم وما لم نعلم ونسألك ان تصلي على سيدنا محمد نبيك الاعظم وحبيبك الاكرم المبعوث بالكتاب العربي المحكم والدين الحنيفي الاقوم وعلى آله الذين اعربوا دينه ورفعوا معالم يقينه وصحبه الذين نصبوا قواعد بنائه وخفضوا بعوامل اسنتهم بسوابغ اعدائه الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۵ فن نحو مرتب ست نسخہ قدیمہ صحیحہ بخط عرب نسخ صاف مکتوبہ ۹۰۸ھ ہجری بقلم عبد القادر بن عبد الرحمن می باشد۔
نسخہ مذکورہ در مطالعہ و ملاحظہ علما بودہ چنانچہ از بعض عبارات کہ بر ورق اول نوشتہ است ظاہر می شود۔
جملہ اوراق یکصد و بست و دو۔ و سطور فی صفحہ بست و یک۔

عباب شرح لباب الاعراب

ب لباب تصنیف علامہ محمد بن احمد بن سیف الاسفرائنی ست علامہ سید جمال الدین
الله بن محمد الحسینی المعروف به نقره کار در سال هفتصد و ... ی و پنج هجری بر آن شرح
ته نام آن عباب مقرر کرده۔
س این است :-
"قال الاستاذ المحقق والامام المدقق تاج الملّة والدین شرف
سلام والمسلمین محمد بن احمد بن سیف الاسفراینی الخ"
نسخه موجوده کتب خانه آصفیه که بر نمبر ۱۴۸ فن نحو مرتب است بخط نسخ ملا
لی نسخه صحیح نهایت محشی در مطالعه ارباب فضل و کمال بوده۔ مکتوبه سال نهصد و سه ۹۰۳
ی بقلم محمد بن شهاب است جمله صفحات آن سه صد و پنجاه و هشت ۳۵۸ و سطور فی صفحه
ست و اسمه۔

غایۃ التحقیق شرح کافیہ

از

علامہ صفی الدین بن نصیر الدین السورتی الہندی تلمیذ علامہ شہاب الدین احمد بن عمر دولت آبادی المتوفی سنہ ۸۴۹ھ بر کافیہ علامہ ابن حاجب المتوفی سنہ ۶۴۶ھ شرح نوشتہ نام آن غایۃ التحقیق مقرر نمودہ۔ و در خطبہ آن گفتہ کہ اکثرے از شروح و حواشی کافیہ غیر کافی ست اما حواشی اوستاد من علامہ شہاب الدین احمد دولت آبادی کہ دران بشرح و بسط جملہ غوامض متن کافیہ حل نمودہ۔ اول شرح این است:-

"الحمد للہ الذی انعم بنعمۃ العظام و تفضل علینا بمنہ الجسام و رفع معالم العربیۃ و منارھا و اشاع فی ما بین الناس اعلامھا و انوارھا الخ"

حاجی خلیفہ در کشف الظنون در ذکر شروح کافیہ گفتہ:-

"و منھا غایۃ التحقیق لصفی بن نصیر و ھو شرح ممزوج اولہ الحمد للہ الذی انعم علینا بنعمہ العظام الخ و ھو من تلامذۃ الھندی ذکرہ فیہ و مدح حاشیتہ و قال ان شروح الکافیۃ لیست بوافیۃ الا حواشی استاذنا شہاب الدین احمد بن عمر الدولت آبادی و ھو کثیر من الناس اکتفوا بما فھموہ من ظاھرھا فانہ حقق فیھا و سماھا غایۃ التحقیق"

و درین کتب خانۂ آصفیہ دو نسخۂ قلمیہ آن موجود ست۔ یک نسخہ کہ بر نمبر

۹۴ فن نحو مرتب است بخط نسخ مکتوبہ ۱۱۸۶ھ ہجری ست۔ جملہ اوراق آن ۲۷۷ وسطور فی صفحہ بست و یک ۲۱۔

و نسخۂ ثانیہ کہ بر نمبر ۱۶۵ فن نحو مرتب است بخط نسخ معمولی مکتوبہ سال یکہزار و نود و نہ ہجری ست۔

جملہ صفحات آن ۶۷۱ وسطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹۔

الفوائد الضیائیہ علی الکافیہ

ملا عبدالرحمن بن احمد جامی متوفی ۸۹۸ھ ہشتصد و نود و ہشت ہجری بر کافیہ
ابن حاجب شرح نوشتہ کہ مشہور بنام شرح ملا جامی ست و اصل نام آن فوائد
ضیائیہ است۔ کتابے ست مشہور و معروف متداول بین العلماء و الطلبہ۔
در ہندوستان و ایران وغیرہ بدفعات و مرات طبع شدہ۔ اولش این است
"الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ وعلی آلہ المتادبین بآدابہ
اما بعد فہذہ فوائد وافیہ بحل مشکلات الکافیہ الخ"
نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۲۴۵ فن نحو مخزون ست بخط نسخ خوشخط
مجدول متن کافیہ از سرخی و شرح از سیاہی نوشتہ و محشی و مخدومہ و مملوکہ علمای بانند
اکثر عبارات تملیک در اول نوشتہ در سال یکہزار و یکصد و پنجاہ و چہار ہجری
بقلم علی بن شمس الدین نوشتہ شدہ۔
جملہ اوراق یکصد و پانزدہ ۱۱۵ و سطور فی صفحہ بست و نہ ۲۹۔

کتاب الغالی
فی
شرح اللباب

علامۂ تاج الدین محمد بن محمد بن احمد بن السیف المعروف با لفاضل الاسفراینی درعلم نحو کتابے نوشتہ نام آن لباب فی النحو است علمائے اعلام بر کتاب مذکور شروح نوشتند ازانجملہ علامہ قطب الدین محمد بن غالی ہم شرحے نوشتہ کہ مشہور بکتاب غالی وشرح غالی می باشد این ہمان شرح است۔ اولش این است:-

الحمد لله الذی هدانا الی معرفة اعجاز القرآن ونصب لنا دلیلا علیها هو علم المعانی والبیان والمعنا هو ذریعة علیه من علم النحو الذی تقوم به اللسان ویطلع علی فهم لطائف نظم القرآن وذلك تفضل منه واحسان ولطف من لدنه وامتنان ثم الصلوة والسلام علی افصح نوع الانسان واشرف من اظهر الحق واعان واکمل من اهدی واعان واعلی من مفرج الخلق من ظلمة الکفر الی النور الایمان محمد المنصور بالحجة والمبین به فی الملل والادیان وعلی اله واصحابه الذین نصر الدین هو غایة الامکان۔ وحاجی خلیفہ در کشف الظنون تحت لغت لباب فی النحو میفرماید:-

وشرح لقطب الدین محمد بن مسعود الغالی فی مجلد اوله

الحمد لله الذی هدانا الی معرفة اعجاز القران الخ اتمه فی ربیع الاول سنه اثنا عشر و سبعمائة ذکر فیه انه استفاد کثیرا من الاسفراینی۔

نسخۂ مذکور نمبری ۱۵ بخط عرب معمولی نسخۂ قدیمہ محررۂ سال ہفتصد و ہفتاد و پنج ہجری بقلم عبداللہ سیف بن محمد بن عبداللہ القنطری است۔

جلد ۱۸۲ ا و سطور فی صفحہ ۲۹۔

در آخر یک عبارت مرقوم است ازان معلوم می شود این نسخہ منقول است از نسخہ کہ آن را علامہ محمد بن مسعود بن محمود ابو الفتح السیرافی الغالی نوشتہ بود و آن عبارت این است۔

قال المصنف فی آخره وانا قد وفینا ما وعدنا من سوق الاقسام الاربعة حقها فلنختم الکتاب حامدین الله تعالی ومصلین علی نبیه محمد و آله الطاهرین وهو حسبنا ونعم الوکیل ویقول العبد الضعیف محمد بن مسعود بن محمود ابی الفتح السیرافی الغالی احسن الله خاتمه شکر الله سعی مصنفه فیما فاز ویسر له فی الآخرة ما بالمبارا ة اد فلقد استفدنا من کلامه فواید کثیرة والتقطنا مما من علینا فواید عزیزة تمت۔

و عبارت کاتب این نسخہ کہ در خاتمہ نوشتہ این است۔

تم کتاب الغالی بتوفیق الملک المتعال علی ید اضعف عباد الله سیف بن محمد بن عبد الله القنطری وقاه الله تعالی بفضله و والاه ما هو خیر له فی امره یوم الاربعا فی الصفو الکبری من شوال سنه خمس و سبعین و سبعمائة قوبل و صحح بعضه بقدر الامکان والله المستعان وعلیه التکلان والحمد لله رب العالمین حمد الشاکرین والصلوة علی سید المرسلین۔

در صفحۂ اولی ورق اول دو مہر قاضی محمد شریعت اللہ خان ثبت است کہ سنہ خواندہ نمی شود۔

کتاب المفصل

تصنیف علامہ جار اللہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری متوفی ۵۳۸ھ پانصد و سی و ہشت ہجری کتابے سبت مشہور و معروف و مفید و جامع در علم نحو اولش این است۔

اللہ احمد علی ان جعلنی من العلماء العربیۃ وجبلنی علی العصب للعرب والعصبیۃ وابی لی ان انفرد عن صمیم انصارھم وامتاز وانضوی الی لفیف الشعوبیۃ وانحاز وعصمنی من مذھبھم الذی لم یجد علیھم الا الرشق بالسنۃ اللاعنین بالسنۃ الطاعنین والی افضل السابقین والمصلین اوجہ افضل صلوات المصلین محمد المحفف فی من بنی عدنان بجماجمہا وارحانہا۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۶۷ فن نحو مرتب ست نسخہ قدیمہ صحیحہ مخدومہ بخط عرب مکتوبہ سال ۷۴۱ھ ہفتصد و چہل و یک ہجری بخط حمدان بن احمد ست و بر خاتمہ این عبارت نوشتہ شدہ۔

وقد نجز الکتاب المفصل فی صنعۃ الاعراب بحمد اللہ تعالی ومنہ وکرمہ وحسن توفیقہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ اجمعین وقت الضحوۃ الکبری یوم الاثنین سابع عشرین شہر محرم سنۃ احدی واربعین وسبعمائۃ علی یدی العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ اللطیف حمدان بن احمد بن دلادل بن عبد الصمد وعفا اللہ عنہم وعن جمیع المسلمین۔

جملہ اوراق ۱۸۳ اسطور فی صفحہ ۱۳۔

کشف النقاب عن مخدرات ملحۃ الاعراب

تصنیف شیخ علامہ البحر الفہامہ عبد اللہ بن احمد الفاکہی المتوفی سنہ ۹۷۲ نہصد و ہفتاد و دو ہجری ست۔ این ہم از جملہ شروح ملحۃ الاعراب ست و غالباً حاجی خلیفہ بران مطلع نشدہ چرا کہ در کشف الظنون تحت لغت ملحۃ الاعراب چند شروح برائے ذکر کردہ نام این شرح دران ذکر نہ کردہ۔
اولش این است۔

"سبحانک لا احصی ثنائی علیک انت کما اثنیت علی نفسک فلک الحمد حتی ترضا و اصلی و اسلم علی محمد اعنی من خصصتہ بروح قدسک وبعد فھذا تعلیق وجیز علی المقدمۃ الموضوعۃ فی علم العربیۃ المسماۃ بملحۃ الاعراب کافل بحل مبانیھا و توضیح معانیھا و تفکیک نظامھا و تعلیل احکامھا سمیتہ کشف النقاب عن مخدرات ملحۃ الاعراب سالنیہ بعض الفقہاء الاصفیاء المتعقدین الاولیا فاجبت سوالہ وحققت امالہ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ شامل نمبر ۲۸ فن نحو ست و در فہرست مطبوعہ کتبخانہ آصفیہ بر صفحہ ۱۶۵۶ مرقوم ست نسخہ قدیمہ بخط مالک کتاب حسن بن احمد بن صالح بن ابی طالب ست و ۱۱۱۸ مسنہ تحریر یکہزار و یکصد و ہژدہ ہجری ست۔
جملہ اوراق بست و نہ۔ وسطور فی صفحہ شش و ہفت۔

کفایۃ فی علم الاعراب

تصنیف ضیاء الدین مکی تلمیذ علامہ جار اللہ زمخشری المتوفی ۵۳۸ھ
در علم نحو شرح انموذج علامہ زمخشری است۔
بیان واضح و عبارت سہل شرح نمودہ و جملہ اصول و قواعد نحویہ دران جمع نمودہ۔

اول شرح این است :۔
الحمد الذی تظاهرت علینا الاؤه و ترادفت الینا نعماؤه الخ۔

کتاب را بر سہ قسم تقسیم نمودہ۔
قسم اول در اسماء۔
قسم دوم افعال۔
قسم سوم در حروف۔

حاجی خلیفہ بابت این شرح چنین گفتہ :۔
"کفایۃ فی الاعراب جری فیه مجری شرح الانموذج لضیاء الدین المکی تلمیذ جار اللہ الزمخشری وهو کتاب سهل العبارت جامع الاصول الاعراب اوله الحمد اللہ الذی تظاهرت علینا الاؤه و ترادفت الینا نعماؤه الخ وهو ینقسم الی ثلاثة اقسام الاول فی الاسماء الثانی فی الافعال الثالث فی الحروف وصاحب الانموذج وضع اولا القسمة ثم الصنف ثم الفصل والمصنف جعل اولا القسمة ثم الباب ثم الفصل۔

درین کتب خانهٔ آصفیه دو نسخهٔ ازان که بر نمبر ۴۳ و ۴۴ فن نحو مرتب است
نمبر ۴۳ نسخهٔ قدیمه صحیحه نهایت محشی خط معمولی نام کاتب و سال کتابت موجود
نیست در خاتمه یک عبارت نوشته هشتصد و پنجاه هجری است - و یک عبارت
نوشته سنه ۱۱۶۴ھ -

جمله اوراق ۲۴۳ و سطور فی صفحه ۸ -

و نسخه نمبر ۴۴ بخط عالمانه نسخه بوسیده ژولیده است نام کاتب و سال
کتابت مرقوم نشده بر ورق اول و آخر مهر مالک بنام عبد المحسن بن ابراهیم الحسینی
ثبت است سنه مهر هم خوانده نشده جمله اوراق ۱۱۷ و سطور فی صفحه ۷ -

مجیب الندا
الی شرح قطر الندا

اصل متن کہ نام آن قطر الندا و بل الصدا است تصنیف علامہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن ہشام النحوی متوفی سنہ ۷۶۲ ہفتصد و شصت و دو ہجری است علامہ شہاب الدین ابن الجمال عبد اللہ بن احمد بن علی الفاکہی المتوفی سنہ ۹۷۲ سال نہصد و ہفتاد و دو ہجری بران شرح نوشتہ کہ نام ان مجیب الندا قرار دادہ - اولش این است :-

"الحمد للہ الرافع لمن انخفض لعزہ و سلطانہ المفیض علی من نحاہ و قصدہ سحائب عفوہ و غفرانہ المغنی بواسع فضلہ من افتقر لجودہ و احسانہ الفاعل لما یشاء فلا معاند لہ فی افعالہ و لا مماثل لہ فی شانہ الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۹ فن نحو مرتب است بخط عرب مکتوبہ سنہ ۱۱۴۱ یکہزار و یکصد و چہل و یک ہجری بقلم سید محمد بن علی الدباغ می باشد۔
جملہ صفحات یکصد و پنجاہ و ہفت۔ و سطور فی صفحہ بست و سہ۔

مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب

تصنیف شیخ جمال الدین ابو محمد عبد اللہ بن یوسف المعروف بہ ابن ہشام نحوی
متوفی سنہ ۷۶۲ھ ہفتصد و شصت و دو ہجری۔
کتابیست مشہور و معروف و مثل اسم خود در اصل مغنی ست کہ خوانندہ خود را از
مسائل نحویہ مہارت تامہ و استعداد کامل حاصل می شود۔ اولش این است۔

"اما بعد حمد اللہ علی افضالہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا
محمد وآلہ فان اولی ما تقترحہ القرائح واعلی ما تجنح الی تحصیلہ الجوانح ما
یتیسر بہ فہم کتاب اللہ المنزل ویتضح بہ معنی حدیث نبیہ المرسل الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲ فن نحو مخزون ست نسخہ قدیمہ صحیحہ مخدوم مطلا
مقابلہ شدہ است بر صفحہ اول نام کتاب واسم مصنف در حروف طلائی نوشتہ است۔
و ہم بر ورق اول دہ عبارات تملیک نوشتہ است کہ سال تحریر بعض عبارات
سنہ ۱۰۵۳ھ و بعض سنہ ۱۰۵۰ھ و سنہ ۱۱۰۰ھ و سنہ ۱۲۸۷ھ نسخہ مذکورہ در آخر زمان
نزد مولوی حسن علی حیدرآبادی بودہ چنانچہ عبارت سنہ ۱۲۸۷ھ ۱۱ شوال از متروکہ
مولوی حسن علی صاحب مرحوم۔ و در آخر کتاب یک دائرہ کشیدہ در آن دائرہ
از طلا این عبارت نوشتہ ست۔

"عمل ترسم سیدی الشریف الحسیب النسیب العالم العلامہ
المفسر جلال الدین محمد بن الشریف عبد اللہ الشاذلی الحسنی
ادام اللہ بعزہ"

نسخۂ مذکور مکتوبہ بسال نہصد وسی و نہ ہجری ست نام کاتب مرقوم نیست۔
و مقابلہ النسخہ مذکورہ در سال نہصد و چہل وسہ ہجری از دو نسخہ تصحیح کردہ شد کہ یک نسخہ منجملہ آن نسخۂ مصنف بود۔
جملہ اوراق دو صد و بست و ہفت (۲۲۷)۔ وسطور فی صفحہ بست و پنج۔

لمحۃ الاعراب فی شرح ملحۃ الاعراب

تصنیف محمد علی بن محمد الصدیقی الشافعی در خانہ کعبہ این شرح تصنیف فرمودہ چنانچہ از عبارت خطبہ ظاہر می شود۔

الحمد للہ الذی جعل کتابہ المبین سالماً من الاسحاب مودیا لکل مقام حقہ من الایجاز والمساوات والاطناب واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ المنعم الوہاب وان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ خیر من اوتی الحکمۃ وفصل الخطاب صلی اللہ وسلم علیہ وعلی جمیع الانبیاء والملائکۃ وآل المصطفی والاصحاب ومن خدم العلم فاکرمہ مولاہ وتاب وبعد فیقول فقیر رحمۃ مولاہ مقری صحیح البخاری وخاتمہ بجوف کعبۃ اللہ محمد علی بن محمد الصدیقی الشافعی نضر اللہ بہ ووصل الخیر بسببہ لما رایت الملحۃ النحویۃ ولاکثر العلماء التجاریر من شروحہا لبعیدا الا انہم اطالوا وبالکمال المذکور فی اطنابہم لما لوا ولم ار من ذلک الرعیل والناس بزمانہم اشبہ منہم بابائہم کما قیل بآیت الاختصار فی شرحہا والایجاز علی مفتاح فتحہا لیکون بہ الحظ الحافظ منہا اللفظ وسمیتہ اللمحۃ الملحۃ واسال اللہ فتحہ ومنحہ لی ولمن نجدہ بالقراۃ او بہ الکتاب۔

نسخهٔ کتبخانہ آصفیہ کہ بشامل نمبر ۳۲ فن ہذا است بخط عرب معمولی از آخر ناقص است وبخط ہمان کاتب نمبر ۳۲ است وسنہ کتابت ہم غالباً ہمان بسنہ ۱۱۸۲ ہجری است شروع از ورق ۵۶ وختم بر ورق ۷۱ وسطور فی ۲۵۔

منحة الملک الوهاب
شرح ملحة الاعراب

تصنیف ملک العلما والاعلام الفقیه العلامه جمال الملة والدین محمد بن عبد الملک بن دغین القرشی ۔ از یوم پنجشنبه تاریخ ۲۲ ذیحجه سال ۹۹۶ هجری تصنیف آن شروع نموده ۔ و یوم سه‌شنبه هشتم صفر سنه ۹۹۷ هجری تصنیف کتاب ختم نموده ۔ و یوم پنجشنبه ۲۸ ربیع الاول سنه ۹۹۷ مذکور تبییض آن شروع کرده ۔ اولش این ست ۔

"الحمد لله الذی رفع قدر من عانا فنون الادب فنصب نفسه للاشتغال بها بعد ان اجتهد فی تحصیلها و داب الخ"

نسخهٔ کتب خانهٔ آصفیه که بر نمبر ۳۸ فن نحو مرتب ست بخط عرب معمولی مکتوبه سنه ۱۱۱۸ یکهزار و یکصد و هجده هجری بخط مالک نسخه حسن بن احمد بن صالح بن ابی طالب ست ۔

جمله اوراق دو صد و بست و هفت و سطور فی صفحه ۱۸ هژده ۔

و در خاتمه این عبارت مرقوم است ۔

"قال مولفه الفقیر الی لطف الله تعالی و عفوه محمد بن عبد الملک بن عبد السلام بن عبد الحفیظ بن عبد الله بن دغین القرشی تجاوز الله عن سیئاته و یسر له سبیل مرضاته ابتدات فی تسویده یوم الخمیس الثانی والعشرین من شهر ذی الحجة الحرام سنة ست و تسعین و تسعمائة و اتممته بحمد الله و قوته و فضله و منه اول صبح یوم الثلاثا الثامن من شهر صفر یوم الخمیس سنة سبع و تسعین و تسعمائة و شرعت من

وتبیّضه واتممته عصر یوم الخمیس الثامن والعشرین من شهر ربیع الآخر للسنة المذکورة۔

وعبارت کاتب کتاب این است:۔

”وکان الفراغ من زبره بحمد اللہ فلله الحمد علی ما اولی صبح یوم الجمعة تسعة عشر خلت من شهر ربیع الاول سنة ۱۱۱۹ بخط مالکه الفقیر الی کرم الغنی محب محمد واٰله صلی اللہ علیه وعلیهم اجمعین حسن بن احمد بن الحسن بن صالح بن ابی طالب فتح اللہ علیه بالعلم والعمل به وفهم دقیقه معانیه الخ“

الموشح

شرح کافیہ علامہ ابن حاجب المتوفی ۶۴۶ھ تصنیف علامہ ابوبکر شیخ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن محمد الخبیصی ست وآن شرح ممزوج ست۔ اولش این است:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم واحمدہ کما یستحق ان یحمد و اصلی علی رسولہ المصطفی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین المبجلین واصحابہ الکرام العز المجلین الکلمۃ ای التی وضعت الخ"

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبرہ ۱۲۵ فن نحو مرتب ست بخط نسخ در مطالعۂ اکثر علماء بودہ و محشی بحواشی کثیرہ از اول تا آخر جملہ اوراق از حواشی مزین ست و بر صفحہ اولی بر ورق اول و ورق آخر عبارات تملیک و دیگر فواید بخط اکثر علماء ثبت ست۔ نسخہ مذکورہ مکتوبہ یکہزار وشصت وشش ہجری بقلم محمد بن ابراہیم بن سعید بن فیصل می باشد۔

جملہ صفحات چہار صد وسی وہفت ۴۳۷۔ وسطور فی صفحہ نوزدہ ۱۹۔

نور العین

یک متن نہایت مختصر در علم نحو بزبان عربی ست کہ غالباً برائے عادل بن شہاب الدولہ ملک شرق بزرگے از علمائے اعلام تصنیف نمودہ۔ نام مصنف مذکور نیست۔ و متن مذکور محض در سہ ورق ست بخط معمولی ست سنہ کتابت و نام کاتب وغیرہ ہیچ مرقوم نیست۔

اما چون این متن برائے عادل شاہ تصنیف شدہ باین وجہ آن را در نوادر شمار کردہ درین فہرست شرح ذکر آن نمودہ شدہ۔ شروع این است:-

الحمد لله الذی فضل العرب علی العجم تفضیلا و انزل القرآن بلغتهم تنزیلا و الصلوة علی رسوله محمد بكرة و اصیلا و علی اصحابه الذین اقاموا علی تقویم اللسان دلیلا و هذه مجموعة من احكام النحو تقی ذهن المبتدی عن الخطاء و السهو جمعتها علی وجه یرضی عنها المنتهی و یحظی به المبتدی الانسان عین الجلال عین انسان الكمال عادل بن ملك ملوك الشرق القایم باحیاء مراسم الحق الملك شهاب الدولة و الدین الخ"

از عبارت معلوم می شود کہ مراد ازین عادل بن شہاب الدولہ عادل پسر فرید الدین شہاب الدولہ نظام خان برادر شیر شاہ است کہ و در سنہ ۹۶۴ھ وفات یافت واللہ اعلم بالصواب۔

و آن درین کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۱۸۲ فن نحو مخزون است۔

سلم النحو

جمع و تالیف غلام حیدر تلمیذ فخر العلماء و زین الفضلاء مولوی میر محمد تقی صاحب فیاضی است۔

مولوی میر محمد تقی بفرزند خود میر معصوم علی درس شرح مائۃ عامل منظوم ملا جامی کہ علامۃ بایزید نوشتہ میداد و وقت درس حواشی برائے تفہیم فرزند مذکور بران شرح نوشتہ بودند غلام حیدر موصوف آن حواشی را در حیات محشی جمع نمودہ نام آن سلم النحو قرار دادہ۔

اولش این است۔ الحمد للہ رب العالمین اللھم صل علی محمد و علی آل محمد۔

امابعد خادم طلبہ مسمی بغلام حیدر کہ در سلک تلامذۂ فخر العلماء و زین الفضلاء مولانا محمد تقی صاحب قبلہ فیاضی مدظلہ العالی منسلک است میگوید کہ آن فخر العلماء دربدو عنوان عالم رضاعت دانش و بینش فرزند ارجمند خود میر معصوم علی فیاضی را حفظہ اللہ من الشر الخفی والجلی درس شرح منظومہ فارسی کہ از بایزید کبیر است بر مائۃ عوامل منظومۂ فارسی کہ از عبد الرحمن جامی است می فرمودند و یوم بیوم بقدر درس آن فرزند جلیل نبیل حواشی برآن شرح مرقوم قلم افادہ رقم می نمودند این خادم طلبہ دید کہ در تمامی سنین و شہور و اعوام و دہور کا تبین آن حواشی را وضع الشی فی غیر محلہ خواہند کرد لہذا آن متن و شرح و حواشی را بعنوان کتاب علحدہ ترتیب داد آن را بسلم النحو موسوم ساخت و جائیکہ میم است اشارہ بہ متن و جائیکہ شین است اشارہ بہ شرح و جائیکہ حا است اشارہ بحاشیہ است تا مصداق ہر نکتہ محلے و مکانے دارد تو بموقع خود جلوۂ استحسان دہد۔

عاقبت خاتمہ ظاہر می شود کہ این رسالہ در قصبۂ دہلود کہ از مضافات

۱۲۶۵ھ در سال یکہزار و دو صد و شصت و پنج ہجری تصنیف شدہ و سال تصنیف شرح بایزید منظومہ مائۃ عامل یکہزار و دو صد و پانزدہ ست و آن عبارت خاتمہ این است :-

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر المرسلین وعترتہ المعصومین۔

کہ رسالۂ سلم النحو در قصبہ ویلور بتاریخ نہم شہر ربیع الثانی اختتام پذیرفت واز ہجری یکہزار و دویست و شصت و پنج بودم ادولت و اقبال شاہزادہ برکمال در تضاعف باد دایم ختم کردم۔

بر دعاش گشت الہام کہ بر گو نظم اجود بایزید	چون عروس نظم نواز جودہ عالی شد بہا
شرح منظومہ چو کردم نام این نظم چو در	از پے تاریخ آن کردم بداور التجا
نیز چون گشتم نصیب این رسالہ خوش تا تاریخ آن	حد سال خوش شد یاد کنا بالاصل

نسخہ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۱ فن نحو مرتب ست بخط نستعلیق معمولی اوراق ۶۸ سطور فی صفحہ ۱۱۔

شرح کافیہ

علامۂ میر سید شریف الدین متوفی سال ہشتصد و شانزده (۸۱۶ھ) ہجری کہ مشہور بہ سید شریف ہستند بر کافیہ علامہ ابن حاجب المتوفی ۶۴۶ھ بزبان فارسی یک شرح نوشتند کہ کاشف محصلات کافیہ می باشد۔

نسخۂ کتبخانۂ آصفیہ کہ بہ نمبر ۱۳ فن نحو مرتب ہست نسخہ بخط نسخ مکتوبۂ سال یکہزار و ہشتاد و شش ہجری بقلم نور الدین بن علی بن معین الدین الحسنی الحسینی ست۔

جملہ صفحات آن ۳۶۸ سطور فی صفحہ ۱۲۔

تفسیر الرؤیا

تصنیف علامہ ابو طاہر ابراہیم بن یحیٰی بن غنام الحنبلی - اوش ابن ست

الحمد لله الذی جعل النوم راحة لکل اجساد ثم توفی انفسها عند حلول الرقاد فیمسك التی قضی علیها الموت الی یوم التناد ویرسل الاخری الی اجل مسمی فلا ینقص ذلك الاجل ولا یزداد وجعل الرؤیا جزا من النبوة ووحیا الی العباد فمنها بشارة للصالحین بما حصلوا من المراد ومنها نذارة للعاصین بما احدثوا من الفساد فنسئل الله العفو والمغفرة یوم یقوم الاشهاد فهو خیر من سئل جل عن الامثال والانداد جعل الله السما سقفا محفوظا للعباد وسطح الارض علی تیار الماء وجعل الجبال لها كالاوتاد لطفا منه لئلا تمیل بالعباد اصطفی محمدا علی كل حاضر وباد صلی الله علیه وعلی آله وصحبه ما هطل غمام وسال داد -

بعد خطبہ در چہار دہ مقالہ ماہیت خواب وآداب نایم وآداب تعبیر کنندہ وکیفیت خواب وحقیقت خواب بزبان عربی بیان نمودہ بعد آن خوابہا بر حروف ہجا مرتب کردہ یعنی اگر کسے حضرت آدم یا حضرت ابراہیم یا حضرت اسماعیل علیہم وعلی نبینا والسلام را در خواب بیند اینہا را در حرف الف ذکر نمودہ -

واگر کسی آب وآتش را در خواب دیدہ پس تعبیر آن در حرف میم تحت لفظ او کہ عربی ست خواہی یافت وتعبیر آتش پس در حرف نون تحت لفظ نار باید دید وبر ہمین قیاس -

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ مخزون ست بر فن نیرنجات نمبر ۹ بخط عرب
نسخۂ قدیمہ می باشد نام کاتب، و سال کتابت مرقوم نیست اما بر ورق اول
سال تملیک سنہ ۱۱۶۳ یکہزار و یکصد و شصت و سہ ہجری نوشتہ ست جملہ اوراق
۱۶۸ اسطور فی صفحہ ۱۹ -

الدرۃ المنتخبہ فی الادویۃ المجربۃ

نصر بن نصر برائے داؤد بن ملک منصور تصنیف نمودہ و دران طب جسمانی و روحانی ہر دو جمع کردہ باین طور کہ اول برائے ہر مرض از امراض علاج آن از ادویہ بیان می نماید و بعد آن علاج ظاہری برائے ہمان مرض ادعیہ و نقوش وغیرہ می نویسد۔

اول کتاب را بر دوازدہ باب مرتب نمودہ و امراضیکہ در انسان از سر تا بقدم پیدا می شود آن را علحدہ علحدہ بیان نمودہ۔ شروع کتاب این است:۔

الحمد للہ الذی فضل نوع الانسان بنطق اللسان وایدہم فہم المقصود وجعل طلسما ظاہرا فی ھذا العالم الوجود وسخر لہ ما بین السموات والارض من کل موجود نجاء وفق ارادتہ طالعا فی طوالع السعود والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد المفضل بالقرآن المفصل کالعقود وعلی آلہ واصحابہ الرکع السجود ما اورق عود واحترق عود۔

و حاجی خلیفہ نام این کتاب الدرۃ المنتشرہ فی ادویۃ المجربۃ نوشتہ اما شروع کتاب و نام صاحب فرمائش ہمان داؤد بن ملک منصور و ترتیب کتاب بر دوازدہ جملہ امور موافق نسخہ کتب خانہ آصفیہ نوشتہ غالبا در نسخہ کہ پیش نظر حاجی خلیفہ باشد نام الدرۃ المنتشرۃ۔

نسخۂ کتب خانہ کہ بر نمبر ۲۹۴ فن نیرنجات و طلسمات مرتب ست بخط عربی معمولی در آخر نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت محض ۹ رجب نوشتہ است جملہ صفحات ...۱ سطور فی صفحہ ۲۵۔

سر الاسرار وروح الارواح

تصنیف الامام العالم العلامہ ابو عبد اللہ الفارابی المتوفی۔

اول کتاب این است قال لی ابو یوسف انک قد انتهیت الی هذا الموضع من امر العناصر الاربعة وبینت انما اصول لکائنیة الفاسدة وان لها طبایع مخصوصة بها وان بعضها یستحیل الی بعض ویفعل بعضها فی بعض وان لها مادة تعمها وهوا لجوهر القایم بها وان بعضها لیس اصلا لبعض بل کلها اصول عند نحو اتها وان لها مواضع مخصوصة بها وخواص لازمة وان لها حرکات متضادة وطبایع مختلفة ولکنی ارید ان تخبرنی کیف یمتزج بعضها مع بعض علی ضروب مختلفه وانواع کثیرة من الاعتدال والزیادة حتی تقوم منها جمیع الکائنیة الفاسدة وتضرب لی مثلا فی ذلک مما هو مرکب منها وکم اعداد هذا الامتزاج واین تنتاهی انواعه لاعلم حقیقة علمک بذلک فانه یخیل انک عالم بهذ المعانی الطبیعة۔

موضوع کتاب اینکہ عناصر اربعہ هر یک با دیگرے چہ طور ممزوج می شوند امتزاج آنها چہ قدر انواع مختلفہ وصور متنوعہ پیدا می شود کہ ازان این عالم قدیم شدہ ونیز بیان تعداد جملہ امتزاجات واقسام آن۔

پس در شروع کتاب یک مقدمہ قرار دادہ دران کیفیت امتزاج واقسام امتزاج بیان کردہ باین طور کہ یا ترکیب رباعی باشد کہ هر چہار عنصر مساوی باهم ممزوج شوند

یا اینکہ باهم مساوی نباشند بلکہ بعض مساوی وبعض کم وزیادہ یا اینکہ هر چہار غیر مساوی

ویا اینکه ترکیب ثلاثی سه عنصر ہمیں طور مساوی وغیر مساوی ممزوج شوند یا اینکه
ترکیب ثنائی باشد دو عنصر باہم ممزوج شوند و از ہمیں ترکیب جملہ اشیا که پیدا
می شوند ہمه را بتفصیل تمام بیان کرده۔

نسخهٔ موجوده کتب خانهٔ آصفیه که بر نمبر ۳۱ نیرنجات مخزون ست بخط عرب
خوشنما مکتوبهٔ بسال ہفتصد و پنجاه و سه ہجری ست نام کاتب مرقوم نشده جملہ اوراق
یکصد و سی و شش ورق سطور فی صفحه ۲۵۔

المختار فی کشف الاسرار وهتک الاستار

تصنیف شیخ عبدالرحمن بن ابی بکر الجوبری الدمشقی متوفی۔
دربیان حیل ومکاید وشعبدہا۔ اولش این است:۔

الحمد لله الملك الاعظم مظهر الموجودات بعد العدم وجاعل الانوار والظلمه ومبدع اللوح والقلم ومبصر فهمائی اثبات ما تاخر من حکمته وتقدم وصلی الله علی نبیه الاکرم المبعوث بالشرع المعظم والکلم الوجیز المنظم صلی الله علیه وشرف وکرم صلاة یحیی بعرف نسیمها النعیم وینقذ نورها من المحل الفانی المظلم الی المحل المشرف المسلم قال العبد الفقیر الی الله تعالی عبدالرحمان ابن ابی بکر الدمشقی المعروف بالجوبری رحمه الله اما بعد فانی لما طالعت کتب الاوائل الحکماء والسادات العلماء المتقدمین ورأیت ما قد وضعوه من العلوم وقرات ما وقع الی من الکتب من سائر الفنون۔

کتاب مذکور ونظیر ومثل خود ندارد ومصنف علامہ درین کتاب حقیقت دعوی اہل دغل کہ مردم را از شعبدہ وغیرہ فریب می دہند ظاہر نمودہ حقیقت آن چیزہا کہ بواسطۂ اینہا عوام را فریب میدہند بیان نمودہ وکتاب مذکور را از چشمہ ہائے حکمت وکتب سماوی وتورات وانجیل وزبور وقرآن مجید ودیگر کتب حکماء وغیرہ کہ تعداد آن یکہزار وسہ صد میرسد جمع نمودہ۔

کتاب مرتب است بر سی فصول ودر ہر فصل چند ابواب است وشمار جملہ ابواب دو صد وشصت۔ فہرست کتاب این است:۔

الفصل الاول وهو اربعة عشر باباً فی کشف اسرار الذین یدعون النبوة۔
الفصل الثانی اربعة وعشرون باباً فی کشف اسرار من یدعی المشیخة واصحاب النوامیس من الفقراء والمشایخ من الصالحین۔
الفصل الثالث اربعة ابواب فی کشف اسرار الوعاظ وما یعملون۔
الفصل الرابع خمسة ابواب فی کشف اسرار رهبان۔
الفصل الخامس ستة ابواب فی کشف اسرار الیهود۔
الفصل السادس سبعة ابواب فی کشف اسرار نبی۔
الفصل السابع بابان فی کشف اسرار الذین یمشون بالنملة السلیمانیة۔
الفصل الثامن ثمانیة ابواب فی کشف اسرار اصحاب الحرب والسلاح۔
الفصل التاسع عشرة ابواب فی کشف اسرار اصحاب الکاف وهی الکیمیا۔
الفصل الحادی عشر اربعة ابواب فی کشف اصحاب المیم المطالبیة الذین یدعون الوصول الی المطالب والکنوز۔
الفصل الثانی عشر تسعة ابواب فی کشف اسرار المنجمین وارب الطریق۔
الفصل الثالث عشر ثلثة عشر باباً فی کشف اسرار المعزمین۔
الفصل الرابع عشر اثنان وعشرون باباً فی کشف اسرار المیلم الطرق
الفصل الخامس عشر خمسة ابواب فی کشف اسرار الذین یتصلون الدود من الضرس۔

الفصل السادس عشر فی کشف اسرار اصحاب الحدید من الکحالین۔
الفصل السابع عشر ستة ابواب فی کشف اسرار الذین یصنعون الحیل۔
الفصل الثامن عشر عشرہ ابواب فی کشف اسرار الذین یصبغون بنی آدم۔
الفصل التاسع عشر ثلثه ابواب فی کشف اسرار الذین یلعبون بالنار ثم یمنعون حریقها۔
الفصل العشرون ثمانیة ابواب فی کشف اسرار الذین یعملون الطعم۔
الفصل الحادی والعشرون خمسة ابواب فی کشف اسرار الذین یمشون بالعلقات۔
الفصل الثانی والعشرون سته ابواب فی کشف اسرار اصحاب الشروط۔
الفصل الثالث والعشرون ثمانیة ابواب فی کشف اسرار المشعوذین۔
الفصل الرابع والعشرون احد عشر بابًا فی کشف اسرار الجوهرین۔
الفصل الخامس والعشرون ستة ابواب فی کشف اسرار الصیارفی والدرک علیهم۔
الفصل السادس والعشرون بابا واحد فی کشف اسرار الذین یدلون علی المرادات۔
الفصل السابع والعشرون۔ اثنان وثلثون بابًا فی کشف اسرار

اصحاب الصنایع۔

الفصل الثامن والعشرون ثلثہ ابواب فی کشف اسرار الصحابین الذین یجبون البیت من اللصوص۔

الفصل التاسع والعشرون اربعۃ ابواب فی کشف اسرار اللصوص واصحاب النقر۔

الفصل الثلثون بابا فی کشف اسرار النسا و ما لهن من الدها والمکر وقلۃ الحیا وهو خاتمۃ الکتاب وبالله التوفیق وعلیہ المعول۔

نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۳ فن نیرنجات محزون ست نسخۂ قدیمہ صحیحہ بملاحظۂ علماء گذشتہ بخط نسخ مکتوبہ ۷۶۱ ہفتصد و ہفتاد و یک ہجری ست جملہ اوراق ۵۷ اسطور فی صفحہ ۱۱۔ نام کاتب مرقوم نیست بر صفحۂ اولی ورق اول چند مواهیر و عبارات تملیک بودہ ہمہ را ضایع کردہ اند۔ حاجی خلیفہ در کشف الظنون تحفتہ۔

مختار فی کشف الاسرار وهتک الاستار فی علم الحیل للشیخ الامام عبد الرحمن بن ابی بکر الجوبری الدمشقی المتوفی سنۃ مختصر یشتمل علی ابواب وفصول عدۃ الفصول ثلاثون والابواب ستۃ وستون ومائتان اولہ الحمد لله الملک الاعظم الخ وهو کتاب غریب لیس له نظیر فی بابہ اخذ مولفہ علی ما قال فی اولہ من ینبوع الحکمۃ والاسفار الحسبۃ وکتب الاوائل والاواخر من نحو الف وثلثمائۃ کتاب فهتک استار الکاذبین وکشف عورات المدعین من کل قوم الخ۔

تحفۃ الملوک

تصنیف امیر احمد بن خلف السجستانی در بیان تعبیر خواب بزبان فارسی اولش این است:۔

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واجمعین وعلی عبادہ الصالحین۔

اما بعد بدانکہ امیر احمد بن السجستانی رحمۃ اللّٰہ این کتاب را تصنیف کردہ است ونام تحفۃ الملوک نہادہ انچہ در کتاب یافت بیشتر اختیار کرد تا امور زندہ را مفید باشد۔

فہرست ابواب الخ

کتاب مشتمل است بر پنجاہ و نہ باب۔

باب اول در بیان انواع الیان خواب و تفرقہ در بیان خواب صادق وکاذب۔

باب دوم در بیان اینکہ خواب صالحان بہتر است از خواب غیر صالح وخواب عالم بہتر از خواب جاہل وخواب سلطان بہتر از خواب رعایا وہم چنین خواب ہر یک بلند مرتبہ وشخص اعلی بہتر است از خواب کم مرتبہ وشخص ادنی۔

باب سوم اندر دیدن فرشتگان وامامان۔

باب چہارم اندر دیدن آسمان وزمین وستارگان وبا دو رعد و برق وآفتاب وماہ۔

باب پنجم اندر دیدن دریاہا و رودہا وحوضہا وچاہ وکشتی۔

ہمچنین تا باب پنجاہ ونہم ہر یک باب می نویسد وتعبیر آن بیان می کند۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون ہم ذکر این کتاب نمودہ می گوید تحفۃ الملوک فی التعبیر مختصر للشیخ ابو العباس احمد بن خلف بن احمد السجستانی وہی علی تسعہ وخمسین مقالہ

ازین عبارت وہم از عبارت خطبہ نسخۂ کتبخانہ معلوم می شود کہ اصل تحفۃ الملوک بزبان عربی است واین نسخہ ترجمۂ اوست امامترجم نام خود را ظاہر نکردہ۔
درین کتب خانۂ آصفیہ دو نسخۂ آن ہر دو بزبان فارسی بر نمبر ۳۹ و ۲۴۵ موجودست نمبر ۳۹ بخط نسخ معمولی از آخر قریب یک صفحہ کم است باین وجہ نام کاتب وسال کتابت معلوم نشدہ جملہ اوراق ۱۷ سطور فی صفحہ ۱۶۔
نسخۂ ثانیہ کہ بر نمبر ۲۴۵ فن نیرنجات مربوطست بخط طبعی نام کاتب و سال تحریر وغیرہ مرقوم نیست جملہ اوراق ۵۶ سطور فی صفحہ ۱۵۔

رسالہ در رمل

تصنیف شمس الدین رمال بزبان فارسی اولش این است:۔

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد این رسالہ ایست در علم رمل کہ انتخاب شدہ از کتب معتبر کہ استادان و ماہران بدان اعتماد نمودہ اند مشتمل بر یک مقدمہ و دو مقالہ۔

مقدمہ در بیان اصول این علم از تولد اشکال منسوبات بیوت و اشکال و تشکیلات

مقالۂ اول در اصول احکام و ضمائر۔

مقالۂ دوم در اعمال متفرقہ۔

نسخۂ موجودۂ کتبخانۂ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۳۲ فن نیرنجات مرتب ست بخط شفیعا صاف مکتوبۂ سال ۹ جلوس محمد شاہی مطابق ست در شہر احمد آباد در محلۂ کھاریان بخانۂ میان عبد اللطیف و میان محمد عبد اللہ نوشتہ شدہ و جملہ اوراق ۱۹ و سطور فی صفحہ ۱۷۔

کامل التعبیر

بزبان فارسی دربیان تعبیر خواب تصنیف شیخ شرف الدین ابوالفضل حسین بن ابراہیم بن محمد التفلیسی متوفی سنہ
برائے قلیج ارسلان رومی تصنیف کردہ۔

حاجی خلیفہ در کشف الظنون گفتہ کامل التعبیر فارسی اولہ ستایش خدائے را الخ للشیخ شرف الدین ابوالفضل حسین بن ابراھیم بن محمد التفلیسی المتوفی سنہ الف لقلج ارسلان الرومی بعد تالیفہ کتاب صحۃ الابدان و ترجمہ خضر بن الہادی البوارنجی مولداً والموصلی مسکناً من الفارسیۃ للسلطان سلیمان۔

نسخہ کتبخانہ آصفیہ کہ در فن متفرقات تحت تعبیر فارسی بر صفحہ ۱۶۷۲ فہرست کتبخانہ موصوف مطبوعہ ۱۳۳۳ ہجری بنام تعبیر الرویا نمبر ۴۸۲ مرقوم ست نام آن حسب تحریر بایع کتاب نوشتہ شدہ بود و آن غلط ست وقت تحریر این فہرست چون بعد تفحص و تلاش کامل نمودم دیدم کہ در آخر کتاب انجا حرف یا دفناۃ شروع می شود از سرفی چنان نوشتہ است حرف الیاء من کتاب کامل التعبیر ازین عبارت معلوم شد کہ نام کتاب کامل التعبیر ست بعد آن رجوع بہ کشف الظنون تصنیف حاجی خلیفہ نمودم دران دیدم کہ کامل التعبیر نام کتابے در آن مذکور ست چنانچہ نقل ازین عبارت کشف الظنون نوشتہ شد و بنام تعبیر الرویا تصنیف علامہ ابوریحان اندلسی کتابے دران مذکور نشدہ۔

نسخہ مذکورہ بخط نستعلیق نسخہ قدیمہ ست و از اول ناقص نیست و نام کاتب و سال کتابت آخر مرقوم نشدہ اما بر ورق اول عبارتے نوشتہ ست ازان معلوم

می شود کہ نسخہ مذکور از کتبخانہ خانخانان بیرم خان می باشد کہ بادشاہ غازی جلال الدین اکبر
در سال بست و چہار جلوس خود نسخہ موصوفہ بیرم خان موصوف عطا کردہ بود عبارت
مذکور این است اللہ اکبر جل جلالہ و جل شانہ این کتاب مستطاب
از کتبخانہ والدی مغفوری خانخانان بیرم خان است از عطایائے سلطان المعظم
شاہنشاہ جلال الدین اکبر ۲۴ سنہ جلوس انا العبد الاحقر عبد الرحیم۔
جملہ صفحات ۳۷۵ سطور فی صفحہ ۱۹۔

مفاتیح المغالیق

تصنیف محمد محمود دیدار متخلص به عیانی متوفی۔
بزبان فارسی دربیان قواعد تکسیر و ضوابط جفر جامع و خافیۂ شمسی و خافیہ قمری واسرار اعداد فن و حروف و نقطہ و خواص ہریک از نہا اول کتاب این ست ۔

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ای انزل الفرقان علی من ھو اشرف عبادہ وافضل انبیائہ لیکون للعلمین بشیرا و نذیرا والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان الاشرفان علی من شرف بتشریف الاصطفا عنی صاحب التاج والمعراج واللواء والکرامۃ والوفا ابوالقاسم محمد المصطفیٰ المجتبیٰ المعلی المزکی الاوفی وآلہ وعترتہ اسد اللہ الغالب ومطلوب کل طالب امیر المومنین وامام المتقین ویعسوب الموحدین علی ابن ابی طالب علیہ وآلھا صلوۃ دائمۃ متوالیہ الی یوم الجزاء۔

کتاب مرتب ست بریک مقدمہ و دوازدہ فصل و یک خاتمہ نسخہ کتبخانہ کہ برنمبر ۷۷ فن نیرنجات مخزون ست۔
بخط نسخ معمولی مکتوبۂ سال یکہزار و شصت و نہ ہجری نام کاتب غالباً ضایع شدہ۔
جملہ اوراق ۱۸ سطور فی صفحہ ۲۵۔

جواہر خمسہ

تصنیف محمد بن خطیر الدین بن لطیف الدین بن معین الدین قتال ابن خطیر الدین بایزید بن خواجہ فریدالدین عطار متوفی سال نہصد و ہفتاد وست معروف بہ محمد غوث گوالیری۔

موضوع کتاب ادعیہ و دعوات و تسخیر کواکب وغیرہ ست۔

شروع کتاب این است۔

الحمد للہ احد الصمد الفرد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احدا حمداً لا بدایت و ثنائے بے نہایت مالک الملک را کہ حقائق کونیہ و اعیان ممکنات را از صور اسمائے الٰہی بظہور آوردہ تجلیات گوناگون مزین و تجلی کردہ آفتاب احدیتش از ورجہ وحدت جہان بر عالم تافت کہ غیر او یکسر نپیوند و چون وجود وحدت دریافت از اسم جامع خاتم جمیع انجمیع برداشت و علم و علم ما لم یعلم را در صفت اسما و صفات افراشت آیۃ ان اللہ خلق ادم علی صورۃ الرحمٰن۔ و ہدایت خود ساخت و بصقل نفخت فیہ من روحی پرداخت و مقابلہ وجہ المومن خود را شناخت فتبارک اللہ احسن الخالقین گفت الخ

بعد خطبہ مصنف موصوف مختصر احوالات خود ذکر تصنیف کتاب نمودہ بعض عبارتش این است۔

خضر این کتاب را مسمی بجواہر خمسہ است بدست آنحضرت داد ہر پنج جواہر بنظر کیمیا اثر مشرف شد فرمودند کہ کار خود را آخر دید و خلق را ہدایت وافر تا بآباد حجت اولیاء اللہ خواہد بود و ہیچ ولی نباشد کہ بر این اسرار مطلع نگردد و در ان وقت عمر این درویش بست و دو سالہ بود از مدتے از روئے قضا و قدر بولایت گجرات

رسید اکثر محبان و مخلصان مستفیض و مستفید گشتند و این نامه را تعویذ دل و جان ساختند بعضے اصحاب بعرض رسانیدند که بعضے از مواضع این کتاب تعلق بسمع وار دآن را تصریح فرمایند و ترتیب دهند تا هیچکس در مغالطه نیفتد بنا برارادت محبان صادق و یاران موافق بعضے جواتقدیم و تاخیر یافت و در بعض محل الفاظ هم ربط داده شد درین حال عمر این درویش پنجاه ساله بود فکان ذلک فی سنة ست و خمسین و تسع مائة هر جا که نسخهٔ قدیم باین کتاب سازند این کتاب مشتمل بر پنج جواهرست و باالله التوفیق جوهر اول در عبادت عابدان و طریق آن جوهر دوم در زهد زاهدان و طریق آن جوهر سیوم در دعوت و اعمال و طریق آن جوهر چهارم در اذکار و اشغال و مشرب و شطار و طریق آن۔

ترجمهٔ مصنف ممدوح پس در محبوب الاولیاء مذکورست۔

حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری مرید شیخ حاجی حمید ست شطاری چشتی بود نسب شیخ بسلطان العارفین بایزید بسطامیؒ می رسد در اوائل حال ریاضت شاقه کشیده و مسکن در غارهای کوه داشته و مایحتاج زندگی از برگ درختان می کرد در علم دعوت اسماء مثل شیخ در هندوستان دیگرے در وجود نیامده صاحب تصرف و جذب بود اجازت از برادر خورد که شیخ بهول نام داشت یافت صاحب کرامات و خوارق عادات بود همایون بادشاه معتقد هر دو بود چون زمانهٔ همایون بادشاه از دست شیرشاه برهم شد و شیرشاه در مقام آزار شیخ آمد شیخ سفر گجرات اختیار نمود حکام گجرات هم در جرگهٔ معتقدان شیخ آمدند ملا وجیه الدین عالم کامل حاشیهٔ طاعت شیخ بر دوش کشید بسیار اکابر هند که معاصر شیخ بودند از وے فیضها برداشتند و در ۹۶۶ھ نهصد و شصت و شش شیخ عبدالقادر بدایونی حضرت مشارالیه را در آگره دیده۔ حضرت مذکور را از آگره به گوالیار رفت و انجا خانقاهے تعمیر نموده بسماع و بسرود و وجد اشتغال داشت شیخ عبدالقادر بدایونی گوید که در لباس فقر بغایت جاه و جلال بود و یک کرور تنکه مدد معاش داشت بغایت درجهٔ کبیر بوده

از استعمال لفظ من بسیار احتیاط میکرد چنانچه در وقت بخشش فلا میفرمود که این مقدر مبلغ نوان بفلان بدمید تاکه لفظ من برزبانش نه آید در سنه ۹۷۰ نهصد و هفتاد در عمر هشتاد سالگی در آگره رحلت بدار الملک آخرت نمود در گوالیار مدفون شد۔

درین کتبخانهٔ آصفیه دو نسخهٔ قلمیهٔ آن فن نیرنجات تحت طلسمات بر نمبر ۱۳ و ۱۴ مخزون ست۔

نسخهٔ نمبر ۱۳ بخط معمولی نوشتهٔ سید زین العابدین بن سید کلیم الله ابدال است در قصبهٔ اندور در سال یکهزار و یکصد و شصت و پنج هجری نوشته شد۔

جمله اوراق ۲۴۲ سطور فی صفحه ۱۷ و جا ها زیاده ازین۔

نسخهٔ ثانیه که بر نمبر ۱۴ مخزون ست حصهٔ اولی نهایت محشی بخط معمولی خوشخط محشی از ورق اول تا ورق ۱۱۹ و حصهٔ دوم بخط نسخ صاف از ورق ۱۲۰ صفحهٔ کتاب ۲۱۱ ورق سطور فی صفحه در هر دو حصه ۱۷ در آخر نام کاتب مرقوم است و سال کتابت یکهزار و یکصد و چهار نوشته شد۔

کتاب المخترع
فی
فنون من الصنع

بزبان عربی در بیان اقسام صنائع شروع از اقسام قلم و مداد سیاہ و سُرخ وطلائی و نقرئی و اقسام خطوط قدیمہ وعبرانی وسریانی وغیرہ نمودہ بعد آن ترکیب ساختن کاغذ و جلد سازی و آلات جلد سازی و دباغت چرمہا و رنگ کردن ریشم و پارچہ پنبہ وساختن خیمہ ہا باصول ہندسہ وساختن منجنیق وطرق تیراندازی وساختن تیرو کمان وغیرہ وغیرہ در آن بیان نمودہ۔

کتابیست نادر الوجود مکتوبہ ۸۷۶ھ ہشتصد و ہفتاد و ہفت ہجری بخط نسخ عرب کاغذ ختائی حاشیہ جدید وصلہ شدہ بران جدول شنجرفی و آسمانیست بقلم منیر بن توامر بن محمد رضا و ترک ناگوی نوشتہ شد نام مصنف در خطبہ وغیرہ مذکور نیست البتہ در خطبہ کتاب مخترع نوشتہ است در کشف الظنون ہم ذکر این کتاب نشدہ در فہرست کتب خانہ خدیو مصر و فہرست برٹش میوزیم لندن ہم مذکور نیست نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن متفرقات بر نمبر ۱۲۲ مخزون ست جملہ اوراق این نسخہ ۲۴۴ سطور فی صفحہ ۱۴۔

بعد خطبہ گفتہ کہ کتاب مرتب ست بر پانزدہ ابواب و فہرست آن ہمانجا ذکر کردہ بعض مقامات فہرست بوجہ کہنگی کتاب خواندہ نشدہ ہر قدر کہ خواندہ شد نقلش این است۔

باب اول در ذکر اقسام انتخاب قلم و دوات وسیاہی و اقسام خطوط

قدیمہ و جدیدہ۔
باب دوم در ساختن مداد یعنی سیاہی - مداد کوفی۔ مداد فارسی - مداد غزالی مداد برائے سلاطین۔ مداد مصری - مداد برائے تحریر قرآن - مداد شرح وغیرہ وغیرہ
باب سوم در تلیین و تحسین کاغذ۔
باب چہارم ترکیب کوفتن طلاء و نقرہ وغیرہ برائے تحریر بجائے سیاہی۔
باب پنجم در ساختن کاغذ۔
باب ششم در ساختن قلمہا از ماہی وغیرہ برائے نوشتن از طلاء۔
باب ہفتم در جلد سازی کتب و دباغت چرم و دیگر امور متعلقہ بہ صحافی۔
باب ہشتم در رنگین کردن ریشم و پارچہ پنبہ وغیرہ۔
باب نہم در محو کردن علامات پارچہ وغیرہ۔
باب دہم در ترکیب صاف نمودن نقرہ و طلا وغیرہ۔
باب یازدہم در ساختن خیام ہندسی۔
باب دوازدہم در ساختن منجنیقہا۔
باب سیزدہم در تیر اندازی بذریعۂ کمان و بذریعۂ چرخ۔
باب چہاردہم فی تطلیب النفیط و آلاتہ و اسماء اللزافات۔
باب پانزدہم در معانی مختلفہ۔
مخفی نماند کہ اگرچہ در فہرست کتاب پانزدہ باب مذکور است لکن در نسخہ موجودۂ کتب خانہ باب نہم و دہم و چہاردہم و پانزدہم موجود ہست۔

کتاب المعادن

من کتاب انوار الآیات البینات بزبان عربی در بیان معدنیات از قسم احجار و فلزات اولش این است:-

الحمد لله الذی خلق الاکوان و افتتحها بحکمته علی احسن وضع واقوم افتتاح وکون الاجسام واقامها بالارواح وکون الالوان وعدلها للتمییز والافراح کشف حجب الظلمة والقیام بضیاء النور الوضاح سبحانه لا اله الا هو نور السموات والارض مثل نوره کمشکوة فیها مصباح احمده علی ما اولانا من نعم الهدایة والاطلاع باسراره تعالی والفتاح واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له فالق الاصباح واشهد ان محمدا عبده ورسوله الهادی الی سبیل الخیر والصلاح الفاتح الخاتم الداعی الی سبیل الفلاح والمرشد الی الطریق النجاح صلی الله علیه وعلی جمیع الانبیاء والاوصیاء ما غرد الصباح وما غرد الطائر عند اسفار الاصباح وما فتح الله تعالی علی کل عارف من العلم باسرار الآیات البینات بانوار مظاهر اسمه تعالی الفتاح وصار بما علمه الله تعالی بالحقایق فلم یرتاح یشرح صدر الغم والهم برباح وصار بعد العسر فی یسر وانشراح وسلم شرف وکرم ماهبت الریاح فی کل مساء وصباح وغدو ورواح۔

نام مصنف باوجود تلاش و تفحص بسیار معلوم نشد بظاهر تصنیف ابوعبدالله الفارابی که یک کتاب بنام سر الاسرار و روح الارواح بر نمبر ۱۳ فن نیرنجات این کتبخانه موجود است که دران امتزاج هر یک عناصر اربعه با دیگرے بیان نموده۔
در خطبه بعد حمد و نعت مصنف می گوید که هرگاه در جزء ثانی این کتاب امور عامه و جسم طبیعی و

بسایط و عناصر اربعه و ممزوجات عناصر و کائنات جواہر بیان کردیم پس درین جزکہ جزو سوم کتاب انوار الآیات بیانست موالید ثلاثہ معدنیات و نباتات و حیوان و انسان و متعلقات آنہارا بیان کنم پس ہمین وجہ این جزو شامل ست بر کتب چہارگانہ کتاب اول متعلق بمعدنیات۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۴۱۵ فن متفرقات مخزون ست بخط عالمانہ نستعلیق معمولی ست در آخر نہ نام کاتب ست نہ سال کتابت۔ اما بر ورق اول نوشتہ است کہ نسخہ مذکورہ در ملک آغا علی بن محمد سمیع المدعو بمیرزا الحکیم الطبیب بودہ۔ بعد ازان در ملک حکیم مظفر حسین خان لکھنوی فرزند حکیم مسیح الدولہ لکھنوی طبیب سلطانی در سال ۱۸۶۹ء رسیدہ عبارت نوشتہ حکیم مظفر خان این ست قد دخل فی ملک یدی انتقل فی الاخرانی و انا العبد المدعو مظفر حسین عفی عنہ بن مسیح الدولہ مرحوم بن حکیم الملوک برادر عینی حکیم آغا علی (یعنی جان حکیم منجھو)۔
جملہ اوراق ۱۱ سطور فی صفحہ ۱۷۔

رسالہ در صفت جواہر

بزبان فارسی درآن صفات یاقوت و زمرد و مرجان و مروارید وغیرہ و طریقۂ شناخت آنکہ اصلی ست یا نقلی بیان نمودہ اول و آخر ناقص ست شروع از ین باب در صفت جواہر باید دانست کہ معدن ہر جواہر و قیمت و صفت و خاصیت ہر یک در کتب خانہ حکماء مذکور ست الخ

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۱۵۵ متفرقات مخزون ست بخط معمولی اول و آخر ناقص نہ نام کاتب ست ۔

و درین جلد دو سہ رسالہ دیگر در بیان احجار بزبان فارسی و یک در طلاء نقوش انگشتریہا ست اوراق مجموعی ۲۹ سطور در بعض صفحہ ۱۵ و در بعض ۱۹ ۔

نظم اللآلی
فی
نسب آل علاء الدین العالی

تصنیف علامۂ سید محمد ابن العالم السید غلام نبی ابن السید الشہدا مسمی بہ ارشد
دران نسب خاندان سادات پنج بھیہ یعنی پانچ برادران کہ در قصبۂ بلگرام مضافات
لکھنؤ آباد ہستند حسب فرمائش خود عزیز سید فرزند حسین خان در سنہ ۱۲۶۹ ہجری نام
تاریخی کتاب مذکور بہجۃ الدرر والیواقیت ست کہ ازان سال یکہزار و دو صد و
شصت و نہ ہجری بدست می آید۔

شروع کتاب این است:-

الحمد لله الذی خلق من نوره نور خاتم النبیین ومن نوره خلق العرش والکرسی واللوح والقلم والسموات والارضین وجمیع المخلوقات و سائر الموجودات کلهم اجمعین وخلق آدم واودع ذلک النور فی صلبه واجل شرف هذا النور قال للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین۔

بعد خطبۂ فضائل اہل بیت نبوی رقم کردہ۔ بعد آن ذکر اولاد و ازواج و اولاد حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نمودہ۔ بعد آن ذکر جناب سید الواصلین حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام۔ بعد آن ذکر حضرت زین العابدین علی بن الحسین علیہما السلام۔ بعد آن ذکر اولاد زید شہید فرزند حضرت امام زین العابدین

علیہ السلام می نماید کہ نسب سادات بلگرام بادشاہان منتہی می شود۔ بعد آن ذکر سید محمد کہ معروف و مشہور اند۔ سید محمد صغری کہ از واسطہ بہ بلگرام آمدہ و بلگرام را فتح نمودہ ہمانجا اقامت ورزیدند۔ بعد آن ذکر سید علاء الدین جد سادات پنج بچہ وحال اولاد سید اجی۔ بعد آن ذکر اعقاب مولوی سید عالم بن سید حسین بعد آن ذکر اعقاب سید مدنی بن سید حسین۔

نسخہ کتب خانہ آصفیہ کہ در فن متفرقات بر نمبر ۵۷۴ مخزون ست بخط معمولی غالباً نوشتہ شخصے از ساکنان بلگرام است و در آخر کتاب نسب نامہ منظوم بلگرام ہم مرقوم ست و مادہ ہائے تاریخ وفیات اکثر از سادات بلگرام در آخر نوشتہ است جملہ اوراق ۸۰ اسطور فی صفحہ مختلف ست۔

نظام الانساب

تالیف محمد منصور علی بن السید زین العابدین النقوی البخاری بن سید رحم علی بن سید بدر الدین از اولاد سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہان گشت متوفی سنہ در بیان انساب بنی آدم مصنف موصوف درین کتاب از حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام شروع کردہ نسب اکثر قبایل و عشائر تا زمان خود سال ۱۳۰۱ھ ہجری بیان نمودہ و کتاب در مقام سمستان امرچنتا کہ ریاست یک راجہ از راجگان ماتحت حکومت حیدر آباد دکن است تصنیف نمودہ و کتاب را از کتب تاریخ و انساب و سیر معتبرہ جمع نمودہ و ہم زبانی مردمان انچہ در باب نسب اوشان شنیدہ نوشتہ در اصل مصنف موصوف سعی بلیغ و کوشش تام و جمع و تفحص انساب نمودہ۔

جناب قدوۃ العلماء فخر الکملاء جناب علامہ سید علی الشوستری المخاطب من سلطان حیدر آباد دکن بخطاب ادیب الدولہ الملک سلطان العلماء بران تحریر فرمودہ داد محنت مصنف دادہ شروع کتاب این ست۔

خود مصنف مرقوم در اول کتاب چند فہرست تحریر نمودہ کہ ازان اخذ مطالب سہل گردیدہ یک فہرست قبایل ست مرتب بر حروف تہجی مثلاً اگر میخواہی کہ نسب قبیلہ بنی ثمود و بنی ثقیف دریافت نمائی در فہرست مذکور تحت حرف ثاء مثلثہ فوقانیہ ببین انجا نوشتہ استکہ ذکر این قبیلہ بر کدام صفحہ کتاب درج ست۔

فہرست دوم تفصیل ملوک و سلاطین و امراء و وزراء۔

فہرست سوم انبیاء علیہم السلام۔

فہرست چہارم علماء و مشائخ و محدثین و روات۔

فہرست پنجم نسابون یعنی علماء نسب۔

فہرست ششم اسماء شریفہ اصحاب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
فہرست ہفتم اشعراء مشاہیر۔
فہرست ہشتم رجال مشاہیر۔
نسخۂ کتب خانۂ آصفیہ کہ در دو جلد مجلد و بر نمبر ۴۰۵ و ۴۰۶ فن متفرقات مرتب ست بخط خود مصنف ست کہ از سید ابوالحسن پسر مصنف موصوف خرید شدہ خوشخط نستعلیق ست۔
جلد اول نمبری ۴۰۵ مکتوبہ ۱۳۰۷ھ ہجری جملہ صفحات آن ۴۱۵۔
جلد دوم نمبری ۴۰۶ جملہ صفحات آن ۶۱۶ تاریخ کتابت نیست اما بخط خود مصنف ست و غالباً تاریخ کتابت این جلد ہمان تاریخ جلد اول خواہد بود۔

مرقع نسخ

بخط ثلث بقلم جلی ہفدہ ورق بخط حسن علی الحسینی مرقومہ سنہ ۱۲۲۲ ہجری یکہزار و دو صد و
بست و دو ہجری و در آخر یک ورق بقلم خفی خط نستعلیق و شفیعہ آمیز۔
و حاشیہ کاغذ جدید در جلد اوراق وصلہ شدہ۔
بر نمبر ۲۲۲ متفرقات درین کتب خانہ آصفیہ مخزون است۔

مرقع عربی

بخط نسخ قلم خفی۔ جلد دوازده ورق۔ نام کاتب و سنہ کتابت مرقوم نیست۔
بر نمبر ۲۸۰ فن متفرقات در کتب خانہ آصفیہ مرتب ست۔

مرقع

مشق حکیم سید محب حسین فیلسوف جنگ افسر الاطبا حیدر آبادی متوفی ۱۳۲۵ھ سنہ یکہزار و سہ صد و بست و پنج ہجری۔
بست و چہار ورق ۲۴ نوشتہ سنہ ۱۳۱۲ یکہزار و سہ صد و دوازدہ ہجری است۔
بر نمبر ۲۸۴ فن متفرقات درین کتب خانۂ آصفیہ مرتب است۔

مرقع مفردات

محمد حسین کشمیری برائے مشق فرزند خود در سال یکہزار و پانزدہ ہجری
بخط نستعلیق نوشتہ۔ جملہ پنج ورق است۔
دریں کتب خانہ آصفیہ بر نمبر ۲۸۵ متفرقات مرتب است۔

مرقع

بخط شفیعہ قلم خفی و جلی بین السطور مطلا نوشتۂ
محمد شیرازی در سال سنہ ۱۲۴۵ھ و سنہ ۱۲۴۶ھ۔
جملہ قطعات ہجدہ۔ بر نمبر ۲۸۶ فن متفرقات درین کتب خانہ آصفیہ مخزون است۔

مرقع نسخ قلم جلی

بخط حکیم سید محب حسین افسر الاطبا، حیدرآبادی متوفی ۱۳۲۵ھ یکہزار و سہ صد بست و پنج ہجری۔ جملہ ۴۲ قطعہ مفردات و ہم مرکبات ہر دو ہست۔ بر نمبر ۲۸۹ فن متفرقات در کتب خانہ آصفیہ مخزون است۔

مرقع بخط نسخ قلم جلی

صد کلمات وعظ و پند و مناجات حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام را شخصے محمود بن سیاوش نام در سال ہفتصد و سی و شش ہجری بہ خط نسخ نوشتہ بود۔
سراج الدین خان در سال یکہزار و سہ صد و دہ ہجری از اصل نقل نمودہ۔ و ترجمہ بعض کلمات تا صفحہ ہفتم بزبان اردو از سرخی نوشتہ۔
جملہ اوراق سی و ہشت۔ منجملہ آن در سی و چہار ورق صد کلمات و در چہار ورق مناجات۔ و بر نمبر ۱۶۳ فن متفرقات در کتب خانہ آصفیہ این مرقع مخزون است۔

نکات الاخیاط

بزبان فارسی در فن خیاطی دران طرق و نکات فن خیاطت بیان نموده۔
اول کتاب این است:—

الحمد للہ الذی علم الانسان مالم یعلم والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ الامی الکریم الذی کرم العالم فی العالم وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین نیرہم اللہ تعالیٰ فی بنی آدم۔

اما بعد باعث تحریر این سطور کہ بنکات الاخیاط موسوم گشتہ آنست کہ چون یافت اشتہارے ابریشم کہ صنعت کار علاقہ بندیست و در وقتے از اوقات شباب بنا بر دلچسپی این صنعت طبیعت باین مائل شدہ و بحد کمال رسانده بوده و اکنون شوق و دہشت مہربانی زمام اختیار از دست ربوده مکلف شد کہ طریق آن برای ضبط قلم آرد کہ بعض از چار نیمہ واکثر از ہشت ہمہ است و بسیار ست اقسام آن کثیر ست کہ از خاطر ردد و محفوظ نماند در مذکرہ پس مسلسل کنم بر بحیر خط تا محفوظ ماند طریق آن و سہل شود تذکرہ آنچہ فراموش کرد و ازان پس ناچار شدم از آنکہ اول مقرر کنم اصول چند موافق اصطلاح کاسبان این فن تا آسان شود تعبیر و فہم تقریر درین باب۔

نام مصنف معلوم نشد۔

نسخہ کتبخانہ آصفیہ کہ بر نمبر ۲۱۶ فن متفرقات مخزون ست تقطیع خورد کاغذ طلائی خط نستعلیق در آخر نہ نام کاتب ست نہ سال تحریر جلد اوراق ۲۶ ۱۵ سطر فی صفحہ۔